# القرآن الحکیم

[illegible]

ترجمہ

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی ؒ و حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی ؒ

# تفسیر سراج البیان

از

علامہ محمد حنیف صاحب ندوی

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار۔ لاہور (۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

٨٦- وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ○

٨٦ - اور جب وہ وہ کلام سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوا ہے، تو تُو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہیں، اس لئے کہ انہوں نے حق پہچان لیا ہے۔ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے سو ہمیں گواہوں میں لکھ لے ○ ف۱

٨٧- وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ○

٨٧ - اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ [illegible] اور جو حق بات ہمیں [illegible] کہ ہمارا رب نیک لوگوں میں ہمیں داخل کرے گا ○ ف۲

٨٨- فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ○

٨٨ - پس خدا نے بھی ان کے اس قول کے سبب انہیں بدلہ دیا۔ باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور نیکوں کا بدلہ ہے ○

## جادو اثر قرآن

ف۱ اہل کتاب میں حق و صداقت کے شیدائی جب قرآن حکیم کی تلاوت کرتے سنتے تو سینوں میں عرفان و حقیقت کا دریا موجزن ہو جاتا۔ اور آنکھیں محبت سے چھلکنے لگیں۔ گویا قرآن کی جادو اثری اس درجہ مسلّم ہے کہ کوئی ذی ہوش اور خرد مند انسان اسے سن کر متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا۔ شاہ حبشہ نے جب پہلے پہل حضرت جعفرؓ کی زبان فیض ترجمان سے کلام اللہ کی چند آیتیں سنیں تو بے قرار ہو گیا۔ اور دیر تک رقت و انفعال کی کیفیات میں مستغرق رہا۔ اصل یہ ہے کہ کلام الٰہی حقیقت و صداقت کا مرقع ہوتی ہیں۔ ناممکن ہے کہ ان کے الفاظ سے دل کو کھولا جائے۔ اور جذب و کیفیت کا منظر نہ کھنچ جائے۔

فاکتبنا مع الشھدین سے مراد یہ ہے کہ ہمیں بھی امت محمدیہ میں شامل کر جو شہادت کے منصب پر فائز ہیں۔ حق کی گواہی اور تبلیغ کرتے ہیں۔ اسی مناسبت سے مسلمانوں کو لتکونوا شہداء علی الناس کہا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں لتکونوا شہداء کے دلنواز لقب سے نوازا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اہل کتاب جو جمود و انقطاع کی زندگی بسر کر رہے ہیں، جب قرآن کی دعوت کو سنتے ہیں، تو طبیعتوں میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح سے مشنری بن کر دور دور تبلیغ کریں۔ اور قرآن ایسے چشمۂ فیض کو ہر تشنۂ حقیقت تک پہنچا دیں۔ اس دعوت کو عام کریں۔ یعنی کوشش کریں کہ قصر اسرار تک یہ روشنی پھیل جائے۔ ویکون الدین کلہ للہ۔

ف۲ اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ قرآن ایمان باللہ و الحق کی دعوت ہے۔ اس لئے اس کا اقرار و اعتراف نہ کرنا، شقاوت و بدبختی کے مترادف ہے۔

**حل لغات** - تفیض۔ فیض۔ پانی کا فراوانی کی وجہ سے بہہ جانا۔ فاثابھم۔ مصدر ثواب۔ یعنی اجر و [illegible]

www.KitaboSunnat.com



۸۹ - وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝
۹۰ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا
طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا
تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ۝
۹۱ - وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا
طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ
بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝
۹۲ - لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ
وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ
اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ

۸۹ - اور جو کافر ہوئے، اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ وہی دوزخی ہیں ۝ (ف۱)

۹۰ - مومنو! ستھری چیزیں جو خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں حرام نہ ٹھہراؤ۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۝ (ف۲)

۹۱ - اور اللہ کے دیئے ہوئے میں سے ستھری حلال چیزیں کھاؤ، اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو ۝

۹۲ - خدا تم کو تمہاری بے فائدہ قسموں پر نہ پکڑے گا لیکن تم کو تمہاری ان قسموں پر پکڑے گا جن کو تم نے مضبوط باندھ لیا (ف۳) پس ایسی قسموں کا کفارہ دس محتاجوں کو کھلانا ہے اوسط درجہ کا کھانا جو تم اپنے گھر والوں

**ف۱**

مقصد یہ ہے کہ نیکی اور برائی کچھ یونہی بے مقصد نہیں۔ ایک تعلیم کا آگاہ کیا جاتا ہے۔ حق کی طرف فوراً جھک جائیے۔ فردوس جنت کی نعمتیں ہیں۔ اگر تم ہو۔ ورنہ تکذیب و کفر کی وجہ سے ہولناک جہنم۔

**ف۲** بعض صحابہ کی آیات میں قسیسین اور رہبان کی تعریف مذکور ہے۔ صحابہ کے دل میں بھی محبت دنیا سے علیحدگی کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے ترک لذات کا عہد کرلیا۔ گوشہ نشینی تک جب یہ معاملہ پہنچا۔ تو زبان وحی نے اس آیت میں روک دیا۔ اور کہا تحریم لذات جائز نہیں۔ دین ترک لذائذ اور تعذیب نفس کا نام نہیں۔ بلکہ جذبات میں اعتدال پیدا کرنے کا۔ اس لئے خدا کی سب نعمتیں تمہارے لئے حلال و طیب ہیں۔ انکو اچھی چیزیں کھاؤ۔ مگر ایمان و تقویٰ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

**ف۳** مقصد یہ ہے۔ کہ اسلام کا تعلق قلب و ارادہ سے ہے۔ وہ حرکات جو اضطراری ہیں۔ لائق مواخذہ نہیں۔ حلف ایمان کے لئے کفارہ مقرر فرمایا ہے۔ تاکہ مسلمان پاس عہد کی اہمیت کو محسوس کرے۔

امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں یہ اختلاف ہے۔ کہ اطعام و کسوت سے مراد تملیک ہے۔ یا محض تسلیم و اعطاء۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کھانا کھلا دینا کافی سمجھتے ہیں۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تملیک ضروری خیال فرماتے ہیں۔

## حلِ لغت

وَلَا تَعْتَدُوْا۔ مصدر اعتداء۔ زیادتی، حد اعتدال سے تجاوز۔

عَقَّدْتُّمْ۔ عقد۔ گرہ دینا۔

الْاَیْمَانَ۔ جمع یمین۔ بمعنی قسم۔



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا
اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○
۹۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ
فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○
۹۴- اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ
بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي
الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ○

کھلاتے ہو، یا اُس کا کفارہ اُن کو کپڑا دینا ہے یا غلام آزاد کرنا
پھر جو کوئی نہ پائے، وہ تین روز روزہ رکھے، یہ
تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا بیٹھو، اور
اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اللہ یوں تمہیں اپنی
آیتیں بتاتا ہے، شاید کہ تم شکر کرو ○
۹۳ - مومنو! سوائے اس کے نہیں کہ شراب
اور جوا، اور بُت، اور فال کے تیر، سب
شیطان کے گندے کام ہیں۔ سو تم
اُن سے بچو، شاید تمہارا بھلا ہو ف ○
۹۴ - شیطان تو یہی چاہتا ہے، کہ شراب
اور جوئے سے تمہارے درمیان
عداوت اور بیر ڈالے، اور تمہیں خدا کے
ذکر اور نماز سے روکے۔

## شراب اور جُوا

ف قرآن حکیم نے اخلاق انسانی کی پوری طرح حفاظت کی ہے اور ان تمام چیزوں کو ناجائز ٹھہرایا ہے جو اخلاقی طور پر مذموم ہیں اور جن کا استعمال نسل انسانی کے لئے تباہ کن ہے۔

شراب اور جُوا دو بہت پرانی بیماریاں ہیں۔ عرب کے جاہل سے لے کر یورپ کے مہذب تک اس میں مبتلا ہیں۔ آج باوجود تعلیم و تربیت کے ارتقاء کے یہ دونوں چیزیں سوسائٹی کا جزو قرار پاتی ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ان کی برائیاں تفصیل کے ساتھ بیان کی جائیں۔

قرآن حکیم نے جو برائیاں گنائی ہیں وہ اس درجہ اہم اور درست ہیں۔ کہ ان میں فلسفہ کی غلط گنجائش نہیں۔ یعنی بغض و عداوت کی تخلیق، اور نماز سے تغافل، شراب پینے اور جُوا کھیلنے سے ہمیشہ بُرائیاں ہوتی ہیں۔ اور فسادی قوتیں بروئے کار آتی ہیں جن کی وجہ سے امن وسلامت کو ہمیشہ خطرہ ہے نیز نیک جذبات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ہر وقت دل و دماغ پر بیہودہ خیالات چھائے رہتے ہیں۔ اور انسان کوشاں رہتا ہے، کہ کسی نہ کسی طرح آتشِ ہوس کو ٹھنڈا کیا جائے۔ دماغی اور اخلاقی نشوونما رک جاتا ہے۔ فضائے ذہن میں شہوانی خیالات کے طوفان اٹھتے ہیں۔ اور آندھیاں چلتی ہیں۔ تلاش حق کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ دل مُردہ اور تاریک ہو جاتا ہے اللہ کی یاد اور محبت کا کوئی جذبہ موجود نہیں رہتا یعنی مسجودِ ملائک انسان ہمہ تن حرص و شہوت ہو کر رہ جاتا ہے۔

## حلِ لغات

تحریر۔ آزاد کرنا غلام اور کنیزک کا۔
الانصاب۔ تھان، بت پرستی کے مقامات۔
الازلام۔ قرعہ کے پانسے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ○
۹۵ - وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَاحْذَرُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا
أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○
۹۶ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا
وَأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○
۹۷ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ
اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ
أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ
مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ
اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ

پس کیا تم باز آنا چاہتے ہو○ ف
۹۵- اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اور
بچتے رہو، پھر اگر تم اطاعت سے پھر جاؤ گے، تو جان لو
کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا ہے○
۹۶- جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اُن پر
اس کا کچھ گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے ہیں جب
آگے کو ڈرے، اور ایمان لائے، اور عمل نیک
کئے پھر ڈرے، اور ایمان لائے، پھر ڈرے اور نیک
عمل کرنے لگے، اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے○ ف۲
۹۷- مومنو! خدا تمہیں کچھ شکار میں کہ تمہارے ہاتھ
اور نیزے اُسے پہنچیں گے آزمائے گا۔ تاکہ اللہ
ظاہر کرے کہ کون اُس سے بن دیکھے ڈرتا ہے پھر
جس نے اس کے بعد زیادتی کی تو اُسے دکھ دینے والا

ف

صحابہؓ کی اطاعت دیکھئے۔ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ کی آواز کو سنتے ہیں اور تسلیم و رضا کا پیکر بن جاتے ہیں برسوں کے رسیا ایک دم شراب چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ساغر و مینا توڑ دیتے ہیں۔ وہ مجلسیں جن میں شراب و صہبا کے دور چلتے تھے۔ اب ذکر و شغل کے حلقوں میں تقسیم ہو گئی ہیں۔ صحابہؓ مسجدوں میں بیٹھ کر کوثر و تسنیم کے جام لنڈھاتے ہیں اور بادۂ کیف آور سے مخمور ہو جاتے ہیں۔ یہ ساقی مدینہ کا فیض ہے یثرب کی بستی سے وہ خانہ ساز اور تیز و تند شراب بہائی کہ مست اَحسنتَ (آفرین) پکار اُٹھے ہیں۔

## بے علم معذور ہیں

ف۲ تکالیف شرعیہ کا اطلاق علم کے بعد ہوتا ہے ایک شخص جو نہیں جانتا، کہ اسلامی تعلیمات کیا ہیں۔ وہ مکلف بھی نہیں کہ اسلامی احکام کو بجا لائے۔

جب حرمت شراب کی آیات نازل ہوئیں۔ تو صحابہؓ کو بالطبع اُن لوگوں کا خیال آیا۔ جو شراب کی حرمت سے آگاہ نہیں یا جو ان آیات کے نزول سے پہلے فوت ہو چکے ہیں اور شراب کے عادی تھے۔ اس لئے پوچھا، کہ حضور ان کا کیا حشر ہوگا۔ کیا وہ بھی ماخوذ ہوں گے؟ جواباً یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ اگر مے نوشی نے اُن کے اخلاق پر بُرا اثر نہیں ڈالا، اور وہ پاکباز رہے ہیں، تو عنداللہ معذور ہیں۔ بعض لوگوں نے آیت کا مفہوم یہ سمجھا ہے، کہ اس میں خواص اور اتقیاء کو مے نوشی کی اجازت دی ہے یعنی اگر کوئی شخص شراب پی کر محتاط رہے۔ اور صلاح و تقوے کو ہاتھ سے نہ دے تو اس کے لئے اجازت ہے۔

مگر یہ بوجوہ غلط ہے۔

(۱) اسلام جس نظامِ تقوےٰ کو پیش کرتا ہے شراب بجائے خود اس میں منافی ہے۔ اس غرض کے جو محفوظ و متین ہے

(باقی بر صفحہ نمبر ۲۹۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلِیْمٌ ○
۹۸ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا
الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ
قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ
مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ
بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا
بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ
مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا
لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ
عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ
اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○
۹۹ - اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَ
طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ ۚ

عذاب ہوگا ○

۹۸ - مومنو! جب تم احرام میں ہو تو شکار نہ مارو۔ اور جو کوئی تم میں سے عمداً شکار مارے، تو اس کا بدلہ اس کی برابر کا مویشی دینا ہوگا۔ جو تم میں دو معتبر شخص ٹھہرا دیں گے، کہ کعبہ میں قربانی پہنچا دے، یا اس کا کفارہ محتاجوں کو کھانا دینا یا اس کے برابر روزے رکھنا۔ تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ پہلے جو ہو گیا، خدا نے معاف کر دیا۔ اور جو کوئی پھر کرے گا اللہ اس سے انتقام لے گا۔ اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○

۹۹ - تمہارے لئے دریائی شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کیلئے حلال کیا گیا ہے

(۲) اسلام میں خواص وعوام کی قطعاً تقسیم موجود نہیں تمام مسلمان تکالیف شرعیہ کے مکلف ہیں +

(۳) احادیث میں بصراحت تمام شراب کا استعمال ہر طور ناجائز قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ دوا کے لئے بھی آپ نے فرمایا کہ حرام میں شفا نہیں +

حاصل شبہ آیت کے طرز بیان سے پیدا ہوتا ہے لَیْسَ کا استعمال مَا کے موقع پر اور بجہ اِذَا حرف شرط جو استقبال کے لئے مختص ہے۔ اس کا ذکر، یہ قرائن ہیں جن سے اہل الحاد کو الحاد کے لئے راہ نظر آتی ہے +

اس کا جواب تو وہ ہے جو علامہ رازیؒ نے دیا ہے کہ اِذَا یہ مستقبل کے معنی کو بھی شامل ہے یعنی وہ لوگ جو حرمت شراب کے حکم سے آگاہ نہیں۔ وہ اس وقت تک معذور ہیں جب تک کہ انہیں اس کا علم نہیں ہو جاتا +

صحیح جواب یہ ہے۔ کہ سرے سے اس آیت میں شراب کا ذکر ہی موجود نہیں۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ نیک اور صالح لوگ جو کچھ بھی کھا پی لیں۔ صلاح وتقوے کو ملحوظ رکھیں جس کا ثبوت درجہ یہ ہے۔ کہ حلال وحرام کی تفریق کو سمجھیں، تو ان کے لئے پُرتکلف اور پُرتنعم مطعومات جائز اور درست ہیں یعنی شراب کی حرمت جذبہ رہبانیت کے ماتحت نہیں، بلکہ اس لئے کہ یہ تقویٰ واحسان کے خلاف ہے +

## حلِّ لغات

الصَّیْدُ۔ شکار +

النَّعَمِ۔ چارپایہ اونٹ گائے بکری اونٹ کے۔ یعنی وہ جانور جو عربوں کے لئے آسائش کا سبب تھے +

السَّیَّارَۃ۔ مسافر، چلنے پھرنے والے لوگ، مادہ سیر +

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

اور تم پر جنگل کا شکار حرام ہے، جب تک تم احرام میں ہو۔ اور خدا سے ڈرو جس کے پاس جاؤ گے ۝ ف۱

۱۰۰۔ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

۱۰۰۔ اللہ نے کعبہ کو جو بزرگی کا گھر ہے لوگوں کے لئے سبب انتظام ٹھہرایا ہے اور بزرگی والے مہینوں کو اور قربانی اور گلے میں پٹکن والی قربانیاں۔ یہ اس لئے کہ تم جانو کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ کو معلوم ہے اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے ۝ ف۲

۱۰۱۔ اِعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

۱۰۱۔ جان رکھو، کہ اللہ کا عذاب سخت ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ ف۳

۱۰۲۔ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ ۚ

۱۰۲۔ رسول کا اور کچھ ذمہ نہیں صرف پیغام پہنچانا ہے

ف۱

ان آیات میں اور اس قبیل کی آیات میں آداب حرم کا ذکر ہے کہ احرام کی حالت میں شکار کے لئے تعرض ناجائز ہے۔

البتہ دریا کا شکار یعنی مچھلی پکڑنا اور کھانا درست ہے۔

اس میں اختلاف ہے کہ اگر غیر محرم شکار کرے، تو احرام والے کے لئے کھانا جائز ہے یا نہیں۔

حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، سعید بن جبیرؓ اور طاؤس قطعی حرمت کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ کا مسلک ہے کہ محرم اس وقت کھا سکتا ہے۔ جبکہ وہ خود شکار نہ کرے، اور اس کے ایما پر شکار کیا جائے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ محرم بلا واسطہ اعانت نہ کرے تو جائز ہے۔ بصورت اعانت ناجائز۔

## کعبہ ضروریات عامہ کا کفیل ہے

ف۲ اس آیت میں بَیْتَ الْحَرَامِ کو قِیٰمًا لِّلنَّاسِ قرار دیا ہے یعنی اس کے ساتھ لوگوں کی ضروریات دینی اور دنیوی وابستہ ہیں۔ یہ روحانیت اور معارف الٰہیہ کا منبع اور مرکز ہے۔ یہ بین الملی اور بین المدنی مصالح کا کفیل ہے۔ دنیا کے طول و عرض سے لوگ آتے ہیں جو مختلف بولیاں بولتے ہیں۔ رنگ وغیرہ کے لحاظ سے ان میں کوئی رشتہ موجود نہیں ہوتا۔ مگر باوجود اس کے سب لوگ ایک میدان میں، ایک لباس میں، ایک مقصد لئے ہوئے مصروف عبادت نظر آتے ہیں۔

کون جانتا تھا کہ ایسی غیر آباد بستی کو یہ فروغ حاصل ہوگا اور ساری کائنات کا محور قرار پائے گی۔

یہ مجموعیت، یہ ہمہ گیر قبولیت گواہ ہے کہ خدا سب کچھ جانتا ہے۔ اور اس کا علم نہایت وسیع ہے۔

ف۳ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجرموں اور گنہگاروں کے لئے جہاں سخت گیر ہے۔ وہاں اپنے بندوں کے لئے غفور اور رحیم بھی بدرجہ اتم ہے

## حل لغات

الْحَرَامَ، عزت۔ بیت الحرام یعنی عزت کا گھر۔

www.KitaboSunnat.com



وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا
تَکۡتُمُوۡنَ ۝
۱۰۳۔ قُلۡ لَّا یَسۡتَوِی الۡخَبِیۡثُ وَ الطَّیِّبُ
وَ لَوۡ اَعۡجَبَکَ کَثۡرَۃُ الۡخَبِیۡثِ ۚ
فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ
تُفۡلِحُوۡنَ ؏
۱۰۴۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـَٔلُوۡا
عَنۡ اَشۡیَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَکُمۡ
تَسُؤۡکُمۡ ۚ وَ اِنۡ تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡہَا
حِیۡنَ یُنَزَّلُ الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَکُمۡ ؕ
عَفَا اللّٰہُ عَنۡہَا ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ
حَلِیۡمٌ ۝
۱۰۵۔ قَدۡ سَاَلَہَا قَوۡمٌ مِّنۡ قَبۡلِکُمۡ ثُمَّ

اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے ہو
اللہ جانتا ہے ۝
۱۰۳۔ تو کہہ پاک اور ناپاک برابر نہیں اگرچہ
ناپاک کی کثرت تجھے پسند آئے،
سو اے عقلمندو۔ خدا سے ڈرو۔ شاید
تمہارا بھلا ہو ۝
ع ۱۳
۱۰۴۔ مومنو! ایسی باتیں جن کی حقیقت اگر
تم پر کھول دی جائے تو تمہیں بری معلوم ہو
رسول سے نہ پوچھا کرو۔ اور جب تم ان کی
حقیقت ایسے وقت میں پوچھو گے کہ قرآن اتر
رہا ہے تو ان کا بھید تمہارے لئے کھول دیا جائے گا۔ خدا نے
ان کو درگزر کی۔ اور خدا بخشنے والا بردبار ہے ۝
۱۰۵۔ ویسی باتیں تم سے پہلے لوگوں نے پوچھی تھیں پھر

## غیر ضروری موشگافیاں ممنوع ہیں!

ف ۱

اسلام دین فطرت ہے۔ اسے نہایت سادہ اور جامع قرار دیا گیا ہے۔ اس میں اصول ومسائل کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے زندگی کے ان ابواب سے بحث کی ہے جو ضروری اور واقعی ہیں۔ عبث غیر ضروری تفصیلات کو ترک کر دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگ عمل بیکار نہ ہو جائیں۔

اس آیت میں اسی تفصیل طلبی کے جذبے سے روکا ہے۔ بات یہ تھی کہ بعض لوگوں نے ایسے سوالات پوچھے۔ جن کا جواب ان کے لئے تکلیف دہ تھا۔ مثلاً عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ یہ شک کا سبب تھے۔ آپ نے فرمایا۔ حذافہ بن قیس۔ ایک صاحب بول اٹھے۔ میرے ابا کہاں ہیں۔ حضورؐ نے جواب دیا۔ جہنم میں۔ سراقہ بن مالک نے پوچھا۔ کیا حج ہر سال ہم پر فرض ہے؟

آپ نے فرمایا۔ انما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم۔ یعنی پہلی قومیں محض ان موشگافیوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ پس جو کچھ تم سے کہوں۔ بلا کم وکاست مان لو۔ اور جن منکرات سے روکوں۔ رک جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ○
١٠٦- مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ
وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ ۗ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○
١٠٧- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا
حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۗ
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○
١٠٨- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ
لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۗ
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

اُن کے منکر ہو گئے تھے ○
۱۰۶- خدا نے حرام مقرر نہیں کی کان چِری اور نہ سانڈ
اور نہ مسلسل دو دو بچے جننے والی اونٹنی اور نہ دس بچے جنانے والا
اونٹ۔ لیکن کافر خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں،
اور اُن میں بہتوں کو سمجھ نہیں ف۱ ○
۱۰۷- اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے
نازل کیا ہے اُس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ
تو کہتے ہیں کہ جس بات پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے
وہی ہمیں کافی ہے۔ بھلا اگر اُن کے باپ دادا نہ کچھ
علم رکھتے ہوں اور نہ راہ جانتے ہوں (تب بھی) ○
۱۰۸- مومنو! تم اپنی جانوں کا فکر کرو۔ جب تم
نے ہدایت پائی تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ
سکتا تم سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو وہ تمہیں

ف

یہ مشرکانہ رسوم ہیں۔ عرب ان مواشی کو مقدس سمجھتے۔ اور بربنائے عظمت نہ ان کو ذبح کرتے اور نہ اپنے استعمال میں لاتے ○

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی تردید کی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب جانور یکساں ہیں۔ اور ان میں تعظیم و تقدیس موجود نہیں۔ ہر جانور بہرحال جانور ہے۔ اور کوئی خوبی ان میں ایسی نہیں۔ جس کی وجہ سے ان میں سے کسی کو قابل تعظیم سمجھا جائے ○

مصیبت یہ تھی۔ کہ وہ محض آباؤ اجداد کی پیروی کرتے تھے۔ جب انہیں غور و فکر کی دعوت دی گئی۔ انکار کر دیا۔ اور کہہ دیا۔ ہم تو قدیم روایات کو نہیں چھوڑیں گے ○

## حلِ لغت

بَحِیْرَۃٌ۔ جب اونٹنی پانچ بچے جنتے۔ اور آخری بچہ نر ہو۔ تو اس کا کان پھاڑ دیتے تھے۔ یہ تقدیس کی علامت ہے۔ اس کے بعد حرمت لازم ہو جاتی۔ بحیرہ کے معنی پھاڑنے کے ہیں ○

السَّآئِبَةُ۔ بیماری، تکلیف یا خوشی اور سفر میں جب کسی اونٹ کو آزاد کر دیتے تو سائبہ کہلاتا۔ یعنی آزادی سے پھرنے چلنے والا ○

وَصِیْلَةٌ۔ بھیڑ بکری کے بطن سے اگر نر اور مادہ دونوں اکٹھے پیدا ہوتے۔ تو اسے وصیلہ کہتے یعنی نر و مادہ کو باہم ملا دینے والی ○

حَامٍ۔ یعنی حمایت کرنے والا اور بچانے والا اونٹ جو دس بچے جنے وہ حام کہلاتا اور مقدس سمجھا جاتا ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○
۱۰۹- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ
إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ
الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ
أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ
ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ
الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ
الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ
لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا
قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا
إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ○
۱۱۰- فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا
فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ

جتائے گا، جو تم کرتے تھے ○ ف۱
۱۰۹- مومنو! جب تم میں سے کسی کی موت
حاضر ہو، تو وصیت کے وقت تم میں سے
دو معتبر شخص چاہئیں ف۲ یا تمہارے سوا غیر مذہب کے
دو شخص ہوں۔ اگر تم سفر میں ہو اور موت
کی مصیبت آجائے۔ اگر تمہیں اُن گواہوں
کی نسبت شک ہو تو بعد نماز اُن دونوں گواہوں
کو کھڑا کرو۔ کہ وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں اور
کہیں کہ ہم مال پر قسم فروخت نہیں کرتے اگرچہ
کوئی ہمارا قرابتی کیوں نہ ہو، اور ہم اللہ کی
گواہی نہیں چھپاتے، ورنہ ہم گنہ گاروں میں ہو جائیں گے ○
۱۱۰- پھر اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ دونوں گناہ سے حق دبا
گئے تو اُن کی جگہ اور دو شخص اُن لوگوں میں سے

## عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

ف۱ اس آیت میں بتایا ہے کہ اصلاح سے قبل صلاح و تقوے کی ضرورت ہے۔ اگر ہر شخص بجائے خود نیک اور متقی ہو جائے، تو تبلیغ و اشاعت کی قطعًا ضرورت نہیں ●

سب سے پہلے خود پرہیزگار اور صالح بننے کی حاجت ہے۔ دین کی اصلاح اور قیادت کے میدان میں آجائے اور ذاتی طور پر تقوے اور اصلاح نفس کے اسرار سے نا محرم ہو وہ شخص جو عامل نہیں ہے۔ کتاب و سنت کی پروا نہیں کرتا ذاتی طور پر سست و کاہل ہے۔ معاملات میں اچھا نہیں ہے۔ اور کرچنداں اہمیت نہیں دیتا۔ اس سے کیا توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں۔ وہ جو کچھ کہے گا، اور جو کچھ کرے گا۔ ریاکاری اور دکھلاوے کے لئے۔ جس کا اصلی اثر نہیں ہوتا۔ اسلئے قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ پہلے خود نفس کی اصلاح کرو۔ عادات و اخلاق کو سنوارو۔ اچھے اور نیک بنو۔ شریعت پر عمل کرو۔ غلو من اہتدا کا شیوہ اختیار کرو۔ پھر دیکھو۔ گمراہ معصیت سے تمہیں قطعًا نقصان نہیں پہنچے گا۔ تم کامیاب رہو گے۔ اور تمہاری ہدایت گمراہی اور ضلالت پر غالب آجائے گی ●

ف۲ اس سے پیشتر کی آیت میں حفظ نفس کا ذکر ہے۔ اور اس میں حفظ مال کا ●

واقعہ یہ ہے کہ تمیم انصاری اور اس کا بھائی تجارت کی غرض سے ملک شام کی جانب نکلے۔ اس کے ساتھ بدیل عمرو بن عاص کا غلام بھی تھا۔ جو مسلمان تھا۔ رستے میں بدیل یکایک بیمار ہو گیا۔ اس لئے احتیاطًا اس نے اپنے سامان کی ایک فہرست مرتب کر لی۔ اور وصیت کی کہ اگر میں مر جاؤں۔ تو میری چیزیں میرے گھر پہنچا دینا۔ چنانچہ وہ مر گیا۔ ان کی نیت میں فرق آگیا۔ کچھ چیزیں انہوں نے دیں۔ اور کچھ رکھ لیں۔ اتفاقًا چیزوں کی فہرست جو انہوں نے دیکھی۔ تو خیانت ظاہر ہو گئی۔ مقدمہ حضور کے دربار میں پیش ہوا۔ اسپر یہ آیات نازل ہوئیں ●

حل لغات: شَهَادَةُ۔ گواہی ● عُثِرَ۔ معلوم ہو جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيٰنِ
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ
مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا ۖ
إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِينَ ○

کھڑے ہوں جن کا حق دبا ہے اُن میں کو جو
قریب کے ہوں پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری
گواہی اُن دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے زیادتی
نہیں کی۔ ورنہ ہم ظالموں میں ہوں گے ○

۱۱۱- ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يَّأْتُوا بِالشَّهَادَةِ
عَلٰى وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ
أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاسْمَعُوا ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ○

۱۱۱- یہ طریق اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ ٹھیک ٹھیک (سچ سچ)
پر گواہی دیں۔ یا اس بات سے ڈریں گے کہ پہلوں
کی قسم کے بعد اُن کی قسم اُلٹی دی جائے گی اور اللہ سے
ڈرو اور سُنو۔ اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت
نہیں کرتا ○

۱۱۲- يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ
مَاذَا أُجِبْتُمْ ۚ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۚ
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ○

۱۱۲- جس دن خدا سب رسولوں کو جمع کرے گا پھر
پوچھے گا کہ (اہل دنیا نے) تمہیں کیا جواب دیا تھا وہ
کہیں گے ہم نہیں جانتے تو ہی پوشیدہ باتیں جانتا ہے ○ ف۱

۱۱۳- إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ

۱۱۳- جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ بن مریم

ف ۱

مقصد یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انبیاء سے اُن کی اُمتوں کے سامنے انہیں نادم کرنے کے لئے پوچھیں گے کہ تمہارے ساتھ ان لوگوں نے کیا سلوک روا رکھا۔ وہ کہیں گے۔ اللہ کو خوب جانتا ہے ہمارا علم ناقص ہے۔ ہم صرف ظواہر کو جانتے ہیں۔ دل کے بھید اور اسرار سے بجز تیری ذات کے اور کون آگاہ ہے یعنی اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کی تفویض میں دے دیں گے۔ اور منتظر رہیں گے کہ اللہ اُن کی اُمتوں کے متعلق کیا فیصلہ صادر فرماتا ہے۔

یہ انبیاء کا کمال ترحم ہے۔ کہ اگر خدا ان کی گنہگار اُمتوں کو بخشیں دے، تو وہ خوش ہوں گے۔ اور انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے۔ وہ اپنے علم کو نامستند قرار دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے متوقع ہیں۔

## حل لغات

الغیوب۔ جمع غیب۔ جمع سے مقصد تنوع فی العلوم والاحوال ہے۔ یعنی تو ہر طرح کے احوال اور علوم سے آگاہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ م
إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَإِذْ
عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ
التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ
مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي
فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا م
بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي
وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۚ وَإِذْ كَفَفْتُ
بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم
بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ
إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝
۱۱۴- وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ

میرا احسان کہ جو میں نے تجھ پر اور تیری ماں پر کیا
تھا جب میں نے روح پاک سے تیری مدد کی۔ تو لوگوں
سے والدہ کی گود میں بھی بولتا تھا اور بڑا ہو کر بھی ف۱
اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات
و انجیل سکھلائی تھی۔ اور جب تو مٹی سے پرندہ ف۲
کی صورت میرے حکم سے بناتا تھا۔ پھر تو
اس میں پھونک مارتا تھا۔ تو وہ پرندہ بن جاتا تھا
میرے حکم سے۔ اور تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی
کو میرے حکم سے چنگا کر دیتا تھا۔ اور جب تو میرے
حکم سے (قبروں سے) مردے نکال کھڑے کرتا تھا اور جب
میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا تھا جب تو انہیں نشانیاں لایا
تھا تو جو ان میں کافر تھے کہنے لگے تھے کہ یہ صریح جادو ہے ف۳
۱۱۴- اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی بھیجی تھی

ف۱

مہد و کہل بمنزلہ متقابل ہیں۔ اس سے اطراف میں انحصار مقصود ہے۔ یعنی مسیح طفولیت میں اور عمر کے آخری حصے میں مسیح گفتگو فرمائیں گے۔ گفتگو سے مراد تبلیغ و اشاعت ہے۔

ف۲

مسیح کے معجزات ہیں۔ کوڑھی اور اندھے کو اچھا کرنا مقصود ہے۔ بلکہ ملاحدہ نے جن کے معنی یہ سمجھے ہیں۔ کہ مسیح کوڑھی اور اندھوں کو روحانی بخشتے تھے۔ یہ عربیت کے منافی ہے۔ قرآن کے الفاظ سے اس مفہوم کی تائید نہیں ہوتی۔ [illegible] کے معنے تندرست ہونے کے ہو سکتے ہیں نہ کہ آزاد ہونے کے۔

## نعمت حیات

ف۳ آیت کا مقصد یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کو جب یہودیوں نے مار ڈالنا چاہا! تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نعمت حیات سے بہرہ ور کیا۔ اور وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔

## حل لغات

الْأَكْمَهَ۔ مادر زاد اندھا۔
الْأَبْرَصَ۔ کوڑھی، مبروص۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي ۚ قَالُوا
آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ○
۱۱۵- إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى
ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ
أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ
السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○
۱۱۶- قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَ
تَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَ نَعْلَمَ أَنْ
قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَكُونَ عَلَيْهَا
مِنَ الشَّاهِدِينَ ○
۱۱۷- قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ

کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ تو انہوں
نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں ○ ف۱
۱۱۵- جب حواریوں نے کہا تھا، کہ اے عیسیٰ
مریم کے بیٹے۔ کیا تیرے رب میں ایسی قدرت
ہے، کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل
کرے؟ عیسیٰ نے کہا اللہ سے ڈرو۔ اگر
تم مومن ہو ○ ف۲
۱۱۶- وہ بولے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے
کھائیں۔ اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو، اور ہم
جانیں کہ تو نے ہم سے راستی میں، سچ کہا ہے
اور ہم اس پر گواہ رہیں ○
۱۱۷- عیسیٰ بن مریم نے کہا۔ اے اللہ ہمارے
رب۔ آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل کر

## مسیح کے حواری

ف۱ موجودہ اناجیل میں مسیح کے حواریوں کا جو تذکرہ ہے وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ اناجیل میں لکھا ہے کہ مسیح کے تمام حواری غیر مخلص تھے۔ اب مسیح علیہ السلام کو گرفتار کرنے کے لیے جستجو ہوئی تو ایک حواری نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور کہا جس شخص سے میں زیادہ عقیدت کا اظہار کروں۔ وہی مسیح ہے اس کو پکڑ لینا۔ تصریحات انجیل روایات کے ماتحت مسیح انہیں حواریوں کی وجہ سے گرفتار ہوئے اور صلیب پر لٹکائے گئے۔ قرآن حکیم کہتا ہے۔ مسیح کے حواری پاکباز اور مخلص تھے جب حضرت مسیح نے ایمان و تائید کے لیے انہیں مخاطب کیا۔ فوراً آمادہ ہو گئے۔

جس کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم موجودہ انجیل کی نسبت مسیح کا زیادہ اخلاص و عظمت سے تذکرہ کرتا ہے۔

عیسائیوں کو چاہیے کہ وہ قرآن مجید کے ممنون ہوں۔

## مائدہ

### ف۲

معجزہ طلبی کی عادت قدیم سے بنی اسرائیل میں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے انہوں نے اکثر انبیاء سے خوارق و معجزات طلب کیے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی معجزہ مشکل نہیں وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ مگر یہ ذہنیت اسے پسند نہیں کہ بات بات پر معجزہ طلب کیا جائے۔ اسی لیے جب ان لوگوں نے مائدہ کے نزول کی خواہش کی۔ تو اتقوا اللہ کی تلقین کی گئی یعنی یہ طرح التفتیش انسانوں کے لیے زیبا نہیں کہ عجائب پسندی اور شعبدہ آرائی کو مذہب کا اصل

(باقی بر صفحہ ۳۰۱)

السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا
وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا
وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
۱۱۸- قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ
فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝
۱۱۹- وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ
وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ
قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ
اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۚ بِحَقٍّ ۚ اِنْ
كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۚ تَعْلَمُ
مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَآ اَعْلَمُ مَا

کہ ہمارے لئے عید ہو۔ ہمارے پہلے اور
پچھلوں کے لئے۔ اور تیری طرف سے ایک نشان ہو۔
اور ہمیں رزق دے اور تُو بہتر رزق دینے والا ہے ۝
۱۱۸- خدا نے کہا وہ خوان میں تم پر نازل کروں گا،
پھر جو کوئی اسکے بعد تم میں سے کافر ہو جائے گا اُسے ایسا
دُکھ دوں گا۔ کہ ویسا دکھ جہان میں کسی کو نہ دوں گا ۝
۱۱۹- اور جب خدا کہے گا کہ اے عیسٰی مریم کے بیٹے
کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری
ماں کو اللہ سے الگ دو خدا ، تو؟ وہ
کہیں گے کہ تُو پاک ہے مجھ سے کیونکر ہو کہ وہ بات
کہوں جو میرا حق نہیں۔ اگر میں نے کہا
ہو گا تو تجھ کو معلوم ہو گا۔ تُو میرے دل کی
بات جانتا ہے۔ اور میں تیرے دل کی

## بقیہ حاشیہ

قرار دے لیں ۔

نزول مائدہ کے لئے مسیح علیہ السلام نے دُعا کی۔ اور کہا اس کے بعد تمہیں مزید موقع نہیں دیا جائے گا کیونکہ حجت تمام ہو چکے گی اللہ تعالٰے فرماتے ہیں المحمد للہ کہ خوان بھیج رہا ہوں۔ اس کے بعد بھی انکار و کفر کا اظہار کیا تو عذاب شدید کی وعید سُن رکھو۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کوئی شرط کو سُن کر حواری راہ راست پر آ گئے۔ اور نزول مائدہ کی پھر خواہش نہیں کی ۔

## حَلِّ لُغَات

صفحہ گذشتہ و ھٰذا

مَآئِدَة ۔ خوان۔ میدسے مشتق ہے۔ یعنی حرکت میں رہنے والی چیز۔ خوان کہ چونکہ مختلف مہانوں کے پیش کیا جاتا ہے۔ اس لئے مائدہ کہا جاتا ہے ۔

عِيْدًا ۔ جشن ، یوم مسرت ۔

فِیْ نَفْسِکَ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝

۱۲۰- مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّکُمْ ۚ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۝

۱۲۱- اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

۱۲۲- قَالَ اللّٰهُ ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ

نہیں جانتا۔ چھپی باتوں کا جاننے والا تو ہی ہے ۝

۱۲۰- میں نے اُن سے صرف وہی بات کہی ہے جس کا تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اور جب تک میں اُن میں رہا۔ اُن سے خبردار رہا۔ پھر جب تُو نے مجھے قبض کر لیا۔ تو تُو ہی اُن کا نگہبان تھا۔ اور تُو ہر شئے پر گواہ ہے ۝ ف

۱۲۱- اگر تُو اُنہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر تُو اُنہیں بخش دے تو تُو ہی زبردست حکمت والا ہے ۝

۱۲۲- خدا نے کہا یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو

## مسیح کی تعلیم

ف ان آیات میں قیامت کا ذکر ہے۔ مسیح علیہ السلام سے پوچھا جائے گا۔ کیا تم نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا مانو۔ آپ فرمائیں گے۔ اللہ مجھے کیونکر اختیار ہے کہ باطل کی تلقین کروں۔ میں نے تو ان کو ہمیشہ توحید ہی کی طرف بلایا ہے۔ اور میں جب تک ان میں رہا۔ اسی کی دعوت دی جب تُو نے مجھے اٹھا لیا۔ اس وقت تُو نگہبان تھا۔ اور تُو سب کچھ جانتا ہے ۔

یہاں تک معذرت ہے اس کے بعد سفارش ہے۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام خوب جانتے ہیں۔ کہ میرے آسمان پر جانے کے بعد لوگوں میں غلط فہم کے عقائد رائج ہو گئے تھے۔ فرماتے ہیں۔ اللہ تو اگر انہیں سزا دے تو تیرے بندے ہی تو ہیں۔ اور بخش دے تو کیا مضائقہ ہے۔ تو عزیز اور حکیم ہے۔ یعنی اگر بخش دے تو تجھے کوئی نہیں روک سکتا۔ وہ تو جانتا ہے کہ انسان غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے ۔

ان الفاظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوم کے لئے مغفرت کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہاں چند باتیں ملحوظ رہیں :-

(۱) عیسائی لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایک گروہ ایسا تھا۔ جو مریم کی الوہیت کا قائل تھا۔ اب غالباً ایسا کوئی فرقہ موجود نہیں ۔

(۲) اس مقام پر ایک فریق دھوکا دیتا ہے اور کہتا ہے دیکھئے مسیح نے انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے میرے سامنے کسی شخص نے مجھے خدا نہیں کہا۔ حالانکہ اگر اس کی دوبارہ آمد کا مسئلہ صحیح ہے تو آمد ثانی میں یقیناً معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ عیسائی اسے خدا سمجھتے ہیں۔ اور یہ الزام آ سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ مسیح جھوٹ بول رہے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ مسیح سے سوال صرف یہ کیا گیا ہے کیا تم نے اس طرح کے عقیدے کی تلقین کی۔ وہ فرماتے ہیں۔ نہیں یہ پوچھا ہی نہیں گیا۔ کہ کیا تم اس واقعہ کے متعلق کچھ جانتے بھی ہو۔ یا نہیں ۔

(باقی بر صفحہ ۳۰۳)

www.KitaboSunnat.com



الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

اُن کا سچ نفع دے گا۔ اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن میں وُہ ہمیشہ رہیں گے۔ خدا اُن سے راضی ہوگا۔ اور وہ خدا سے راضی ہوں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے ○

۱۲۳- لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

۱۲۳- آسمان اور زمین اور جو اُس کے درمیان ہے سب اللہ کی سلطنت ہے، اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ ع

آیاتها ۱۶۵ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ رکوعاتها ۲۰

(۶) سُورۃ انعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

۱- سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور تاریکی اور روشنی کو پیدا کیا۔ پھر یہ کافر اپنے رب کا شریک

اور ان تعذبهم فانهم عبادك سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح اپنے علم کا انکار نہیں کرتے بلکہ ان الفاظ میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ مجھے علم ہے۔

(۳) نیز ما دمت فیهم سے معلوم ہوتا ہے۔ مسیح کی زندگی کے دو حصے ہیں:- ایک وہ جو انہوں نے بنی اسرائیل میں رہ کر گزارا۔ اور ایک وہ جبکہ وہ ان میں موجود نہیں تھے۔ بہرحال مقصد یہ ہے کہ عیسائیوں کو ڈانٹ دیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ مسیح علیہ السلام کی تعلیم توحید ہے۔ نہ کہ تثلیث۔

## ظلمت و نور

ف مجوسی ثنویت کے قائل تھے۔ اور نور و ظلمت کو الگ الگ خدا قرار دیتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس عقیدے کی تردید کی ہے اور فرمایا ہے کہ اندھیرے اور اُجالے کو پیدا کرنے والا میں ہوں۔ ظلمت و نور سے مراد کفر و اسلام بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی خدا نے دونوں راہیں پیدا کی ہیں۔ خدا کے نیک بندے ہدایت و صداقت کی راہ کو پسند کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کے دل سیاہ ہیں۔ جن سے ہدایت کی توفیق چھن گئی ہے ظلمت کی پگڈنڈی پر ہو لیتے ہیں۔ اور خدا کے ساتھ دوسروں کو ساجھی ٹھہراتے ہیں۔

## حلِ لُغات

(صفحہ ۳۰۲)

شہیدًا۔ گواہ، مطلع۔

توفیتنی۔ مادہ توفی۔ بمعنی وفات، یا اٹھا لینا۔ لے لینا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ○
۲ ۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ
ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى
عِندَهُ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ ○
۳ ۔ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي
الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ
جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ○
۴ ۔ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ
آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا
مُعْرِضِينَ ○
۵ ۔ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ
فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا
بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

ٹھہراتے ہیں ○
۲ ۔ وُہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا،
پھر ایک وقت (موت) ٹھہرایا۔ اور ایک وقت
اُسکے پاس مقرر ہے (یعنی قیامت) پھر بھی تم شک میں ہو ف
۳ ۔ اور آسمانوں اور زمین میں وہی اللہ ہے
تمہارا خفیہ و آشکارا حال اور جو تم کماتے ہو،
وہ جانتا ہے ○
۴ ۔ اور جو کوئی آیت بھی اہل مکہ کے پاس اُنکے
رب کی آیتوں میں سے آتی ہے اسی سے وہ مُنہ
پھیر لیتے ہیں ○
۵ ۔ سو وہ حق کو جب اُن کے پاس آیا جھٹلا چکے
اب آگے اُس کا انجام جس پر وہ ہنستے تھے
اُن پر آئے گا ○

ف

مقصد یہ ہے، کہ سب مٹی سے پیدا
کئے گئے ہیں۔ تم میں کوئی بڑا، اور
چھوٹا نہیں۔ سب خدا کے حضور میں
عاجز اور محتاج ہیں۔
اس لئے باہمی تنافس و کبر کو
چھوڑ دو۔ کسی انسان کے سامنے سر
نہ جھکاؤ۔ اور سب کو برابر سمجھو۔ مٹی سے
پیدا ہونے کے معنی یہ ہیں، کہ تمہاری
زندگی یکسر ارضیت پر موقوف ہے،
نباتات سے لے کر حیوانات تک
سب چیزیں مٹی کی محتاج ہیں اس
لئے تمہاری تکوین میں مٹی کو بہت
زیادہ دخل حاصل ہے۔ لہٰذا ہمیشہ
خدا کی یاد میں بصد خشوع و خضوع

کا اظہار کرو۔ اور اپنی فطری
بے کسی اور بے مائیگی کو بھول نہ
جاؤ۔

## حلِّ لُغات

تَمْتَرُونَ۔ مادہ امتراء۔ بمعنی
شک کرنا۔
أَنبَاءُ۔ جمع نبأ۔ بمعنی خبر و
اطلاع۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٦- أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم
مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا
لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ
عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا
الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ
فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا
مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ○
٧- وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي
قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا
سِحْرٌ مُّبِينٌ ○
٨- وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ
وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ

٦ - کیا نہیں دیکھتے کہ اُن سے پہلے ہم نے کتنی
قدر اُمتوں کو ہلاک کیا ہے؟ انہیں ہم نے زمین
میں اس قدر جمایا کہ اس قدر تمہیں نہیں جمایا۔ اور ہم نے ان پر
پے در پے مینہ برسایا۔ اور ان کے نیچے نہریں
جاری کیں۔ پھر ہم نے ان کے گناہوں کے
سبب انہیں ہلاک کر دیا۔ اور ان کے بعد اور
اُمت ہم نے کھڑی کی ○ ف۱
٧ - اور اگر ہم تجھ پر کاغذ میں لکھی ہوئی کتاب بھی
نازل کریں۔ پھر وہ اپنے ہاتھوں سے اُسے ٹٹول لیں
تو بھی کافر ضرور یہی کہیں گے۔ کہ یہ تو صریح
جادو ہے ○ ف۲
٨ - اور کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہ اُترا
اور اگر ہم فرشتہ اُتاریں، تو بات ہی فیصل ہو جائے

## تباہی گناہوں سے ہی!

ف۱

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ وہ ہر قوم کو سرسبز
و شاداب کرتا ہے۔ اور ہر اُمت کو نشو و ارتقاء کے
مدارج تک پہنچاتا ہے۔ اگر قوم میں صلاحیت ہو اور خدا
کی اطاعت شعار رہے۔ تو پھر زمین ان پر فیوض و
انعام کے دریا بہا رہی ہے۔ اور آسمان کی
برکتیں بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں۔ اور جب گناہ
اور معصیت کے جھگڑ چلنے لگیں۔ اُس وقت اللہ
تعالیٰ کا قانون غضب حرکت میں آ جاتا ہے اور
بڑی بڑی باعظمت قومیں آن واحد میں صفحۂ ہستی
سے حرف غلط کی طرح مٹا دی جاتی ہیں۔
فاھلکنٰھم بذنوبھم میں اسی نکتہ کی
طرف اشارہ ہے۔

ف۲

مقصد یہ ہے کہ رکنے والوں کا جحود وکفر ناقابل
اصلاح ہے۔ وہ در حقیقت جان بوجھ کر مخالفت
کرتے ہیں۔ وہ شخص جو سو رہا ہو۔ اُسے بیدار
کیا جا سکتا ہے۔ مگر جو بیدار ہو اُسے کون
اپنی طرف متوجہ کر سکتا ہے۔
ان کی کیفیت یہ ہے۔ کہ قرآن حکیم کو اگر لکھا
سے نازل ہوتا دیکھیں۔ جب بھی نہ مانیں۔ اور بات
کریں۔ اس میں بھی کچھ بھید ہے۔
بات یہ ہے کہ جب دلوں میں تاریکی ہو اور
بصیرت کی آنکھیں بند کر لی جائیں، تو اس وقت
صداقت کی روشنی دلوں تک نہیں پہنچتی۔

### حل لغت

مِدْرَارًا۔ خوب برسنے والا۔ مادہ دَرٌّ۔
اَنْشَاْنَا۔ مادہ اِنشاء۔ پیدا کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ○
٩- وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا
وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ○
١٠- وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ع
١١- قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ
انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِيْنَ ○
١٢- قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى
نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ

پھر اُن کو مہلت بھی نہ ملے ○
٩- اور اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بناتے تو اُسے آدمی
بنا کر بھیجتے اور اُن پر وہی شبہ ڈالتے جو اب شبہ کر رہے ہیں ○ وف١
١٠- اور تجھ سے پہلے رسولوں سے ٹھٹھا کیا گیا ہے،
تو جن لوگوں نے اُن سے ٹھٹھا کیا تھا اُن کو اُسی نے
آگھیرا جس کا وہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے ○
١١- تو کہہ۔ زمین میں پھرو، پھر
دیکھو کہ مکذبوں کا کیا انجام
ہُوا ○
١٢- اُن سے پوچھ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے
کس کا ہے۔ تو کہہ اللہ کا ہے۔ اس نے اپنی ذات
پر رحمت لکھ لی ہے وف٢۔ قیامت کے دن جس میں
کچھ شبہ نہیں، وہ تم سب کو جمع کرے گا۔ جنہوں نے

ف١

ان دو آیتوں میں کہنے والوں کے ایک مخصوص شبہ کا جواب ہے۔ کہنے والے یہ کہتے تھے، کہ ایک انسان ہمارے لئے کیسے راہنما ہو سکتا ہے۔ گویا ان کی نخوت انہیں ایک انسان کو نبی ماننے سے ابا کرتی تھی، ان کا خیال یہ تھا کہ منصب نبوت کسی فرشتہ کو ملنا چاہیئے تھا۔

قرآن حکیم نے اس اعتراض کے دو جواب دیئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر فرشتہ پیغمبر قرار پاتا، تو حجت تمام ہو چکتی اور تمہارے لئے انکار و تاویل کی قطعی گنجائش نہ رہتی۔ اس صورت میں تمہاری ہلاکت یقینی تھی۔

پھر اگر فرشتہ ہوتا، جب بھی انسانی قالب میں ظاہر ہوتا۔ اور تمہارا اعتراض بدستور قائم رہتا۔

ف٢

اللہ تعالیٰ انتہا درجے کے رحیم ہیں جب تک کوئی شخص خود جہنم کا کندا بننے کی کوشش نہ کرے۔ وہ بخشتے اور معاف کرتے رہیں گے۔

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ کے معنی یہ ہیں، کہ اللہ کی فطرت بخشش پسند ہے۔

خسارہ اور گھاٹا اُن لوگوں کے لئے ہے جو جذبۂ ایمان سے محروم ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ○
١٣- وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○
١٤- قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ
يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ
اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○
١٥- قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○
١٦- مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ
رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○

جانوں کا نقصان کرتے ہیں، وہی ایمان
نہیں لاتے ○
١٣ - اور رات اور دن میں جو کچھ بستا ہے اُسی کا ہے
اور وہ سنتا جانتا ہے ○ ف
١٤ - تو کہہ کیا میں اللہ زمین و آسمان کے خالق کے
سوا کسی اور کو دوست بناؤں؟ وہ سب کو
کھلاتا ہے اور اُسے کوئی نہیں کھلاتا۔ تو کہہ مجھے
حکم ملا ہے کہ میں پہلا مسلمان بنوں، اور یہ
کہ مشرکوں میں سے نہ ہو ○
١٥ - تو کہہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو
میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ○
١٦ - اُس دن جس کسی سے عذاب ہٹایا گیا اُسی پر
رحم ہوا۔ اور یہ صریح کامیابی ہے ○

ف
دن کی روشنی اور رات
کی تاریکی میں جو کچھ ہے وہ
سب اللہ کی بادشاہت
میں داخل ہے۔ وہی سنتا
ہے۔ اور وہی دل کی گزرش سے
آگاہ ہے۔ آسمانوں
کو اور زمین کو اُسی نے پیدا
کیا ہے۔ تمام مخلوق کو
کھانا دیتا ہے۔ اپنی ذات
کے لئے اُسے ایک حبہ
کی ضرورت نہیں۔ اس لئے
عبادت اور پرستش کے
لئے بھی وہی زیبا ہے ۔
اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

سے مُراد پہلا نہیں بلکہ
وہ جو اسلام کا مطیع
نمائندہ ہو ۔
یعنی من بروز الیٰ
الاسلام ۔

## حلِ لغت

فَاطِر ۔ پیدا کرنے والا
مادہ فطرت بمعنی پیدائش
تخلیق ۔ بعض علماء
لغت کے نزدیک فطرت
کے معنی بلا ذرائع طبعی کے
کسی چیز کو پیدا کرنے
کے ہیں۔ مقصد یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٧- وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يَّمْسَسْكَ
بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
١٨- وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ
الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○
١٩- قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۚ
قُلِ اللّٰهُ ۚ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَكُمْ ۚ وَأُوْحِيَ إِلَيَّ هٰذَا
الْقُرْاٰنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ۚ
أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ أَنَّ مَعَ اللّٰهِ
اٰلِهَةً أُخْرٰى ۚ قُلْ لَّآ أَشْهَدُ ۚ
قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّإِنَّنِيْ
بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○

١٧- اور اگر اللہ تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو اُس کے
کا دُور کرنے والا اُس کے سوا کوئی نہیں اور جو وہ
کوئی بھلائی پہنچائے، تو وہ ہر شے پر قادر ہے ○ ف۱
١٨- اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ
حکمت والا خبردار ہے ○
١٩- تُو کہہ گواہی کس چیز کی بڑی ہے؟ تُو کہہ
میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے
اور یہ قرآن میری طرف اُترا ہے ف۲ تاکہ میں اس
سے تم کو ڈراؤں اور جس کو یہ پہنچے اُس کو ڈراؤں
کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی
معبود ہیں؟ تُو کہہ میں گواہی نہ دوں گا۔ تُو
کہہ وہی ایک معبود ہے۔ اور جن کو تم شریک
ٹھہراتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں ○

## کاشفِ ضُر صرف اللہ ہے

### ف۱

تمام بندوں پر اللہ کی حکومت ہے،
سب کے مصالح سے وہ آگاہ ہے۔ اس کی
طرف سے جب کوئی تکلیف آئے، تو پھر
کسی شخص کی مجال نہیں، کہ اُسے دُور کر سکے،
اور جب وہ کسی کو آزمائش وابتلاء میں ڈال
دے۔ تو پھر کون ہے جو اُسے ابتلاء
وآزمائش سے نکال باہر کر سکے ۔
اس لئے مسلمانوں کو اوہام سے بچنا
چاہئے۔ اور یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ
ہر خیر اور ہر شر اللہ کی جانب سے ہے۔

### ف۲

تصدیق ہے، کہ قرآن حکیم کا نزول
اس لئے ہوا ہے۔ تاکہ اس کی ہدایات
کو عالمگیر کیا جائے۔ اور ہر شخص تک
اس کے پیغام کو پہنچایا جائے ۔
هٰذَا الْقُرْاٰنُ سے مراد مطلب القات
ہے۔ نزول وحی کا حصر نہیں ۔
یعنی مقصود یہ نہیں کہ قرآن کے علاوہ
اور کوئی چیز وحی والہام نہیں۔ بلکہ یہ
ہے کہ یہ قرآن وحی کی صورت میں نازل اس
لئے ہوا ہے۔ تاکہ سب تک پہنچے ۔

## حلِ لغت

تَشْهَدُوْنَ ۔ مادہ شہادت۔ گواہی دینا
اعتراف کرنا، ماننا، یہاں مقصود اقرار
کرنا ہے اس لئے جواب فرمایا ۔
قُلْ لَّآ أَشْهَدُ۔ یعنی کہہ میں نہیں مانتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ
كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى
اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ
لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ○
وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ
لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ
الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○
ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن
قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ○
انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

۲۰ - جن کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اُس کو ایسا پہچانتے
ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ف۱ جنہوں نے
اپنی جانیں خسارہ میں ڈالیں وہی ایمان نہیں لاتے ○
۲۱ - اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے کہ خدا
پر جھوٹ باندھے، یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے، بیشک
ظالم لوگ چھٹکارا نہ پائیں گے ○
۲۲ - اور جس دن ہم اُن سب کو جمع کریں گے، پھر
مشرکوں سے پوچھیں گے کہ تمہارے وہ شریک
جن کا دعویٰ کرتے تھے کہاں ہیں ○
۲۳ - پھر اُن کا بہانا سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ
کہیں گے کہ ہمیں اللہ اپنے رب کی قسم ہم مشرک نہ تھے ○
۲۴ - دیکھ اپنی جانوں پر کیسا جھوٹ بولے اور کھوئی
گئیں اُن سے وہ باتیں جو بنایا کرتے تھے ○

ربع

## آفتاب نبوت کی درخشانی

ف۱

اہل کتاب کا جذبہ کتمان حق مشہور ہے اس
یت میں اسی جذبہ کی طرف اشارہ ہے۔
یعنی ان کو سابقہ پیشگوئیوں کی وجہ سے یقین ہے
حضور کے سچے اور برحق نبی ہیں۔ اور یہ علم اس قدر
لی اور غیر مشکوک ہے جس طرح ایک باپ کو اپنے
بیٹے کے متعلق، مگر محض ضد اور خبث نفس کی وجہ
سے نہیں مانتے۔
کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ سے غرض یہ بھی ہے کہ
وجدانی طور پر حضور کے متعلق قطعی علم رکھتے ہیں
س طرح ایک باپ کو اپنے بیٹے کے لئے یقین
ہے۔ اور وہ اسے بیٹا کہنے کے لئے خارجی
دلائل کا محتاج نہیں ہوتا۔ بلکہ دل کے اندر ایک
پدرانہ محبت اور کشش پاتا ہے۔ جس کی وجہ سے
وہ اسے اپنا بیٹا سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے اسی طرح
یہ لوگ دل میں وجدانی طور پر محسوس کرتے ہیں، کہ آفتاب
نبوت کی شعاعیں ہیں۔ جو قلب کے تاریک گوشوں کو
روشن کر رہی ہیں۔ مگر بربنائے تعصب نہیں مانتے
دل گواہ ہے۔ واقعات شہادت دیتے ہیں پہلی
کتابوں کا حرف حرف اور شوشہ شوشہ اعلان کر رہا ہے
مگر یہ نہیں سمجھتے۔ اس لئے ظالم ہیں۔ اور جان لیں
کہ انہیں کامیابی نہیں ہوگی۔ دل کی یہ آواز لبوں
تک آئے گی۔ اور پھر کائنات کے تمام گوشوں تک
پہنچے گی۔ اس لئے کہ صداقت بجائے خود شاہد
ہے۔ اور دلیل سچائی میں پھیل جانے اور مقبول
ہو جانے کی قدرتی استعداد ہے۔ ع
آفتاب آمد دلیل آفتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۵- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ
جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ
يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ
يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى
اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ○
۲۶- وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔوْنَ
عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○
۲۷- وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ
فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ
بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

۲۵- اور ان میں بعض ہیں کہ تیری طرف (قرآن) سننے کو کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے رکھے ہیں کہ نہ سمجھیں۔ اور ان کے کانوں میں بوجھ دیا ہے اور اگر وہ سب معجزے بھی دیکھیں تو بھی ان کو نہ مانیں یہاں تک کہ جب تیرے پاس جھگڑنے آتے ہیں تو کافر کہتے ہیں، کہ یہ تو صرف اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ ف۱

۲۶- اور اس کے ماننے سے منع کرتے اور اس سے بھاگتے ہیں، اور اپنی جانوں ہی کو ہلاک کرتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے ○

۲۷- اور کاش تو ان کو اس وقت دیکھے جب آگ پر کھڑے کئے جائیں گے سو کہیں گے کاش کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جائیں تو اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں ہو جائیں ○

## بہرحال منکر رہیں گے

ف۱ مقصد یہ ہے کہ یہ ناقابل اصلاح گروہ ہے۔ ان کے دل بے حس ہو چکے ہیں، نظریں بگڑ چکی ہیں، اب بالکل صلاحیت موجود نہیں، کہ قرآن کے اثر کو قبول کریں ۔

غرض یہ ہے کہ اساطیر (قصص ہیں) جن میں کوئی جدت وصداقت موجود نہیں۔ مگر دلوں میں خوف اس قدر ہے، کہ قرآن کے نزدیک نہیں پھٹکتے خود رکتے ہیں، مجالس وعظ میں نہیں آتے۔ قرآن سننے کی کوشش نہیں کرتے۔ دوسروں کو روکتے ہیں، کہ مبادا اس کا جادو چل جائے اور یہ سست ہو جائیں۔ جب حالت یہ ہو تو اصلاح کی کیا توقع کی جا سکتی ہے ۔

## حلِ لغات

اَسَاطِیْر۔ جمع اسطورۃ۔ فسانہ کہانی، داستانِ بے حقیقت ۔

یَنْئَوْنَ۔ مادہ نئی۔ معنی دور بھی کرتے ہیں ۔

لَیْتَ۔ کاش، افسوس ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٨ - بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ
مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا
نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○
٢٩ - وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا
الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○
٣٠ - وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى
رَبِّهِمْ ۚ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۚ
قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○
٣١ - قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ
اللّٰهِ ۖ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ
بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا
فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ

٢٨ - نہیں بلکہ جو کچھ وہ پہلے چھپاتے تھے اُس کا بدلا اب
اُن پر کھلا ہے اور اگر وہ پھر دنیا میں بھیجے جائیں تو وہی
کریں جو اُن کو منع ہوا تھا اور وہ جھوٹ بولتے ہیں ○
٢٩ - اور کہتے ہیں کہ ہماری یہی دنیوی زندگی ہے
اور ہم پھر جی اٹھنے والے نہیں ○ ف۱
٣٠ - اور کاش تو اُن کی اس وقت کی حالت دیکھے جب وہ
اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اللہ کہیگا کیا یہ
(عذاب) سچ نہ تھا کہیں گے ہمیں اپنے رب کی قسم ضرور
سچ تھا۔ کہیگا تم اب اپنے کفر کے بدلے میں عذاب چکھو ○
٣١ - خسارہ میں پڑ گئے وہ جنہوں نے اللہ کی ملاقات
کو جھوٹ جانا۔ یہاں تک کہ جب اچانک وہ گھڑی ان پر
آ جائے گی کہیں گے افسوس ہم نے دنیا میں قصور کیا
اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے
(اللہ) کے سامنے یہ جواب دہ ہوں گے۔

ف۱

یہ قول ان میں سے اُن لوگوں کا ہے جن پر پاس مادیت کا غلبہ ہے یعنی جو صرف اس زندگی پر قانع ہیں۔ آخرت پر ایمان ہے۔ اور نہ بھروسہ۔

یہ حکایتِ حال مقصود ہے۔ غرض یہ ہے کہ ان کے اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت پر بالکل ایمان نہیں رکھتے۔ یعنی ہر قسم کی نافرمانی اور معصیت کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ہتک محارم میں بے باک ہیں۔ ظلم ڈھانے میں پیش پیش ہیں۔ خیانت، غدر، اور دھوکا ان کے نزدیک بلا تامل درست ہے۔

ان لوگوں کو اس وقت معلوم ہوگا جب دنیا ان کو چھوڑ دے گی۔ اور سب قدر

## حلِ لُغات

يُخْفُوْنَ - مادہ اخفا۔ چھپانا، پوشیدہ رکھنا۔

رَدٌّ - پھیرنا، واپس کرنا۔

وَقْفٌ - ٹھہرا دینا، کھڑا کرنا، مطلع ہونا۔

بَغْتَةً - اچانک، ناگہاں، غیر متوقع انداز میں۔

فَرَّطْنَا - تفریط اور کوتاہی کرنا۔

---

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ۚ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝
٣٢- وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۚ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
٣٣- قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝
٣٤- وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ

ہوں گے۔ سُنتا ہے وہ بوجھ بُرا ہے جو اٹھاتے ہیں ○ ف
٣٢- اور دُنیا کی زندگی تو صرف کھیل تماشا ہے اور ڈرنے والوں کے لئے آخرت کا گھر بہتر ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے؟ ○ ف٢
٣٣- ہم جانتے ہیں (اے محمدؐ) تجھے ان کی باتوں سے غم ہوتا ہے، سو وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ ف٣
٣٤- اور تجھ سے پہلے بہت رسول جھٹلائے گئے وہ اس جھٹلانے اور ایذا پر صابر رہے، یہاں تک کہ اُن کے پاس ہماری مدد آئی، اور خدا کی باتیں کوئی بدلنے والا نہیں، اور بیشک تجھے رسولوں

ف

قیامت کے کئی نام ہیں، ان میں ایک الساعۃ بھی ہے۔ یعنی وقت مقررہ اور متعین پر آنے والی۔

بغتۃ سے مراد یہ ہے۔ کہ گو وہ مقدر ہے۔ مگر دُنیا والوں کو اس کا صحیح صحیح علم نہیں، وہ اچانک غیر متوقع طور پر آجائے گی۔

آیت کا مقصد یہ ہے کہ یہ کہنے والے جو خدا سے نہیں ڈرتے جنہیں یوم حساب کا کوئی خوف نہیں۔ بے دھڑک اور بلا تامل نافرمانیوں میں مبتلا اور مصروف ہیں۔ یہ اُس وقت کیا جواب دیں گے۔ جب قیامت اچانک آکر ان کی حسرتوں کا خاتمہ کر دے گی۔ اور یہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے۔ گناہوں کا بوجھ لادے کے معنی یہ ہیں، کہ گناہ کا بوجھ اور بوجھ نتائج کی شکل میں یہ متمثل ہو رہے ہوں گے یا محسوس کر رہے ہوں گے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے، اُس وقت اعمال کوئی جسمانی قالب اختیار کر لیں۔

## آخرت کا گھر اچھا ہے!

ف٢

دُنیا کی حیثیت اسلام میں صرف یہ ہے کہ یہ عارضی اور فانی مقام ہے۔ اصل جگہ اور مقام آخرت ہے۔ یعنی وہ زندگی جو موت کے بعد شروع ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ○

۳۵ - وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ
فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا
فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ
فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ○

۳۶ - اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ؔ
وَالْمَوْتٰى یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیْهِ
یُرْجَعُوْنَ ○

۳۷ - وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ
رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ
یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

کی کچھ خبریں مل چکی ہیں ○ ف۱

۳۵ - اور اگر اہل مکہ کی روگردانی تجھ پر گراں گذرتی ہے تو اگر کر سکتا ہے تو زمین میں کوئی سُرنگ لگا کر یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کر کے انہیں کوئی معجزہ لا دے (تو کر دیکھ) اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر جمع کر دیتا۔ تو تُو نادانوں میں نہ ہو ○ ف۲

۳۶ - مانتے وہ ہیں، جو سُنتے ہیں، اور مُردوں کو خدا ہی اُٹھائے گا، پھر اُس کی طرف جائیں گے ○

۳۷ - اور کہتے ہیں کہ محمد پر اُسکے پروردگار کی طرف کوئی نشان نازل کیوں نہ ہوا، تو کہہ اللہ میں قدرت ہے کہ نشان نازل کرے۔ لیکن اُن میں بہتوں کو سمجھ

ف۱

غرض یہ ہے کہ اللہ کے سچے بندوں کو تکلیفیں پہنچی ہیں انبیاء بالخصوص ستائے جاتے ہیں۔ سب پیغمبروں کو جھٹلایا گیا، سب کو ایذائیں دی گئیں۔ اس لئے آپ صبر و استقامت سے کام لیں۔ اور گھبرا نہ جائیں۔ آخر میں نصرت و اعانت یقینی و حتمی ہے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور خدا کے وعدوں میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ○

ف۲

ان آیات کا مقصد یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفقت نبوی سے مجبور ہو کر چاہتے ہیں کہ کفّار کو اتمام حجت کے لئے وہ سب کچھ دکھایا جائے جس کا وہ مطالبہ کرتے ہیں۔ یعنی خوارق و معجزات۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ نہایت غلط ذہنیت ہے۔ ہم مجبوراً طبعی کی اس انتہا کو پسند نہیں کرتے۔ جہاں ہم نے سب کچھ تکلیف ہے اور کوئی معجزہ یا نشانی ہماری عام قدرت سے باہر نہیں۔ مگر یہ کیا ضرور ہے کہ ان کی ہر خواہش پر قدرت کے قوانین بدل جائیں ○

اور بات یہ ہے کہ یہ لوگ روحانی طور پر مُردہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے تعلّقا سے زیادہ التفات نہیں ○

اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ سے غرض یہ ہے کہ آپ ایسی سعی کر دیکھیں۔ ان کی ہر خواہش اور ہر مطالبہ کا احترام کریں۔ یہ جب بھی نہیں مانیں گے ○

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى سے مقصود و منشاء کے اس ہر گیرو تالف کی جانب توجہ دلانا ہے اور منصب نبوت ہے۔ اس لئے آپ اصل حالت کو ان کی محبت میں تکلیف نہ پہنچائیں ○

## حلِّ لُغات

نفق۔ سوراخ، راہ ○

یستجیب۔ مادہ استجابت یعنی قبول کرنا ○

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَا يَعْلَمُوْنَ ○

نہیں ○

۳۸- وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا
طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ
اَمْثَالُكُمْ ۖ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ
مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ
يُحْشَرُوْنَ ○

۳۸- اور کوئی چلنے والا جانور، یا دو بازوؤں سے اڑنے والا پرندہ زمین میں نہیں ہے مگر تم آدمیوں کی مانند وہ بھی امتیں ہیں۔ ہم نے کتاب میں کوئی چیز لکھنے میں نہیں چھوڑی۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف جائیں گے ○ ف۱

۳۹- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ
بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۗ مَنْ يَّشَاِ
اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۗ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

۳۹- اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ تاریکیوں میں بہرے اور گونگے ہیں، جسے چاہے اللہ گمراہ کرے، اور جسے چاہے راہِ راست پر لائے ○

۴۰- قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ
اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ
اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

۴۰- تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر اللہ کا عذاب تم پر آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے، اگر تم سچے ہو ○

## قانونِ ہدایت کی ہمہ گیری

ف۱

آیت کا مقصد یہ ہے کہ قانونِ ہدایت نہایت ہمہ گیر ہے۔ کائنات میں کوئی جاندار چیز اس سے مستثنیٰ نہیں سب پرندے اور سب حیوان اللہ کی جانب سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔ اور اسی فطری ہدایت کی وجہ سے زندہ ہیں۔ چوپائے سے لے کر چیونٹی تک سب کے لئے ضابطے بنے ہوئے اور مقرر قانون ہیں۔ جن سے سرتابی کرنا ان کے لئے ناممکن ہے۔ اسی طرح حضرتِ انسان اپنی اخلاقی زندگی کے لئے اللہ کی ہدایت کا محتاج ہے۔

یعنی کہ دلالت کر کے بجائے حجت کے ان حقائق پر غور کرنا چاہئے۔

بعض لوگوں نے اس آیت سے تناسخ پر استدلال کیا ہے۔ مگر یہ بوجوہ غلط ہے۔

(۱) کیونکہ قرآن میں صاف صاف یوم آخرت کو بطور عقیدہ کے پیش کیا گیا ہے۔

(۲) تمام سامی مذاہب میں آخرت کا عقیدہ موجود ہے۔

(۳) تناسخ صرف آرین مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ غالباً اُمَمٌ کا لفظ محل استدلال ہے۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ امت کے معنی عربی میں طبقہ اور گروہ کے ہیں۔ جن میں کوئی وجہ اشتراک پائی جائے۔ اس میں حیوانات علیحدہ بھی داخل ہیں۔ بلکہ یہ لفظ اس سے بھی عام ہے۔ ہر مشترک الاطراف چیز اس میں داخل ہے۔

### حلِّ لغات

دَآبَّةٍ۔ جانور۔ ما یدب علی الارض۔

اُمَمٌ۔ جمع اُمّت۔ مطلب عام تر اصطلاح میں ہر وہ گروہ جس میں کوئی بات مشترک ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۱ - بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝

۴۱- بلکہ اُسی کو پکارو گے۔ سو وہ اس کام کو جس کے لئے اُسے پکارا ہے اگر چاہے رفع کرے گا اور جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے انہیں بھول جاؤ گے ۝

ع

۴۲- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝

۴۲- اور تجھ سے پہلے بہت اُمتوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے تھے پھر ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں ڈالا تھا۔ کہ شاید وہ عاجزی کریں ۝

۴۳- فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

۴۳- سو جب ہمارا عذاب اُن پر آیا۔ وہ عاجز کیوں نہ ہوئے لیکن اُن کے دل سخت ہو گئے تھے اور شیطان نے اُن کے کام اُن کی نظروں میں اچھے دکھلائے تھے ۝ ف۱

۴۴ - فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝

۴۴- پھر جب وہ اُس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی بھول گئے۔ تو ہر شے کے دروازے ہم نے اُن پر کھول دیئے یہاں تک کہ جب اُن چیزوں سے جو اُن کو دی گئی تھیں خوش ہو گئے تو ہم نے ناگہاں انہیں پکڑ لیا۔ پھر تب ہی وہ ناامید ہو گئے ۝ ف۲

**ف ۱**

کبھی کبھی اللہ تعالیٰ انسانوں کو تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تاکہ دلوں میں رقت و انفعال کے کوائف پیدا ہوں۔ اور وہ خدا سے ڈریں۔ مگر مشرکین کا یہ حال ہے کہ ہر چند انہیں عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ مصائب آئے۔ تکلیفیں پہنچیں۔ وہ بدستور انکار کر رہے ہیں ۔

جس کی وجہ یہ ہے کہ دلوں میں قساوت پیدا ہو گئی ہے۔ روشنی گناہوں کی ظلمت میں دب گئی ہے۔ حق نفسانیت کے سامنے کمزور ہو گیا ہے ۔

**ف ۲**

خدا کا قانون یہ ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک تباہ نہیں ہوتی۔ جب تک برائیاں کھل کے ساتھ ان میں نہ پھیل جائیں۔ اور معصیت میں وہ ڈوب جائیں۔ جب ہر عیب کو وہ ثواب سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اللہ کی پکڑ سے غافل ہو جاتے ہیں۔ تو یکایک اللہ کی غیرت میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور اُن کو ایک دم فنا کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے ۔

## حلِ لُغات

اَلْبَاْسَآءِ۔ تکلیف۔ اور بؤس ۔

مُبْلِسُوْنَ۔ ناامید۔ مایوس۔ ابلاس سے مشتق ہے۔ یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس ۔

www.KitaboSunnat.com



۴۵ - فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

۴۶ - قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ
سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ
عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ
يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ○

۴۷ - قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ
اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ
اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

۴۸ - وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ
وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ
اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

۴۵ - سو ظالم لوگوں کی جڑ کاٹی گئی، اور
تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا رب ہے ○ ف۱

۴۶ - تو کہہ دیکھو تو اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں
چھین لے، اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے
تو اللہ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہیں
یہ چیزیں لا دے، دیکھ ہم کیونکر طرح طرح نشانیاں
بیان کرتے ہیں، پھر بھی وہ منہ موڑتے ہیں ○

۴۷ - تو کہہ دیکھو تو اگر اللہ کا عذاب تم پر ناگاہ یا
آشکارا آجائے، تو کیا ظالموں کے سوا کوئی
اور ہلاک ہوگا؟ ○ ف۲

۴۸ - اور رسولوں کو ہم فقط اس لئے بھیجتے ہیں کہ خوشی
اور خوف سنائیں، سو جس نے مانا، اور سنور گیا،
اُن پر نہ کچھ خوف ہوگا، اور نہ وہ غمگین

## ظالموں کا نہ رہنا ہی اچھا ہے

ف۱

مقصد یہ ہے کہ ظالم اور ناحق شناس جتھوں کا دُنیا سے مٹ جانا ہی باقی دُنیا کے لئے مفید ہے کیونکہ جس طرح بیماریاں متعدی ہوتی ہیں، اور متعدی ہوتی ہیں۔ اسی طرح روحانی امراض بھی ہولناک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اگر ان کو باقی رہنے دیا جائے، تو تمام قوموں کا اخلاق خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو دُنیا سے مٹا دیتا ہے۔ تاکہ ان کے مفاسد ان ہی تک محدود رہیں ٭

ف۲

غرض یہ ہے کہ تم ہر وقت غیر محفوظ ہو۔ تم نہیں جانتے کب عذاب الٰہی بھڑکے اور کب تم کو جوارح سے محروم کر دیا جائے ٭ اس لئے ہر آن غور و فکر سے کام لو، اور عقل و ہوش کو سنبھالو۔ خدا کے دین کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ ورنہ یاد رہے۔ تباہی اور ہلاکت دُور نہیں ٭

## حلِ لغات

دَابِر - اصل، جڑ، پیچھا ٭
يَصْدِفُوْنَ - اده صدف - یعنی رُوگردانی کرنا ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَحْزَنُوْنَ ○

۴۹- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

۵۰- قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَیَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۚ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ○

۵۱- وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

ہوں گے ○

۴۹- اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں ان کی نافرمانی کے سبب عذاب ہوگا ○

۵۰- تُو کہہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہیں کہتا کہ میں غیب دان ہوں اور نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو اسی وحی کے تابع ہوں جو مجھے ہوتی ہے، تُو کہہ کیا اندھا اور بینا برابر ہیں؟ کیا تم فکر نہیں کرتے؟ ○ ف

۵۱- قرآن سے اُس کو نصیحت کر جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ کے پاس جمع ہوں گے، اللہ کے سوا اُن کا کوئی حمایتی اور شفیع نہ ہوگا، شاید وہ بچیں ○

## وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

ف حضورؐ کا درجہ تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے۔ کائنات میں کوئی شخص آپ کا ہمسر اور آپ کے مرتبے میں سہیم و شریک نہیں؛ ان کے پاس رشد و ہدایت کے اور معارف و حکمت کے بے پناہ خزانے موجود تھے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ دنیا کے لحاظ سے سرمایہ افلاس کا بہرہ وافر رکھتے تھے۔ ان کی تنگدستی اور ناداری میں کس کو شبہ ہے۔ مگر باایں ہمہ وہ فرشتہ نہیں تھے۔ اسی طرح ان کا علم کائنات میں سب سے زیادہ ہے اور رُسُل سے بڑھ کر اور کون عالم ہو سکتا ہے، پھر بھی وہ غیب نہیں جانتے تھے۔

کیوں؟ ـــ اس لئے کہ یہ صرف اللہ کے ساتھ مختص ہے۔ غیب کی تشریح حسب موقع پر گزر چکی ہے۔ اجمالاً یہ سمجھئے۔ غیب کا جاننا انسانوں کے لئے نہ وجہ فضیلت ہے اور نہ ممکن۔

اللہ کا یہ بہت بڑا انعام ہے کہ ہم بعض حقائق سے ناواقف ہیں۔ آج تمہیں اپنی موت کا علم ہو جائے۔ تو بیکار و ایک دم مر جاؤ۔ دُنیا کے تمام کام رک جائیں۔ حضورؐ بھی اسی مصلحت عامہ کی وجہ سے غیب نہیں جانتے تھے۔ یعنی وہ نہیں جانتے تھے کہ کس طرح ان کا لختِ جگر کربلا کے میدان میں ذبح کر دیا جائے گا۔ وہ یقیناً اس حقیقت سے ناآشنا تھے، کہ طائف میں جسدِ اطہر کو پتھروں اور ڈھیلوں سے مجروح کیا جائے گا۔

وہ آگاہ نہیں تھے کہ واقعہ افک میں کیا شرارت کام کر رہی ہے۔ بے چین رہتے ہیں اور جب تک قرآن نازل نہیں ہوا حضرت عائشہؓ کی جانب سے دل صاف نہیں۔ کیا یہ واقعات ثبوت کے لئے کافی نہیں؟

اس میں توہین کا کوئی پہلو نہیں۔ مقصود صرف یہ ہے کہ رسول کا منصبِ نبوت جن علوم کا محتاج ہے وہ اسے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے لئے ہر بات جاننا ضروری نہیں، اور نہ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۲ - وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ
بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهٗ
مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
۵۳ - وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝
۵۴ - وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ
رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ
مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ

۵۲ - اور جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے اور
اُس کا چہرہ تلاش کرتے ہیں، انہیں مت نکال
اُن کے حساب میں تیرا کچھ دخل نہیں،
اور نہ تیرے حساب میں کچھ اُن کا دخل ہے
کہ تُو انہیں اپنے پاس سے نکال دے اور تُو ظالموں میں ہو جائے ۝
۵۳ - اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض سے آزمایا ہے
تاکہ وہ یُوں کہیں کہ کیا ہمارے درمیان سے اللہ نے
انہیں (غرباء) پر فضل کیا ہے؟ کیا اللہ شکر کرنے
والوں کو نہیں جانتا؟ ۝ ف۲
۵۴ - اور جب ہماری آیتوں کو ماننے والے تیرے
پاس آئیں، تو تُو ان سے کہہ سلام علیکم تمہارے
رب نے اپنی ذات پر رحمت لکھ لی ہے کہ
اگر کوئی تم میں سے نادانی سے بُرا کام کرے

## اسلام اور معیارِ فضیلت

ف۱

دولتمند اور ذی وجاہت طبقہ ہمیشہ سے امتیازات
خصوصی کا طالب رہا ہے ۔
اسلام کو اول اول جب مفلس اور بے مایہ لوگوں نے قبول
کیا، تو یہ تنگ قبول جانے لگے اور محض اس بنا پر اسلام
کی برکات سے محروم رہتے کہ اس کے ماننے والے غریب
کیوں ہیں۔ وہ یہ بھی چاہتے تھے۔ حضور ان لوگوں کو جن کے
دل دولت ایمان سے مالا مال ہیں، اپنے قریب نہ آنے
دیں۔ اور ہماری زیادہ آؤ بھگت کریں ۔
اس آیت میں دراصل انہیں لوگوں کی تردید مقصود ہے
فرمایا۔ یہ مخلص لوگ، صبح و مسا اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ ان کے قلوب
میں ایمان کی روشنی ہے۔ یہ گو دنیوی وجاہت سے محروم ہیں
مگر ان کے دل دارین کی برکتوں سے معمور ہیں ۔

اسلام کا اصول یہی ہے۔ وہ صرف حسنات کو دیکھتا
ہے۔ ظاہری شان و شکوہ اس کے نزدیک کچھ چیز
نہیں۔ اس کے دربار صداقت آگیں میں گدا اور شہنشاہ دونوں
برابر ہیں ۔
ف۲ مقصد یہ ہے، کہ دولتمند ہونا خوبی نہیں۔ شاکر ہونا
فضیلت ہے۔ وہ شخص جو اُسے حاصل ہے۔ اور خدا کی نعمتوں
سے صحیح معنوں میں استفادہ نہیں کرتا یعنی منعم حقیقی کو
بھول گیا ہے۔ وہ فضل و احسان کے قابل نہیں۔ اور وہ
جو گو غریب ہے۔ مگر اللہ کا شکر گزار ہے۔ اس قابل ہے
کہ دربار نبوی میں جگہ پائے ۔

## حلِ لغت

وَلَا تَطْرُدْ - مادہ طَرْدٌ - بمعنی دُور رکھنا، بھگا
دینا ۔
مَنَّ - احسان کیا ۔

www.KitaboSunnat.com



ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

پھر اُس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے، تو
بخشنے والا مہربان ہے ○ ف۱

۵۵- وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلِتَسْتَبِیْنَ
سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ○

۵۵- اور ہم آیتوں کی یوں تفصیل بیان کرتے ہیں اور کہ
مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے ○

۵۶- قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ
اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا
وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ○

۵۶- تُو کہہ اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو مجھے
اُن کا پوجنا منع ہوا ہے، تُو کہہ میں تمہاری
خوشی پر نہیں چلتا۔ اگر چلوں تو میں بہک چکا
اور ہدایت یافتوں میں نہ رہا ○ ف۲

۵۷- قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ
وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا
تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا
لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ
الْفٰصِلِیْنَ ○

۵۷- تُو کہہ مجھے میرے ربّ کی شہادت پہنچی اور تم
نے اُس کو جھٹلایا ہے، میرے پاس وہ چیز نہیں
جس کے مانگنے میں تم جلدی کرتے ہو، اللہ کے سوا
کسی کا حکم نہیں، وہ حق ظاہر کرتا ہے اور وہی
اچھا فیصلہ کرنے والا ہے ○ ف۳

ع ۶ / ۱۲

**ف۱**

یعنی مسلمانوں کے لئے سلامتی کا پیغام
ہے۔ اللہ کی رحمتیں ان کا خیر مقدم کرتی
ہیں۔ ان کی لغزشیں درخور عفو ہیں بشرطیکہ
توبہ و استغفار کو ہاتھ سے نہ دیں۔

**ف۲**

رسول اعمال کی خواہشات نفس کا احترام
نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس لئے مبعوث ہوتا ہے
تاکہ قیامت کے صحیح اصولوں کے ماتحت
اہواء و خواہش کے خلاف جہاد کرے۔

**ف۳**

مقصد یہ ہے کہ اگر دلائل طلب کرتے
ہو تو جان لو کہ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّیْ - مجھے اللہ نے دلائل و براہین سے
ہوا وافر عطا کر رکھا ہے۔ میں اپنے ہر
دعوے کو علی وجہ البصیرت پیش کر سکتا
ہوں۔ اور اگر عذاب کا طالب ہے۔ تو یہ
اللہ کے علم و اختیار میں ہے۔ خدا جب
چاہے گا۔ تم کو حرف غلط کی طرح مٹا
دے گا۔ اس وقت تم کچھ نہ کر سکو گے۔

## حلِّ لغات

وَلِتَسْتَبِیْنَ - ادہ بیان۔ بمعنے ظاہر
ہونا۔

اَهْوَآءَ - جمع هوا۔ بمعنے نفس کی
خواہشیں۔

الْفٰصِلِیْنَ - ادہ فصل۔ بمعنے فیصلہ
کرنا۔ جمع فاصل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵۸ - قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ
بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝
۵۹ - وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا
یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ
وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ
ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا
یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝
۶۰ - وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَ
یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ
فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ
مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

۵۸ - تو کہہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کے
مانگنے میں تم جلدی کرتے ہو تو میرا تمہارا فیصلہ کبھی
ہو جاتا۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○
۵۹ - اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں اس کے
سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔ اور اُسے معلوم ہے
جو جنگل اور دریا میں ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا
جسے وہ نہ جانتا ہو، اور زمین کی تاریکیوں میں
کوئی دانہ نہیں۔ اور نہ تر و خشک ہے،
جو کھلی کتاب میں نہ ہو ○ ف ۱
۶۰ - اور وہی ہے جو تمہیں رات کو مار ڈالتا ہے اور
جو تم نے دن میں کیا ہے جانتا ہے پھر تمہیں دن
میں زندہ کرتا ہے تاکہ وقت مقررہ پورا ہو جائے پھر
تمہیں اسی کی طرف جانا ہے، پھر تمہیں جتلائے گا جو تم

## علمِ الٰہی کی ہمہ گیری

ف ۱

کتابِ مُبین ایک اصطلاح ہے جو تعبیر ہے علمِ الٰہی سے۔ یعنی خدا کے علم میں کائنات کی تمام تفصیلات موجود ہیں۔ وہ بحر و بر کی وسعتوں سے آگاہ ہے۔ پتے پتے اور ڈال ڈال سے واقف ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں جو کچھ بھی ہے۔ اُسے علم ہے۔

بعض کے نزدیک کتابِ مبین سے مراد قرآن ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں، اس لئے کہ سیاق و سباق میں اللہ کے علم وسیع اختیارات کا ذکر ہے۔

محل اشتباہ لفظ مبین ہے۔ جواب ہے۔ کہ مبین کا لفظ لازم کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یعنی کتاب واضح۔

ان معنوں میں اللہ کا علم مبین بھی ہے۔ کہ قیامت کے دن ہماری تمام لغزشوں کو ظاہر کر دے گا۔

بہرحال مقصود خدا کے معارف کی وسعت بیان کرتا ہے۔

## حلِّ لغات

مفاتح۔ جمع مفتح۔ بمعنے کنجی، چابی۔ یا مفتح۔ بمعنی خزانہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تَعْمَلُوْنَ ۝

۶۱- وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ
عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ
هُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝
۶۲- ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ
اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ
الْحٰسِبِيْنَ ۝
۶۳- قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ
خُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝
۶۴- قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ

کرتے تھے ۝ ف۱

۶۱- اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور
تم پر نگہبان فرشتے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ
جب تم میں کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے
ہوئے اُسے قبضہ میں لے لیتے ہیں اور وہ قصور نہیں کرتے ۝
۶۲- پھر وہ سب اللہ کی طرف جو اُن کا سچا مالک ہے،
پہنچائے جائیں گے۔ سُنتے ہو حکم اُسی کا ہے اور وہ جلد
حساب لینے والا ہے ۝
۶۳- تو کہہ جنگل اور دریا کی تاریکیوں سے تمہیں کون بچاتا
ہے، جسے تم گڑگڑاتے اور چپکے پکارا کرتے
ہو۔ کہ اگر وہ ہمیں اس بلا سے بچالے، تو ہم
شکر گزاروں میں ہوں گے ۝ ف۲
۶۴- تو کہہ اللہ ہی تمہیں ان تاریکیوں اور ہر سختی سے

ف۱

یعنی موت اور نیند میں صرف بیداری کا امتیاز ہے۔ خدا چاہے، تو انسان کو بستر ہی پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سُلا دے۔ یہ اُس کا کرم اور نوازش ہے۔ کہ ہمیں زندگی کی دوبارہ مُہلت دیتا ہے، تاکہ دُنیا کی تگ و دو میں حصّہ لے سکیں۔ مگر یہ انتباہ ہے۔ تاکہ انسان کبھی عیش چند روزہ پر مغرور نہ ہو جائے۔

ف۲

انسان میں یہ عجیب نفسی کمزوری ہے، کہ جب مصیبت میں مبتلا ہو۔ جب چاروں طرف سے گھِر جائے۔ اور مخلصی کی تمام راہیں مسدود ہو جائیں جب لق و دق صحراؤں میں گم ہو جائے۔ جب جہاز پھٹے اور ہر آن غرق ہو جانے کا خطرہ موجود ہو، اُس وقت اللہ کو یاد کرتا ہے بخلوص و تضرع سے اُس کا نام لیتا ہے۔ اور اس کی استعانت کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔

مگر جہاں مصیبت دُور ہوئی۔ خطرہ کا وقت گزر گیا۔ پھر سرکشی اور تمرد عود کر آیا۔ پھر غافل اور شرک نوازی میں مشغول ہو گیا۔ یا تو صرف اللہ کا نام تھا۔ یا اب اپنی قوت اور تدبیر پر اعتماد ہے۔ اپنی عقل کی تعریف ہے۔ دُنیوی اور مادی سہاروں پر بھروسہ ہے۔ یہ نیرنگی و بوالعجبی لائق عبرت ہے۔ اس آیت میں اس حقیقت کی جانب اشارہ ہے، کہ یہ گیا ہے۔ جب مصیبتوں اور مشکلات میں خدا کو یاد کرتے ہو تو پھر آسودگی اور رفاہیت میں اُسے فراموش کر دیتے۔ اور بھول جانے کے کیا معنی؟

ع ۷ ۱۴

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ○
۶۵- قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ
تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا
وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۔
اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ
يَفْقَهُونَ ○
۶۶- وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۔
قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ○
۶۷- لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ○
۶۸- وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي
آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا
فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۔ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ

بچاتا ہے۔ پھر تم شریک ٹھہراتے ہو ○
۶۵- تو کہہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے
اُوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے عذاب
بھیجے۔ یا تم میں کئی فریق کر دے۔ اور
بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھائے۔ تو دیکھ
ہم کیونکر ہیر پھیر کر نشانیاں بیان کرتے ہیں کہ
شاید وہ سمجھیں ○ ف۱
۶۶- اور اے محمدؐ تیری قوم نے قرآن کو جھٹلایا اور
وہ تو حق ہے تو کہہ میں تمہارے اوپر داروغہ نہیں ○
۶۷- ہر بات کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تمہیں معلوم ہو جائیگا ○
۶۸- اور جب تو اے محمدؐ ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری
آیتوں میں بحثیں کرتے ہیں تو ان کی طرف سے منہ پھیر لے یہاں تک
کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں بحث لگیں اور اگر شیطان

## عذاب تحزب

ف۱

مقصد یہ ہے کہ بت پرستی پر اصرار، حق وصداقت کے خلاف اعلان جنگ یاد رکھو بہتر نہیں، خدا ہر وقت قادر ہے۔ کہ تم پر عذاب بھیجدے۔ تم پر آسمان ٹوٹ سکتا ہے۔ زمین تمہارے لئے پھٹ سکتی ہے۔ اور سب سے بڑا عذاب یہ ہے کہ تم میں جمعیت نہ رہے۔ اختلاف وتحزب کی آندھیاں چلیں اور کفر وطغیان کے تناور درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔

## حل لغات

شِیَعًا۔ جمع شِیْعَۃ۔ گروہ، جماعت۔

یَخُوضُونَ۔ مادہ خوض۔ عام طور پر اسلام کے خلاف غور وفکر کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○
۶۹- وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ○
۷۰- وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ
لَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ
ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ
لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا
شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا
يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا
بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ
وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○

تجھے بھلا دے، تو بعد نصیحت کے ظالموں کے
ساتھ نہ بیٹھ ○ ف۱
۶۹ - اور ذمہ ان کے حساب کا پرہیزگاروں پر
کچھ نہیں۔ لیکن یاد دلانا ہے شاید وہ
ڈریں ○ ف۲
۷۰ - اور جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ
ٹھہرایا، اور حیات دنیا نے انھیں فریب دیا، تو
انھیں چھوڑ دے اور قرآن سے نصیحت دے کہ کوئی بھی
اپنے اعمال میں گرفتار نہ ہو جائے۔ اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی
ولی اور شفیع نہیں ہے۔ اور اگر وہ سارے معاوضے بھی اپنے بدلے
میں دیگا تو بھی اس سے قبول نہیں کئے جاویں گے۔ یہی لوگ ہیں جو
اپنے اعمال کے سبب گرفتار ہوں گے۔ ان کیلئے ان کے کفر کے
بدلے میں کھولتا ہوا پانی اور دکھ دینے والا عذاب ہے ○ ف۳
ع ۱۴

ف۱

قرآن حکیم کا انداز بیان عام طور پر اس طرح ہے کہ بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ مگر مقصود اس سے عام مسلمان ہوتے ہیں۔ یہ آیت اسی قبیل سے ہے۔ مقصود یہ ہے، کہ عام مسلمان کفر و الحاد کی مجلسوں میں شرکت نہ کریں۔ جن میں بجز توہین اسلام اور کوئی شغل نہ ہو۔ کیونکہ اس طرح مذہبی حمیت دور ہو جاتی ہے اور انسان بری سے بری بات سننے کا عادی ہو جاتا ہے۔

ف۲

مقصد یہ ہے، کہ اگر تم ان کی برائیوں میں شریک نہ ہو اور الحاد و زندقہ کی باتوں کی تردید کر سکو، تو شرکت میں مضائقہ نہیں۔

اسلام تنگ نظر نہیں اور یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان مخالف کی باتیں نہ سنیں۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ حمیت دینی اور عصبیت حق اس قسم کے مشغلوں سے زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے محتاط رہو۔

## دین کو کھیل نہ سمجھو!

ف۳ غرض یہ ہے کہ دین کا احترام ضروری ہے۔ یہود و نصاریٰ کی طرح نہ ہو جاؤ۔ جن کے دلوں میں مذہب ایک غیر ضروری مشغلہ کی حیثیت سے زیادہ نہیں۔

وَلَا شَفِيْعٌ سے شفاعت مطلقہ کی تردید مقصود ہے۔ یعنی غیر مشروط شفاعت۔ اہل باطل کا خیال تھا کہ چونکہ ہم نبیوں کی جانب منسوب ہیں۔ اور اس انتساب پر نازاں ہیں اس لئے شفاعت قطعی ہو گی۔ مکہ کے مشرک یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے بت، ہمارے ارباب، اللہ پر دباؤ ڈال کر ہمیں چھڑوائیں گے۔ قرآن حکیم نے اس نوع کی سفارش کو ممنوع اور ناجائز قرار دیا۔ اور دو ٹوک بیزاری کا اظہار کیا ہے۔

**حل لغات** ۔ الذِّکْرٰی ۔ مصدری معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی یاد آنے کے بعد بیٹھو۔ اَنْ تُبْسَلَ ۔ ابسال بمعنی روکنا، محروم رکھنا۔ حَمِیْمٍ ۔ کھولتا ہوا پانی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷۱- قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰٓى
اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى
الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗ٘ اَصْحٰبٌ
يَّدْعُوْنَهٗ٘ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ
قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
۷۲- وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ
وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
۷۳- وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ
كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ

۷۱- تُو کہہ کیا ہم اللہ کے سوائے پکاریں، جو
ہمارا بھلا بُرا کچھ نہ کر سکے، اور اللہ سے ہدایت
پا کر کیا ہم اُلٹے پھر جائیں؟ اُس کی مانند
جسے شیطانوں نے جنگل میں بہکا کر حیران
کر دیا ہے، اُس کے دوست اُسے راہِ راست
پر بُلاتے ہیں، کہ ہماری طرف آ۔ تُو کہہ جو
خدا کی ہدایت ہے، وُہی ہدایت ہے
اور ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم رب العالمین کی مانیں ۝
۷۲- اور یہ کہ نماز پڑھو، اور اُس سے ڈرو،
اور وُہ وہی ہے جس کی طرف تم جمع ہو گے ۝
۷۳- اور وُہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو
ٹھیک طور سے بنایا۔ اور جس دن وہ قیامت کو
کہے گا، کہ ہو جا، وہ ہو جائے گی ف

ف

اسلامی تخیل اللہ تعالےٰ کے باب میں یہ ہے
کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اُسے اسباب وذرائع کی
قطعاً حاجت نہیں۔ وہ جب چاہے، دُنیا کو جستہ
شیت کے فنا کے گھاٹ اُتار دے۔ اسی طرح
اس میں یہ بھی قوت ہے۔ کہ کائنات کو ایک
لمحہ کے اندر مہیا کر دے۔ اسے صرف ارادہ
کرنا ہے۔ اس کے بعد شئے مراد کا خلعت وجود
اختیار کر لینا ضروری ہے۔ اس آیت میں یہی
بتایا ہے، کہ اللہ تعالےٰ ایک وقت لائے گا
جب تمام انسانوں کو پھر سے زندہ ہونے کا
حکم دے گا۔
کُن کہنے سے مقصود ہے کہ اس کے
ارادہ اور فعل میں کوئی تخلف نہیں ہوتا۔ یوں
سمجھئے۔ اس نے کہا۔ اور چیز موجود ہو گئی۔
ورنہ وہ لفظ کُن کا محتاج نہیں۔ اور لفظ
کُن میں پیدا کرنے کی تاثیر ہے۔ غرض اس
کی قوت کاملہ اور مطلقہ کا اظہار ہے۔

## حلِ لُغات

اسْتَهْوَتْهُ۔ استہوا کے معنی سرگشتہ
کرنے کے ہیں۔ یعنی اس کو شیاطین نے
سرگشتہ کر دیا ہو۔
حَيْرَان۔ بمعنی سرگشتہ، پریشان اور سرسیمہ
شدہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○
۷۴- وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ
اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ
اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○
۷۵- وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ
الْمُوْقِنِيْنَ ○
۷۶- فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ
لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ○
۷۷- فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

اُس کی بات سچی ہے اور اُسی کی سلطنت
ہوگی جس دن صُور پھونکا جائے گا (ف۱)۔ اور وہ چھُپی اور
کھُلی بات جانتا ہے اور وُہ تدبیر والا خبردار ہے ○
۷۴- اور جب ابراہیم نے اپنے باپ (ف۲) آذر کو کہا
تھا، کیا تُو بتوں کو معبود ٹھہراتا ہے، میں تجھے
اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں ○
۷۵- اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین
کی سلطنت دکھلانے لگے، اور تاکہ وُہ یقین
لانے والوں میں ہو جائے ○
۷۶- سو جب اُس پر رات نے اندھیرا کیا تو اُس نے
ایک تارہ دیکھا۔ کہا یہ میرا رب ہے، پھر جب وُہ چھُپ گیا
تو کہا کہ چھُپ جانے والے مجھے پسند نہیں آتے ○
۷۷- پھر جب چاند چمکتا دیکھا، تو کہا کہ یہ میرا

## ف۱

نفخ صُور کی تفصیلی بحث گذر چکی ہے۔ اجمالاً بحث یہ ہے، کہ :-

(۱) قرآن میں مختلف ناموں سے اس تخیل کا وجود پایا جاتا ہے۔ اس لیے لفظ صُور کی تاویل درست نہیں ◆

(۲) احادیث میں صراحت سے نرسنگا اور فرشتہ کا ذکر ہے ◆

اور اس میں کوئی مغالطہ اور استحالہ بھی نہیں۔ ممکن ہے یہ محض اطلاع اور انتباہ ہو یعنی الاستقلال نقارہ یا بگل کی تاثیر اس میں محدود نہ ہو۔ بلکہ مقصود یہ ہو کہ وقت مقررہ آپہنچا ہے ◆

اور یہ بھی محال نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں خاص تاثیر ودیعت کر رکھی ہو۔ ہم ہم علم الاصوات کی تمام وسعتوں سے آگاہ نہیں۔ جب بھی یہ جانتے ہیں، کہ آواز میں اس نوع کی قوتیں ہو سکتی ہیں ◆

## دائرہ تبلیغ کا نقطہ آغاز

**ف۲** اس آیت میں حضرت ابراہیم کا وعظ ہے جو ان کے والد سے متعلق ہے۔ مقصد یہ ہے، کہ انبیاء تبلیغ کو گھر سے شروع کرتے ہیں۔ اور انہیں حق بات کے کہنے میں کبھی تامل نہیں ہوتا ◆

بعض لوگ یہاں لابیہ کے لفظ سے چچا مُراد لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک انبیاء کے باپ کافر نہ ہونے چاہئیں۔ مگر یہ محض وہم ہے۔ اگر رات کی تاریکی سے خورشید خاور کا طلوع ہو سکتا ہے۔ تو پھر شرک کی ظلمتوں سے توحید کے بدر منیر کا نکل آنا کیوں ناجائز ہے ◆

## حلِ لغت

صُوْر۔ نرسنگا ◆

مَلَکُوْت۔ بادشاہت۔ اقترف عالم فرشتگان۔ عالم ارواح ◆

جَنَّ۔ جنون۔ یعنی چھُپانا ◆

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ
يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ
الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝
۷۸- فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ
هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ
اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ۝
۷۹- اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا
وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
۸۰- وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ
فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ
مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ

رب ہے، پھر جب وہ بھی چھپ گیا، تو کہا اگر میرا
رب مجھے ہدایت نہ کرے گا۔ تو میں بیشک
گمراہوں میں رہوں گا ۝
۷۸- پھر جب سورج چمکتا دیکھا تو کہا کہ یہ میرا
رب ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ
بھی چھپ گیا، تو کہا کہ اے قوم میں اُن سے جنہیں تم
شریک ٹھہراتے ہو، بیزار ہوں ۝ ف
۷۹- میں نے آسمان و زمین کے خالق کی طرف
ایک طرف ہو کے اپنا مُنہ کیا ہے
میں مُشرکوں میں نہیں ۝
۸۰- اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا، وہ بولا کیا تم خدا کے
بارہ میں مجھ سے جھگڑتے ہو، حالانکہ اس نے مجھے ہدایت کی ہے اور
میں تمہارے معبودوں سے جن کو تم خدا کا شریک کرتے ہو نہیں ڈرتا

## سیرِ ملکوت

ف ان آیات میں حضرت ابراہیم کے انتقالات ذہنی یا واردات توحید کا بیان کیا گیا ہے یعنی یہ کہ کیونکر وہ توحید کے راز تک پہنچے۔ جبکہ ان کے گرد پیش شرک و بُت پرستی کی آندھیاں چل رہی تھیں یہ واضح رہے کہ حضرت ابراہیم نے ایک لمحہ کے لئے بھی چاند اور تاروں کو معبود نہیں مانا۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ حضرت ابراہیم فطرتاً سلجھے ہوئے دماغ کے آدمی تھے وہ فوراً بھانپ گئے کہ چمکتے تاروں اور درخشاں آفتاب و ماہتاب میں کوئی بھی خدا ہونے کا استحقاق نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ سب افول و زوال سے دوچار ہوتے ہیں اور صرف ایک ذات ہے جسے اللہ کے پُر وقار لفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ وہ ہے۔ جس نے ان سب کو پیدا کیا ۔

ابراہیم کے سلسلۂ فکر کو اس انداز میں پیش کرنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ کواکب پرست حضرات توحید کی طرف رجوع کریں۔ اور وہ ان حقائق پر غور کریں۔ جنہیں حضرت ابراہیم نے پیش کیا ہے ۔

توحید دراصل انسانی غور و فکر کا معراجِ کمال ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اس کاوشِ فکر کو سیرِ ملکوت سے تعبیر کیا ہے ۔

## حلِّ لغات

بَازِغَۃً ۔ چمکتا اُبھرا۔ عربی میں شمس مؤنث ہے
اَفَلَتْ ۔ غروب ہو گیا، چھپ گیا ۔
بَرِیْٓءٌ ۔ پاک ہونا، آزاد ہونا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ
شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○
۸۱ - وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا
تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ
فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ۘ
۸۲ - اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا
اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ۧ
۸۳ - وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ
عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ
نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○

مگر یہ کہ میرا رب ہی کچھ چاہے، علم کے لحاظ سے
میرا رب ہر شے پر حاوی ہے، کیا تم دھیان نہیں کرتے ○
۸۱ - اور میں کیوں اُن سے ڈروں جن کو تم شریک
کرتے ہو اور تم اس سے نہیں ڈرتے کہ تم خدا کے ساتھ
ایسوں کو شریک کرتے ہو جن کی اس نے تم پر کوئی سند
نہیں اتاری سو اب دونوں فرقوں میں سے امن کا کون زیادہ
حقدار ہے، اگر تم سمجھ رکھتے ہو ○
۸۲ - جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم (شرک)
نہ ملایا۔ انہیں کے لئے امن ہے۔ اور
وہی راہِ ہدایت پر ہیں ○
۸۳ - اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم کو
اس کی قوم کے مقابل میں دی تھی۔ ہم جس کے
چاہیں درجے بلند کریں، بیشک تیرا رب حکمت والا خبردار ہے

وقف لازم

ع

ف

مقصد یہ ہے کہ ایک صادق الخیال
انسان سے بت پرستی کی کوئی توقع نہیں
کی جا سکتی۔ وہ جانتا ہے کہ یہ باطل
عقیدہ ہے۔ اور یہ معبودانِ باطل کسی
طرح کا گزند نہیں پہنچا سکتے ۔
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا سے غرض یہ ہے، کہ شرک کی
تائید میں عقل و فکر کے لئے قطعاً
گنجائش نہیں ۔

## حجتِ حق

ف۲ اس آیت میں حضرت ابراہیم کے
طرزِ استدلال کی تعریف کی ہے اسے
حجتِ حق اور برہان قرار دیا ہے۔ اور پھر
یہ بیان فرمایا ہے کہ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ
مَّنْ نَّشَآءُ۔ یعنی توحید ہی رفعِ درجات
کا سبب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی تفرید
و تجرید بہترین مشغلہ ہے۔ وہ شخص جو
مشرک ہے معرفت کے بام بلند
تک اس کی رسائی ناممکن ہے، کوئی
نیکی اور کوئی عبادت اسے خدا تک نہیں
پہنچا سکتی۔ اور وہ جو توحید کا قائل ہے
توحید پر عامل ہے۔ اس کے لئے درجات
و مراتب ہیں۔ تشریف و تقرب ہے۔
وہ اس قابل ہے، کہ اللہ اسے اپنی
آغوشِ رحمت میں لے لے ۔

## حلِ لغات

حُجَّتُنَآ۔ حجت کے معنی مضبوط اور ناقابل
تردید دلیل کے ہیں ۔

www.KitaboSunnat.com



۸۴ - وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۙ

۸۴ - اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق و یعقوب بخش دیا سب کو ہم نے ہدایت کی، اور پہلے نوح کو ہدایت کی تھی، اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسےٰ اور ہارون کو ہدایت کی تھی۔ اور ہم یوں نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں ○

۸۵ - وَ زَكَرِیَّا وَ یَحْیٰى وَ عِیْسٰى وَ اِلْیَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۙ

۸۵ - اور زکریا اور یحیےٰ اور عیسےٰ اور الیاس کو، سب نیک بختوں میں تھے ○

۸۶ - وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ۙ

۸۶ - اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو۔ اور سب کو ہم نے سارے جہان پر فضیلت دی ○

۸۷ - وَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَیْنٰهُمْ وَ هَدَیْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

۸۷ - اور ان کے باپ دادوں اور ان کی اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو۔ اور ہم نے انھیں برگزیدہ کیا۔ ف اور راہ راست کی

ف

ان آیات میں توحید کے علمبرداروں کی ایک مختصر سی فہرست پیش کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان کے تمام فضائل ان کی ساری بزرگیاں محض اس وجہ سے تھیں کہ یہ لوگ موحد تھے، خدا کے پرستار تھے، صراط مستقیم پر گامزن تھے۔ صداقت، اور سچائی کے راہسپار تھے۔ ورنہ شرک اور بُت پرستی اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔ ○

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى فِیْهِ وَ لِوَالِدَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اٰمِیْن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مُّسْتَقِيْمٍ ○
٨٨- ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا
لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
٨٩- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ
فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ○
٩٠- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى
لِلْعٰلَمِيْنَ ○
٩١- وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ

ہدایت کی ○
٨٨- یہ اللہ کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے
جسے چاہے ایسی ہدایت کرے، اور اگر وہ شرک
کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے ○
٨٩- یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت
دی۔ پس اگر یہ لوگ ان باتوں کا انکار کریں تو ہم نے
ان پر ایک قوم مقرر کی ہے اور ان کی منکر نہیں ○
٩٠- یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت کی تھی، تو تو
ان کی ہدایت پر چل، تو کہہ کہ میں تم سے اس (قرآن)
پر کچھ مزدوری نہیں مانگتا۔ یہ تو جہان والوں کے لئے
محض نصیحت ہے ○
٩١- اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسے اس کی قدر
جاننی چاہئے تھی جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل

ف ۱
کتاب، حکم اور نبوت ایک ہی چیز کے تین پہلو ہیں
یعنی انہیں کتاب یا پروگرام دیا گیا۔ حکم کے معنی پیغمبرانہ
اجتہاد کے ہیں۔ اور نبوت کے معنی اصابت اعمال
کے ہیں۔

ف ۲ مقصد یہ ہے کہ حضرات میں انبیاء گزشتہ
میں قطعاً امتیاز موجود نہیں۔ سب کی راہ ایک ہے
منزل مقصود ایک ہے۔ طریق تمسک ایک ہے
سب ایک خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ سب شرک
کی تردید کرتے ہیں۔ سب توحید کی تلقین کرتے ہیں
اور سب مخلص ہیں۔ سوا اللہ کے اور کسی سے مزدوری
نہیں چاہتے۔

## مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

ف ۳ سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ سب کو اسی نے
خلعت حیات سے نوازا ہے۔ اسی نے زندہ رکھا اور
زندگی کے لوازمات پورے کئے۔ وہی سنتا ہے
کوئی جانتا ہے۔
دکھ، درد اور تکلیف و مصیبت میں اسی کی کارسازی
بڑے کام آتی ہے۔ وہ نہ چاہے، تو دنیا میں بہشت
نہ ملے گی۔ یہ سب اس کے احسانات ہیں۔ مگر
انسان ہے کہ اسے نہیں پہچانتا۔

## حَقَّ قَدْرِهٖ

سے یہ مقصود نہیں ہے۔ کہ اللہ کی معرفت کی کوئی
حد ہے۔ کس کے بس میں ہے۔ کہ وہ باندازہ نعمت
اس کا شکریہ ادا کرے۔ ایک ایک سانس جو ہم
لیتے ہیں۔ ہزار در ہزار نعمتوں کا مظہر ہوتی ہے
پھر انسان کے لئے یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس کی

(باقی بر صفحہ ۳۳۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ
بِهٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّ هُدًی لِّلنَّاسِ
تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا
وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَ عُلِّمْتُمْ مَّا
لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ
قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ
یَلْعَبُوْنَ ○

۹۲۔ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ
لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ
وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ
یُحَافِظُوْنَ ○

نہیں کیا۔ تو کہہ جو کتاب موسیٰ لایا تھا وہ کس نے نازل کی تھی؟ وہ لوگوں کے لئے روشنی اور ہدایت ہے جسے تم نے الگ الگ ورق ورق کر رکھا ہے ان کو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور بہت کچھ چھپا رکھتے ہو اور اس (قرآن) میں تمہیں وہ باتیں سکھلائی گئیں جنہیں نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادے۔ تو کہہ اللہ ہی نے اتاری، پھر انہیں چھوڑ دے کہ اپنی بک بک میں کھیلا کریں ○

۹۲۔ اور یہ (قرآن) کتاب ہے جو ہم نے نازل کی بڑی برکت والی ہے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لیے نازل کی ہے کہ تو اس اصلی شہر (مکہ) اور جو اس کے گرد ہیں انہیں ڈرائے۔ اور جو آخرت کو مانتے ہیں، وہ قرآن کو مانتے ہیں۔ اور وہ اپنی نماز سے خبردار ہیں ○

(بقیہ حاشیہ)

تعریف و ستائش سے کیا خاک عہدہ برآ ہو سکے۔ غرض یہ ہے، کہ تم جو کچھ اور جس حد تک کر سکتے ہو۔ اس سے تو دریغ نہ کرو۔ یہ تو بالکل سہل اور ممکن ہے کہ تمہارا سر کسی دوسرے کے آستانے پر نہ جھکے، تم شرک سے باز آ جاؤ۔ اور ایک خدا سے تعلق خاطر رکھو۔

اس کے شکر کی ایک صورت یہ ہے۔ کہ اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرو۔ کیونکہ وہ شخص جو اللہ کے حکموں کو نہیں مانتا۔ وہ اس کی ربوبیت کی نعمتوں سے ناآشنا ہے

## حلِ لغات

قَرَاطِیْس۔ جمع قرطاس۔ یعنی کاغذ، ورق۔

اُمُّ الْقُرٰی۔ مکہ کا نام۔ کیونکہ اس علاقہ کی تمام آبادیوں میں یہ پہلی آبادی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۹۳ - وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ
اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ
مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى
اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ
اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ
عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ
اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○
۹۴ - وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ
وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى

۹۳ - اور اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ اُس پر کچھ بھی وحی نازل نہ ہوئی ہو اور جو کہے کہ جیسی اللہ نے نازل کی ہے میں بھی ویسا نازل کروں گا۔ اور کاش تو اُس وقت اُن کی کیفیت دیکھے جب ظالم موت کی بیہوشی میں ہوں گے۔ اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا کر کہیں گے اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں جزا میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، یہ اُس کا بدلہ ہے کہ تم خدا پر جھوٹ بولتے۔ اور اُس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ○

۹۴ - اور تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آگئے جیسے ہم نے پہلی دفعہ تمہیں پیدا کیا تھا اور جو اسباب ہم نے تمہیں دیا تھا اُس کو تم پس پشت چھوڑ آئے ہو، اور ہم تمہارے

## تین قسم کے ظالم

وہ شخص جو اللہ کے دین کی طرف غلط باتیں منسوب کرتا ہے۔ بدعات و سیئات کو دین کے نام سے پھیلاتا ہے اور رسوم و عوائد کو دین سمجھتا ہے۔ ظالم ہے۔ مفتری ہے۔

وہ شخص جو جھوٹی نبوت سے الہام و وحی کو اپنی ذات کے منسوب کرتا ہے۔ اپنی رسالت کا اعلان کرتا ہے اور براہ راست اللہ سے استفادہ و مکالمت کا دعویدار ہے۔ حالانکہ خدا نے اسے منصب نبوت پر فائز نہیں کیا۔ اسے پیغمبر بنا کر نہیں بھیجا۔ اور الہام و وحی سے قطعاً محروم ہے ظالم ہے۔ اور اللہ کی جانب غلط باتوں کو منسوب کرتا ہے

اسی طرح وہ بھی ظالم اور مفتری علی اللہ ہے۔ جو خدا کے پیغام کو جھٹلاتا ہے۔ اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ اور کہتا ہے میں بھی اسی طرح کا قرآن لکھ سکتا ہوں۔

مجرموں کی سزا یہ ہے کہ موت کی سختیاں جھیلیں گے فرشتے ذلت و حقارت سے پیش آئیں گے۔ اور انہیں بدترین رسوائی سے دو چار ہونا پڑے گا۔ مرنے کے بعد ان سے پوچھا جائے گا کرتے تھے پاس غرور و تکبر کے لئے کیا وجہ جواز ہے؟ یہ وقت نہایت کٹھن اور طویل ہوگا۔ کوئی جواب نہ سوجھے گا۔ اور جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جھونک دیئے جائیں گے۔

مقصد واضح ہے کہ افترا علی اللہ بہت بڑا جرم ہے، جس کی سزا موت سے شروع ہوگی۔

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ جھوٹے نبی کے لئے فوراً مرجانا ضروری ہے۔ چنانچہ تیئیس سال تک اگر کوئی مدعی نبوت زندہ رہ جائے تو اس کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ غلط کہتے ہیں۔ اجل کے معنی تو یہ ہیں کہ تیئیس سال تک خدا جھوٹ کو برداشت کر لیتا ہے۔ مگر اس کے بعد نہیں۔ آیت زیر بحث سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ڈھیل دیتے ہیں اور موت کے بعد ان کی آنکھیں کھلتی ہیں اس وقت ان کو معلوم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ
بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ ۝

۹۵- اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ
الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

۹۶- فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ
سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

۹۷- وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ
لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ

ساتھ تمہارے اُن سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کی
نسبت تمہارا یہ دعویٰ تھا کہ وہ تمہارے شریک ہیں تمہارے
درمیان کا پیوند ٹوٹ گیا۔ اور جو دعویٰ تم کرتے تھے
جاتا رہا ○ ف۱

۹۵- بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کے (اُگاتا)
اور مُردہ سے زندہ، اور زندہ میں سے مُردہ
نکالتا ہے۔ یہی اللہ ہے۔ پھر کہاں
اُلٹے جاتے ہو ○ ف۲

۹۶- پو پھٹ نکالنے والا، صبح کی روشنی، اور اُس نے
رات کو آرام اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا۔
یہ اندازہ ہے زبردست خبردار کا ○

۹۷- اور اُسی نے تمہارے لئے تارے بنائے
تاکہ تم جنگل اور دریا کی تاریکیوں میں اُن سے راہ

## عبرتناک انجام

ف۱ وہ لوگ جو دنیا میں اللہ کو بھول جاتے ہیں اور
دنیا کی دلفریبیاں انہیں غفلت و انکار پر مجبور کر دیتی ہیں
اور وہ جو مقدس سہاروں کے دل پسند ہیں، جن کا
عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد ہمارے شرکاء اور معبود
ہمیں خدا کے عذاب سے بچائیں گے۔ انہیں اس
عبرتناک انجام پر غور کرنا چاہئے۔ کہ وہ تنہا خدا کے
حضور میں جائیں گے۔ جاہ و حشم کے تمام سامان
یہیں رہ جائیں گے۔ آسائش و تعلقات میں کا ساتھ
نہیں دیں گے۔ معبود اور سفارشی جن پر ان کا
اُنہیں وثوق ہے۔ صاف مکر جائیں گے۔ کوئی رشتہ
دولت اور تعلق نیاز مندی باقی نہیں رہے گا۔ لَقَدْ
تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ کا منظر ہوگا۔ شیوخ، وحشت اور حیران
بلکہ وہ مُردوں سے بھاگیں گے۔ اور مُردہ بھاگیں گے
کر ایک ٹک کر آگے بڑھیں گے۔
اُس وقت کتنا حسرتناک منظر ہوگا۔

ف۲ اصل سہارا وہ ہے۔ جس کے اختیارات
وسیع ہیں، جو گٹھلیوں کو پیدا کرنے والا، جو موت کو
زندگی میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اور زندگی کو موت میں
جو رات کی تاریکی سے صبح کو پیدا کرتا ہے۔ اور رات
کو آرام وہ بناتا ہے۔ جس نے سورج اور چاند کے
لئے ایک خاص نظام مقرر کر رکھا ہے۔ ایسے عزیز
و علیم کو چھوڑ کر تم کہاں بھٹک رہے ہو۔

## حلّ لغت

فَالِقُ۔ مادہ فلق۔ پھاڑنا، چیرنا۔
حُسْبَانًا۔ یعنی باقاعدہ حساب سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
۹۸- وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝
۹۹- وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ

پاؤ۔ ہم نے اہل علم کو یہ آیتیں کھول کھول کر سنائیں ۝

۹۸- اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک شخص (آدم) سے پیدا کیا (ف۱)۔ پھر کہیں قرار گاہ ہے اور کہیں سپردگی کا مقام ہے۔ بے شک سمجھ والوں کو ہم نے آیتیں کھول کھول کر سنا دیں ۝

۹۹- اور وہ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا۔ پھر اس سے ہم نے ہر قسم کی روئیدگی اُگائی۔ پھر اس میں سے ہم نے سبزہ نکالا، جس سے ہم دانے نکالتے ہیں ایک پر ایک چڑھا ہوا اور کھجور کے گابھے میں گچھے لٹکتے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار نکالتے ہیں۔ ہم شکل۔ اور جدے جدے۔ اس کے پھل کی طرف دیکھو، جب پھل لاتا ہے اور

ف۱

خدا کی صفات کے سلسلہ میں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ تم سب کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی تم میں باہمی کوئی امتیاز نہیں، سب آدم کی اولاد ہو، اور احترام کے مستحق۔

نیز یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان تمام آیات پر غور کرنا عقلمندی اور دانائی ہے۔

## حل لغات

مُسْتَقَرٌّ۔ مقام مقررہ
مُسْتَوْدَعٌ۔ مقام وداع عاقبت اور دنیا سے تعبیر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ۝

۱۰۰- وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ
خَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ
بَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

۱۰۱- بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى
يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ
صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

۱۰۲- ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

اُس کا پکنا دیکھو۔ اس میں مومنین کے لئے
نشانیاں ہیں ۝ ف۱

۱۰۰- اور جنات کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں
حالانکہ اسی نے انہیں پیدا کیا۔ اور بے سمجھے اُس کے لئے
بیٹے اور بیٹیاں تراشتے ہیں۔ وہ پاک ہے اور اُن
باتوں سے جو وہ بناتے ہیں بہت دُور ہے ۝

۱۰۱- وہ آسمانوں اور زمین کا نئی طرح (بلا مادہ) بنانے والا
اُس کے بیٹا کیونکر ہو گیا۔ حالانکہ اُس کے کوئی
جورُو نہیں۔ اور اس نے ہر شئے کو پیدا کیا
اور وہ ہر شئے سے واقف ہے ۝ ف۲

۱۰۲- یہ ہے اللہ تمہارا رب اُس کے سوا کوئی معبود نہیں
وُہ ہر شئے کا پیدا کرنے والا ہے سو تم اسی کی عبادت
کرو۔ اور وُہ ہر شئے کا نگہبان ہے ۝

ف۱

مقصد یہ ہے کہ ایماندار لوگ اللہ کی
نعمتوں کو نگاہ میں رکھتے ہیں۔ اور اس کے
احسانات کو بھولتے نہیں۔ وہ گردوپیش
کے حالات کو جب دیکھتے ہیں تو ہر بات
میں انہیں اللہ کی قدرتیں نظر آتی ہیں لہٰذا
شرک میں مبتلا نہیں ہوتے۔ کائنات کا
ذرہ ذرہ انہیں وحدت کو حمد دیتا ہوا
نظر آتا ہے۔

ف۲

مکے کے مشرک جنات سے ڈرتے تھے
اور انہیں براہ راست متصرف خیال کرتے
تھے۔ نیز فرشتوں کے متعلق کہتے کہ وہ
اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ عیسائیوں کا عقیدہ
مشہور ہے، وہ مسیح کو خدا کا بیٹا سمجھتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ بے
علمی کی باتیں ہیں۔ خدا ان باتوں سے
بالا و بلند ہے۔
جب اس کے کوئی بیوی ہی موجود نہیں
تو بیٹا کیا ہوگا۔

## حلِّ لُغات

خَرَقُوْا۔ مادہ خرق۔ یعنی پھیلنا یا
تراش لینا۔ مقصد یہ ہے کہ یہ عقیدہ
از خود بنا لیا گیا ہے۔ ثبوت موجود نہیں۔
بَنَات۔ لڑکیاں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٠٣- لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْأَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝
١٠٤- قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ
فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ
فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝
١٠٥- وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا
دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝
١٠٦- اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ
الْمُشْرِكِينَ ۝
١٠٧- وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ
عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيلٍ ۝

١٠٣- آنکھیں اُسے نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو
پا سکتا ہے۔ اور وہ باریک بین خبردار ہے ۝ ف١
١٠٤- بے شک تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیلیں آ چکیں ف٢
پھر جس نے دیکھ لیا سو اپنے واسطے ہے اور جو اندھا
رہا سو اپنے بُرے کو۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں ۝
١٠٥- اور یوں ہم پھیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ
کہیں کہ تو نے پڑھا ہوا ہے ف٣ اور تاکہ ہم اس کو سمجھ والوں کے لئے کھول کر بیان کریں ۝
١٠٦- تو اسی وحی پر چل جو تیرے رب کی طرف سے تجھے آئی ہے
اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور مشرکوں سے
منہ پھیر لے ۝ ف٤
١٠٧- اور اگر اللہ چاہتا، تو وہ شریک نہ ٹھہراتے اور
تجھے ہم نے اُن پر نگہبان نہیں بنایا۔ اور نہ تو اُن کا
ذمہ دار ہے ۝ ف٥

## لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ

ف١ اسلام نے جو اللہ تعالےٰ کا تخیل پیش کیا ہے۔ وہ نہایت بلند ہے۔ اس میں تجسیم اور تمثیل کو قطعاً دخل نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ نگاہیں جن کی قوت ادراک سب سے زیادہ وسیع ہے اور ہمہ گیر ہے اللہ تعالےٰ کو نہیں دیکھ سکتیں۔ اس میں وہ روشنی اور بینائی ہرگز موجود نہیں ہے۔ جس سے رب السموٰت کا احاطہ کیا جا سکے کیونکہ وہ اپنی عظمت و علو ... وہ ہمارے حالات سے پوری طرح آگاہ ہے۔ وہ باوجود مادیات سے الگ اور منزہ ہونے کے ہماری باریک سے باریک حاجات کو بھی جانتا ہے۔ اس لئے کہ لطیف ہے۔ اس آیت سے قیامت میں عدم رؤیت کا ثبوت نہیں ملتا۔ قرآن حکیم میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ یعنی کچھ خوش بخت چہرے ایسے بھی ہوں گے جو اس کے دیدار سے محروم نہیں رہیں گے۔ مقصد یہ نہیں کہ اس وقت ہم اللہ تعالےٰ کو اسی طرح دیکھیں گے جیسے دُنیا کی عام چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ رؤیت سے مقصود یہ ہے کہ ہم وہاں عجیب اتصال بیان مسرت حضوری محسوس کریں گے اور اس کی جلوہ آرائیوں سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائیں گے یہ قرب و حضوری کا انتہائی درجہ اور مقام ہے۔ جو مسلمانوں کو حاصل ہوگا۔

## بَصَائِرُ

ف٢ غرض یہ ہے کہ یہ واشگاف حقائق ہیں جنہیں اسلام کی صداقت اور سچائی کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے۔ اور ان دلائل کے بعد بھی جو لوگ ہدایت سے محروم ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اپنی کور باطنی کا ماتم کریں۔

ف٣ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ سے غرض یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے لکھے تو تھے نہیں۔ مگر قرآن کو جو پیش کیا ہے تو معارف و حقائق سے معمور۔ اس لئے لامحالہ یہی کہیں گے کہ قرآن کسی دوسرے شخص کی تصنیف ہے۔ یہ واقعہ نہیں سوچتے کہ اتنی تسلسل اور انشاپردازی کے ساتھ اس تفصیل اور تسلسل کے ساتھ کہیں کوئی لکھ سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۸ - وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص
ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
۱۰۹ - وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ
بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ
وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ○
۱۱۰ - وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا
لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ
فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ ع ۱۳

۱۰۸ - اور تم مسلمان اُن کے معبودوں کو جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے ہیں بُرا نہ کہو کہ وہ بے سمجھے سرکشی سے اللہ کو بُرا کہیں گے اسی طرح ہم نے ہر اُمت کے لوگوں کے اعمال اُن کو بھلے کر دکھائے ہیں، پھر انہیں اپنے رب کی طرف جانا ہے تو وہ (سب) اُن کو جتا دے گا جو وہ کرتے تھے ○ ف۱

۱۰۹ - اور اہلِ مکہ بتاکید اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس ایک معجزہ بھی آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے، کہہ دو کہ معجزے تو خدا کے پاس ہیں، اور تم (مسلمانوں) کو کون سمجھائے کہ جب ان کے پاس معجزہ آئے گا تو وہ جب بھی نہ مانیں گے ○

۱۱۰ - اور ہم اُن کے دل اور اُن کی آنکھیں اُلٹ دیں گے کہ جیسے وہ پہلی ہی بار اس پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم اُنہیں چھوڑ دیں گے اُن کی سرکشی میں بہکتے ہوئے ○

(بقیہ حاشیہ) اللہ چاہتا ہے حق و باطل میں امتیاز ہے دن اور رات میں تفاوت رہے۔ ہاں مومنین کو اجر دیا جائے اور وہ جو شرک کی تاریکیوں میں گرفتار ہیں انہیں سزا ملے۔ مقصد یہ نہیں کہ خدا شرک و بت پرستی سے خوش ہے بلکہ اس کی مشیت تکوینی کا اقتضا یہی ہے کہ حق کے ساتھ ساتھ باطل کو بھی رکھا جائے۔
مشیت تشریعی اور مشیت تکوینی میں یہی مابہ الامتیاز ہے۔

## اسلام کی بے مثال رواداری

ف۱ بت پرستی کی اسلام نے جو مذمت کی ہے اور جس شدت کے ساتھ اسے بے دلیل اور جاہلانہ عقیدہ قرار دیا ہے۔ مگر باوجود اس کے رواداری کا یہ عالم ہے کہ بتوں کو گالیاں دینے سے روکا ہے یعنی ایک غلط اور بے حقیقت عقیدہ کا احترام بھی اس لحاظ سے ضروری ہے کہ اسے اشتعال انگیز صورت میں پیش نہ کیا جائے۔

مگر ایسا نہ ہو کہ جاہل اور ناآشنائے تہذیب مشرک اللہ کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کے دلوں کو بے حد وسیع بنا دیا ہے۔ مسلمان اور تعصب کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

وہ لوگ جو مخالفین کے مصلحین اور نیک انسانوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ وہ اسلام کے خلاف ہیں۔ اور تمام اس بدزبانی کے ذمہ دار ہیں جو مخالفین سے وہ سنتے ہیں۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خود خوش گفتار رہو اور دوسروں سے خوش گفتاری کی توقع رکھو۔

## حلِ لغت

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ - مضبوط قسمیں۔
يَعْمَهُوْنَ - مادہ عَمَهٌ - بے بصیرتی، کور باطنی، اور دل کا نور معرفت سے محروم ہو جانا۔

www.KitaboSunnat.com



۱۱۱ - وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ إِلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا
لِيُؤْمِنُوٓا إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ
أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ○
۱۱۲ - وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَيٰطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ
بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○
۱۱۳ - وَلِتَصْغٰٓى إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ
وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○

۱۱۱ - اور اگر ہم اُن کی طرف فرشتے نازل کریں
اور اُن سے مُردے باتیں کریں اور ہم ہر شے کو
اُن کے سامنے جلا کر کے کھڑا کریں، تو بھی وہ
ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ خدا نہ چاہے لیکن
اُن میں اکثر لوگ نادان ہیں ○ ف۱
۱۱۲ - اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن
شیطان آدمی اور شیطان جن بنائے کہ فریب
دینے کو ملمع کی ہوئی باتیں ایک دوسرے کے جی
میں ڈالتے رہیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا، تو وہ
ایسا نہ کرتے۔ تو انہیں چھوڑ دے اور جو کچھ وہ افترا باندھتے ہیں ○ ف۲
۱۱۳ - اور وہ شیطانی الہام اس لئے ہے تاکہ جو
آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل اُس کی طرف مائل ہوں
اور تاکہ وہ اُس سے راضی ہوں اور جو بُرے کام کرتے ہیں وہ بھی کرتے رہیں ○ ف۳

ف۱

غرض یہ ہے کہ اگر ان لوگوں کے تمام مطالبات کو پورا بھی کر دیا جائے جب بھی یہ منکر ہی رہیں گے۔

کیونکہ اسلام کو قبول کر لینے کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمام اوہام و خرافات سے دستبردار ہو جائیں۔ ایثار و تعاون کو شیوہ بنائیں ذاتی وجاہتیں اور اغراض چھوڑ دیں۔ اللہ کے لئے جئیں اور اللہ کے لئے مریں۔ دنیا کی بجائے دین نصب العین قرار دیں۔ طور طریقے ٹھیک ہو جائیں۔ دن رات روحانیت کے درپے رہیں۔ اور للّٰہیت و تقویٰ کی دولت کو حاصل کرنے کے لئے آخری لمحہ حیات تک صرف کر ڈالیں۔ اور یہ ان کے لئے لاحل ہے۔ کیونکہ ان کے دلوں میں کفر سرایت کر چکا ہے اور ایمان کیلئے جگہ باقی نہیں رہی۔

ف۲

شیطان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو نظروں سے اوجھل ہے۔ دل میں وسوسہ انداز ہوتا ہے اور اس کا وجود باطنی پر چھایا جاتا ہے اور ایک وہ ہے جو چلتا پھرتا محسوس ہوتا ہے۔ یہ انسانوں میں سے بدترین نوع کے لوگ ہیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ بُری باتوں کو سنوار سنوار کر پیش کریں۔ اور گناہ کی باتوں کو ملمع اور فریب کا جامہ پہنائیں تاکہ عوام سمجھ سکیں۔ اور پرہیزگاری کی نعمت سے محروم رہ جائیں۔

ف۳

مقصد یہ ہے کہ اپنی ذمہ داری محسوس کرنے والا شخص شیطان کے پھندے میں نہیں پھنستا۔ ایسی باتوں کی طرف وہ بڑھتا ہے جو نادان ہو اور آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو یعنی اعمال کی اہمیت سے بے پروا ہو۔

## حلِ لغات

قُبُلًا - قبیل کی جمع ہے۔ یعنی گروہ یا مصدر ہے۔
زُخْرُفَ الْقَوْلِ - ملمع سازی کی یعنی ایسی بات جو بظاہر آراستہ اور باطن خراب ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۱۴- اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ
اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَ
الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ
اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝
۱۱۵- وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۝
۱۱۶- وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ
يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ
اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
۱۱۷- اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ

۱۱۴- سو کیا میں اللہ کے سوا کسی غیر کو منصف مقرر
کروں اور اسی نے تمہاری طرف واضح کتاب نازل کی اور
جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ
واقعی تیرے رب کی نازل کی ہوئی ہے پس تُو
(اے محمدؐ) شک کرنے والوں میں نہ ہو ۝ ف۱
۱۱۵- اور سچ اور انصاف کے ساتھ تیرے رب کی
بات پوری ہوئی اُس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا
اور وہ سنتا جانتا ہے ۝
۱۱۶- اور اگر تُو ان کی مانے گا جو دنیا میں اکثر ہیں
(یعنی کافر) تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکائیں گے۔ وہ
سب صرف گمان کے تابع ہیں۔ اور سب اٹکلیں
دوڑاتے ہیں ۝ ف۲
۱۱۷- تیرا رب اُسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

## حکم صرف خدا ہے

ف۱ دُنیا میں کوئی شخصیت ایسی نہیں جس کی ہر بات بجائے خود
حجت و سند ہو۔ انبیاء علیہم السلام کا منصب یہ ہے کہ وہ اللہ
کی اجازت سے لوگوں کو رشد و ہدایت کی دعوت دیتے ہیں
اور اصل اللہ ہی کی جانب بلاتے ہیں۔ اس لئے براہ راست
حکم اور سند صرف اللہ ہی کی ذات ہے ۔
مُفَصَّلًا سے غرض یہ ہے کہ قرآن میں حضورؐ کی نبوت کے
دلائل تفصیل سے موجود ہیں چنانچہ اہل کتاب کا حق شناس
طبقہ کھلے طور پر حضورؐ کی صداقت کا اعتراف کرتا ہے ۔
تفصیل کا لفظ قرآن حکیم میں جہاں جہاں آیا ہے اس سے
غرض دلائل نبوت یا دلائل اسلام کی تفصیل ہے اور اس کا تعلق
غیر مسلموں سے ہے۔ یعنی وہ اس نقطۂ نگاہ سے جب قرآن کو
دیکھیں گے۔ تو مکمل اور مفصل پائیں گے ۔

## اکثریت کی رائے

ف۲ مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا بھی اگر اسلام کی صداقت کو
جھوٹ سے نہیں بدل سکتی صداقت کے لئے اکثریت شرط نہیں
سچائی سچائی ہے، اگرچہ ایک عالم اس کا مخالف ہو ۔
کھ والوں کو ذبیحہ کے متعلق کچھ شبہات تھے۔ وہ کہتے تھے اسلام
میں ذبیحہ کا اصول عام دنیا سے مختلف ہے۔ اس لئے ناقابل
قبول ہے۔ قرآن حکیم کہتا ہے یہی درست ہے۔ اکثریت کی
پیروی گمراہی ہے ۔
اِنْ تُطِعْ اور یُضِلُّوْكَ کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ حضورؐ کے
لئے عوام کی پیروی کا امکان ہے۔ بلکہ قرآن کا یہ عام انداز بیان
ہے۔ کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتا ہے اور مراد آپ
کے ماننے والے ہوتے ہیں، ورنہ آپ کیلئے ضلالت کا امکان کہاں؟
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى کی نص موجود ہے ۔

حل لغات: یخرصون۔ اور خرص سے۔ اندازہ و تخمینہ سے بات کرنا۔ مقصد یہ ہے کہ مشرکین کے پاس ضابطہ و قانون نہیں جسے عقل کی کسوٹی پر پرکھا جاسکے۔ محض اوہام ہیں۔ روایات ہیں۔ جو تخمینہ و اندازہ پر مبنی ہیں ۔

www.KitaboSunnat.com



عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ○
۱۱۸- فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○
۱۱۹- وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ
مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ
اِلَيْهِ ۚ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ
بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ اِنَّ رَبَّكَ
هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ○
۱۲۰- وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۚ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ
سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ○

سے بہکا۔ اور وہی خوب جانتا ہے انہیں جو
ہدایت پر ہیں ○
۱۱۸- سو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو
وہ چیز کھاؤ۔ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ○
۱۱۹- اور کیا سبب ہے ف کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ
کا نام لیا گیا۔ حالانکہ اللہ تمہارے لئے وہ
چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں مفصل کر بیان کر چکا ہے،
مگر وہ چیزیں جس کی طرف تم ناچار ہو جاؤ۔ اور بہت
لوگ بے علمی کے سبب اپنی خواہشوں کے موافق لوگوں کو بہکاتے
ہیں بیشک تیرا رب ہی ان کو خوب جانتا ہے جو حد سے نکلے ہوئے ہیں ○
۱۲۰- اور ظاہر اور پوشیدہ گناہ چھوڑ دو۔
جو لوگ گناہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے
کئے کی جزا پائیں گے ○

ف

ایک اعتراض ذبیحہ پر یہ تھا۔ کہ مسلمان خود مار کر کھا لیتے ہیں۔ اور خدا کا مارا ہوا جانور نہیں کھاتے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ذبح کرنے میں یہ راز مضمر ہے۔ کہ اس سے توحید کا اعلان ہوتا ہے۔ اللہ سے تعلق پیدا ہوتا ہے اور مسلمان کو یہ اقرار ہوتا ہے کہ کسی وقت اللہ کو فراموش نہ کرے۔

اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ سے غرض یہ ہے۔ کہ اگر کھانے کو کچھ نہ ملے اور زندگی خطرے میں ہو تو حرام بھی کھا لے۔ زندگی بہرحال زیادہ عزیز ہے۔ اور اصل میں حلت و حرمت کی بحث محض بقاء حیات کے لئے ہے۔ وہ چیزیں جو حیات انسان کے لئے مفید ہیں۔ شریعت نے ان کے کھانے میں کوئی پابندی نہیں رکھی۔ اور وہ جو مضر ہیں۔ انہیں حرام قرار دیا ہے۔

## حل لغات

اضْطُرِرْتُمْ۔ اضطرار کے معنی ہیں بے اختیاری اور بیچارہ ہونے اور بیچارہ کرنے کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۲۱- وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيٰطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۝

۱۲۱- اور جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اُس میں سے نہ کھاؤ۔ اور وہ گناہ ہے۔ اور شیاطین اپنے رفیقوں کے دل میں ڈالتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑیں۔ اور اگر تم اُن کی اطاعت کرو گے تو تم مشرک ہو جاؤ گے ۝ ف

۱۲۲- أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

۱۲۲- بھلا ایک شخص کہ مُردہ تھا۔ پھر ہم نے اُسے زندہ کیا اور اُس کو روشنی دی، کہ وہ اُسے لے کے لوگوں میں پھرتا ہے اُس شخص کی مانند ہو جاتا کہ جس کی صفت یہ ہے کہ اندھیروں میں پڑا ہوا ہے نکل نہیں سکتا اسی طرح کافروں کے لیے اُن کے اعمال مزین کیے گئے ہیں ۝ ف۲

۱۲۳- وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَٰبِرَ مُجْرِمِيهَا

۱۲۳- اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کر رکھے ہیں،

ف

وہ ذبیحہ جس پر خدا کا نام نہ لیا جائے حرام ہے۔ کیونکہ اس طریق سے نظام شرک کی تائید ہوتی ہے۔ اور دُنیا میں شرک پھیلتا ہے۔ ورنہ وہ اصل گوشت میں کوئی امتیاز نہیں ۔

اسلام کا مقصد یہ ہے کہ قدم قدم پر مسلمان توجہ الی اللہ کا سبق سیکھے ۔

## اسلام زندگی اور نور ہے!

ف۲

اسلام اپنے طرق عبادت میں، عقائد اور اخلاق و رسوم میں یکسر زندگی اور نور ہے روشنی اور برہان ہے۔ اس کی کوئی بات غلط اور بے دلیل نہیں ہوئی۔ اس آیت میں بتایا ہے۔ کہ مسلمان کفر کے جمود سے نکلا ہے۔ اور ایمان کی نور افروز زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ اس لیے یہ اب کفر کو پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھ سکتا ۔

## حلِ لغات

**الظُّلُمٰت**۔ جمع ظلمت۔ مقصود تشبیہ ہے یعنی کفر کی تاریکیاں ۔

**اَکٰبِر**۔ بڑے بڑے لوگ۔ لفظ عام ہے رؤساء، امراء اور رؤساء علم دونوں شامل ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا
بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝
۱۲۴- وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ
نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ
رُسُلُ اللّٰهِ ؔ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ
يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ
اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا
يَمْكُرُوْنَ ۝
۱۲۵- فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ
يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ
يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ
ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ

تاکہ وہاں حیلے کیا کریں۔ اور جو حیلہ کرتے ہیں
اپنی جانوں ہی سے کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے ف ۝
۱۲۴- اور جب اُن (اہل مکہ) کے پاس کوئی آیت آتی
تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ مانیں گے جب تک ہمیں بھی وہی
چیز نہ ملے جو خدا کے رسولوں کو دی گئی ہے۔ اللہ اپنی رسالت
کے رکھنے کی جگہ خوب جانتا ہے۔ اب
مجرموں کو خدا کے یہاں ذلت نصیب ہوگی
اور اُن کے مکروں پر اُن کو سخت عذاب
ہوگا ۝
۱۲۵- سو جسے اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے،
اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور
جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے، اُس کا سینہ نہایت
تنگ بھچا ہُوا کر دیتا ہے گویا وہ زور سے

ف

اکابر نے ہمیشہ مخالفت کی ہے کیونکہ ان کی کبر پسندی اور غرور کو ایمان کی سادگی اور مسکنت سے کوئی تناسب نہیں، باوجود اس کے کہ اسلام زندگی ہے اور نور ہے پھر بھی قوم کے بڑے بڑے لوگ ابتداءً محروم ہی رہے ۔

مکہ کے بڑے بڑے سرداروں نے اسلام کی مخالفت میں کیا کیا نہیں کیا۔ آپ کے کام میں کیا کیا مشکلات پیدا نہیں کیں۔ مگر بالآخر ان کو معلوم ہو گیا، کہ ہماری تمام کوششیں رائیگاں گئی ہیں اسی آیت میں اسی حقیقت کی جانب اشارہ ہے ۔

## معیارِ رسالت

انکار کی ایک بڑی وجہ یہ تھی، کہ وہ ظاہری عظمت اور برتری کو معیار قرار دیتے تھے ہر فضیلت روحانی کا۔ ان کا خیال یہ تھا کہ نبوت کا استحقاق ہمیں حاصل ہے، کیونکہ ہمارے پاس سرداری ہے، دولت کے دُنیوی عزت کے سامان ہیں، وجاہت ہے، قوم میں ہم ہیں۔ اور وہ سب کچھ حاصل ہے۔ جو ایک معزز انسان کے لئے ضروری ہے ۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں تم نہیں جانتے نبوت و رسالت کے لوازم کیا کیا ہیں ۔

نبوت ایک بخشش ہے، ایک موہبت ہے جس کے لئے استعداد خاص کی ضرورت ہے، جس سے تم سب محروم ہو ۔

ہمیں یہی منظور ہے، کہ ایک یتیم بے نوا کو ساری کائنات کا سرپرست بنا دیں۔ ایک ایسے شخص کو جو تمہاری نظروں میں بے مایہ اور مفلس ہے عزت اور ملک کا مختار کر دیں۔ ہم یہی چاہتے ہیں، کہ تمہارے غرور کو کچلا جائے اور قوم کے افراد کو بلند کیا جائے۔ کہو۔ کیا اعتراض ہے؟ ۔

www.KitaboSunnat.com



فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ
الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ○
١٢٦- وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ
قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ
يَذَّكَّرُونَ ○
١٢٧- لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○
١٢٨- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ
الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۖ
وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ
رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ
وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ
لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ

آسمان پر چڑھتا ہے۔ اسی طرح اللہ بے
ایمانوں پر ناپاکی ڈالے گا ○ ف۱
۱۲۶- اور یہ تیرے رب کی سیدھی راہ ہے
فکر کرنے والوں کے لیے ہم نے آیات
کھول سنائی ہیں ○
۱۲۷- ان کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ف۲
اور وہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کا دوست ہے ○
۱۲۸- اور جس دن اللہ ان سب کو جمع کریگا (کہا جائیگا) اے
جنات کی جماعت (یعنی شیاطین) تم نے بہت سے آدمی
تابع کر لیے اور وہ آدمی جو شیاطین کے دوست ہیں
کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے کے
وسیلے سے کام نکالا تھا۔ اور ہم اپنے مقررہ وقت (قیامت) تک پہنچ گئے جو
تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔ خدا کہیگا آگ تمہارا ٹھکانا ہے اس میں

## مومن کا سینہ

ف۱

مقصد یہ ہے کہ مسلمان نہایت فراخدل ہوتا ہے۔ اس کا سینہ معارف و صداقت کا گنجینہ ہے حق بات کے قبول کر لینے میں قطعہ بھر تامل نہیں ہوتا۔ اور وہ جو گمراہ ہے۔ نہایت متعصب اور تنگدل ہوتا ہے۔ سچی بات کو ماننے میں بھی ہزاروں پیش و پس ہے۔ تامل ہے، جھجک ہے، رسم و رواج کے پردے حائل ہیں، مذہبی تنگ نظری مانع ہے تقلید و جمود سنگ راہ ہے۔ یعنی اسلام تعصب کی تاریکیوں کو دور کر دیتا ہے۔ ظلمت و تنگ نظری کے پردے چاک کر دیتا ہے۔ اور انسان کو اس قابل بنا دیتا ہے۔ کہ ہر صداقت کا احترام کرے۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمان میں ہر عیب موجود ہے، مگر وہ اب تک تعصب کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ چیز اس کی فطرت کے خلاف ہے۔

## سلامتی کا گھر

ف۲

جنت کا ایک نام دار السلام ہے، یعنی روح و جسم کی سلامتی کا ملجا و ماویٰ، جہاں ہر اضطراب اور بے چینی کا علاج ہے جہاں نفس کی بے قراریاں دور ہوتی ہیں، جہاں کامل سکون اور طمانیت میسر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝
۱۲۹- وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ
بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
۱۳۰- يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ
يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ
عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا
عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝
۱۳۱- ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ
مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا

تم ہمیشہ رہو گے۔ مگر جو چاہے اللہ۔ تیرا رب
حکمت والا خبردار ہے ○ ف۱
۱۲۹- اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا دوست کیئے
ہیں۔ بسبب اس کے کہ تھے وہ کماتے ○
۱۳۰- اے جنات اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہیں تم میں
سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے کہ تم کو ہماری آیتیں
سناتے اور تمہارے اس دن کے سامنے آنے سے
تمہیں ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں
پر گواہی دی۔ اور انہیں دنیاوی زندگی نے فریب
دیا تھا۔ اور انہوں نے اپنی جانوں پر گواہی دی کہ
وہ کافر تھے ○
۱۳۱- یہ اس لئے ہے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم
کے سبب اس حال میں ہلاک نہیں کرنے والا کہ وہاں

ف۱

دُنیا میں گناہ کے لئے قدم قدم پر آسانیاں ہیں۔ جہاں چاہو، جب چاہو، نافرمانی اور معصیت کا ارتکاب کرو۔ مشکل یہ ہے کہ نیکی بجز بشارت اور گناہ کے بے شمار دواعی اور اسباب ہیں۔ نیکی اور صداقت کے محرکات کم ہیں، ایک طرف نفس امارہ ہے، اس کی خواہشیں ہیں۔ شیاطین کے واسطے ترویر ہیں اور دھوکے ہیں۔ کچھ نہاں ہیں، کچھ ظاہر ہیں، دوسری جانب تنہا عقل۔ جس کی بیچارگی معلوم۔

ان آیات میں نہایت سادہ الفاظ میں اس حکیمانہ حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن اللہ شیطانوں سے کہے گا۔ تم نے بہت گمراہی پھیلائی۔ کہ مکافات کا دن ہے، آؤ تمہیں سزا دیں۔

گروہ انسان کے لوگ جو شیطان کے بہتے میں جلد آ جاتے ہیں۔ اعتراف کریں گے کہ ہم نے دُنیا میں ان سے تعاون کیا۔ اور ہم مطلقاً مجرم ہیں۔

## حَلِّ لُغَات

اَلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ۔ تاکید مضمون کے لئے ہے یعنی جہنم سے تمہیں کوئی قوت نہیں نکال سکتی۔

مَعْشَر۔ گروہ، جماعت۔

اَلْقُرٰى۔ جمع قریۃ۔ بمعنی بستی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غٰفِلُوْنَ ○

۱۳۲- وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○

۱۳۳- وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ
مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ
اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
اٰخَرِيْنَ ○

۱۳۴- اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ
اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○

۱۳۵- قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ

کہ لوگ بے خبر ہوں ○ ف۱

۱۳۲- اور سب کے لئے حسب اعمال جیسے ہیں درجے ہیں اور تیرا
رب اُن کے اعمال سے بے خبر نہیں ○

۱۳۳- اور تیرا رب بے پروا صاحب رحمت ہے
اگر چاہے تمہیں لے جائے اور تمہارے بعد
جسے چاہے تمہارا جانشین کر دے جیسے کہ
اَوروں کی نسل سے تمہیں پیدا
کر دیا ○ ف۲

۱۳۴- جس کا تم سے وعدہ ہے، سو آنے والا ہے
اور تم نہیں تھکا دو گے ○

۱۳۵- تو کہہ اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کرتے رہو
میں اپنی حالت میں کام کرتا رہوں گا۔ سو تم آئندہ جان
لو گے، کہ عاقبت کا گھر کس کو ملے گا،

## اِتمامِ حُجّت

ف۱ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں ہر چیز کے لئے کچھ قواعد تجویز کر رکھے ہیں جن پر عمل پیرا ہونا۔ ان کی زندگی اور بقا کے لئے بیحد ضروری ہے۔

انسانوں اور جنوں کے لئے بھی خدائے ذوالجلال نے وقتاً فوقتاً ہدایات نازل کی ہیں، تاکہ بقا اور ارتقا کے لئے وہ انہیں ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔ جس طرح انسانوں کے لئے انبیاء و رسل ہیں۔ اسی طرح جنوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کے طریق مقرر کر رکھے ہیں۔ جن بھی انسانوں کی طرح ایک ذمہ دار مخلوق ہے۔ جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ مگر ان کے وجود سے انکار محض بے عقلی ہے۔ ایسے شواہد اور دلائل موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے، کہ جنات ایک ذی عقل اور باشعور مخلوق ہے۔ چونکہ ابھی علم نے اس حد تک ترقی نہیں کی کہ ہم ان سے زیادہ متعارف ہو سکتے۔ البتہ ان کے وجود کا احساس ہوتا رہتا ہے۔

آیت کا مقصد اتمام حجت ہے یعنی اللہ کا پیغام سب کو برابر پہنچتا ہے۔

ف۲ اللہ کی بے نیازی مذکور ہے۔ یعنی اللہ کا منشاء پورا ہو کر رہے گا۔ تم رہو نہ رہو۔ اس کا جلال ابدالآباد تک قائم رہے گا۔ تم اگر نہ مانو گے اور اس کے حکموں کو ٹھکرا دو گے۔ تو وہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا۔ جو اطاعت شعار ہوں۔ اُسے یہی منظور ہے کہ اس کا دین سر بلند ہے اس کی بات مانی جائے۔ اس کے حکموں کو پوری فرمانبرداری کے ساتھ تسلیم کیا جائے۔ سو اگر اس کے لئے تیار نہیں ہو تو ہٹ جاؤ گے۔ اللہ کی حکومت بہر حال برقرار رہے گی۔

حل لغات:۔ دَرَجٰتٌ۔ رتبے۔

www.KitaboSunnat.com



اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

۱۳۶- وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ
وَ الْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا
لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ
فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى
اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ
اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

۱۳۷- وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ
الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا
عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا
يَفْتَرُوْنَ ۝

بے شک ظالم نجات نہیں پاتے ۝ ف۱

۱۳۶- اور انھوں نے اس کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور
مواشی میں سے اللہ کے لیے ایک حصہ مقرر کر رکھا
ہے پھر اپنے گمان میں کہتے ہیں یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ
ہمارے شریکوں کا ہے سو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہے وہ
خدا کو نہیں پہنچتا۔ اور جو خدا کا ہے ان کے شریکوں
کو پہنچتا ہے۔ کیا برا انصاف کرتے ہیں ۝

۱۳۷- اور اسی طرح اکثر مشرکین کی نظر میں ان کے
شریکوں نے ان کی اولاد کا قتل کرنا عمدہ دکھلا رکھا
ہے۔ تاکہ وہ انھیں ہلاک کریں، اور ان کا دین
ان پر ملا جلا دیں، اور اگر خدا چاہتا تو مشرک
ایسا کام نہ کرتے۔ سو تو انھیں چھوڑ دے وہ جانیں
اور ان کا جھوٹ ۝ ف۲

## عاقبت کن کی ہے؟

ف۱ مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا کے کفر و ضلالت کو چیلنج ہے۔ سب لوگ اپنی سی کر دیکھیں، حق کی بھرپور مخالفت کر لیں۔ رب کے پیارے اور دوستوں کو دکھ بھرے تکلیفیں دے لیں، پوری قوت کے ساتھ شیطنت پھیلائیں، اور دو دستِ کو ہاتھ میں لے لیں، اور جو چاہیں تو کر لیں۔ آخرت اور عاقبت کے لحاظ سے مظلوموں کی فتح ہو گی۔ حق پرست کامیاب رہیں گے اللہ اپنے بندوں کی اعانت کرے گا۔ کیونکہ ظلم و استبداد کے لیے بقا نہیں۔ جھوٹ اور شرک فانی و عارضی ہے۔

ف۲

شرک پرستی کے معنی یہ ہیں، کہ بت سی ناجائز باتوں کو محض جہالت کی وجہ سے قبول کر لیا جاتا ہے۔ رسم و رواج کی اندھا دھند پیروی کی جاتی ہے۔ چاہیے جان تک
ضائع ہو جائے۔ قتل اولاد کس قدر بے رحمانہ جرم ہے مگر مکہ کے مشرک اسے جائز قرار دیتے تھے بعض جوڑ غیرت کی پرستش کے لیے بچیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے یعنی غیرت ایک بت ہے۔ جس کی بھینٹ ہزاروں بچیوں کو چڑھا دیا جاتا تھا۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ سے غرض یہ ہے کہ اللہ کی مشیت تکوینی چاہتی ہے، اُجالے کے ساتھ اندھیرا بھی باقی رہے۔ ورنہ شرک اُسے قطعاً پسند نہیں۔ غرض یہ ہے کہ حضور زیادہ غم نہ کریں اور ان کی گمراہی پر حد سے زیادہ تأسف نہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۳۸- وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ
حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ
بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا
وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ
عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

۱۳۸- اور کہتے ہیں کہ یہ چوپائے اور کھیتی ممنوع ہے۔ اسے کوئی نہ کھائے مگر جسے ہم چاہیں اپنے گمان میں۔ اور بعض چوپائے ہیں جن پر سواری حرام ہے اور بعض چوپائے ہیں کہ ان پر بوقت ذبح اللہ کا نام نہیں لیتے خدا پر جھوٹ باندھ کے وہ عنقریب اُن کے جھوٹ کی سزا دیگا ○

۱۳۹- وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ
الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ
مُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ
يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ
سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○

۱۳۹- اور کہتے ہیں کہ جو کچھ ان چارپایوں کے پیٹ میں ہو ان کا کھانا ہمارے مردوں کو خالص حلال اور عورتوں کو حرام ہے۔ اور اگر وہ مردہ ہو تو اس میں سب شریک ہوتے ہیں سو خدا ان افتراپردازوں کی انہیں سزا دے گا۔ وہ حکمت والا خبردار ہے ف۱ ○

۱۴۰- قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ

۱۴۰- بے شک خراب ہوئے جنہوں نے بیوقوفی سے

## صنمیاتِ قریش

ف۱

ان آیات میں قریش کی صنمیات کا تذکرہ ہے یعنی وہ کن کن چیزوں کو حرمت وعزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور کن کن چیزوں کو تقدیس کا درجہ دیتے۔ بعض کھیت بتوں کے لئے مخصوص ہوتے بعض چوپاؤں کو ناقابل استعمال ٹھہراتے جس طرح مال موریشہ ؟ ہی ان کے ہاں تحریم تھی۔ بعض مقدس سمجھے جاتے اور چراگاہوں میں آزاد چھوڑ دیئے جاتے۔ ان پر سوار ہونا، یا بوجھ لادنا ممنوع قرار دیا جاتا۔ پھر پہلے سے یہ بھی طے کر لیتے کہ اگر اس قسم کی وہ سے بچہ پیدا ہوا، تو وہ مردوں کے لئے حلال ہے۔ عورتوں کے لئے حرام اور اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو دونوں شریک ہیں۔ یہ اور اس

قسم کی بیسیوں باتیں محض جہالت اور افترا ہیں۔ اور یہ شرک کا زندگی کا لازمہ ہیں۔ قرآن حکیم ان تمام رسوم کو لغو اور بیہودہ قرار دیتا ہے۔

## حلِ لغات

حِجْرٌ۔ حرام، ممنوع، تقدیس وحرمت کی وجہ سے ناقابل استعمال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا
رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ
قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝
۱۴۱- وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ
وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ
مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ
مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا
مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ
يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝
۱۴۲- وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ
كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ

بے سمجھے اپنی اولاد کو قتل کیا اور جو رزق اللہ نے
انہیں دیا تھا، خدا پر جھوٹ باندھ کے اُسے حرام
سمجھ لیا۔ بے شک بھٹک گئے اور راہ نہ پائی ۝
۱۴۱- اور اللہ وہ ہے جس نے ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے
اور بغیر ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے باغ اور کھجوریں اور کھیت
پیدا کیے جن کے پھل طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار
ایک دوسرے کے مشابہ اور جدا جدا بھی (ف۱)۔ اس کے پھل
میں سے کھاؤ جب کہ پھل لگیں اور اس کا حق ادا کرو
جس دن کھیتی کٹے۔ اور بے جا نہ اُڑاؤ۔ کہ وہ بے جا
اُڑا دینے والوں کو پسند نہیں کرتا ۝ (ف۲)
۱۴۲- اور پیدا کیے چوپاؤں میں بعض بوجھ اٹھانے والے اور بعض
زمین سے لگے ہوئے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا کھاؤ
اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ وہ صریح

**ف ۱**

مقصد یہ ہے، کہ کھیت اور باغات
انگوریاں اور پھل، جانور اور تمام آسائش
کی چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں، پھر
اس کے ساتھ دوسروں کو کیوں شریک
ٹھہرایا جائے ۔
ان تمام انعامات کا تقاضا ہے
کہ تم صرف اللہ کا شکریہ ادا کرو
مگر تم ہو، کہ ڈھوروں تک کو اس میں
شریک اور ساجھی بناتے ہو ۔

## عشر

ف۲ جب کھیت کٹے اور غلہ جمع ہو
تو اس میں سے دسواں حصہ بطور زکوٰۃ
کے دینا چاہیے۔ بشرطیکہ زمین بارانی
ہو، اور اگر چاہی ہو۔ یعنی خود سینچ کرو
یا اس کا ٹیکس ادا کرو۔ تو بیسواں حصہ
ضروری ہے ۔

## حلِ لغات

فَرْشًا ۔ بچھے ہوئے، یعنی جسامت
چھوٹے قد سے مراد ہے ۔
خُطُوٰت ۔ جمع خطوۃ ۔ بمعنی
قدم ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

۱۴۳- ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰۤالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

۱۴۴- وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰۤالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

تمہارا دشمن ہے ۝

۱۴۳- اللہ نے آٹھ جوڑے پیدا کئے ہیں۔ بھیڑ میں سے دو۔ اور بکری میں سے دو۔ تو اہل مکہ سے پوچھ کر کیا دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا جو ان دونوں کے بچے دانیوں میں لپٹا ہے مجھے علم کے ساتھ خبر دو، اگر تم سچے ہو ف ۝

۱۴۴- اور اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ تو پوچھ کر آیا دونوں نر حرام کئے ہیں، یا دونوں مادہ۔ یا جو ان دونوں کے بچہ دانیوں میں لپٹ رہا ہے، کیا تم حاضر تھے۔ جب خدا نے تمہیں یہ حکم دیا تھا؟ سو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے،

### ف

ان آیات کا مقصد یہ ہے، کہ مشرکین مکہ نے جو بعض جانوروں کو محض تخمین و وہم کی بنا پر حرام قرار دیا ہے۔ اس کے لئے کوئی علمی دلیل موجود نہیں۔ حرام ہونے کے معنی یہ ہیں، کہ اس سے کسی جرم یا جابرانہ نظام کی تائید ہوتی ہو یا وہ جانور صحت کے لئے مضر ہو، یا اس کے کھانے سے اخلاق و روحانیت پر برا اثر پڑے۔ یا ذوق سلیم اسے گوارا نہ کرے، اور جب ان میں سے کوئی بات بھی موجود نہ ہو۔ تو محض حماقت کی پیروی میں کیونکر زیادہ کو ناجائز قرار دے لیں ۔

## حَلِّ لُغَات

وَصّٰىكُمْ۔ تمہیں تاکید کی۔ تَوْصِيَةٌ کے معنی بتاکید کسی بات کا اظہار کرنا ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظَّالِمِينَ ۝
١٤٥- قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ
مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ
إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا
مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ
رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ
بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
١٤٦- وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا
كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ
وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا

تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کرے۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھلاتا ۝
١٤٥- تُو کہہ جو وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے اُس میں میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز کہ وہ اُسے کھائے حرام نہیں پاتا۔ مگر یہ کہ وہ چیز مُردار ہو۔ یا بہتا ہُوا خون، یا سُور کا گوشت، کیونکہ وہ ناپاک ہے یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ بوقت ذبح غیر اللہ کا نام اُس پر پکارا جائے۔ پھر جو کوئی عاجز ہُوا اور وہ بغاوت کرنے والا اور حد سے زیادہ کھانے والا نہ ہو تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے ۝
١٤٦- اور یہود پر ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کیا۔ اور گائے اور بکری میں سے اُن کی چربی حرام کی،

## حرام چیزیں کون کون ہیں؟

ف

اسلام نے بھی بعض چیزوں کو حرام اور ناقابلِ استعمال ٹھہرایا ہے۔ مگر وہ محض وہم و ظن کی بنا پر نہیں، بلکہ علم و تجربہ کی روشنی میں ہیں ۝

مُردار حرام ہے۔ اس لئے کہ وحشت کی یادگار ہے۔ کوئی مہذب اور شائستہ قوم مُردار نہیں کھاتی۔ اس لئے بھی کہ اس کے تعفن سے جراثیم پیدا ہوتی ہیں۔ خون بھی حرام ہے۔ کیونکہ یہ بھی صحت کے لئے مضر ہے۔ اور درندگی کی علامت ہے۔

سُور بھی حرام ہے۔ کیونکہ اس کا کھانا جسم و دماغ دونوں کے لئے مضر ہے، اعصاب کے مرض کو پیدا کرتا ہے جس سے فوری موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اخلاق کے لئے بھی اس کا کھانا سخت نقصان دہ ہے۔ اس سے غیرت جاتی رہتی ہے۔ بُتوں اور بزرگوں کے چڑھاوے سے یا نذرانے بھی حرام ہیں۔ کیونکہ اس طرح تعظیم شرک کی تائید ہوتی ہے۔ جو بالکل گوارا نہیں ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

| | |
|---|---|
| اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ | مگر جس قدر ان کی پشت پر لگی ہو یا انتڑیوں |
| اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ | میں یا ہڈی کے ساتھ ملی ہو۔ اور یہ ہم نے |
| جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا | اُن کی شرارت کے بدلے میں ان کو سزا دی تھی اور |
| لَصٰدِقُوْنَ ○ | ہم سچے ہیں ○ ف۱ |
| ۱۴۷- فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ | ۱۴۷- پھر اگر یہود تجھے جھٹلائیں تو کہہ تمہارے رب |
| رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ | کی رحمت میں بڑی سمائی ہے۔ اُس کا عذاب |
| بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ | مجرموں سے نہیں ہٹ جاتا ○ ف۲ |
| ۱۴۸- سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ | ۱۴۸- اب مشرک کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا |
| شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ | تو ہم اور ہمارے باپ دادے شرک نہ |
| اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ | کرتے۔ اور نہ ہم کوئی شے حرام کرتے |
| كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ | اسی طرح ان کے اگلوں نے جھٹلایا |
| قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ | ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھا |
| قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ | تو کہہ۔ تمہیں کچھ علم بھی ہے |

## یہودیوں کی دشوار پسندی کا نتیجہ

**ف۱**

یہودیوں کی عادت تھی کہ وہ از خود بہت سی عجیب چیزیں ایجاد کر لیتے۔ اور تقشف و زہد کے لئے بہت سی چیزوں کو ممنوع قرار دے لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کے غلو کو دیکھا، تو بطور تعزیر کے واقعی ان کی تجویز کردہ چیزوں کو ممنوع قرار دے دیا۔ تاکہ انہیں اپنی بے وقعتی کا احساس ہو اور معلوم ہو کہ اللہ کے دین کو مشکل بنانے میں خود کس حد تک وہ مشکلات میں مبتلا ہو جائے گا ○

**ف۲**

مقصد یہ ہے کہ اللہ تو نہایت درجہ رحیم ہے۔ وہ نہیں چاہتا۔ اس کے بندے تنگی اور سختی میں زندگی بسر کریں۔ مگر جب وہ خود ہی اپنے لئے پابندیاں اور تکلیفات کا انتخاب کر لیں۔ تو وہ بطور سزا و عذاب کے انہیں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور حقیقت میں جب دین اس حد تک پھیل جائے۔ اور وسیع ہو جائے کہ ہر طرح رسوم و خرافات کی پیروی ضروری ہو۔ بات بات میں سختی اور تکلیف کا سامنا ہو تو پھر یہ مذہب نوع انسانی کے لئے عذاب ہو جاتا ہے ○

وہ لوگ جو دین کو بدعات کا مجموعہ خیال کرتے ہیں اور جنہوں نے بے حد رسمیں ایجاد کر لی ہیں۔ ان کو دیکھئے کس قدر مجبوری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ سوسائٹی کے ڈر سے وہ مجلس میں ان رسوم کو ادا کر لیتے ہیں۔ مگر دل میں عذاب اور کوفت محسوس کرتے ہیں ○

## حل لغات

بأس۔ شدت، تکلیف، عذاب ○

تُخْرِجُوْهُ لَنَا ۚ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَخْرُصُوْنَ ۝
١٤٩- قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ
فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝
١٥٠- قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ
يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا
تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝
١٥١- قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ

کہ اُسے ہمارے سامنے نکالو۔ تم تو صرف گمان ہی کے تابع ہو۔ اور اٹکل ہی کرتے ہو ○ ف۱

١٤٩- تُو کہہ۔ اللہ ہی کی حجت پوری ہے، اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا ○

١٥٠- تُو کہہ اپنے اُن گواہوں کو بُلا لاؤ۔ جو یہ گواہی دیں، کہ خدا نے یہ شئے حرام کی ہے۔ پھر اگر وہ گواہی بھی دیں، تو تُو (اے محمدؐ) اُن کے ساتھ گواہی نہ دیجو۔ اور جنہوں نے ہماری آیات جھٹلائیں۔ اور آخرت کو نہ مانا۔ اور اپنے ربّ کی برابری کی، تو اُن کی خواہشوں پر نہ چلیو ○

١٥١- تُو کہہ۔ آؤ میں تمہیں پڑھ کے سناؤں جو تمہارے ربّ نے

ف۱

مجرموں کا ایک بہت بڑا عذر یہ بھی ہوتا ہے کہ خدا کو ایسا ہی منظور ہے۔ خدا اگر نہ چاہے، تو ہم اور ہمارے آباء کے اختیار میں کیا ہے؟ جو گناہ کا ارتکاب کریں۔ کم بخت یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو اگر یہ گمراہیاں منظور ہوتیں۔ تو انبیاء کیوں بھیجتا۔ اور کتابیں کیوں نازل فرماتا۔ اور نہ ماننے والوں کو سزائیں کیوں دیتا۔

مکہ کے مشرک بھی یہی کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس عذر کا جواب دیا ہے۔ کہ ذرا مجھے بھی بتاؤ۔ تمہارے پاس کوئی دلیل ہے جس سے اللہ کی کفر پسندی اور شرک نوازی ثابت ہو؟ یا محض ظن اور تخمین کی بنا پر ایسا کہتے ہو۔

یہ درست ہے۔ خدا اگر چاہتا، تو سب کو ہدایت کی توفیق دیتا۔ مگر اس صورت میں تم کسی اجر کے مستحق نہ رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے ساتھ گمراہی کو پیدا کیا ہے۔ تاکہ تمہارا امتحان ہو اور معلوم ہو، کہ تم نے جو کچھ کیا ہے۔ اختیار اور عقل کی بنا پر کیا ہے۔

## حَلِّ لُغَات

اَلْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ۔ کامیاب دلیل۔

اَتْلُ مَا حَرَّمَ میں بعض لوگوں نے حَرَّمَ کے معنی اَوْجَبَ کے لئے ہیں، تاکہ ترتیب درست رہے۔


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ
بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوا
أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ
نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ
ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ۝
۱۵۲- وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ
أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ
بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا

تم پر حرام کیا ہے (وہ) یہ ہے کہ اُس کے ساتھ کسی چیز کو
شریک نہ کرو، اور والدین سے نیکی کرو۔ اور افلاس
کے ڈر سے اولاد کو نہ مارو۔ تمہیں اور اُنہیں
رزق ہم دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے نزدیک
نہ جاؤ۔ جو ظاہر ہو اُس کے بھی۔ اور جو چھپی ہو
اُس کے بھی۔ اور جس جان کا قتل خدا نے
حرام کیا ہے اُسے قتل نہ کرو۔ مگر حق پر۔
یہ باتیں ہیں جن کا تمہیں حکم دیا ہے تاکہ شاید
تم سمجھو ○ ف
۱۵۲- اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ۔ مگر
جس طرح بہتر ہو۔ یہاں تک کہ اپنی جوانی
کو پہنچے۔ اور انصاف کے ساتھ ماپ اور تول
پوری کرو۔ ہم کسی نفس کو اُس کی وسعت سے

## خدا کے احکام تسعہ

ف ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے یہود و مشرکین کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ تم محض رسوم شرک کی پیروی کرتے ہو۔ اصل باتیں جو انسان کی ہلاکت اور تباہی کا باعث ہیں۔ نہیں جانتے۔ آؤ۔ میں تمہیں بتاؤں کہ کیا کیا چیزیں اللہ نے حرام قرار دی ہیں ۔

(۱) شرک۔ کیونکہ اس سے انسانی عزت و حرمت زائل ہو جاتی ہے نفس ذلیل ہو جاتا ہے۔ جہالت پھیلتی ہے اور دل اُفق تاریک ہو جاتا ہے ۔

(۲) والدین کی نافرمانی۔ اس سے عقوق و سرکشی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ احسان فراموشی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جو شخص والدین کے لئے تکلیف دہ ہے وہ سماج و سوسائٹی کے لئے کبھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ والدین کی اطاعت شعاری بہترین اخلاق پیدا کرتی ہے ۔

(۳) قتل اولاد۔ اس میں ضبط تولید کا مفہوم بھی شامل ہے

(۴) ارتکاب فواحش۔ یعنی مسلمان کو ہر نوع پاکباز ہونا چاہئے۔ بے حیائیوں سے نسل انسانی خراب ہو جاتی ہے صحت بگڑتی ہے۔ افلاس آتا ہے۔ اور دل تاریک ہو جاتا ہے

(۵) ناجائز قتل۔ یعنی بلا سبب شرعی کسی کو مار ڈالنا۔ اسلام ایک ضابطہ ہے۔ وہ ضروریات یا عدم قانون کی تنفیذ گوارا نہیں کرتا۔ کیونکہ اس سے انسانی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے

(۶) یتیم کا مال نگل جانا۔ یہ بدترین بدخلقی و بدترین قسم کا گناہ ہے۔ اسلام حقوق انسانی کا سب سے بڑا پاسبان ہے اس لئے اس نوع کے جرائم گوارا نہیں کر سکتا ۔

(۷) کم تولنا۔ کیونکہ اس سے تجارت کو ضرر اور نقصان پہنچتا ہے۔ اور جمود یا تنگی پیدا ہوتی ہے ۔

(۸) بے انصافی ۔

(۹) اللہ کے عہد کیساتھ بیوفائی۔ یعنی شریعت و فطرت کے ساتھ بے اعتنائی ۔

یہ نو حکم دین کی اصل اور اساس ہیں۔ جو لوگ ان کو بجا لائیں اور عمل پیرا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وُسْعَهَا ۚ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ
أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ ○

زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب بولو تو انصاف کی
بولو۔ اگرچہ قرابتی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کا عہد پورا
کرو۔ یہ باتیں ہیں جن کا اُس نے تمہیں حکم دیا ہے
شاید تم سوچو ○

۱۵۳- وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا
فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ
وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○

۱۵۳- اور کہا ہے کہ یہ میری سیدھی راہ ہے
سو اس پر چلو۔ اور کئی راہیں نہ چلو۔ کہ وہ
راہیں تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی یہ ہیں
جو اس نے تمہیں حکم دیئے۔ شاید تم ڈرو ○ ف۱

۱۵۴- ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَ
تَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ
يُؤْمِنُونَ ○

۱۵۴- پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔
نیکوکار کے لئے پوری نعمت۔ اور
ہر شے کی پوری تفصیل، اور ہدایت
اور رحمت۔ شاید کہ وہ اپنے رب کی ملاقات
کا یقین کریں ○ ف۲

ركوع ١٩

## صراطِ مستقیم

ف۱

اَنَّ هٰذَا سے مراد توحید و تفسیر ہے، والدین کے ساتھ احسان و مروت ہے۔ احترام خلق ہے۔ پاکبازی اور پاکدامنی ہے۔ عزت نفس ہے۔ یتامیٰ پروری ہے۔ عدل و انصاف ہے۔ اور اللہ کے حکموں کی رعایت و فرمانبرداری ہے۔

یہی صراط مستقیم ہے، یہی سیدھی راہ ہے اور یہی وہ پگڈنڈی ہے، جو قصر جنت تک برابر چلی گئی ہے۔

ان احکام کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹکنا، گمراہی مول لینا ہے۔ اور رشد و ہدایت سے [illegible] ہے۔

ف۲

ثُمَّ اٰتَیْنَا سے غرض یہ ہے کہ تورات میں بھی انہیں احکام کو بوضاحت بیان کیا گیا تھا یعنی عقائد و اخلاق میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی مقصد یہ تھا کہ اہل کتاب میں جذبۂ ایمان پیدا ہو۔ آخرت کے محاسبہ سے ڈریں اور اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔

## حلِ لغات

بِعَهْدِ اللّٰهِ ۔ مقصود میثاق شریعت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۵۵- وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۙ

۱۵۶- اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۙ

۱۵۷- اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا

۱۵۵- اور یہ کتاب ہے (یعنی قرآن) ہم نے نازل کی برکت والی ہے، سو تم اس پر چلو اور ڈرو، شاید تم پر رحم ہو ○ ف۱

۱۵۶- یہ اس لیے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے صرف دو ہی فرقوں (یہود و نصاریٰ) پر کتاب نازل کی گئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے غافل تھے ○

۱۵۷- یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی، تو ہم یہود و نصاریٰ سے زیادہ ہدایت پر ہوتے۔ سو اب تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آگئی ہے اور ہدایت و رحمت۔ سو اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ سو عنقریب ہم ان کو جو ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں۔ ان کے منہ موڑنے کے بدلے میں بُری سزا

ف۱

قرآن حکیم کتاب مبارک ہے یعنی اس کے استفادے سے خیر و برکت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور یہ خوش اعتقادی نہیں، حقیقت ہے جب بھی اس پر عمل کیا گیا ہے اس نے اپنے معجزات و خوارق سے دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ آج جس قدر زندگی، جس قدر روشنی اور بیداری نظر آ رہی ہے۔ یہ قرآن ہی کا طفیل ہے۔

## حل لغات

دِرَاسَۃ۔ پڑھنا، مطالعہ کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ○

١٥٨- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ
يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ
يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ
نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا
خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○

١٥٩- اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ
كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ
اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○

١٦٠- مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ

کی سزا دیں گے ○ ف۱

١٥٨- کیا یہ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب اُن کے پاس آئے یا کوئی نشانی تیرے رب کی ظاہر ہو حالانکہ جس دن تیرے رب کی ایک نشانی ظاہر ہوگی کسی کا ایمان مفید نہ ہوگا۔ جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا۔ یا اپنے ایمان میں پہلے سے کچھ بھلائی نہ کی تھی۔ تو کہہ دو منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں ○ ف۲

١٥٩- جنھوں نے اپنے دین میں راہیں نکالیں اور کئی فرقے ہو گئے۔ تجھے ان سے کیا کام، اُن کا معاملہ خدا کی طرف ہے پھر وہ انہیں جتا دیگا جو وہ کرتے تھے ○ ف۳

١٦٠- جس نے نیکی کی۔ اُس کے لئے دس گنا

ف۱

قرآن حکیم بھی ہے ھدایت و رحمت بھی۔ یعنی دلائل و براہین کا مجموعہ ہے۔ رشد و ہدایت کا مرجع ہے اور رحمت ایزدی کا اعلان۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص تکذیب کرتا ہے تو اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے۔

ف۲ مقصد یہ ہے کہ اس درجہ وضاحت و تفصیل کے بعد بھی جو نہیں مانتے تو کیا فرشتوں کا انتظار ہے۔ کہ آئیں اور ان کی روحوں کو قبض کریں۔ یا عذاب الٰہی کے منتظر ہیں۔ یا یہ چاہتے ہیں کہ قیامت آ جائے۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب قیامت آ گئی۔ تو اس وقت کا پچھتاوا کام نہیں آئے گا۔

اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ سے مراد عذاب الٰہی مراد ہے یعنی خدا اپنی قوتوں کے ساتھ آئے۔ جاہ و جلال کا مظاہرہ کرے اور ان کو چشم زدن میں غارت کر دے۔

## فرقہ بندی منظور نہیں!

ف۳

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ وہ آئیں اور خدا کے مقدس علم پر سب کو جمع کر جائیں۔ اس لئے طبعاً انہیں گروہوں اور جماعتوں میں تقسیم ہو جانا ناپسند ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمام لوگ توحید کے مضبوط رشتہ کے ماتحت ایک مقام میں سب ایک ہو جائیں۔ ان کی ذاتی مصلحتیں اور ذاتی مفاد فنا ہو جائیں تمام کائنات انسانی ایک وحدت ایک نظام اور ایک رنگ میں نظر آئے سب خدا کے پرستار ہوں۔ سب کا مقصد اللہ کے دین کی پیروی اور فرمانبرداری ہو۔ کوئی اختلاف اور کوئی امتیاز باقی نہ رہے۔ اس آیت کا یہی مقصد ہے کہ حضور کو فرقہ بندی سے کچھ تعلق نہیں۔ حضور نسل انسانی کو ایک مرکز توحید پر اکٹھا کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ مگر تعجب یہ ہے کہ آج حضور ہی کی ذات مختلف گروہوں اور جماعتوں میں منقسم ہے۔

## حل لغات

يَصْدِفُوْنَ۔ صدف۔ اعراض کو صدف کہتے ہیں۔ [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ○
١٦١- قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا
مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○
١٦٢- قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
١٦٣- لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○
١٦٤- قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا
وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ

ہے۔ اور جس نے بدی کی۔ وہ صرف بدی کے برابر سزا پائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ○ ف١

١٦١- تُو کہہ۔ میرے رب نے مجھے سیدھی راہ سُجھائی ہے۔ صحیح دین ملّت ابراہیم جو ایک طرف کا تھا۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھا ○

١٦٢- تُو کہہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا، اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کیلئے ہے ○

١٦٣- اُس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے یہی حکم ملا ہے۔ اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ ف٢

١٦٤- تُو کہہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں اور وہ ہر شے کا رب ہے، اور جو شخص بُرا کام

ف١

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بدرجۂ غایت کریم و غفور و رحیم ہے، وہ چاہتا ہے کہ سب کو اپنی آغوش رحمت میں لے لے اور کوئی نفس انسانی جہنم کی آگ میں نہ جلے، نیکیوں کا دس گنا بڑھ جانا ایک شکل ہے اس کے التفات سامی کی۔ ورنہ دراصل اس کا ارادہ یہی ہے کہ اس کے بندے رحمت و بخشش کے خزانۂ عظیم سے محروم نہ رہیں ●

## معیارِ حیات کی بلندی

ف٢ ان آیات میں زندگی کا جو معیار اور نصب العین پیش کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ کشاکش حیات کا ہر نشیب و فراز، تگ و دو کی ہر قسم اور قربانی کی ہر شکل اللہ کے لئے مختص ہو، مسلمان کا جینا اور مرنا اللہ کے لئے ہو، اس کی عبادتیں اور نمازیں رب العزت کے لئے وقف ہوں، اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کے لئے ہو، اللہ کے دین کے لئے ہو، یعنی مسلمان کی اللہ سے الگ کوئی زندگی نہیں، کوئی انفرادی خواہش نہیں۔ کوئی ذاتی مطلب اور مفاد نہیں ●

یہ خلوص و احسان کا آخری مقام ہے، توحید و تفرید کا صحیح مطلب ہے اور خدا پرستی کا سچا اظہار ہے۔ یہ نہیں، تو سمجھ لیجئے، ریاکاری ہے اور فریب ●

## حلِ لغات

قِیَمًا۔ وہ نظام حیات۔ جو محمود، متین اور محمود ہو
کے لئے بلحاظ قوام و اساس کے ہو ●

كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ○

کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے اور کوئی کسی کا
بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر تمہیں اپنے رب کی
طرف لوٹنا ہے، سو وہ تمہیں جتائے گا جس میں
تم اختلاف کرتے تھے ○ ف۱

۱۶۵ - وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ
وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ
لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ○

۱۶۵ - اور اسی نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا۔
اور بعض کے بعض پر درجے بلند کیے، تاکہ
اپنے دیئے ہوئے میں تمہیں آزمائے۔ بیشک
تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور بیشک
بخشنے والا مہربان ہے ○ ف۲

(۲۰۶) آیاتها سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ (۳۹) رُكُوْعَاتُهَا (۲۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱ - الٓمّٓصٓ ○

۲ - كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ

## (۷) سورۂ اعراف

(شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱ - الٓمّٓصٓ ○

۲ - یہ کتاب ہے جو تیری طرف نازل کی گئی، سو تیرے

## ذاتی ذمہ واری کا احساس

ف۱

قرآن حکیم نے مذہب کا جو تخیل پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے، کہ ہر شخص بجائے خود ذمہ دار ہے۔ کفارہ اور سفارش کا ذریعہ شفاعت غلط ہے تناسخ باطل ہے۔ کیونکہ ہر شخص بذات اور بعین اپنے حسابات اور اعمال کا کفیل ہے۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى بالکل حقیقت نفس الامری ہے۔

ف۲

اس ایک آیت میں تین حقائق کی جانب اشارہ ہے۔

(۱) یہ واقعہ ہے، کہ اللہ نے مسلمان کو خلعت خلافت دے کر بھیجا ہے۔

(۲) یہ ایک صداقت ہے کہ باہمی امتیاز اور تفاضل موجود ہے۔

(۳) یہ ایک سچائی ہے کہ خدا اعمال پر جزا و سزا دیتا ہے۔ وہاں نیک اور صالح بندوں کے لئے انتہا درجہ کا غفران بھی ہے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○

۲- اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○

۴- وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ○

۵- فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○

۶- فَلَنَسْــَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْــَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ○

۷- فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا

تیرا دل تنگ نہ ہو، تاکہ تو اس کتاب کے ذریعے لوگوں کو ڈرائے، اور مومنین کے لئے نصیحت ہو ○ ف ۱

۳- جو تمہارے رب سے تم پر اُترا، اُسی پر چلو اور اُس کے سوا دوستوں کی پیروی نہ کرو۔ تم بہت تھوڑا دھیان کرتے ہو ○ ف ۲

۴- اور ہم نے کتنی بستیاں ہلاک کیں ... راتوں رات یا دوپہر کو جب وہ سوتے تھے اُن پر ہمارا عذاب آ گیا

۵- سو جب ہمارا عذاب اُن پر آیا۔ وہ کچھ نہ پکار سکے۔ بجز یہی کہا، کہ ہم ظالم تھے ○ ف ۳

۶- سو جن کی طرف رسول بھیجے گئے ہم اُن سے پوچھیں گے اور رسولوں سے بھی پوچھیں گے

۷- پھر ہم اُن کو اپنے علم سے سب احوال سنائیں گے

ف ۱

یہ سورۂ اعراف کی پہلی آیت ہے۔ اعراف ایک مقام ہے۔ جنت اور دوزخ کے بین بین۔ اس سورت میں چونکہ اس مقام کا ذکر ہے۔ اس لئے اس کا نام اعراف ہے۔

آیت میں قرآن حکیم کا تعارف ہے، کہ مومنوں کے لئے اس میں ذکر و نصیحت کا ذخیرہ وافر ہے۔ اور حضورؐ کی بے پناہ شفقت کا اظہار کہ آپ کو بے حد رُوحانی تکلیف ہوتی ہے جب کہ لوگ اس نسخۂ کیمیا کو ٹھکرا دیتے ہیں اور نہیں اپناتے۔

## دعوتِ حق

ف ۲ مقصد یہ ہے کہ سب لوگ صرف کلامِ الٰہی کے ماننے کے مکلف ہیں۔ اس کو ترک کر کے دیگر ارباب کی پیروی گمراہی ہے۔ اسلام انسان کو حریت و آزادی کی تلقین کرتا ہے۔ وہ دُنیا میں صرف اللہ کا محکوم ہے۔ اس کی گردن میں بجز اس کے اور کسی کا طوقِ عقیدت نہیں۔

ف ۳ یعنی جب لوگوں نے احکامِ الٰہی کو تمرد و سرکشی کی وجہ سے ٹھکرا دیا ہے، تو عذاب نے آگھیرا ہے۔ رات کو سوئے ہیں اور پھر نہیں اُٹھے یا دن کو دوپہر کے وقت لیٹے ہیں اور خدا کی غیرت جوش میں آئی بستیاں اُلٹ گئیں، اور پیوندِ خاک ہو گئے۔

فَلَنَسْــَٔلَنَّ سے مراد یہ ہے، کہ یہ سب کچھ اتمامِ حجت کے بعد ہو گا۔ مجرم پکار اُٹھیں گے کہ واقعی ہم سزاوار تعزیر تھے، اور انبیاء پکار اُٹھیں گے کہ ہم نے تمام احکام بلا کم و کاست ان تک پہنچائے۔

## حل لغات

بَیَاتًا سوتے وقت۔ بیات کے معنی رات گزارنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غَآئِبِيْنَ ۝

۸- وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ ۚ فَمَنْ
ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝

۹- وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝

۱۰- وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَ
جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

۱۱- وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ
ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ

کہیں غائب نہ تھے ۝

۸- اور اُس دن تول حق ہے۔ سو جن کی تول
بھاری ہوگی۔ وُہی نجات پائیں
گے ۝

۹- اور جن کی تول ہلکی ہوگی۔ سو وُہی ہیں،
جنہوں نے اپنی جانیں خسارہ میں ڈالیں کیونکہ
ہماری آیات پر ظلم کرتے تھے ۝

۱۰- اور ہم نے تمہیں زمین میں جگہ دی اور
اُس میں تمہارے لئے روزیاں پیدا کیں،
تم تھوڑا شکر کرتے ہو ۝

۱۱- اور ہم نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں صورت دی
پھر ہم نے فرشتوں کو کہا۔ کہ آدم کو سجدہ
کرو۔ سو اُن سب نے سجدہ کیا۔ لیکن ابلیس

## وزنِ اعمال

ف اعمال کا وزن مقرر ہوگا۔ وہ لوگ جن کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے، بخشش و رحمت کے سزاوار ہوں گے، اور جن کے اعمال میزان پر پورے نہ اتریں گے۔ گھاٹے اور ٹوٹے میں رہیں گے مگر اعمال کے وزن کی صورت کیا ہوگی ہمیں یہ نہیں بتلایا گیا۔ کیونکہ اس کا تعلق عالمِ غیب سے ہے۔ البتہ مکافاتِ عمل کے اصول کے مطابق ہمیں یقین ہے، کہ محاسبہ قطعی ہوگا۔ اور پورے پورے انداز سے ہوگا۔

## حلِ لغات

مَكَّنّٰكُمْ۔ مصدر تمکن۔ ثبات، قرار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝

۱۲- قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ
اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ
مِنْ طِيْنٍ ۝

۱۳- قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ
لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ
اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

۱۴- قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ۝

۱۵- قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝

۱۶- قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ
لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

سجدہ کرنے والوں میں نہ تھا ۝ ف۱

۱۲- فرمایا کہ تجھے کس چیز نے روکا کہ تو نے سجدہ کیا
جب میں نے تجھے حکم دیا۔ بولا میں اُس سے بہتر ہوں
تو نے مجھے آگ سے اور اُسے مٹی سے
بنایا ہے ۝ ف۲

۱۳- فرمایا۔ یہاں سے نیچے اُتر۔ تجھے لائق
نہیں کہ تو یہاں تکبر کرے۔ نکل۔ تو
ذلیلوں میں ہے ۝

۱۴- بولا۔ جی اُٹھنے کے دن تک مجھے
مہلت دے ۝

۱۵- فرمایا۔ تجھے مہلت ملی ۝

۱۶- تب بولا۔ اس سبب سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے
تیری سیدھی راہ کے اوپر آدمیوں کی تاک میں بیٹھوں گا

## نوعِ انسانی کی عزت و حرمت

ف۱

خَلَقْنٰكُمْ اور ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ میں تمام
انسانوں کو مخاطب فرمایا ہے اور اس کے بعد حضرت
آدمؑ کا ذکر۔ اس کے صاف صاف معنی یہ ہیں کہ
گو فرشتے آدمؑ کے سامنے جھکے۔ مگر مقصد نوع
انسانی کا اعزاز تھا۔ اور یہ بتانا تھا کہ کنفی اس
عزت افزائی میں تمام بنی آدمؑ شریک و سہیم ہیں
یعنی انسان اس درجہ معزز و مفتخر ہے۔ کہ
کائنات کا حصہ اعلیٰ جھکے بندوں اس کی
فضیلت و تمجید کا اعتراف کرتا ہے ؕ
شیطان کی نافرمانی کے معنی یہ ہیں کہ جو
تمہارے سامنے نہ جھکیں۔ انہیں مطیع کرنے
کی خود کوشش کرو ؕ

آدمؑ اور شیطان کے قصہ کو بار بار مختلف
اسالیب میں بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ
ایک طرف تو انسان اپنے مرتبہ و مقام کو سمجھے
دُوسری جانب اسے یہ معلوم ہو۔ کہ حق و باطل میں
ہمیشہ سے آویزش چلی آئی ہے اور مومن وہ
ہے جو باطل شیطان کی پیروی نہ کرے ؕ

ف۲

شیطان کا یہ استدلال اس لئے صحیح نہیں
ہے کہ عزت و شرف خدا کی اطاعت و فرمانبرداری
میں ہے اصل و جنس کے لحاظ سے نہیں ؕ
آدمؑ اس لئے احترام و فضیلت کا مستحق
ہے۔ کہ اس نے عہد الست کا جواب لبیک
کہنے سے دیا۔ اور شیطان اس لئے راندۂ
درگاہ و رب جلیل ہے کہ اس نے شرک کی اطاعت
سے سرتابی کی ؕ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۷- ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ○

۱۸- قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

۱۹- وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

۲۰- فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ

۱۷- اور اُن پر آگے اور پیچھے، اور داہنے اور بائیں سے آؤں گا، اور تُو اُن میں بہتوں کو شکرگزار نہ پائے گا ○ ف۱

۱۸- فرمایا یہاں سے نکل بُجے حال ہو راندہ ہو کر۔ اُن میں سے جو تیرے تابع ہوگا۔ میں تم سب سے دوزخ بھر دوں گا ○

۱۹- اور اے آدمؑ، تُو اور تیری بیوی جنّت میں رہو۔ اور تم دونوں جہاں سے چاہو، کھاؤ، مگر اس درخت کے پاس نہ جائیو۔ ورنہ تم ظالموں میں ہو جاؤ گے ○

۲۰- پھر شیطان نے اُنہیں بہکایا، تاکہ اُن کی شرمگاہیں جو اُن سے چھپی ہوئی تھیں،

ف۱

مقصد یہ ہے کہ شیطان ہر طریق سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہر جانب سے حملہ آور ہوتا ہے نیک اور شاکر وہ ہے جو اس کے دامِ تزویر میں نہیں پھنستا۔

---

## حلِ لغات

اَیْمَان۔ جمع یمین دائیں جانب۔

شَمَآئِلِهِمْ۔ جمع شمال۔ بائیں طرف۔

مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ذائم۔ انتہائی عیب دحر۔ یعنی ذلیل کر کے نکال دینا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا
عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا
مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝
۲۱ - وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ
النّٰصِحِيْنَ ۝
۲۲ - فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا
الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا
وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ
اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ
وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝
۲۳ - قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ

اُن پر ظاہر کر دے اور کہا تمہارے رب نے جو تمہیں اس
درخت سے منع کیا ہے تو صرف اس لیے کہ تم دونوں کہیں فرشتے نہ بن جاؤ
یا تم دونوں ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ ف۱
۲۱ - اور اُس نے اُن سے قسم کھائی، کہ البتہ میں
تمہارا خیر خواہ ہوں ○
۲۲ - سو فریب سے اُنہیں کھینچ لیا۔ پھر جب دونوں نے
درخت چکھا، تو اُن کی شرمگاہیں اُن پر ظاہر ہو گئیں
اور وہ دونوں باغ کے پتے اپنے اوپر جوڑنے
لگے۔ اور اُن کے رب نے اُن کو پکارا۔ کیا
میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہ کیا تھا
اور نہ کہا تھا، کہ شیطان تمہارا صریح
دشمن ہے ○ ف۲
۲۳ - دونوں بولے اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

ف۱

آدمؑ اور اس کی بیوی کو اولاً جنت میں جگہ دی گئی تاکہ ان کو معلوم ہو کہ ان کا اصلی مقام جنت ہے؛ شرط یہ قرار دی، کہ شاخ الٰہی درخت کا استعمال نہ کریں یہ درخت کون تھا؟ صحیح طور پر معلوم نہیں۔

مقصود یہ تھا، کہ جب تک اطاعت شعار رہیں گے خدا کے حضور میں رہیں گے۔ اور جب نافرمانی کریں گے اُس کی رحمتوں سے دور ہو جائیں گے۔

شجرة کے معنی بعض لوگوں نے جھگڑے کے کیے گئے ہیں۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ علاوہ اس کے بعد جو ذوق شجرة کی تاثیر بتائی ہے اُسے تنازع اور جنگ سے کوئی تعلق نہیں۔ لغتہً شجرة بالتشاجر کا اطلاق ملازمت و مخالفت پر نہیں ہوتا۔

## احساسِ عریانی

ف۲

معلوم ہوتا ہے جنت میں آدمؑ اور حواؑ کی زندگی نہایت پاکیزہ اور معصومانہ تھی۔ وہ جنسی جذبات سے ناآشنا تھے۔ حجاب جنس کے مفہوم سے بالا تھے، جب شیطان نے دھوکا دیا۔ اور اُنہوں نے خلود و ملکیت کے فریب میں آکر شجر ممنوعہ کو استعمال کر لیا۔ تو ننگے ہو گئے۔ عریانی کا احساس ہونے لگا۔ اور جنت کے پتوں سے ستر ڈھانکنے لگے۔

بات یہ ہے کہ انسانی نفسیات میں یہ کمزوری ہے کہ جس بات سے روکا جائے اس کے متعلق خواہ مخواہ دل میں تجسس پیدا ہوتی ہے اور دل میں یہ سوال چٹکیاں لیتا ہے۔ کہ آخر اس میں کیا حکمت ہے شیطان نے انسان کی کمزوری سے فائدہ اُٹھایا۔ اور کہہ کر بہکایا، کہ ضرور ہو اس میں یہ لذت ہے کہ کہیں تم بھی ہمیشہ دنیا کے قاعدوں سے مستفید نہ ہو جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم بیشک نقصان کاروں میں ہوں گے ○

۲۴ - قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○

۲۴ - فرمایا نیچے اترو، تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو گے۔ اور تم کو زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور فایدہ اٹھانا ہوگا ○

۲۵ - قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ ع ۲

۲۵ - فرمایا۔ تم اسی میں جیو گے، اور اسی میں مرو گے۔ اور اسی میں سے نکلو گے ○ ف

۲۶ - يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۚ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○

۲۶ - اے بنی آدم۔ ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے جو تمہاری شرمگاہیں چھپاتا ہے اور زینت اور پرہیزگاری کا لباس، بہتر ہے یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ شاید وہ لوگ دھیان کریں ○

۲۷ - يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ

۲۷ - اے بنی آدم۔ تمہیں شیطان نہ بہکا دے

## فروگذاشت

ف اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم نے فوراً غلطی کا احساس کر لیا۔ اور اللہ سے معافی مانگی۔ یہی فرق ہے انبیاء میں اور عام انسانوں میں کہ انبیاء علیہم السلام فوراً اپنی فروگذاشتوں کو محسوس کر لیتے ہیں۔ اور جھکی حالت میں عفو خواہ ہوتے ہیں۔ اور عام انسان یا تو گناہوں پر متنبہ نہیں ہوتے۔ اور یا تنبیہ کے بعد خدا کے آگے جھکتے نہیں۔

یہ فروگذاشت محض اجتہادی ہے۔ اور نیک نیتی سے ہے۔ آدم کا خیال تھا۔ کہ ممانعت شاید کسی عرصہ کے لئے ہے۔ یعنی اس لئے کہ میرے دل میں اس کے استعمال کی شدید خواہش پیدا ہو۔ ملکیت یا خلود کی خواہش در اصل اللہ کے تقرب کی خواہش ہے۔ شیطان نے آدم کو یہ سمجھایا تھا۔ کہ اس طرح سے تم اللہ کے اور قریب ہو جاؤ گے۔ ظاہر ہے یہ مقصد بجائے خود نہایت نیک اور بلند ہے۔ مگر اللہ کو منشاء چونکہ یہ نہیں تھا، اس لئے اسے لغزش قرار دیا۔

یاد رہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام جب کبھی نسیان فرماتے ہیں۔ تو ان کے سامنے ایک عالی اور بلند چیز ہوتی ہے۔ مگر خدا کا مقصد چونکہ وہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اسے غلطی کہا جاتا ہے۔ یعنی نفس واقعہ کے لحاظ سے نیت کے لحاظ سے نہیں۔ کیونکہ خدا کے پیغمبر ہوائے نفس کے تابع نہیں ہوتے۔ ان سے اس قسم کا گناہ کبھی سرزد نہیں ہوتا۔ کہ جذبات کی پیروی ہو۔ یعنی نیت پست اور بلند نہ ہو۔ کیونکہ انہیں دنیا کے لئے اسوہ اور نمونہ بنکر بھیجا جاتا ہے۔ وہ عام انسانوں کی بہ نسبت اونچے ہوتے ہیں۔ وہ عفت و عصمت کا پیکر ہوتے ہیں۔ وہ اگر خدا کے حکم کو نہ مانیں، تو پھر

(باقی بر صفحہ ۳۶۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا
سَوْاٰتِهِمَا ۚ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ
قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۚ اِنَّا
جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ○
۲۸ ۔ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا
وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا
بِهَا ۚ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ ۚ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
۲۹ ۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا
وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

جیسے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا
ان کے کپڑے ان پر سے کھینچتا تھا، کہ ان کو ان کی
شرمگاہیں دکھلائے۔ شیطان اور اس کی قوم
تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں کہ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ
سکتے۔ ہم نے شیطانوں کو بے ایمانوں کا دوست
بنا دیا ہے ○
۲۸ ۔ اور جب کوئی عیب کا کام کرتے ہیں، تو کہتے ہیں
کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسے ہی کام کرتے پایا ہے۔ اور خدا نے
ہمیں ایسا حکم دیا ہے۔ تو کہہ خدا بدی کا حکم نہیں
دیا کرتا۔ کیا تم خدا کی نسبت وہ باتیں بولتے ہو
جن کا علم نہیں رکھتے ○ ف ا
۲۹ ۔ تو کہہ میرے رب نے انصاف کے ساتھ حکم دیا ہے،
اور ہر نماز کے وقت اپنے منہ سیدھے رکھو

بقیہ حاشیہ
اور کون مانے گا۔
بات یہ ہے کہ بعض اوقات
ان کے لئے امور دانست کا
استیلا مشکل ہو جاتا ہے،
وہ ایک بات کو بتقاضائے
نفس بشری اولے قرار دے
لیتے ہیں۔ مگر نفس نبوی فوراً
انہیں متنبہ کر دیتا ہے کہ یہ
صحیح نہیں۔ بس یہی لغزش
ہے۔ تسامح ہے۔ اس سے
زیادہ اور کچھ نہیں۔ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ ۔

[illegible]

ف ا اس آیت میں منکرین کا ذکر ہے
کہ وہ گناہوں پر اصرار کرتے ہیں اور
جب برائی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو
شرماتے نہیں، بلکہ اور دلائل گھڑتے
ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارے علماء
اور راہنماؤں نے ہمیں ایسا ہی بتایا
ہے۔ اور یہ کہ خدا نے بھی یہی تلقین
کی ہے۔ یعنی بدعات و رسوم کی
پیروی میں اللہ کو بطور سند و
حجت کے پیش کرتے ہیں اور
یہ نہیں جانتے کہ کہیں اللہ بھی
فواحش کی تعلیم دے سکتا
ہے؟ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ
كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝
٣٠ - فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ
عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝
٣١ - يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْرِفِيْنَ ۝
٣٢ - قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ
اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ
الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اُسے خالص اسی کے حکم بردار ہو کر پکارو،
جیسے اُس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا، ویسے تم دوسری بار پیدا ہو گے [ف۱]
٣٠ - اس نے ایک گروہ کو ہدایت کی اور ایک گروہ
پر گمراہی ثابت کر دی، انہوں نے اللہ کے سوا
شیطانوں کو دوست بنایا۔ اور سمجھتے ہیں
کہ وہ راہ پر ہیں ۝
٣١ - اے اولادِ آدم کی ہر نماز کے وقت اپنی
زینت (لباس) لے لیا کرو۔ اور کھاؤ پیو،
اور فضول خرچ نہ کرو۔ کہ وہ فضول خرچوں کو
پسند نہیں کرتا ۝ [ف۲]
٣٢ - تو کہہ اللہ کی زینت جو اس نے بندوں کے
لئے نکالی۔ اور کھانے کی پاک چیزیں کس نے
حرام کی ہیں۔ تو کہہ یہ چیزیں حیاتِ دنیا میں

ع

ف۱

مقصد یہ ہے کہ اللہ انصاف و عدل کے سوا
اور کسی بات کا حکم نہیں دیتا۔ وہ کہتا ہے۔ آؤ کہ یہ
اسی کے لئے کوشش کرو۔ اور اخلاص کے ساتھ
کیونکہ تمہیں اس کے حضور میں پیش ہونا ہے اور
جواب دینا ہے اپنے اعمال کا۔

## اسراف ممنوع ہے!

ف۲

یعنی زینت و آرائش ممنوع نہیں، اسراف ممنوع
ہے۔ اسلام کھانے پینے اور لباس میں کوئی قید
عائد نہیں کرتا۔ بہتر سے بہتر کھاؤ۔ اور اچھے سے
اچھا پہنو۔ خدا ناراض نہیں ہوتا۔ ہاں تمہاری
طاقت و وسعت کے مطابق ہونا چاہئے، یہ خوب
سوچ لو کہ کہیں فیشن کا شوق تمہیں تباہ تو نہیں
کر دے گا۔ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ سے مراد
یہ ہے کہ نماز کے وقت بہتر لباس پہن کر
پہنو۔
لباس کو زینت سے اس لئے تعبیر کیا ہے کہ
زینت بھی لباس کا ایک مقصد ہے۔ اس سے یہ
بھی معلوم ہوا کہ جو زینت تکلف ہو تو بہو، اسلام
پسند نہیں کرتا۔ اسلام خوش وضعی کو طبعاً
پسند کرتا ہے۔

## حلِّ لغت

اَلْمُسْرِفِيْنَ۔ الْمُسْرِف کے معنی حاجت سے زیادہ
اور بے تحاشا خرچ کرنے کے ہیں۔ اور کسی کام کے بے اندازہ
اور بے حد کرنے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔
اَلطَّيِّبٰت۔ جمع طیبۃ بمعنی پاک و حلال و
لذیذ۔ خلاف خبیث۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

مسلمانوں کے لئے ہیں، اور قیامت کو خاص انہیں کیلئے ہو جائیں گی، یوں ہم سمجھ داروں کو مفصل آیات سُناتے ہیں ۝

۳۳ - قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

۳۳ - تُو کہہ میرے رب نے سب بے حیائی کے کام ظاہر و پوشیدہ، اور گناہ اور ناحق کی زیادتی حرام کی ہے۔ اور یہ بھی حرام کیا ہے کہ تم اُس شئے کو جس کے بارہ میں خدا نے دلیل نازل نہیں کی، خدا کا شریک ٹھہراؤ۔ اور یہ کہ تم خدا پر وُہ باتیں بولو، جو تم نہیں جانتے ۝ ف۱

۳۴ - وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

۳۴ - اور ہر فرقہ کے لئے ایک وقت مقرر ہے، سو جب اُن کا وقت آئے گا، ایک ساعت کی بھی دیر یا جلدی نہ کر سکیں گے ۝ ف۲

۳۵ - يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ

۳۵ - اے اولاد آدم کی اگر تمہارے درمیان کے تم پاس

ف۱

مقصد یہ ہے، کہ فواحش ہر نوع کی حرام ہیں، چاہے وُہ ہوں، جن کا تعلق ظاہر سے ہے۔ اور چاہے وُہ ہوں جو بظاہر بُرائیاں نہیں ہیں، مگر بباطن بُرائیاں ہیں ۔

شرک کے متعلق ارشاد ہے، کہ یہ بے دلیل و بے برہان ہے یعنی بُت پرستی کے لئے عقلی و نقلی کوئی دلیل موجود نہیں۔ محض تقلید و عجز کا اثر ہے۔ عقلمند اور دانا لوگ توحید کے سوا اور کسی بات پر مطمئن نہیں ہوتے ۔

ف۲

یعنی ہر گروہ کے لئے اللہ نے مہلت کے کچھ دن مقرر کر رکھے ہیں۔ جب لوگ اس ڈھیل سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اور برابر گمراہی میں بڑھتے جائیں۔ تو پھر اللہ کا عذاب آجاتا ہے۔ جس میں ایک لمحے کا بھی توقف نہیں ہوتا ۔

## حلِّ لُغات

اَلْفَوَاحِش۔ جمع فَاحِشَۃٌ۔ یعنی ہر بدی جو حد سے گذر جائے۔ فحش کہتے ہیں، بدی کے حد سے گذر جانے کو ۔

سُلْطٰنًا۔ دلیل غالب ۔

www.KitaboSunnat.com



مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ
فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
۳۶ - وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا
عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝
۳۷ - فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى
اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ
أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ
الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ
رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوا أَيْنَ
مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ
اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا

رسول آئیں۔ اور میری آیات تمھیں سنائیں
تو جو کوئی ڈرا۔ اور درست ہوا۔ انھیں نہ کچھ خوف
ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ ف۱

۳۶ - اور جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اُن
سے تکبر کیا۔ وہی دوزخی ہیں۔ وہ اُس میں
ہمیشہ رہیں گے ○

۳۷ - سو اس سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے
خدا پر جھوٹ باندھا۔ یا اُس کی آیات کو جھٹلایا
وہ ہی لوگ ہیں کہ جن کو اُن کا حصہ جو کتاب میں
لکھا ہوا ہے مل کر رہیگا۔ یہاں تک کہ جب ہمارے
فرستادے (فرشتے) اُن کے پاس ان کی جانیں نکالنے آئیں گے
پوچھیں گے، وہ کہاں ہیں جنھیں تم خدا کے سوا
پکارتے تھے۔ یہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے۔ اور

## رسولوں کی آمد

ف۱ بنی آدم سے مراد آدم علیہ السلام کی
تمام اولاد ہے۔ انھیں ابتدائی تعلیمات کے
بعد کہا گیا ہے۔ کہ تمہارے پاس اگر رسول
اور پیغمبر آئیں تو ماننے میں تامل نہ کرنا۔ اس
لئے کہ اللہ کے نزدیک تقویٰ و اصلاح کا
معیار یہی ہے۔ کہ ہر صداقت کو قبول کیا
جائے۔

حضورؐ کے بعد یہ سلسلہ ختم ہے۔ کیونکہ آدم سے
لے کر حضورؐ تک نبوت جاری رہی۔ اب
بحوالہ خاتم النبیین نبوت کے تمام
دروازے مسدود ہیں۔ کیونکہ دین کامل ہو گیا
اور اللہ کی نعمتیں پوری ہو چکیں۔ اب کوئی حالت
منتظرہ باقی نہیں رہی۔

اس آیت سے بقائے نبوت کا ثبوت
بوجوہ غلط ہے :-

(۱) بنی آدم سے تعبیر آدمؑ کی تمام
اولاد ہے۔

(۲) اِمَّا حرف شرط ہے جس سے
وقوع و دوام مقصود نہیں ہو سکتا۔

(۳) رُسُل کا لفظ عام ہے غیر
انبیاء بھی اس میں داخل ہیں۔

(۴) ختم نبوت کی تصریحات موجود
ہیں۔

(۵) اجماع اُمت جزئیات نبوت کا
مخالف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○

۳۸ - قَالَ ادْخُلُوْا فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ
فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ
لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا
فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ
لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا
فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا
تَعْلَمُوْنَ ○

۳۹ - وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ
فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○

انھوں نے اپنی جانوں پر گواہی دی کہ وہ کافر تھے ○

۳۸ - اللہ کہے گا جنّوں اور آدمیوں کی اُمتوں
سمیت جو تم سے پہلے ہو گزری ہیں، تم بھی
آگ میں داخل ہو۔ جب ایک اُمت داخل ہوگی
دُوسری کو لعنت کرے گی۔ یہاں تک کہ جب سب
دوزخ میں مل جل چکیں گے، تو پچھلے پہلوں کے
حق میں کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہمیں انہی نے گمراہ
کیا تھا۔ سو انہیں آگ کا دُونا عذاب دے،
وُہ کہے گا سب کے لئے دُونا ہے مگر تم نہیں
جانتے ○ ف۲

۳۹ - اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے کہ تمہیں
ہم پر کچھ فضیلت نہیں ہے۔ سو تم بھی اپنے
اعمال کے سبب عذاب چکھو ○

## اعترافِ ندامت

ف۱ وہ لوگ جو دُنیا میں ظالم رہے۔ جنھوں نے اللہ کے رسُول کو نہ مانا۔ اور ضد اختیار کی۔ وہ جو قرآن کی تکذیب کرتے رہے۔ وہ جنھوں نے سرکشی اور غرور سے منہ موڑا۔ دُنیا میں بھی ذلیل رہیں گے۔ اور موت کے وقت بھی فرشتے آئیں گے اور رُوح قبض کریں گے۔ اُس وقت وہ پوچھیں گے وہ بت کہاں ہیں، وہ معبود کہاں ہیں۔ جن کو تم پکارا کرتے تھے۔ اُس وقت انھیں ندامت گھیرے گی۔ انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوگا۔ اور کہیں گے کہ بیشک ہم کافر رہے۔

ف۲ یہ عجیب بات ہے جب یہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے تو یہ چاہیں گے کہ وہ لوگ جنھوں نے ان کی گمراہی میں بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ بُری طرح پھنسیں۔ انھیں دوہرے عذاب میں دُکھ اُٹھاتے ہوئے دیکھیں۔ اس لئے کہیں گے۔ یا اللہ ان لوگوں نے ہمیں دنیا میں گمراہ کیا تھا۔ ان کو دُگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائے گا سب عذاب بھگت رہے ہیں مگر تمہیں علم نہیں۔ کمبختو! اگر دُنیا میں تمہیں اپنی گمراہی کا احساس ہوتا۔ تو ایک بات بھی تھی، اس عذاب الیم سے بچ جاتے۔ اب کیا فائدہ جو پڑے جھلس رہے ہو۔

یہ نہایت خوفناک منظر ہوگا۔ وہ لوگ جن سے دُنیا میں عقیدت تھی۔ جنہیں یہ لوگ خدا اور دیوتا سمجھتے تھے۔ جن کی پرستش کرتے تھے۔ جو ان کے معبود تھے۔ آج ان سے کلی انقطاع کا اعلان ہو رہا ہے۔ بلکہ ان کے عذاب کی سفارش کی جا رہی ہے۔ جو کہا جا رہا ہے، یہ ملعون ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں ہماری گمراہی کا باعث تھے۔

## حلِ لغت

اِدَّارَكُوْا۔ اصل میں تدارکوا تھا۔ دَرک کے معنی ہیں نیچا۔ درجہ صعود کے لئے ہے اور درک ہبوط کے لئے۔ جیسے جنت کے لئے درجات استعمال ہوتا ہے، اور جہنم کے لئے درکات۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۰ - اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ○

۴۰ - جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں، اور ان سے تکبر کیا، اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو، اور مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں ○

۴۱ - لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○

۴۱ - دوزخ اُن کا بچھونا ہے اور اُن کے اوپر بالاپوش ہے، اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ○ ف۱

۴۲ - وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

۴۲ - اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے، اور ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ وہی جنت میں جائیں گے۔ اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے ○

ف۱

آیت کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ جو متکبر ہیں جو محض سرکشی اور نخوت کی وجہ سے صداقت کی نعمت سے محروم ہیں۔ جو دنیوی جاہ و جلال کے لئے دنیوی حظوظ و لذات کے لئے اسلام کے رابطہ عقیدت کو زینت گھر نہیں کرتے۔ وہ مجرم اس امر کے قابل نہیں، کہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہوں۔ جس طرح اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہیں گزر سکتا، اسی طرح ان کے لئے آسمان کے دروازے بند رہیں گے ۔

## حل لغات

اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ جمع باب۔ دروازہ، راستہ ۔

اَلْجَمَلُ کے معنی عام مترجمین نے اونٹ کے کئے ہیں۔ اس لئے کہ یہ معنی زیادہ متبادر نہیں ۔ اَلْجُمَّلُ موٹے رسے کو بھی کہتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح معنی ہیں، کیونکہ اس طرح سوئی اور رسے میں ایک تلازم قائم رہتا ہے ۔ سَمٌّ کے معنی ناکہ اور سوراخ کے ہیں ۔

غَوَاشٍ ۔ جمع غَاشِيَةٌ اوپر اوڑھنے والی چیز، جس سے بدن ڈھک جائے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٤٣۔ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○

٤٤۔ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ

٤٣۔ اور اُن کے دلوں کی خفگی بھی ہم کھینچ کے نکال ڈالیں گے، اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اس جنت کی راہ بتائی تھی، حالانکہ ہم ہرگز راہ نہ پا سکتے تھے اگر اللہ ہمیں راہ نہ بتاتا۔ ہمارے رب کے رسول ضرور سچی بات لائے تھے۔ اور اُن کو آواز دی جائے گی کہ یہی جنت ہے جس کے تم اپنے عمل کے بدلے وارث ہوئے ○ ف۱

٤٤۔ اور جنت والے دوزخیوں کو پکار کے کہیں گے کہ جو وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا ہم نے اُس کو سچ پایا۔ کیا تم نے بھی وہ وعدہ جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا سچ پایا؟ ف۲ وہ کہیں گے ہاں، پھر ایک پکارنے والا اُن کے درمیان میں پکارے گا کہ ظالموں

### ف۱

غلؔ کے معنی باہمی عداوت و دشمنی رکھنے کے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جنت کی زندگی میں دلوں میں غبار نہیں رہے گا۔ دل صاف ہوں گے اور ہر شخص پاکیزگی اور معصوم زندگی بسر کرے گا۔ نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم سے غرض یہ ہے کہ وہاں بھی دل اور آپس میں صاف رہنے چاہئیں۔ مگر یہاں کدورت ہے۔ عداوت و بغض کی آگ سینے میں بھڑک رہی ہے تو پھر یہیں سمجھ لینا چاہئے کہ خدا کے قرب کی استعداد ہم میں موجود نہیں۔

## سچے وعدے

### ف۲

اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں اہل جنت اعتراف کریں گے کہ ہمیں جنت میں وہ سب کچھ میسر ہے، جس کا وعدہ تھا۔ اہل جہنم سے پوچھیں گے، کیا تمہیں بھی موعودہ سزا مل رہی ہے؟ وہ کہیں گے، کیوں نہیں، ہم بھی سزا بھگت رہے ہیں۔ پکارنے والا پکارے گا، کہ یہ لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہیں۔ ان پر اللہ کے عتاب کی نگاہیں پڑ رہی ہیں۔

## حل لغات

مُؤَذِّنٌ سے مراد فرشتہ ہے، جو اہل جہنم کا تعارف کرائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ
۴ - الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۘ
۴ - وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ
رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ
وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ
يَطْمَعُوْنَ ۝
۴ - وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ
اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا
تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
۴ - وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ

پر خدا کی لعنت ہو ○
۴۵ - جو لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے، اور اس
میں کجی تلاش کرتے، اور آخرت کے
منکر ہیں ○
۴۶ - اور اُن کے درمیان ایک دیوار ہے اور اعراف
پر کچھ آدمی ہیں جو ہر ایک کو اُن کی پیشانی سے پہچانتے
ہیں، اور اہل جنت کو پکار کے کہیں گے سلامتی ہو
تم پر، یہ ابھی جنت میں نہیں داخل ہوئے
اور اُمید وار ہیں ○ ف۱
۴۷ - اور جب اُن کی آنکھیں اہل دوزخ کی طرف
پھیری جائیں گی، کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں
ظالم قوم میں شامل نہ کر ○
۴۸ - اور اہل اعراف کچھ لوگوں کو جنہیں وہ اُن کے

## اعراف

ف۱ جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک برزخ ہوگا جسے
قرآن کی اصطلاح میں اعراف کہا جاتا ہے۔ ان آیات سے
معلوم ہوتا ہے، وہاں ایسے لوگ ہوں گے، جو جنت میں
داخل نہیں ہو سکے۔ جن کو یہ معلوم نہیں کہ ہمیں کہاں رکھا جائیگا
جنت والوں کو دیکھ کر وہ خوش ہوتے ہیں اور جہنم والوں
کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ اُن کی خواہش یہ ہے، کہ جنت
میں رہیں ۔

بات یہ ہے کہ دُنیا میں تین قسم کے لوگ ہیں، ایک وہ ہیں
جن تک اسلام کی دعوت پہنچی، اور انہوں نے قبول کر لی، ایک
وہ ہیں جن تک اسلام پہنچا مگر وہ بدبختی کی وجہ سے محروم رہے
ایک وہ ہیں جن تک یا تو صحیح اسلام پہنچا نہیں، یا پہنچا مگر غلط صورت
میں، لیکن بجائے خود وہ نیک تھے۔ ہر حالت میں وہ سچے
دین کی لگن دل میں موجود رکھتے اور کوشش کرتے رہے، کہ اسلام
کے دین کو معلوم کریں۔ اسی اثنا میں موت آگئی۔ زندگی نے
زیادہ دیر تک وفا نہ کی۔ اور انہیں حق شناسی کا موقعہ نہ ملا۔ ایسے
لوگ ظاہر ہے جہنم میں نہیں جائیں گے۔ جنت کے بھی
مستحق نہیں ہیں۔ لہٰذا مقام اعراف میں رکھے جائیں گے
اسلام دین فطرت ہے، وہ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اس
لئے ضرور تھا۔ کہ ایسے نیک لوگ جو معذور ہیں۔ جہنم کے
عذاب سے بچ جائیں۔ اور ایک گونہ راحت میں رہیں ۔

## حلِ لغات

حِجَابٌ۔ پردہ، برزخ ۔
سِيْمٰىهُمْ۔ یعنی نشان و علامت، مجازاً بمعنے
پیشانی ۔

www.KitaboSunnat.com



رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا
مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝
۴۹۔ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ
اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا
خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝
۵۰۔ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ
الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ۝
۵۱۔ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ
لَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔ پکار کے
کہیں گے کہ تم کو جمع کرنا اور تکبر کرنا تمہارے
کام نہ آیا ۝
۴۹۔ کیا یہ وہی شخص ہیں جن کے بارے میں تم قسم کھا
کر کہا کرتے تھے کہ اللہ ان پر رحم نہ کرے گا۔ جاؤ جنت میں
تم پر کچھ خوف نہیں، اور نہ تم غمگین ہو گے ف۱ ۝
۵۰۔ اور دوزخی اہل جنت کو پکار کر کہیں گے
کہ ہمارے اوپر کچھ پانی ڈالو۔ یا جو رزق
اللہ نے تمہیں دیا۔ اس میں سے ہمیں بھی کچھ دو
وہ کہیں گے یہ دونوں چیزیں اللہ نے کافروں
پر حرام کی ہیں ۝
۵۱۔ جنہوں نے اپنا دین کھیل تماشہ ٹھہرا لیا
تھا۔ اور انہیں حیات دنیا نے فریب دیا تھا

ف۱ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ سے
پہلے محذوف ہے
عبارت سے سمجھ میں آجاتا ہے
کہا گیا ہے کہ جنت
میں داخل ہو جاؤ۔
فالیوم ننسٰھم سے مراد
یہ نہیں کہ اللہ ان کو بھول
جائے گا۔ کیونکہ وہ نسیان
سے بلند ہے۔ مقصد
یہ ہے کہ ان سے بالکل اس
قسم کا سلوک روا رکھا جائے
گا کہ گویا ہم بھول گئے ہیں۔

حل لغت

حَرَّمَهُمَا۔ تحریم سے ماضی
ہے یعنی اللہ نے روک رکھا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ
يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
يَجْحَدُوْنَ ○
۵۲ - وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى
عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ○
۵۳ - هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ
يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ
رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ
شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ
فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ
قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

سو آج ہم انہیں بھلا دیں گے جیسے وہ اپنے اس
دن کی ملاقات کو بھولے تھے اور جیسے ہماری
آیات کا انکار کرتے تھے ○
۵۲ - اور ہم نے اہل مکہ کو کتاب پہنچائی ہے جس کو
ہم نے علم کے ساتھ مفصل بیان کیا ہے، وہ مومنین کے
لئے ہدایت اور رحمت ہے ○
۵۳ - کیا اہل مکہ اسی انتظار میں ہیں کہ قرآن کا انجام
دیکھیں جس دن اس کا انجام کار آئے گا تو جو اسے
پہلے بھول رہے تھے کہیں گے بیشک ہمارے
رب کے رسول ہمارے پاس سچی بات لے کر آتے تھے
اب کوئی ہمارے شفیع ہیں کہ ہماری شفاعت کریں؟
یا ہم دنیا میں واپس کو جائیں کہ جو کچھ ہم کیا کرتے تھے
اس کے خلاف عمل کریں، بیشک انہوں نے اپنی جانوں کا نقصان کیا

ف ۱
مقصد یہ ہے کہ قرآن حکیم نہایت
تفصیل سے دلائل بیان کرتا ہے۔ علم و
ہدایت کی باتیں تکمیل اور جامعیت کے
ساتھ دہراتا ہے۔ اس پر بھی جو لوگ نہ
مانیں۔ تو کیا پھر انجام کار کا انتظار
ہے۔

جب وہ وقت آ پہنچے گا۔ اس وقت
پچھتائیں گے۔ مگر کچھ نہ ہو سکے گا
یہ چاہیں گے۔ دوبارہ مہلت مل جائے
یا ان کی بخشش کی سفارش کریں،

اور یہ دونوں باتیں وہاں نہ ہو سکیں
گی۔ کیونکہ حجت تمام ہو چکی
ہے۔

## حَلِّ لُغات

تَاْوِيْل ۔ انجام، عاقبت، حقیقت
معنی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○
٥٤ - إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي
الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ
مُسَخَّرٰتٍۢ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْأَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ○
٥٥ - ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○
٥٦ - وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ
إِصْلٰحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ
إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ

اور جو جھوٹ باندھتے تھے اُن سے گم ہو گیا ○
۵۴۔ تمہارا رب اللہ ہے، جس نے آسمان
اور زمین چھ دن میں (ف۱) بنائے۔ پھر عرش پر
قرار پکڑا۔ وہ رات کو دن سے
ڈھانک دیتا ہے دن جلد جلد رات کو ڈھونڈتا
ہے۔ اور سورج، اور چاند، اور ستارے
اُس کے مطیع فرمان ہیں۔ سن لو، پیدا کرنا اور حکم کرنا
اسی کا حق ہے اللہ جہان کا رب بڑی برکت والا ہے ○
۵۵۔ اپنے رب کو گڑگڑاتے اور چپکے پکارو
حد سے بڑھنے والے اسے (ف۲) پسند نہیں آتے ○
۵۶۔ اور زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد
نہ کرو۔ اور ڈر اور امید سے اُسے ہی پکارو
اللہ کی رحمت بھلے لوگوں کے قریب

## تکوین

**ف۱** ایام سے مراد عرصہ اور ادوار ہے۔ کیونکہ عربی میں یوم کے معنی مدت مدید کے ہوتے ہیں۔ قرآن کا عرف بھی یہی ہے وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ۔

ایام عرب تعبیر ہے معرکے کے دنوں سے شاعر کہتا ہے۔ ع لنا ایام غر طوال ۔

غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو چھ دن کے عرصے مدت میں پیدا کیا ہے ۔

استویٰ علی العرش۔ جلوس صفت کے نہیں، بلکہ شان کے ہے۔ خدا کے لئے مختلف شئون و اشغال ہیں۔ جن میں ایک شان استواء بھی ہے ۔

آیت کا مقصد توحید ہے۔ یعنی تمہارا رب وہ ہے۔ جس نے آسمان کی بلندیاں اور زمین کی پہنائیوں کو پیدا کیا۔ چاند اور ستارے جس کے مسخر ہیں۔ جس نے سب کو بنایا ہے۔ اور جس کی حکومت قائم ہے۔ وہ جو تمام دنیاؤں کا یکساں مربی ہے۔ نہ وہ جن کو تم پوجتے ہو۔ جو بے جان ہیں۔ بے روح ہیں۔ جن کا کائنات میں کوئی حصہ نہیں ۔

**ف۲**

خدا کو پکارنے کے آداب یہ ہیں، کہ دل میں خشیت و رعب ہو۔ اور ریاکاری سے الگ ہو کر خدا کو پکاریں۔ تاکہ اس کی تجلیات کو دل نورانی ہو جائے ۔

## حل لغات

حَثِيثًا۔ دوڑتا ہوا، جلدی سے ۔
تَضَرُّعًا۔ عاجزی سے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمُحْسِنِينَ ○
٥٧- وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ حَتّٰى إِذَا
أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ
مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا
بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۚ كَذٰلِكَ
نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○
٥٨- وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ
بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ لَا
يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُونَ ○
٥٩- لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ہے ○ ف۱
٥٧- اور وہی ہے کہ اپنی رحمت کے آگے
خوشخبری دینے کو ہوائیں بھیجتا ہے یہاں تک کہ
جب وہ پانی کے بھاری بادل اٹھا لاتی ہیں تو ہم اس
بادل کو مردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں اور اس سے پانی
برساتے ہیں اور اس سے ہر قسم کا میوہ نکالتے ہیں اسی
طرح ہم مردوں کو نکالیں گے شاید تم نصیحت پکڑو ○ ف۲
٥٨- اور جو شہر ستھرا ہوتا ہے اس کے پروردگار کے حکم
سے اس کی روئیدگی نکلتی ہے اور جو شہر برا ہوتا ہے
اس سے ناقص روئیدگی ہی نکلتی ہے یونہی ہم شکر کرنے
والوں کیلئے پھیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں ○ ف۳ ع ۱۴
٥٩- ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا،
سو اس نے کہا۔ اے قوم۔ اللہ کی عبادت کرو

## خوف و رجا کا مقام

ف۱ بعض لوگوں پر خشیت کا غلبہ ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے جلال و جبروت سے ہر آن لرزاں رہتے ہیں، اور بعض وہ ہیں جو عرفان اور قرب میں۔ وہ اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہر لحظہ خدا کے حضور میں مسرور و شاداں رہتے ہیں انہیں اللہ کی رحمت پر کامل بھروسہ ہے۔ ایک گروہ وہ ہے جو رجاء و خوف کے بین بین ہے۔ یہ بہترین گروہ ہے۔ اس آیت میں ان کو محسنین قرار دیا گیا ہے۔ اور انہیں اللہ کے قرب کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔
خوف کے معنی یہ ہیں، کہ اللہ سے یہاں تک ڈرو کہ اپنے تئیں ہر وقت مجرم سمجھو۔ اور کبھی اس کے غضب کے شدید ہونے میں اس کے عدل کا تصور آجائے، تو کانپ جاؤ۔
رجاء کا مقصد یہ ہے کہ اس کی رحمت اور نوازش سے کبھی مایوس نہ ہو۔ اپنے تئیں جنت کا امیدوار و مستحق قرار دو۔ ہر وقت رحمت و مسرت میں بسر ہو یعنی نہ خوف تمہیں مایوس کرے۔ اور نہ رجا تمہیں بے عمل بنائے۔ بلکہ اعمال میں توسط و اعتدال رہے۔

ف۲ معاد پر استدلال ہے۔ یعنی جس طرح ابر کے چند چھینٹے کھیت اور باغ میں زندگی کی روح پیدا کر دیتے ہیں اسی طرح قیامت کے بعد اللہ کی رحمت سے مردہ تنوں میں زندگی پیدا ہو جائے گی۔

ف۳ لطیف پیرایہ میں اشارہ ہے استعداد کے اختلاف کی جانب، کہ جس طرح پاک اور اچھی زمین میں اچھی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور بری زمین میں ردی۔ اسی طرح دلوں کی حالت ہے۔ اگر یہ مزرع ہستی کفر و نفاق کے بیج سے محفوظ اور خالی ہے، تو اعمال ایمان اور یقین کے گل و ریحان پیدا ہوں گے۔ ورنہ کفر و فسق کے زقوم۔

### حل لغات

نکدا۔ ہر شے جو قلیل و نایاب ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○

اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے۔ میں
تمہاری نسبت ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ○ ف

۶۰- قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

۶۰- اُس کی قوم کے اشرافوں نے کہا۔ ہم تجھے
صریح گمراہی میں دیکھتے ہیں ○

۶۱- قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ
لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

۶۱- وہ بولا۔ اے قوم میں گمراہ نہیں۔ لیکن
جہان کے رب کا رسول ہوں ○

۶۲- اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنْصَحُ
لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ○

۶۲- اپنے رب کے پیغام تمہیں پہنچاتا ہوں، اور
تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور خدا سے میں وہ باتیں جانتا
ہوں جو تم نہیں جانتے ○

۶۳- اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ
لِيُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ○

۶۳- کیا تمہیں تعجب ہوا، کہ تمہارے رب کا ایک
آدمی پر جو تم میں سے ہے تمہیں نصیحت آئی؟
تاکہ تمہیں ڈرائے۔ اور تم بچو۔ اور کہ شاید
تم پر رحم ہو ○

## حضرتِ نوحؑ

ف نوح علیہ السلام ابوالانبیاء ہیں اور ابوالبشر ثانی۔ آپ نے تقریباً ایک ہزار سال تک قوم میں تبلیغ کی۔ اللہ کی توحید کی طرف دعوت دی۔ نہایت خلوص اور محبت سے لوگوں کو راہِ راست کی جانب متوجہ کیا مگر قوم یہی کہتی رہی۔ غلط ہے۔ آپ گمراہ ہیں اور ہمیں بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں ٭

انہیں تعجب یہ تھا، کہ اللہ نے ہمیں چھوڑ کر اسے کیوں نبوت کے لئے منتخب کیا ہے۔ اس میں کیا خصوصیات ہم سے زیادہ ہیں۔ بدبختوں کو یہ علوم نہیں تھا۔ یہ اللہ کی دین ہے۔ جسے چاہے دیدے اس کا معیار قلب کی پاکیزگی اور اعمال کی بلندی ہے یہ مرتبت بلا تشبیہ ہے۔ جلدوانعام نہیں جو کسب و محنت کا نتیجہ ہو ٭

اللہ نے فرمایا۔ یہ جتنے تکذیب کرنے والے ہیں۔ ہلاک ہوں گے۔ ایک کشتی بنانے کا حکم ہوا۔ تاکہ نوحؑ کے ماننے والے اس سفینہ میں بیٹھ کر نجات حاصل کریں ٭

چنانچہ وقت آگیا۔ زمین پھوٹ پڑی آسمان نے دروازے کھول دیئے۔ آب اور باران کا وہ طوفان آیا۔ کہ تمام منکرین غرق ہوگئے ٭ وہ لوگ جو آنکھیں بند کرلیں۔ اور حقائق نہ دیکھیں، اُن کی یہی سزا ہے ٭

## حلِ لغات

اَلْمَلَاُ ۔ سرّزین ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۶۴- فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَٰهُ وَالَّذِينَ
مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَٰتِنَا ۚ
إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ۝

۶۴- سو اُنہوں نے اُسے جھٹلایا۔ تب ہم نے نوح کو اور اُس کے ساتھیوں کو کشتی میں بچا لیا اور جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے اُنہیں ڈبو دیا کہ وہ اندھے لوگ تھے ۝

ع ۱۰

۶۵- وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ
قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا
لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا
تَتَّقُونَ ۝

۶۵- اور قوم عاد کی طرف اُس کے بھائی ہُود کو بھیجا۔ اُس نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم نہیں ڈرتے! ۝ ف۱

۶۶- قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي
سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ
الْكَٰذِبِينَ ۝

۶۶- اُس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تُو بے وقوف ہے۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ تُو جھوٹا ہے ۝

۶۷- قَالَ يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ

۶۷- اُس نے کہا اے قوم میں بے وقوف نہیں

## حضرتِ ہُود علیہ السلام ف۱

نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ہُود علیہ السلام نے قوم کی قیادت فرمائی۔ ان کی قوم نہایت تنومند، ہیکل اور مضبوط تھی۔ حضرموت سے لے کر عمان تک یہ لوگ پھیلے ہوئے تھے۔

آپ نے بھی یہی کہا۔ اے قوم ایک اللہ کی چوکھٹ پر جھکو۔ اُس خدا کے سوا اور کون ہے۔ جو تمہاری مشکل کشائی کرے۔

قوم کے اکابر سے اُن کو بھی یہی جواب ملا۔ کہ بے وقوف ہو، اور جھوٹے ہو۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ مخالفت ہمیشہ

انکار کرنے کی۔ اس لیے کہ وہ خوب سمجھتے تھے۔ کہ اگر یہ کامیاب ہو گیا۔ تو ہمارا کبر و غرور خاک میں مل جائے گا۔

## حلِّ لغات

عَمِينَ۔ اندھے۔ یعنی دلوں میں بصیرت کا مادہ سلب ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
۶۸- اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا
لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ○
۶۹- اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ
لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ
جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِى
الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا
اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○
۷۰- قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ
وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

لیکن جہان کے رب کا رسول ہوں ○
۶۸- اپنے رب کے پیغام تمہیں پہنچاتا ہوں۔ اور میں
تمہارے لئے معتبر خیر خواہ ہوں ○
۶۹- کیا تمہیں تعجب ہوا، کہ تمہارے رب سے
ایک آدمی کے ہاتھ جو تم ہی میں سے ہے تمہیں نصیحت
آئی۔ تاکہ تمہیں ڈرائے؟ اور وہ وقت یاد کرو کہ
قوم نوح کے بعد خدا نے تمہیں جانشین
بنایا۔ اور پیدائش میں تمہیں پھیلاؤ زیادہ
دیا۔ سو تم اللہ کے احسان یاد کرو، شاید
تمہارا بھلا ہو ○
۷۰- کہنے لگے کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے
کہ ہم اکیلے خدا کی پرستش کریں اور جن کو ہمارے بڑے
پوجتے تھے چھوڑ دیں؟ ف۱ سو جس عذاب سے تو ڈراتا ہے اگر

ف۱

حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کو یہ ناگوار تھا۔ کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں۔ اور تمام دیوتاؤں کو چھوڑ دیں۔ جن کی آباء و اجداد کے عہد سے وہ پوجا کرتے چلے آتے تھے۔ اس لئے انھوں نے عذاب پسند کیا، اور توحید پسند نہ کی۔ وہ معبودان باطل سے کسی طرح بھی رشتۂ عقیدت منقطع نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

## حَلِّ لُغَات

نَاصِحٌ۔ نصیحت کرنے والا ۔
اَمِيْنٌ۔ امانتدار ۔
اٰبَآءٌ۔ جمع اَب۔ باپ دادا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

۷۱ - قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○

۷۲ - فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○

۷۳ - وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا م

سچا ہے، تو لے آ ○

۷۱ - ہُودؑ نے کہا۔ اللہ کا عذاب اور غصہ تم پر قائم ہو چکا ہے۔ کیا تم مجھ سے چند ناموں میں جھگڑتے ہو۔ جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے رکھ لئے ہیں، خدا نے اُن کی نسبت کوئی دلیل نازل نہیں کی سو تم عذاب کے منتظر رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ○ ف۱

۷۲ - پس ہم نے اپنی رحمت سے ہُودؑ اور اُس کے ساتھیوں کو بچا لیا۔ اور جو ہماری آیات کو جھٹلاتے اور نہ مانتے تھے۔ اُن کی جڑیں کاٹ ڈالیں ○

۷۳ - اور ثمود کی طرف ہم نے اُن کے بھائی صالحؑ کو بھیجا ف۲

## بُت صرف نام کے ہیں!

### ف۱

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ سے غرض یہ ہے کہ بُت اور تمام دیوتا نام کے بُت اور دیوتا ہیں۔ ان کے اختیارات کچھ بھی نہیں۔ یہ بھی تو اُن سے جیں ہو سکتا۔ کہ مکھی اُڑا لیں، پھر تم کیوں ان کی پوجا کرتے ہو۔

## حضرتِ صالحؑ

### ف۲

عاد اُولیٰ کے بعد عاد ثانیہ کا زمانہ ہے یعنی ثمود کی قوم۔ ان کی جانب حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ انہوں نے بھی حسب سابق اللہ کی عظمت و جلال کا وعظ کہا۔ عمر بھر اللہ کی جانب بلاتے رہے۔ مگر چند لوگوں کے سوا سب نے انکار کیا۔

## حلِ لغات

رِجْسٌ - پلیدی و عقوبت گناہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

صالح نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آچکی ہے۔ یہ اللہ کی اُونٹنی ہے تمہارے لئے ایک نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو۔ کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے۔ اور اُسے بُرائی سے ہاتھ نہ لگانا۔ ورنہ دُکھ کا عذاب تمہیں پکڑے گا ○ ف۱

۷۴ - وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا

۷۴ - اور وہ وقت یاد کرو کہ اس نے قوم عاد کے بعد تمہیں جانشین بنایا۔ اور زمین میں ٹھکانا دیا۔ کہ نرم زمین میں محل بناتے۔ اور پہاڑوں میں گھر تراشتے ہو۔ سو اللہ کے احسان کو یاد کرو۔ اور زمین میں فساد

## اُونٹنی کی نشانی
### ف۱

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تم اگر انکار کرو گے۔ تو مٹ جاؤ گے، اللہ کی غیرت جوش میں آجائے گی اور سنت اللہ کے مطابق تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ مگر وہ نہ مانے۔ انہیں اپنے مضبوط قلعوں اور مکانوں پر ناز تھا اُن کے مکان پتھر کے تھے، اور بڑی بڑی عمارتیں تھیں، ان کا خیال تھا، کہ کوئی عذاب ہمیں نہیں مٹا سکے گا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے ایک اُونٹنی کو بطور آیۃ اور نشانی کے مقرر فرمایا، اور کہا، کہ دیکھو، اسے آزادی سے چراگاہوں میں رہنے دو۔ اور اس سے کوئی تعرض نہ کرنا ورنہ یاد رکھو۔ اللہ کا عذاب تمہیں آ گھیرے گا۔

## حلِ لغات

نَاقَةُ اللّٰهِ۔ تشریفاً اسے اللہ کی اُونٹنی کہا ہے۔

قُصُوْرًا۔ جمع قصر یعنی محلات۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○
۷۵- قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ
اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ
مُؤْمِنُوْنَ ○
۷۶- قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○
۷۷- فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ
اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○
۷۸- فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

پھیلاتے نہ پھرو ○
۷۵- اُس کی قوم کے متکبر سرداروں نے
غریبوں سے جو ایمان لائے تھے
کہا۔ کیا تم جانتے ہو، کہ صالحؑ
اپنے رب کا رسول ہے۔ وہ بولے،
کہ جو کچھ وہ اللہ سے لایا ہے۔ ہم
مانتے ہیں ○
۷۶- اُن متکبروں نے کہا۔ جس پر تم ایمان
لائے ہو ہم اُس کے منکر ہیں ○
۷۷- پس اُنہوں نے اُونٹنی کی کونچیں، کاٹ ڈالیں اور اپنے
رب کے حکم سے پھر گئے اور کہا اے صالحؑ اگر تو رسول
ہے تو ہم پر وہ عذاب لے آ جس کا تو وعدہ دیتا ہے ○
۷۸- پھر اُن پر زلزلہ آیا۔ سو وہ صبح کو اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

۷۹ ـ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ
لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَ
نَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِيْنَ ۝

۸۰ ـ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ
الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ
اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

۸۱ ـ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

۸۲ ـ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ
اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ

گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ۝

۷۹ ـ پھر صالحؑ نے اُن سے مُنہ پھیر لیا اور کہا کہ
اے قوم میں نے اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچایا
اور نصیحت کی۔ لیکن تم بھلا چاہنے والوں کو
پسند نہیں کرتے ۝

۸۰ ـ اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم کو کہا
کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے
جہان میں کسی نے نہ کی؟ ۝

۸۱ ـ تم عورتوں کے سوا مردوں پر شہوت
سے دوڑتے ہو۔ بلکہ تم حد سے
بڑھی ہوئی قوم ہو ۝

۸۲ ـ اور اس کی قوم کا یہی جواب تھا،
کہ ان لوگوں کو اپنے شہر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَرْيَتِكُمْ ۚ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ○

۸۳ - فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَهْلَهٗٓ إِلَّا امْرَأَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○

۸۴ - وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○

۸۵ - وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۗ

نکال دو۔ یہ لوگ ستھرائی چاہتے ہیں ○ ف۱

۸۳ - پھر ہم نے لوطؑ کو اور اس کے گھر والوں کو بچا لیا مگر اُس کی عورت کہ وہ باقی رہنے والوں میں تھی ○

۸۴ - اور ہم نے اُن پر پتھروں کا برساؤ برسایا۔ سو دیکھ گنہگاروں کا انجام کیا ہوا ○

۸۵ - اور مدین کی طرف ہم نے اُن کا بھائی شعیب بھیجا۔ اُس نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تمہارے رب سے تمہاری طرف دلیل آ چکی ہے۔ سو تم پیمانہ و ترازو پوری رکھو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ اور زمین کی درستی کے بعد زمین میں فساد نہ کرو۔

ع ۱۰

ف۱

بدبختوں نے جب یہ دیکھا کہ حضرت لوطؑ اُن کو اُن کے حیوانی جذبات سے روکتے ہیں، تو ان کے دشمن ہو گئے۔ کہنے لگے کہ انہیں گاؤں سے نکال دو۔ یہ ہم سے زیادہ پاکباز رہنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے الحاد وتمرد کو دیکھ کر عذاب بھیجا۔ اور چشم زدن میں بستیوں کی بستیاں اُلٹ دیں۔

## حلِ لغات

کَیۡل - ناپ۔

المِیۡزان - تول - وزن سے مشتق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝
۸۶ - وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ
تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ
تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا
اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪
وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝
۸۷ - وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا
بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ
يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ
بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔ اگر تم
مومن ہو ۝ ف
۸۶ - اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ لوگوں کو
ڈراتے اور مومنوں کو اللہ کی راہ سے
روکتے۔ اور اس میں عیب ڈھونڈتے
ہو۔ اور وہ وقت یاد کرو کہ تم تھوڑے
تھے۔ پھر خدا نے تمہیں بہت کیا،
اور دیکھو، کہ مفسدوں کا انجام
کیا ہوا ۝
۸۷ - اور اگر تم میں سے ایک گروہ نے میری رسالت
کو قبول کر لیا ہے۔ اور ایک گروہ ایمان نہیں
لائے۔ تو تم ٹھہر جاؤ۔ حتیٰ کہ اللہ ہمارے درمیان
فیصلہ کرے، اور وہ سب سے اچھا حاکم ہے ۝

## حضرت شعیبؑ

**ف** مدین والوں میں یہ نقص تھا کہ وہ لین دین میں ایماندار نہیں تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے توحید کے بعد معاملات کی طرف توجہ کی۔ اور کہا یہ بددیانتی جائز نہیں۔ اس سے اخلاق بگڑتے ہیں۔ تم اگر مومن ہو تو ناپ اور تول میں کوئی فریب روا نہ رکھو کیونکہ ایمان کا تعلق صرف عبادت اور عبادت گاہ سے نہیں، بلکہ چھوٹے چھوٹے کاموں سے بھی ایمان کا اظہار ہونا چاہئے۔ اگر مسجد میں ذکر خدا ہے تو ہاٹ میں بیٹھ کر بھی اسے فراموش نہ کرو، اور حقیقت میں یہی سچا مذہب ہے۔ جو تمہاری ایک ایک بات سے عیاں ہو۔ طویل عبادتیں، مشکل ریاضتیں، معاملات کی صفائی نہ ہو تو کوئی قیمت نہیں رکھتیں۔ اللہ نے بدمعاملگی کو فساد سے تعبیر کیا ہے یعنی نظام اخلاق میں ابتری۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ تجارت کو صداقت اور سچائی پر مبنی ہونا چاہئے۔ یہ محض دھوکا ہے کہ تجارت میں جھوٹ کے بغیرا چارہ نہیں۔ بات یہ ہے کہ ہم چونکہ ہر بات میں جھوٹ کے عادی ہو رہے ہیں۔ اس لئے تجارت میں بھی سچائی سے کام نہیں لیتے۔ ورنہ سچائی سے قطعاً گھاٹے کا اندیشہ نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بازار میں ساکھ پیدا کر لی جائے جب لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ کے ہاں قیمتیں مقرر ہیں۔ اور آپ دھوکا نہیں دیتے تو پھر دیکھئے۔ کس طرح اللہ آپ کی تجارت کو چمکاتا ہے۔ اور برکت دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۸۸- قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ
يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ
مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي
مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ○
۸۹- قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ
عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ
مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ
فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ
رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ○
۹۰- قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا

۸۸ - اس کی قوم کے متکبر سردار
بولے۔ یا تو تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ۔
ورنہ ہم تجھے اے شعیبؑ اور تیرے ساتھیوں کو
اپنے شہر سے نکال دیں گے شعیبؑ نے کہا
کہ کیا اس صورت میں بھی لوٹ آئیں جبکہ ہم اس سے بیزار ہوں ○
۸۹ - اگر ہم بعد اس کے کہ خدا نے تمہارے مذہب سے
ہمیں نجات دی ہم اس میں لوٹ آئیں تو بے شک
ہم نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے اور ہمیں لائق نہیں
کہ ہم اس میں لوٹیں مگر یہ کہ اللہ ہمارا رب ہی چاہے
علم کے لحاظ سے ہمارا رب ہر چیز پر حاوی ہے ہم نے اللہ
پر توکل کیا ہے اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں
حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو بہتر منصف ہے ○
۹۰ - اور اس کی قوم کے کافروں نے کہا

## آخری فیصلہ

ف حضرت شعیبؑ کی نصیحتوں کو ٹھکرا دیا گیا۔ اور صاف صاف کہہ دیا گیا۔ اگر آپ ہماری خیالات اور بدعادات عقیدوں کی تائید نہیں کریں گے تو ہم اپنی بستی سے تمہیں نکال باہر کریں گے گویا انہوں نے دو ٹوک بتلا دی ہے۔ اور ایسا کرنا، ہے جو ہمیشہ مغرور و ناشائستہ قوم ہے۔

حضرت شعیبؑ نے فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ہم تمہارے مسلک کو قبول کر لیں۔ اور صداقت حق سے روگردانی کر لیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے معاذ اللہ، اللہ پر افترا کیا ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ ہم پھر اس گمراہی میں آپھنسیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے کمال عنایت سے ہمیں نجات دی ہے۔

غرض یہ ہے کہ انبیاء کا جو قدم حق کی تائید کے لئے اٹھتا ہے۔ وہ پھر واپس نہیں ہوتا۔ اور وہ پورے استقلال کے ساتھ قوم کی سرکشی اور عداوت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ وطن و قوم کی محبت ان کے پاؤں میں لغزش نہیں پیدا کر سکتی۔ وہ خدا کی جانب سے ایک فوق العادت قوت لے کر دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ کوئی دھمکی اور کوئی ترغیب ان کو جادہ مستقیم سے نہیں ہٹا سکتی۔ یہ مخالفین کی جھلاہٹ تھی کہ وہ حضرت شعیبؑ کو اخراج کی دھمکی دے رہے تھے۔ آخر میں حضرت شعیبؑ نے جب دیکھا کہ قوم کی جانب سے مستقبل قریب میں بھی قبول حق کی امید بالکل منقطع ہو گئی، تو اللہ سے فیصلہ چاہا۔ اور درخواست کی کہ اے اللہ ہم میں اور مخالفین میں ایک سچا فیصلہ فرما تو بہترین حاکم ہے۔

دعا کے بعد فیصلہ کی ساعت آ پہنچی۔ کیونکہ انبیاء اس وقت بددعا کرتے ہیں۔ جبکہ قوم میں انتہائی شقاوت قلبی پیدا ہو جائے۔ اور جب کہ اس کا رشد و ہدایت پانا ناممکن ہو جائے۔ اللہ نے حضرت شعیبؑ کی سن لی۔ اور زمین کانپ اٹھی۔ زلزلہ آیا۔ اور چشم زدن میں شعیبؑ کی قوم برباد ہو گئی۔ جیسے اس بستی پر وہ کبھی موجود ہی نہ تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا
اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝

(اے لوگو) اگر تم شعیب کے تابع ہو گئے تو بے شک تم نقصان اٹھاؤ گے ۝

۹۱ - فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ
دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

۹۱ - پھر انہیں زلزلے نے آ پکڑا۔ تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے منہ مرے پڑے تھے ۝

۹۲ - الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ
يَغْنَوْا فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا
كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝

۹۲ - جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا (ایسے ہو گئے کہ) گویا وہاں کبھی نہ بستے تھے۔ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا۔ وہی زیان کار ہوئے ۝

۹۳ - فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ
اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ
لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ
كٰفِرِيْنَ ۝

۹۳ - شعیب ان سے الٹا پھرا، اور کہا اے قوم میں نے اپنے رب کا پیغام تجھے پہنچایا۔ اور تمہاری خیر خواہی کی۔ پھر میں کافروں پر کیا غم کھاؤں ۝ ف۱

۹۴ - وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ
اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ

۹۴ - اور ہم نے جس بستی میں نبی بھیجا، یہی ہوا کہ اس کے باشندوں کو ہم نے سختی اور تنگی میں

ف۱

آیات کا مقصد یہ ہے کہ رسول تباہی کی دعوت اس وقت اللہ سے کرتا ہے جبکہ پیمانۂ صبر لبریز ہو جائے اور جب قوم کی بربادی ہو جب وہ تمام حجت کر چکے جب کہہ چکے کہ اے قوم میں خدا کے تمام احکام تم تک پہنچا چکا ہوں۔ ساری باتیں سنا چکا ہوں۔ اب بھی اگر تم نہ مانو۔ تو مجھے تمہارے مٹ جانے پر قطعاً افسوس نہیں ۔ انبیاء بحد نہایت شفیق اور مہربان ہوتے ہیں۔ آخر وقت تک کوشش میں ہوتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح قوم میں اصلاح ہو اور دعوت سنی جائے۔ مگر جب قلب و جگر پر تیرہ درونی چھا جائے غفلت و جہالت آنکھوں کی بینائی ضائع کر دے، تو پھر بیداری کی کیونکر توقع کی جا سکتی ہے ۔

اللہ تعالے بھی نہیں چاہتے کہ اس کے پیارے بندے ایک عمر زندگی سے محروم ہو جائیں۔ عیاذاً و

میں مبتلا ہوں۔ اس لئے رسولوں کے علاوہ مصیبتیں بھیجتا ہے۔ مشکلات میں مبتلا کرتا ہے۔ تاکہ دل پسیجیں، متاثر ہوں، اور طبیعتوں میں گداز پیدا ہو۔ اور جب یہ ذرائع ناکام رہیں۔ اور امید کی کوئی کرن باقی نہ رہے۔ تو پھر ہلاکت کے سوا اور کیا چارہ ہے ۔

## حلِّ لغات

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۔ غنیٰ کے معنی مدت تک کہیں رہنے کے ہیں۔ مغنی کے معنی منزل اور مقام اور انسان کی جائے سکونت کے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ○

٩٥ - ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ
حَتّٰى عَفَوْا وَّ قَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا
الضَّرَّآءُ وَ السَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

٩٦ - وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا
وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَ لٰكِنْ
كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ○

٩٧ - اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ
نَآئِمُوْنَ ○

ڈالا۔ شاید کہ وہ عاجزی کریں ○

۹۵ - پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی
یہاں تک کہ لوگ زیادہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہمارے
بڑوں کو اسی طرح دکھ سکھ پہنچتا رہا ہے۔ تو ہم نے
انھیں اچانک پکڑا، اور وہ بے خبر تھے ○ فل

۹۶ - اور اگر ان بستیوں کے لوگ مانتے اور
ڈرتے، تو ہم ضرور آسمان اور زمین سے اُن پر
برکتیں کھول دیتے۔ لیکن انھوں نے
جھٹلایا۔ تب ہم نے اُن کے کاموں کے سبب
انھیں آ پکڑا ○ ف۲

۹۷ - اب کیا اہل مکہ (وغیرہ) بستیوں والے اس بات
سے نڈر ہوگئے کہ جب رات کو سوتے ہوں ہمارا
عذاب اُن پر آجائے! ○

## ڈھیل

ف۱ خدا کا عذاب کے متعلق ضابطہ یہ ہے کہ وہ
خوب ڈھیل دیتا ہے۔ مصیبتیں اور تکلیفیں دور
ہوجاتی ہیں۔ اور عیش و عشرت کے نشے چھاتے ہیں
لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اب خطرے سے باہر ہوگئے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری گستاخیوں سے
ہماری گستاخیاں پسند ہیں تو اُس وقت اچانک
انتقام کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے۔ اور وہ مٹا
دیئے جاتے ہیں۔

## برکات کا نزول

ف۲ یعنی اگر یہ لوگ اسلام کی دعوت کو قبول کرلیتے
اور سچے معنوں میں مسلمان ہوجائیں، تو پھر دیکھیں
اللہ کی رحمتیں کیونکر ان پر نازل ہوتی ہیں۔ اور دیکھیں

کہ کس طرح آسمان سے رحمتوں کی بارش ہوتی ہے
اور انہیں محسوس ہو کہ ان کے لئے زمین برکات
کے خزانے اگل رہی ہے۔

گویا ایمان و اتقاء کے بعد اللہ کی تائید و نصرت
شامل حال ہوجاتی ہے۔ اور مرد مومن کسی طرح بھی
دنیا دار انسان سے حصول دولت و جاہ میں پیچھے
نہیں رہتا۔

## حل لغات

يَضَّرَّعُوْنَ - مادہ ضراعۃ معنی عاجزی اور
انکسار۔
السَّيِّئَةُ - تکلیف۔ الْحَسَنَةُ - مسرت و خوشی
دونوں لفظ برائی اور نیکی کے لئے بھی استعمال
ہوتے ہیں۔ یہاں مقصود دکھ اور سکھ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۹۸ - اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ○
۹۹ - اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ
مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ع ۱۲
۱۰۰ - اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ
مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ
اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا
يَسْمَعُوْنَ ○
۱۰۱ - تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ
مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا
بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ

۹۸ - یا بستیوں والے اس سے نڈر ہیں کہ ہمارا عذاب
پہروں چڑھے آن پڑے جب وہ کھیلتے ہوں؟ ○
۹۹ - کیا وہ خدا کے داؤ سے نڈر ہو گئے ہیں؟ خدا
کے داؤ سے زیان کار ہی نڈر رہتے ہیں ○
۱۰۰ - کیا ان لوگوں کو جو لوگوں کے بعد زمین کے
وارث بنتے ہیں یہ کیوں نہیں سوجھ آئی کہ اگر ہم
چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب انہیں پکڑ لیں
اور ان کے دلوں پر مہر کر دیں۔ سو وہ
سنتے نہیں؟ ○ ف۱
۱۰۱ - یہ بستیاں ہیں جن کی خبریں ہم نے تجھے
سنائیں۔ اور ان کے رسول ان کے پاس معجزے
لے کر آئے تھے۔ سو جس بات کو وہ پہلے جھٹلا
چکے۔ اس پر ایمان ہی نہ لائے۔ یوں اللہ

ف۱

مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ جو مجرم ہیں جنہوں نے سرکشی اور تمرد سے دنیائے زمین میں طوفان بپا کر رکھا ہے۔ اور جو دن رات معصیت اور گناہ میں صرف کرتے ہیں۔ جن کے دل بے کیف اور آنکھیں بے نور ہو چکی ہیں۔ جن کے متعلق علم الٰہی کا فیصلہ ہے کہ حرف غلط کی طرح مٹ جائیں۔ وہ مامون کیوں ہیں۔ انہیں ہلاکت و تباہی کی فکر کیوں دامنگیر نہیں کرتی۔ کیا نہیں سوچتے کہ عذاب کی گھڑیاں قریب آ رہی ہیں۔ کیا عذاب الٰہی کے لئے کوئی وقت ہے جو اس کا انتظار کر رہے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ عذاب کے لئے کوئی خاص وقت نہیں۔ وہ اس وقت آ سکتا ہے جب کہ سو جائیں۔ اور دنیا و مافیہا سے غافل ہوں۔ وہ اس وقت آ سکتا ہے۔ جب کہ لہو و لعب میں مشغول ہوں۔ اور بالکل بے خطر ہوں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا کی تدبیریں محکم ہیں۔ جن سے بچ نکلنا محال ہے ○

## حلِّ لغات

مکر اللہ۔ یعنے اللہ کی تدبیر محکم۔ حبل متین اسی کو کہتے ہیں مضبوط رسی کو ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ○
۱۰۲ - وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ
وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ○
۱۰۳ - ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى
بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○
۱۰۴ - وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
۱۰۵ - حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ
اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ ○

کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ○
۱۰۲ - اور ان کے اکثروں میں ہم نے وعدہ وفائی نہیں پائی۔ ہاں البتہ یہ پایا کہ اکثر ان میں بدکار ہیں ○
۱۰۳ - پھر ان کے بعد فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا سو انہوں نے ان نشانیوں کے ساتھ ظلم کیا۔ سو دیکھ مفسدوں کا انجام کیا ہوا ○
۱۰۴ - اور موسیٰ نے کہا اے فرعون! میں جہان کے رب کی طرف سے رسول ہوں ○
۱۰۵ - لائق ہے کہ اللہ کی نسبت سچ ہی بولوں۔ میں تمہارے رب سے نشان لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے ○

## نبذ عمل

ف ان تمام قصص کا مقصد یہ ہے کہ حضور علیہ التحیۃ والسلام کو بتایا جائے کہ قومیں کس طرح بار بار اللہ کے باندھے ہوئے میثاق کو توڑتی چلی آئی ہیں اور کیوں کر ہم نے ان کو سخت ترین سزائیں دی ہیں۔ تاکہ ایک طرف آپ کو قریش کی مخالفت سے مایوسی نہ ہو اور دوسری جانب سننے والوں کے دل میں ڈر پیدا ہو۔ انسان کو معلوم ہو کہ اگر ہم نے رسول اللہ کا کہنا نہ مانا۔ اور انکار کیا۔ تو ہمارا حشر بھی یہی ہوگا۔

ان قصوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس وقت حق کا اظہار ہوتا ہے اکثریت کی جانب سے پر زور مخالفت ہوتی ہے۔ بخلاف ازیں حق کو قبول کرنے والے بہت تھوڑے لوگ ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۰۶ - قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ○

۱۰۶ - اُس نے کہا۔ اگر کوئی معجزہ لایا ہے تو دکھلا۔ اگر تو سچا ہے ○

۱۰۷ - فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ○

۱۰۷ - پھر اُس نے اپنا عصا ڈال دیا۔ تو وہ اسی وقت صریح اژدھا بن گیا ○

۱۰۸ - وَّنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنّٰظِرِينَ ○

۱۰۸ - اور اپنا ہاتھ نکالا۔ تو وہ اُسی وقت ناظرین کی نظر میں سفید تھا ف۱ ○

۱۰۹ - قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيمٌ ○

۱۰۹ - قوم فرعون کے سرداروں نے کہا۔ یہ کوئی دانا جادوگر ہے ○

۱۱۰ - يُّرِيدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ○

۱۱۰ - اس کا ارادہ ہے کہ تمہیں تمہاری زمین میں سے نکالے سو اب تمہاری کیا صلاح ہے؟ ○

۱۱۱ - قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِينَ ○

۱۱۱ - کہنے لگے کہ اُسے اور اُس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے جائیں ○

۱۱۲ - يَأْتُوكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيمٍ ○

۱۱۲ - کہ تیرے پاس سب دانا جادوگر لے آئیں ○

## حضرت موسیٰ اور فرعون

ف حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے قصہ کو اللہ تعالےٰ نے تفصیل کے ساتھ متعدد مواقع پر ذکر فرمایا ہے کیونکہ اس میں صدہا نکات و معارف پنہاں ہیں۔

اس میں فرعون اور بنی اسرائیل کی تاریخ ہے۔ آزادی اور حریت کے درس ہیں۔ ایمان و یقین کے عروج پر مناظرے ہیں معجزات ہیں خوارق ہیں۔ بنی اسرائیل کی ذہنیت ہے غرضیکہ وہ سب کچھ ہے جس کی نسل انسانی کو ضرورت ہے۔

مقصد یہ ہے کہ جب مصر میں فرعون نے ظلم و استبداد کا ارتکاب کیا۔ اور اسرائیلیوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم ڈھائے تو اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ کہ ان کی رہنمائی کرے اور انہیں اس عذاب الیم سے نجات دلائے۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا۔ میں اللہ کا رسول ہوں میرا مطالبہ ہے کہ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔

اس نے نبوت و رسالت پر گواہی طلب کی۔ آپ نے عصا زمین پر پھینکا۔ جو اژدھا بن گیا۔ اور ہاتھ باہر نکالا تو براق۔ اب وہ حیران ہوا۔ کہنے لگا۔ ہو نہ ہو یہ جادو ہے۔ اور بالآخر تمام جادوگروں کو اکٹھا کیا۔ پھر کہا یہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ ڈٹ کر اس کا مقابلہ کرو۔ ورنہ حکومت چھین لے گا۔ اور تم کہیں کے نہ رہو گے۔

ان دو معجزات میں نہایت لطیف اشارہ اس جانب تھا کہ جس طرح لکڑی ایسی بے ضرر چیز سانپ بن گئی ہے۔ اسی طرح محکوم اللہ کے فضل سے تیرے لئے خطرناک ثابت ہوں گے اور جس طرح میرا ہاتھ چمک اٹھا ہے۔ اسی طرح بنی اسرائیل کی خوابیدہ قسمت چمک اٹھے گی۔

وہ لوگ جو معجزات کی خواہ مخواہ تاویل کرتے ہیں۔ انہیں ان دو معجزات پر غور کرنا چاہئے۔

بات یہ ہے کہ اللہ کے بہت سے قانون ایسے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ اور جب کبھی اس قسم کا خرق العادت واقعہ ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۱۳ - وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ○

۱۱۳ - اور فرعون پاس جادوگر آئے اور کہا اگر ہم غالب آئیں تو ہمارے لئے کچھ انعام ہے؟ ○

۱۱۴ - قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○

۱۱۴ - کہا۔ ہاں۔ اور تم مقرب بھی ہوگے ○

۱۱۵ - قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ○

۱۱۵ - وہ بولے اے موسیٰؑ یا تو پہلے اپنا عصا ڈال یا ہم ڈالتے ہیں ○

۱۱۶ - قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ○

۱۱۶ - موسیٰ نے کہا تم ڈالو۔ جب انھوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔ اور انہیں ڈرا دیا۔ اور بڑا ہی جادو لا دکھلایا ○ ف۱

۱۱۷ - وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ○

۱۱۷ - اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی۔ کہ تو اپنا عصا ڈال۔ پس فوراً وہ عصا ان کی بناوٹ کو نگلنے لگا ○

۱۱۸ - فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

۱۱۸ - تب حق ثابت ہوگیا۔ اور جو وہ کرتے تھے باطل ہوا ○ ف۲

ف۱

سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ سے معلوم ہوا کہ جادو کا تعلق محض فریب نظر سے ہے۔ وہ ایک قسم کی شعبدہ بازی ہے۔ ورنہ حقیقت میں اشیاء میں تبدیلی ناممکن ہے۔

اگر جادوگر واقعی حقائق کو بدل سکیں۔ تو کیوں حاجت مند رہیں۔ انہیں کیوں دیکھئے فرعون سے انعام مانگ رہے ہیں۔ حالانکہ اگر واقعی یہ لوگ تحویل طبائع پر قادر ہوں۔ تو ان کو احتیاج کس بات کی ہے جو چاہا کر دیا۔

ف۲

موسیٰ کے معجزے کو اللہ نے حق سے تعبیر کیا ہے۔ یعنی وہ ایک حقیقت ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ عوام میں یہ امتیاز ہونا دشوار ہے۔ ان کے نزدیک تو دونوں خرق عادت میں داخل ہیں۔ مثال یک گونہ تباین معجزے اور کرشمے میں یہ ہے کہ معجزہ غالب رہتا ہے اور اخلاق و رفعت کے لحاظ سے نبی کا درجہ ساحر سے بہت اونچا ہوتا ہے۔ ساحر سحر کو ذریعہ معاش قرار دیتا ہے۔ اور انبیاء سراپا وسیلۂ ہدایت ہوتا ہے۔

## حلِّ لغات

سِحْر۔ وہ چیز جس کا معلوم کرنا باریک اور لطیف ہو۔ سحر کے معنی علاوہ جادو اور افسوں کے فریفتہ کرنے اور حیلہ بتانے کے بھی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۱۹ - فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ ۝
۱۲۰ - وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝
۱۲۱ - قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
۱۲۲ - رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝
۱۲۳ - قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَنْ
آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ
فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝
۱۲۴ - لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ
خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝
۱۲۵ - قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۝
۱۲۶ - وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ
رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ

۱۱۹ - تب وہ اس جگہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر لوٹ گئے ۝
۱۲۰ - اور جادوگر سجدہ میں گر پڑے ف۱ ۝
۱۲۱ - بولے کہ ہم جہانوں کے رب پر ایمان لائے ۝
۱۲۲ - جو موسے اور ہارون کا رب ہے ۝
۱۲۳ - فرعون نے کہا ابھی میں نے تم کو حکم بھی نہیں دیا۔ اور تم اس پر ایمان لائے ضرور یہ فریب ہے جو تم نے شہر میں بنا رکھا ہے کہ اس کے باشندوں کو اس سے نکال دو سو اب تمہیں معلوم ہو جائے گا ۝
۱۲۴ - میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ ڈالوں گا۔ پھر میں تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا ۝
۱۲۵ - بولے ہمیں رب کی طرف جانا ہے ف۲ ۝
۱۲۶ - اور تو ہم سے اس لیے دشمنی کرتا ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس پہنچیں، ایمان لے آئے۔ اے ہمارے

ف۱

جادوگر چونکہ فن سحر سے واقف تھے اس لیے جب انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی معجزہ نمائی دیکھی تو فرط شوق سے سجدے میں گر گئے۔ ان کو معلوم ہو گیا۔ یہ چابکدستی یا فن فریب نہیں حقیقتاً ایک بالادست قسمت ہے ●

## قوتِ ایمانی

ف۲ فرعون نے یہ دیکھ کر کہ جادوگر ایمان لے آئے ہیں بہت سخت دھمکی دی۔ اس نے کہا۔ دیکھو معلوم ہوتا ہے۔ تمہارا پہلے سے گٹھ جوڑ تھا۔ میں تمہیں سولی پر چڑھا دوں گا۔ تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کے ترچھے کاٹ دوں گا۔ مگر یہاں اس دھمکی کا کیا اثر ہوتا۔ جب کہ قوت ایمانی دلوں میں سرایت کر چکی تھی۔ جب کہ رگ رگ میں ایمان کی حرارت بس چکی تھی۔ انہوں نے نہایت صبر و استقلال سے جواب دیا۔ بھلا آخر تصدیق اللہ کی جانب رجوع کرتا ہے۔ اس سے ملتا ہے۔ تو پھر خوف کس بات کا؟ یہ عجیب بات ہے کہ ابھی چند لمحوں پہلے وہ جادوگر تھے۔ موسیٰ کو شکست دینے کے لیے مقابلہ آرا تھے۔ یا یہ انقلاب ہے کہ ایمان نے دلوں کو روشن کر دیا ہے۔ اور ہمتیں بھی قوت اختیار کر گئی ہیں۔ فرعون کے جبر و استبداد سے وہ بالکل بے خوف ہیں ●

بات یہ ہے کہ ایمان چیز ہی ایسی ہے جہاں دلوں میں گھسا۔ اجالا ہو گیا۔ اور طبیعت یکسر بدل گئی ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○
١٢٧- وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ
اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ وَ يَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ ؕ
قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْيٖ
نِسَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ○
١٢٨- قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ
وَ اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۬
يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ○
١٢٩- قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا
وَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى
رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

ہمیں صبر دے۔ اور ہمیں مسلمان مار ○
١٢٧- اور قوم فرعون کے سردار بولے۔ کیا تو
موسیٰ اور اُس کی قوم کو چھوڑتا ہے۔ کہ زمین
میں فساد کریں۔ اور تجھے اور تیرے بتوں کو ترک کر
رہیں؟ اس نے کہا اب ہم اُن کے لڑکوں کو قتل کریں گے۔ اور
لڑکیوں کو جیتا رکھیں گے۔ اور ہم اُن پر غالب[ف۱] ہیں ○
١٢٨- موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ سے
مدد مانگو۔ اور ثابت قدم رہو۔ زمین اللہ کی ہے
وہ اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث کرے۔ اور
آخر پرہیزگاروں کا ہی بھلا[ف۲] ہوگا ○
١٢٩- بولے تیرے آنے سے پہلے بھی ہمیں دکھ ملا
اور تیرے آنے کے بعد بھی۔ موسیٰ نے کہا قریب ہے
کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور

**ف ۱**

یہ قاعدہ ہے جب کبھی قوم میں بیداری پیدا ہو۔ تو حکمران طبقہ اسے ہر نوع دبا دینا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں بڑے سے بڑا ظلم بھی روا رکھا جاتا ہے۔ فرعون نے جب یہ دیکھا کہ بنی اسرائیل میں کچھ خوددار اور متاعِ ایمان کو عزیز رکھنے والے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ تو کہا میں ان کو سزائیں دوں گا۔ اور قہر و تسلط کا پورا پورا مظاہرہ ہوگا

**ف ۲**

موسیٰ علیہ السلام نے اس موقع پر قوم کو تسلی دی۔ اور کہا۔ اگر تم ان مصائب کو برداشت کر گئے۔ تو پھر بادشاہت قریب ہے ظلم و استبداد کا اظہار حکمران طبقے کی جانب سے آخری سزا ہے۔ حریت اور دینداری کی۔ اس کے بعد طبائع سے خوف دور ہو جاتا ہے۔ بے باکی آ جاتی ہے۔ اور اس نوع کے ظالم طبقہ کا ہو کر نظروں سے گرا دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ وراثت ارض در اصل نیک اور پاکباز بندوں کے لیے ہے۔ گو تھوڑی مدت کے لیے یہ ظالم اور ناہنجار لوگ عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُونَ ○
۱۳۰- وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ
بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ○
۱۳۱- فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا
هَٰذِهِ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ ۗ
أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○
۱۳۲- وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ
لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ
بِمُؤْمِنِينَ ○

تمہیں زمین میں جانشین کر دے، پھر دیکھے
کہ تم کیسے کام کرتے ہو ○ ف۱
۱۳۰- اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو قحط سالی میں
اور میووں کے نقصان میں گرفتار کیا،
کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں ○
۱۳۱- پھر جب اُن کے پاس کوئی خوشحالی آتی تھی تو
کہتے تھے کہ یہ ہمارے لئے ہے، اور اگر کوئی بدحالی
پیش آتی تو موسیٰ اور اُس کے ساتھیوں کی شومی بتلاتے
تھے۔ سُن لے۔ اُن کی شومی اللہ کے پاس ہے
مگر اکثر شخص نہیں جانتے ○
۱۳۲- اور اُنہوں نے کہا اے موسیٰ، جو کوئی نشانی بھی
تو ہمیں دکھلائے گا کہ اُس سے ہم پر جادو کرے، ہم تجھ پر
ایمان نہ لائیں گے ○

## غُلامی کی جھجک

ف۱

غلامی ایسی بدترین لعنت ہے، کہ اس کے بعد قوم میں بزدلی آجاتی ہے۔ اور قوم میں دوست و دشمن کی تمیز اٹھ جاتی ہے۔ ہر بات میں انھیں اندیشہ ہوتا ہے۔ کہیں حکمران طبقہ ہماری مصیبتوں میں اور اضافہ نہ کر دے۔ چنانچہ بنی اسرائیل نے صاف صاف کہہ دیا۔ جناب پہلے بھی ہم تکلیفوں میں مبتلا تھے۔ اور اب بھی ہماری مشکلات میں اضافہ ہی ہے۔ براہ کرم ہمیں کانٹوں میں نہ گھسیٹئے۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم گھبراؤ نہیں۔ عنقریب تمہارے دشمن ہلاک ہوں گے اور تمہاری غلامی آزادی سے بدل جائے گی۔

## حلِّ لُغات

بِالسِّنِينَ۔ یعنی عُسرت کے سال۔

يَطَّيَّرُوا۔ بدشگونی۔ عرب طائر سے شگون لیتے تھے۔ اس لئے تطیر کے معنی تشاؤم کے ہیں۔

۱۳۳- فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ
اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا
قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

۱۳۴- وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا
يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا
الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

۱۳۵- فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى
اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝

۱۳۶- فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

۱۳۳- پھر ہم نے اُن پر طوفان بھیجا۔ اور ٹڈی
اور چچڑیاں، اور مینڈک، اور لہو۔ چند
جُدے جُدے معجزے۔ پھر انہوں نے تکبر کیا
اور وہ مجرم لوگ تھے ○ ف۱

۱۳۴- اور جب اُن پر عذاب آپڑا۔ بولے اے
موسےٰ اپنے رب کو ہمارے لئے پکار جیسا کہ
اُس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے اگر تُو ہم سے
عذاب دُور کر دے تو ہم تجھ پر ایمان لائیں گے اور بنی
اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے ○

۱۳۵- پھر جب ہم نے ایک مدت تک جس تک انہیں پہنچنا
تھا، اُن کو عذاب اُٹھا لیا، تو وہ فوراً وعدہ خلافی کرنے لگے ف۲ ○

۱۳۶- تب ہم نے اُن سے بدلہ لیا کہ انہیں دریا میں
ڈبو دیا۔ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیات جھٹلائی

## انکار کی سزائیں

ف۱ موسیٰ علیہ السلام کی متواتر اور مسلسل تبلیغ و
اشاعت کے بعد جب قبطیوں اور فرعونیوں نے د
ما۔ اور کوئی اثر قبول نہ کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے
وادی نیل کو ناقابل سکونت بنا دیا۔

قبطیوں کو دریائے نیل کی وجہ سے شادابی
اور ثروت حاصل تھی۔ یہی طوفان کے لئے وبال
جان ہوگیا۔ کثرت سے مینہ برسا۔ دریا تمام مصر
میں پھیل گیا۔ کھیتوں اور باغوں کو ٹڈی چاٹ گئی،
مکانوں میں مینڈک اور دوسرے حشرات گھس
آئے۔ گرمی کی شدت سے ناک سے خون جاری ہوا
اور عجیب مصیبت میں پھنس گئے۔

بات یہ ہے کہ اللہ کے دشمن بے حد و انتہا عجیب
خوارق و کرامات کے وہ جب چاہے، دنیا کو بدل سکتا
ہے۔ کل فرعون یہ سمجھے بیٹھے تھے، کہ موسیٰ ایسا بے
سر و سامان انسان ہمیں کیا نقصان پہنچا سکے گا نہیں
معلوم نہیں تھا کہ اللہ ان لوگوں کی تائید کے لئے
اپنی مخفی قوتوں کو روئے کار لے آئے گا۔ اور فرعون
کی حکومت کو ناقابل علاج مصائب میں ڈال دے گا۔

ف۲
جب ان لوگوں نے دیکھا کہ یہ ساری تکلیفیں ہماری
معصیت کی وجہ سے ہیں۔ تو ایمان لانے کا وعدہ کر
لیا۔ اللہ نے عذاب اُٹھا لیا۔ مگر یہ پھر بگڑ گئے۔
اس آیت میں بتایا ہے کہ معصیت کے وقت
مجرم مجبور ہوتا ہے اور مخلصانہ نہیں ہوتا۔

## حلِ لُغات

طُوفَان۔ طوف سے ہے یعنی آندھی یا وہ تیز بارش
جس کے ساتھ زور کی ہوا بھی ہو۔

www.KitaboSunnat.com



وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝
۱۳۷- وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا
يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ
وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى
عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ
وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ
فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ۝
۱۳۸- وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ
فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى
اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى
اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ

اور اُن سے غافل ف۱ رہے تھے ○
۱۳۷- اور اُس قوم کو جو کمزور گنی جاتی تھی اُس
سرزمین کی مشرقوں اور مغربوں کا وارث کیا
جس میں ہم نے برکت دی ہے (ملک کنعان)
اور بنی اسرائیل کے حق میں بسبب اس کے کہ
اُنھوں نے صبر کیا تیرے رب کا بھلائی کا وعدہ
پورا ہوا۔ اور جو کچھ فرعون اور اس کے لوگوں نے
بنایا تھا۔ اور جو کچھ ٹیلوں پر چڑھایا تھا یہ
سب کچھ برباد کر دیا ○ ف۲
۱۳۸- اور بنی اسرائیل کو ہم نے سمندر پار اُتار دیا
پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے، جو اپنے بتوں
کے گرد جمگھٹ کیے بیٹھے تھے۔ (بنی اسرائیل) بول اٹھے کہ
اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک ایسا بت مقرر کر دے جیسے ان کے بت ہیں

ف۱

فَانْتَقَمْنَا سے مُراد ایسا بدلہ ہے جس کے وہ مستحق تھے۔ کیونکہ انتقام کے معنی عربی میں سزا دینے کے ہیں۔ اللہ کینہ اور بغض سے پاک ہے۔

## ناتوانوں کی توانائی

ف۲

یعنی بالآخر جو کمزور و نزار تھے ضعیف و ناتوان تھے۔ وہ صبر و استقلال کی وجہ سے قوی اور قوت والے ہو گئے۔ جن کے لئے ارض مصر میں رہنا مشکل تھا۔ وہ شام کے مشرق و مغرب میں پھیل گئے۔ جو غلام تھے انہیں آزادی اور بادشاہت بخشی گئی۔ وہ جو بادشاہ تھے۔ انھیں دریائے قلزم میں غرق کر دیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ بنی اسرائیل نے صبر و استقلال سے کام لیا۔ اور اس لئے کہ فرعون نے سرکشی اختیار کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○
۱۳۹- اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ
بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
۱۴۰- قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا
وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○
۱۴۱- وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ
وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ○
۱۴۲- وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ
اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ
رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ

کہا تم جاہل لوگ ہو ○ ف۱
۱۳۹- یہ لوگ جس دین میں ہیں اُسے تباہ ہونا ہے
اور ان کے اعمال باطل ہیں ○
۱۴۰- کہا کیا میں اللہ کے سوا اور کوئی معبود تمہارے
لئے ڈھونڈوں اور اسی نے تمہیں کل جہان پر فضیلت دی ہے ○ ف۲
۱۴۱- اور جب ہم نے تمہیں فرعون کے لوگوں سے بچایا
کہ تمہیں سخت دکھ دیتے تھے تمہارے لڑکوں کو
قتل کرتے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے
اور اس میں تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے
بڑی آزمائش تھی ○
ع ۱۶
۱۴۲- اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا
اور ان تیس میں دس رات اور ملا کر ان کو پورا کیا
پھر اس کے رب کا وعدہ چالیس رات کا پورا ہوا اور موسیٰ

ف۱

بنی اسرائیل چونکہ حدیث العہد تھے۔ نیا نیا اسلام قبول کیا تھا۔ اس لئے جب انہوں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ بتوں کو پوج رہی ہے تو ان کے دل میں بھی یہی خواہش پیدا ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تو جہالت ہے۔ میں اس کی تائید کیونکر کر سکتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ موسیٰ نے اولاً اپنی توجہ کو زیادہ تر آزادی و استخلاص پر مرکوز رکھا۔ توحید کا درس دیا۔ مگر زیادہ زور آزادی کے مسئلہ پر ہی تھا ○

ف۲

ان آیات میں موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی حس خودداری کو بیدار کیا ہے۔ اور کہا ہے تم وہ ہو جنہیں اللہ نے خاص مقصد کے لئے تمام دنیا میں سے چن لیا ہے۔ اس لئے تم شرک کی بت پرستی کی ذلت کو کیوں برداشت کرو۔ اس کے بعد انہیں مصائب کی طرف متوجہ کیا۔ اور بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس شفقت اور مہربانی سے تمہیں فرعون کے دست تظلم سے نجات بخشی ہے۔ کیا یہ احسان اس بات کا متقاضی نہیں کہ اس کے احسان شکر میں توحید کو قبول کریں اور سب دیوتاؤں سے منہ موڑ لیں ○

## حل لغات

مُتَبَّرٌ۔ ہالک۔ فنا ہونے والا تبار سے مشتق ہے ○

نِسَآءَ۔ کا اوّلین اطلاق عورت پر ہوتا ہے یہاں بنات کے معنوں میں مستعمل ہے ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ
قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝
۱۴۳- وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ
كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ
اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ
انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ
مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا
تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا
وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ
قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا
اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
۱۴۴- قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ

اپنے بھائی ہارون کو کہہ گیا تھا کہ تو میری قوم میں
میرا خلیفہ رہیو۔ اور درستی رکھیو۔ اور مفسدوں کی
راہ پر نہ چلیو ۝ ف۱
۱۴۳- اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر پہنچا۔ تو
اُس کے ربّ نے اُس سے کلام کیا۔ موسیٰ نے کہا
اے ربّ تو اپنے تئیں مجھے دکھلا کہ میں تیری طرف
نگاہ کروں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکیگا لیکن پہاڑ
کی طرف دیکھ۔ اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا۔ تو تو بھی مجھے
دیکھ سکے گا۔ پھر جب اس کا ربّ پہاڑ پر ظاہر ہوا۔ تو
پہاڑ کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑا پھر جب
ہوش میں آیا۔ تو کہا تو پاک ہے۔ میں تیری طرف رجوع
کرتا ہوں۔ اور میں پہلا مومن ہوں ۝ ف۲
۱۴۴- فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں میں سے

## چلہ

ف۱ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کسب انوار کے لئے
طور پر بلایا۔ اور کہا چالیس راتیں یہاں زہد و تقشف میں
بسر کرو۔ میری نگرانی میں رہو۔ پھر تمہیں توریت دی جائیگی
اور شریعت کے اسرار و رموز سے آگاہ کیا جائے گا مقصد
یہ تھا۔ اس طرح ترک علائق سے دل میں یکسوئی پیدا ہو
جائے۔ بے گانگی اسباب سے دل جمعی و استقلال کی عادت
پڑ جائے۔ اور جناب موسیٰ اس قابل ہو جائیں کہ منصب
نبوت کے بار عظیم کو بأحسن وجہ اٹھا سکیں ۔
بات یہ ہے کہ جمال مطلق سے بہرہ اندوز ہونے کے
لئے ضروری ہے کہ گوشہ ہائے قلب میں ریاضت کے
دیئے روشن ہوں۔ اور شوق و محبت کے جھونکے چلیں۔ قلب کا
گوشہ گوشہ آغوش انتظار ہو جائے۔ اور بال بال زبان طلب
و دیدار ہو کر جنت کشش حسن ہو۔ دل کی دنیا میں سوز و گداز عشق
کی آبادی و عمران کے سوا کچھ موجود نہ رہے۔ یعنی علاً ثابت
کر دیا جائے۔ کہ سینے میں اللہ کی محبت کے چشمے پھوٹ
رہے ہیں۔ زبان حمد و ستائش کے ترانوں سے حظ اٹھا
رہی ہے۔ جبین آستان یار پر جھکی ہے۔ اور آنکھیں
راستے میں بچھی جاتی ہیں۔ جب جھکیں وہ جمال آرا
دل میں آ گیا ہے ۔

## دیدار یار

ف۲ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو مکالمہ کے شرف سے
نوازا۔ یہاں دل میں یہ خیال چٹکیاں لے رہا تھا۔ کہ گفتگو کافی
نہیں، دیدار چاہئے۔ اللہ نے فرمایا۔ لن ترانی۔ کہ یہ
آنکھیں کیونکر تجلیات کو جذب کر سکتی ہیں۔ مگر وہاں اصرار
و شوق کی فراوانی تھی۔ نقاب کے کچھ حصے سرکے، اور
موسیٰ غش کھا کر گر پڑے۔ تم آنکھوں میں کب تاب تھی کہ ان کو
برداشت کر سکیں۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ باقی بر صفحہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

۱۴۵- وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

۱۴۶- سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ

اپنے پیغام اور کلام کے لئے برگزیدہ کیا سو جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے لے اور شکرگزار رہ ۝

۱۴۵- اور ہم نے اس کے لئے تختیوں پر ہر شے لکھی نصیحت اور ہر شے کا مفصل بیان اور کہا کہ اس کو بقوت تمام، اور اپنی قوم کو حکم دے کہ بہترین باتیں جو اس میں ہیں تھامے رہیں اب میں تمہیں بدکاروں کا گھر دکھلاؤں گا ۝

۱۴۶- وہ جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں میں انہیں اپنی نشانیوں سے پھیر دوں گا اور اگر وہ ساری نشانیاں دیکھیں، اس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور اگر بھلائی کی راہ دیکھتے ہیں۔ تو اُسے راہ نہیں ٹھہراتے۔ اور اگر گمراہی کی راہ دیکھتے ہیں،

(بقیہ حاشیہ)

اور موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ اس ذوالجلال کو دیکھنا ناممکن ہے صرف اس طرح کا مطالبہ اس کے حسن وجلال کی توہین ہے۔ فوراً تُبْتُ کی صدائے ندامت فضا میں گونجی۔ اور دلائل و براہین کی آیتوں پر اکتفا کر لیا گیا ۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف

تورات میں بنی اسرائیل کی زندگی کے لئے پورا پروگرام درج تھا۔ ہربات کی تفصیل تھی۔ قرآن کی اصطلاح میں تورات کے معنی صرف اس کتاب کے ہیں جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ وہ صحائف جو عہد قدیم کے نام سے مشہور ہیں۔ تورات نہیں۔ البتہ ان میں تورات کے نصائح، اور تعلیمات مذکور ہیں ۔

## حلِّ لغت

الْاَلْوَاح ۔ جمع لَوْحٌ ۔ بمعنے تختی۔ یہ الواح پتھر کے تھے۔ اُس وقت خط مسندی رائج تھا۔ اس لئے کتابوں کے لئے پتھر تجویز کئے جاتے۔ تاکہ اس پر حروف کندہ کئے جائیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝

تو اُسے راہ ٹھہراتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ اُنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ اور ان سے غافل رہے ۝

۱۴۷- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

۱۴۷- اور جنھوں نے ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا۔ ان کے اعمال ضائع ہوئے۔ جو کرتے تھے، اسی کا بدلہ پائیں گے ۝

۱۴۸- وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

۱۴۸- اور موسیٰ کی قوم نے اس کے پیچھے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنایا، وہ ایک جسم تھا کہ گائے کی طرح آواز کرتا تھا کیا انھوں نے یہ دیکھا کہ وہ ان سے بولتا ہے اور نہ انھیں ہدایت کر سکتا ہے اسے قبول کر لیا۔ اور ظالم ہو گئے ۝

۱۴۹- وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا

۱۴۹- اور جب پچھتائے اور سمجھے کہ ہم گمراہ

## بچھڑا

ف سامری کی گمراہ کن تعلیم سے متاثر ہو کر بنی اسرائیل نے گوسالہ کی پرستش شروع کر دی۔ جس میں سے ایک قسم کی آواز آتی تھی۔ سامری ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے اسے کچھ اس ترکیب سے بنایا کہ وہ بولنے لگا۔ ہوا اس طرح اس کے حلقہ سے خارج ہوتی، کہ آواز معلوم ہوتی۔ بنی اسرائیل سادہ اور سہل اندیش تھے، اس لئے انھیں گوسالہ ایک معجزہ معلوم ہوا۔ دل میں پہلے سے بت پرستی کی خواہش تھی۔ تفصیلات اب تک پہنچی نہیں تھیں۔ حضرت ہارون کی چیخ و پکار کو انھوں نے ذرہ اہمیت نہ دی۔ نتیجہ

یہ ہوا، کہ قوم کی قوم شرک کی بیماری میں مبتلا ہو گئی ۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ کم بختوں نے یہ نہیں سوچا۔ یہ نہ گفتگو کرتا نہیں، نہ راہنمائی کی اس میں استعداد ہے۔ پھر پرستش کے لائق کیونکر ہو سکتا ہے ۔

## حل لغات

سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْھِمْ۔ محاورہ ہے، جیسے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے، یعنی سخت نادم اور پشیمان ہوئے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ
يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ يَغْفِرْ لَنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○
۱۵۰- وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ
غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا
خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ
اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ
اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ
قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ
وَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ٘ فَلَا تُشْمِتْ
بِيَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○
۱۵۱- قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِاَخِيْ

ہو گئے ۔ تب بولے ۔ اگر ہمارا رب ہم پر
رحم نہ کرے ۔ اور ہمیں نہ بخشے ۔ تو ہم ضرور
زیاں کاروں میں ہوں گے ○
۱۵۰ - اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور ^{وا}
افسوس سے بھرا ہوا واپس آیا ۔ تو بولا ۔ میرے بعد تم
نے میری کیا بُری جانشینی کی ہے ۔ کیا تم نے اپنے
رب کے حکم سے جلدی کی ؟ اور موسیٰ نے وہ تختیاں ڈال دیا
اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچا ۔
وہ بولا ۔ اے میرے ماں جائے بھائی ان لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا
اور مجھے قتل کرنے لگے تھے ۔ سو تو میری اہانت
کر کے دشمنوں کو مجھ پر نہ ہنسا ۔ اور مجھے ظالم لوگوں
میں شامل نہ کر ○
۱۵۱ - موسیٰ نے کہا اے میرے رب مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے

## پیغمبر کا غصّہ

ف موسیٰ علیہ السلام جب ملاقات سے لوٹ کر قوم میں آئے
تو دیکھا سب میں بت پرستی کے جراثیم پھیل چکے ہیں ۔ اور
گوسالہ پرستی کا عمل جاری ہے ۔ آپ نے نہایت غصے
کا اظہار کیا ۔ ہارون علیہ السلام کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ
لیا اور کہا یہ کیا معاملہ ہے ؟

بات یہ ہے ۔ انبیاء علیہم السلام میں صبر و استقلال
کی استعداد عام لوگوں سے بہت زیادہ موجود ہوتی ہے
مگر بے دینی و الحاد ان کو ایک آنکھ نہیں بھاتا ۔ ذاتی طور
پر وہ ناراض نہیں ہوتے ۔ ان کی انفرادیت ختم ہو جاتی
ہے ۔ ان کا غصہ اور مسرت محض اللہ کے لئے ہے خود
کو ۔ اس سے زیادہ اور کون بات صدمہ کی ہو سکتی ہے ۔
کہ روحانی اولاد بگڑ جائے ۔ جن کے لئے اتنی مصیبتیں برداشت
کیں ۔ وطن چھوڑا ۔ وطن کی آسائشیں چھوڑیں ۔ آرام چھوڑا

جنگل میں سکونت اختیار کی ۔ اور اب یہ لوگ گمراہ ہو جائیں ؟
موسیٰ علیہ السلام غصے میں آ گئے ۔ اور حضرت ہارون نے
جب جواب فرمایا ۔ کہ میں معذور تھا ۔ مجھے انہوں نے کوئی حیثیت
نہیں دی ۔ آپ دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع نہ دیں ۔ تو
فوراً موسیٰ کی سمجھ میں آ گیا ۔ آپ نے اپنے اس غصے کی
اللہ سے معافی چاہی ۔

یہ وجہ ہے کہ انبیاء سے اس نوع کی جسارتیں ایک بلند
نصب العین کے حصول کے لئے ہوتی ہیں ۔ تاکہ وہ قوم کے
لئے ہر حالت میں نمونہ اور اسوہ ثابت ہو سکیں ۔ موسیٰ کے
غضب و غصہ میں بھی کردار و عمل کے واسطے سبق ہے ۔ یعنی وہ
موسیٰ جو فرعون کے مقابلہ میں نرم ہیں ۔ مصائب و مشکلات
کو بخندہ پیشانی برداشت کرتے ہیں ۔ قوم کی گمراہی سے طیش
میں آ جاتے ہیں ۔ اور پھر جب بھائی کی عذر خواہی سے تسلی
ہو جاتی ہے ۔ فوراً جناب باری میں التجاء عفو کے طالب
ہو جاتے ہیں ۔

حل لغات :- [illegible]

وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○

اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر۔ اور تو سب
سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ○

۱۵۲ - اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ○

۱۵۲ - جنہوں نے بچھڑا معبود بنایا۔ اُن پر اُن کے رب کا
غضب نازل ہوگا اور دُنیا کی زندگی میں ذلت
اور یوں ہی ہم جھوٹوں کو سزا دیتے ہیں ○ ف۱

۱۵۳ - وَ الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ
ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْۤا ؗ
اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ ○

۱۵۳ - اور جنہوں نے بدکام کئے۔ پھر بعد اُس
کے توبہ کی۔ اور ایمان لائے۔ تو تیرا
رب اس کے بعد بخشنے والا مہربان
ہے ○

۱۵۴ - وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ
اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَ فِیْ نُسْخَتِهَا
هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ
لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ○

۱۵۴ - اور جب موسیٰؑ کا غصہ فرو ہوا۔ تو اُس نے
تختیاں اُٹھائیں۔ اور جو اُن میں لکھا ہوا تھا
اُس میں ہدایت اور رحمت تھی اُن کے لئے
جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ○

## گاؤ پرستی ذلّت ہے!

ف ۱

یہ سزا اس درجہ موزوں اور درست ہے
کہ گو بنی اسرائیل میں اب یہ مرض نہیں رہا
لیکن جن میں اب تک گائے کا احترام
ہی ہے۔ دیکھ لیجئے۔ قومی لحاظ سے
ذلیل ہیں۔ دولت اور ثروت کے باوجود
ذلیل ہیں۔ علم و ہنر کی فراوانی ہے جب
بھی ذلیل ہیں۔ ... انسان سے غلام ہیں
اب کچھ بیداری کے آثار ہیں۔ مگر یاد
رہے، جب تک وہ تم پرستی کو نہیں
چھوڑیں گے۔ آزادی، تہمت موہوم
ہے ◆

## حلِّ لغات

سَکَتَ۔ تھما، رکا، استعارہ
ہے سکون سے ◆

www.KitaboSunnat.com



١٥٥- وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ
رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ
مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا
فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا
فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ
وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ
خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝
١٥٦- وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ
اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ
مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ

١٥٥- اور موسیٰؑ نے ہمارے وعدہ کے وقت پر آنے
کے لئے اپنی قوم سے ستر آدمی چُنے۔ ف۱ پھر جب اُنھیں
زلزلے نے پکڑا۔ جب موسیٰؑ نے کہا اے رب اگر تُو چاہتا
تو انہیں اور مجھے پہلے ہی مار ڈالتا۔ کیا تُو ہمارے
چند احمقوں کے کام سے اب ہمیں ہلاک کرتا ہے
یہ سب تیری آزمائش ہے، جسے تُو چاہے اس سے
گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت کرے تُو ہمارا
مالک ہے۔ سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو
سب سے بہتر بخشنے والا ہے ○
١٥٦- اور ہمارے لئے اس دُنیا اور آخرت میں
بھلائی لکھ دے۔ ہم تیری طرف رجوع
ہوئے۔ فرمایا میرا عذاب اُسی پر آتا ہے جسے
میں عذاب دینا چاہتا ہوں۔ اور میری رحمت ہر شے

ف۱

یہ ستر قوم کے وہ تھے، جنھوں نے مطالبہ
کیا تھا کہ ہم جب تک خدا کو اپنی آنکھوں سے
نہ دیکھ لیں۔ یہ کلام خاطر کر نہیں لائیں گے
موسیٰ علیہ السلام ان کو کوہ پر اپنے ساتھ
لے گئے۔ وہاں پہنچے، اور موسیٰ علیہ السلام
نے خواہش کی۔ تو خدا نے آثار غضب ظاہر
کئے۔ پہاڑ مارے خوف و ہراس کے کانپا
اور زمین تھر تھرائی۔ اور یہ لوگ عذاب میں
گرفتار ہو گئے۔
اب موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ خدایا
تیرے سب بندے تیرے جلال سے
آگاہ، نہیں شان توحید سے آشنا

نہیں۔ ان کو کیوں ہلاک کئے دیتا ہے؟
ان کو موقع دے کہ یہ تیرے دین کی
اطاعت کر سکیں۔ اور تیرے جلال کی
گواہی دیں۔
بات یہ ہے کہ اس قوم کا مطالبہ جناب
باری کی بارگاہ جلالت میں جسارت ہے،
انسان کیا، اور اس کی بساط کیا۔ کہ رب العزت
کو دیکھ سکے۔ اُس جمال مطلق کا مشاہدہ
کیونکر ممکن ہے۔ جبکہ آنکھوں میں اس
دید کی تاب ہی نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ
يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
۱۵۷- اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ
الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۚ
يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ
عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا
النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ

کو شامل ہے۔ سو اب میں اپنی رحمت عامہ کو
خاص اُنکے حق میں لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ
دیتے اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ۝
۱۵۷۔ جو اس رسول نبی اُمّی کے تابع ہوتے ہیں
جس کو وہ اپنے یہاں توریت اور انجیل میں
لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک کام
کا حکم دیتا۔ اور بدی سے منع کرتا، اور ستھری
چیزیں اُن کے لئے حلال ٹھہراتا۔ اور بُری
چیزیں اُن پر حرام کرتا ہے۔ اور اُن سے
بوجھ اور پھانسیاں اُتارتا ہے جو اُن پر
پڑی تھیں۔ سو جو اس پر ایمان لائے
اُس کی تعظیم و مدد کی۔ اور اس نُور قرآنی
جو اس پر اُترا ہے، تابع ہوئے

## رحمتِ خداوندی کی وسعتیں

ف

اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ سے غرض یہ ہے کہ ہر وقت ہمیں اللہ کی ہدایت اور کرم فرمائی ضروری ہے۔ ورنہ گمراہی کا احتمال ہے ۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کا غضب اُس کے جذبۂ رحم سے بسا اوقات مغلوب ہوجاتا ہے۔ اور دب جاتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ ایمان و انقیاد کا مظاہرہ کیا جائے وہ لوگ جو صحیح معنوں میں مومن ہیں۔ جن کے دلوں میں انقیاد و خشیت کی آگ ہے۔ جو باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور مال و دولت کی محبت انہیں آپے سے باہر نہیں کرتی۔ وہ جو پاکباز اور پرہیزگار ہیں۔ اعمال صالحہ جن کا وطیرہ اور شغل ہے ایمان جن کے دلوں میں اعتقاد محکم کی شکل میں موجود ہے وہ فضائل رحمت کے سزاوار ہیں۔ ان پر ہمیشہ اللہ کی رحمتیں چھائی رہتی ہیں۔ دُنیا و دین میں وہ کبھی نہیں بھٹکتے۔ رُوح اور جسم کی تمام مسرتیں انہیں حاصل ہیں۔ اور وہ خوش ہیں، کہ اللہ کو انہوں نے پالیا اور اللہ سے اُن کی دوستی ہے ۔

## حلِ لغات

الْاُمِّیّ ۔ اَن پڑھ ۔
اِصْرٌ ۔ بوجھ ۔
اَغْلَال ۔ جمع غُلّ قید، طوق، زنجیر، استعارہ ہے رسم و رواج کی سختیوں اور دشواریوں سے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
۱۵۸- قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا
إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ
وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝
۱۵۹- وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ
بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝
۱۶۰- وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ
أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا
إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ

وہی نجات پائیں گے ۝
۱۵۸- تو کہہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول
ہو کر آیا ہوں، اُس اللہ کا جس کی سلطنت
آسمان اور زمین میں ہے۔ اُس کے سوا
کوئی معبود نہیں۔ وُہی جلاتا اور مارتا ہے
سو تم اللہ پر اور اُس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان[ف]
لاؤ۔ جو اللہ پر اور اُس کے کلمات پر ایمان رکھتا
ہے اور تم اُس کے تابع ہو جاؤ، شاید تم ہدایت پاؤ[ف] ۝
۱۵۹- اور موسیٰ کی قوم میں ایک جماعت ہے جو حق کی
طرف رہبری کرتے اور اُسی پر انصاف کرتے ہیں ۝
۱۶۰- اور ہم نے انہیں بارہ قبیلوں پر بانٹا۔ جو
بڑی بڑی جماعتیں تھیں۔ اور جب موسیٰ سے اُس کی
قوم نے پانی مانگا، تو ہم نے اُس کی طرف وحی بھیجی

## رسولِ اُمّی

ف تورات و انجیل میں بے شمار پیشگوئیاں حضورؐ کے متعلق مرقوم ہیں۔ یہودی خوب جانتے تھے، کہ حضورؐ اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔ منصف عیسائی بھی آپ کے مرتبہ و مقام سے آگاہ تھے۔ مقدمین نوفل کا اعتراف، عبداللہ بن سلام کا اسلام اس حقیقت پر گواہ ہے۔

تورات میں سُرخ و سپید نبی کا ذکر ہے۔ محمدؐ کا لفظ موجود ہے۔ دس ہزار قدوسیوں کا حوالہ ہے۔ آتشیں شریعت اور نئے یروشلم کی پیشگوئی ہے۔ یہ بھی لکھا ہے، بجری مالک اس کی راہ تکیں گے۔

انجیل میں حضرت مسیحؑ دنیا کے سردار کی خوشخبری سناتے ہیں اور برناباس کی انجیل میں جو مسیحؑ کا حواری تھا۔ صاف طور پر حضورؐ کا نام لے کر پیشگوئی کی گئی ہے۔

قرآن کا یہ دعوے بالکل بجا اور درست ہے کہ تورات و انجیل میں اُمّی رسول کے لئے پیشگوئیاں موجود ہیں۔ سُرخ و سپید حضورؐ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے؟ محمدؐ کس کا نام ہے؟ دس ہزار قدوسی فتح مکہ کے وقت کس کے ساتھ تھے؟ آتشیں شریعت کس کی پیش کردہ ہے؟ کیا حضورؐ نے بیت اللہ کو قبلہ قرار دے کے نئے یروشلم کو آسمان سے نہیں اُتارا؟ اور پھر کائنات میں سوائے سرورِ دو جہاں کے سوا اور کون ہے؟

آپ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔

(۱)۔ خیر و تحمل کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا۔ اور بُرائی کے خلاف ہمہ گیر جہاد کرنا۔

(۲)۔ طیبات اور پاکیزہ اشیاء کی ترویج، خبائث اور مضر صحت و اخلاق چیزوں کو حرام و ناقابل استعمال قرار دینا۔ یعنی ایک پاکیزہ اور مطہر شریعت کی تاسیس۔

(۳)۔ دُنیا میں رسم و رواج کے بوجھ کو ہلکا کرنا، جہالت و تقلید کے طوق کو گردن سے دُور کرنا۔ اور انسانوں کو نہایت آسان، حنیفیت اور خالص دین کی طرف بلانا۔

قرآن کا یہ دعوے بالکل بجا اور درست ہے کہ تورات و انجیل میں

ف مقصود یہ ہے کہ اگر تم ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہو اور روحانی مدارج میں ترقی چاہتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ خدا کی رضا سے بہرہ اندوزی کا موقع ملے

www.KitaboSunnat.com



قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ
الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَ
لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○
١٦١ - وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ
الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ
سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○

کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مار۔ پھر اس
سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے تھے اور سب
نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا تھا۔ اور
ہم نے اُن پر بادل کا سایہ کیا۔ اور اُن پر
ترنجبین اور بٹیریں نازل کیں۔ کھاؤ
ستھری چیزیں جو ہم نے تمہیں دی ہیں
اور اُنہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا۔ مگر اپنی
ہی جانوں پر ظلم کرتے رہے ○ ف۱
١٦١ - اور جب اُنہیں کہا گیا، کہ اس شہر (اریحا)
میں بسو۔ اور اس میں جہاں سے چاہو کھاؤ
اور بولو حطۃ (گناہ گرا دے) اور دروازہ میں سجدہ
کرتے ہوئے داخل ہو، ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے
اور نیکوں کو زیادہ دیں گے ○

## ف۱

یہ اس وقت کا ذکر ہے، جب بنی اسرائیل کو جنگل میں پانی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے وحی سے ارشاد پا کر ایک پتھر پر لٹھ مارا۔ تو بارہ چشمے پانی کے پھوٹ نکلے۔ اور چونکہ بنی اسرائیل کے قبیلے بھی بارہ تھے۔ اس لئے پانی کی فراوانی کی وجہ سے ان کی سیرابی کا خاصا انتظام ہو گیا ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اضرب کے معنی چلنے کے ہیں۔ مقصد یہ تھا۔ موسیٰ لاٹھی ٹیکتے ہوئے پہاڑ پر چڑھیں وہاں بارہ چشمے بہتے ہوئے پائیں گے ۔

یہ تاویل قطعاً غلط ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ معجزات اور خوارق اللہ کا انکار ہے۔ دلائل یہ ہیں :۔

(۱) ضرب کے معنی چلنے کے ہوتے ہیں تو اس وقت صلہ ب نہیں ہوتا۔ فی ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ۔ یا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ

(۲) ضرب کے ساتھ عصا کا لازم ظاہر کرتا ہے کہ مارنے کے معنی ہیں ۔

(۳) فَانْۢبَجَسَتْ میں فا تعقیب فعل کے لئے ہے۔ خود انبجاس کا لفظ حدوث فعل پر دال ہے ورنہ یہ کہنا چاہئے تھا۔ کہ فتجد هناك اثنتي عشرة عينا جارية۔ یعنی وہاں چشمے جاری ہوں گے چڑھنے کے معنی تو یہ ہیں کہ ضرب بالعصا کا تتبع ہے۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل چونکہ کھلے میدان میں رہتے تھے اس لئے آفتاب کی تمازت سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بادل کا سایہ کر دیا۔ تاکہ وہ خدائی حمایت میں دکھ نہ اٹھائیں ۔

## حل لغات

مَنّ و سَلْوٰی۔ وہ چیزیں جو بنی اسرائیل کے لئے طعام و غذا کا کام دیتی تھیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۶۲- فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا
غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا
كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝

۱۶۳- وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي
كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ
فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ
يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا
يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ ۚ
نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝

۱۶۴- وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ
تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ
أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۭ

۱۶۲- سو جو اُن میں ظالم تھے، اُنھوں نے اس لفظ کے سوا جو انھیں بتلایا گیا تھا۔ اور ہی لفظ بدل دیا۔ تب ہم نے ان کے ظلم کے سبب آسمان سے ان پر عذاب بھیجا ○ ف۱

۱۶۳- اور یہود سے اُس بستی کا حال پوچھ، جو سمندر کے کنارہ پر تھی۔ جب وہاں کے لوگ سبت (ہفتہ) کے دن زیادتی کرنے لگے تھے۔ جب اُن کا سبت کا دن ہوتا اُن کی مچھلیاں پانی پر آکے تیرتی تھیں، اور جب سبت نہ ہوتا۔ تب نہ آتیں۔ یوں ہم نے انھیں آزمایا۔ اس لئے کہ وہ فاسق تھے ○ ف۲

۱۶۴- اور جب اُن میں سے ایک جماعت نے کہا، تم کیوں ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہو، جنھیں اللہ ہلاک کرنا، یا سخت عذاب پہنچانا چاہتا ہے

## تبدیل قول

ف۱ بنی اسرائیل کو آبادی میں رہنے کے لئے مشروط کر دیا تھا کہ وہ توبہ و استغفار کے جذبات کو زندہ رکھیں۔ یعنی شہری زندگی میں جا کر اللہ کو اور دین کو بھول نہ جائیں۔ مگر جب وہ شہر میں بس گئے تو ان میں وہی خرابیاں پیدا ہو گئیں، جو شہری زندگی کا خاصہ تھیں۔ یہی تبدیل قول ہے ۔

## قانون اور اس کا منشاء

ف۲ یہود کے معاشی امراض میں ایک مرض حیلہ جوئی بھی ہے۔ سبت کا دن اللہ تعالیٰ نے اطاعت و فرمانبرداری کے لئے مقرر کیا۔ یہود سے کہا گیا تھا کہ سبت کا دن کاروبار و زراعت سے الگ رہیں، اُس دن کوئی دنیوی کام نہ ہو، صرف اللہ کا ذکر و شغل ہو۔ تورات پڑھیں، اور وعظ و ارشاد سنیں۔ مگر ان کی نافرمانی نے اعتداء فی السبت کی راہ نکال لی۔ بمقام ایلہ میں رہتے تھے، جو بحر کے قریب واقع ہے۔ جب انھوں نے دیکھا، کہ ہفتہ کے دن مچھلیاں کثرت سے نمودار ہوتی ہیں۔ اور تورات کی رو سے اس دن شکار ممنوع ہے۔ تو انھوں نے یہ کیا کہ کنارے گڑھے کھود لئے۔ تاکہ رات کو جب مچھلیاں ان گڑھوں میں آ جائیں تو ہم شکار کر لیں۔ اور آسانی سے پکڑ لیں۔ اس صورت میں ان کا خیال تھا، کہ خدا کے حکم کی مخالفت نہیں ہوتی۔ یہ حیلہ اللہ کو ناپسند تھا۔ کیونکہ اس سے سبت کا احترام جاتا رہتا۔ جس کی رعایت واجبات میں تھی ۔

بات یہ ہے کہ قانون کے الفاظ اور قانون کا منشاء دو الگ الگ باتیں ہیں۔ ہو سکتا ہے قانون کے الفاظ میں جامعیت نہ ہو۔ اس حالت میں یہ دیکھنا چاہئے، کہ قانون کا منشاء اور مقصد کیا ہے؟ یہودیوں نے الفاظ کو تو دیکھا اور یہ نہ دیکھا کہ اللہ کا مقصد کیا ہے۔ سبت کے دن کاموں سے اس لئے روکا تھا، کہ توجہ الی اللہ کا جذبہ پیدا ہو۔ اور اگر دن بھر مچھلیوں کا خیال دل و دماغ پر مستولی رہے تو سبت کا کیا فائدہ؟ ۔

**حل لغات:-** شُرَّعًا۔ جمع شارعۃ۔ واضح ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ○
۱۶۴- فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا
الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَىِٕيْسٍۭ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○
۱۶۵- فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ
قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ○
۱۶۶- وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ
عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ
وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

کہا تمہارے رب کے سامنے الزام اُتارنے کیلئے نصیحت
کرتے ہیں، اور شاید کہ وہ ڈریں ف۱ ○
۱۶۴- پھر جب انہوں نے اُس کو بُھلا دیا جو انہیں
سمجھایا گیا تھا۔ تو ہم نے بدی کو منع کرتے والوں کو
بچا لیا۔ اور ظالموں کو بُرے عذاب میں
گرفتار کیا۔ اس لئے کہ وہ فاسق تھے ○
۱۶۵- پھر جب منع کئے ہوئے کاموں میں بڑھ گئے
تب ہم نے اُن کو کہا کہ پھٹکارے ہوئے بندر بن جاؤ ف۲
۱۶۶- اور یاد کر جب تیرے رب نے پکار دیا کہ وہ ان
یہودیوں پر قیامت کے دن تک اس شخص کو کھڑا
رکھے گا، جو انہیں بُرا عذاب پہنچاتا رہے گا
تیرا رب جلد سزا دیتا ہے۔ اور بیشک
وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳ ○

ف۱

اہل کتاب میں ایک طبقہ باحساس بھی تھا۔ وہ ان کو منکرات کے ارتکاب سے روکتا۔ اور وعظ و نصیحت سے سمجھانے کی کوشش کرتا۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو یاس و قنوط میں ڈوبے رہتے ہیں ان سے نہ خود کچھ ہوتا ہے، اور نہ دوسرے کو کچھ کرنے دیتے ہیں، چنانچہ وہ کہتے بھلا ایسوں کو نصیحت کرنے سے کیا فائدہ۔ جو بالکل ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ وہ جواباً کہتے، محض فریضہ تبلیغ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے۔ اور ممکن ہے ان کے دلوں میں گداز پیدا ہو، مقصد یہ ہے کہ بہرحال مبلغین اور اہل علم کو اپنے فرائض کو محسوس کرنا چاہئے۔ یہ ضرور نہیں کہ ان کی کوششیں بارآور بھی ہوں •

ف۲

جب یہودیوں نے فسق و فجور میں حد سے تجاوز
کیا۔ اور ناصحین کی نصیحتوں کو بھی ٹھکرا دیا۔ جب حجت تمام ہو چکی، تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طبیعتوں کو مسخ کر دیا۔ جسم و صورت میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ اور دُنیا والوں کے لئے عبرت و موعظت کا سامان بن گئے •

ف۳

یہودیوں کی ذلت آج تک قائم ہے۔ ہر زمانے میں اُن کے لئے ایک بخت نصر موجود ہے۔ ان کی حرص و آز کو دیکھ کر ہر شخص متنفر ہے۔ اور یہ عند اللہ بدترین عذاب ہے •

## حَلِّ لُغَات

بَئِیْسٍ۔ بؤس سے ہے۔ یعنی تکلیف دہ •

www.KitaboSunnat.com



۱۶۸- وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ
مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ
دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ وَ بَلَوْنٰهُمْ
بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ○
۱۶۹- فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ
هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ
سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِهِمْ
عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ
يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ
اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ
وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ الدَّارُ

۱۶۸- اور ہم نے یہود کو زمین میں گروہ گروہ
کرکے متفرق کر دیا ہے۔ اُن میں بعض شخص نیکوکار
ہیں اور بعض اور طرح کے ہیں۔ اور ہم نے
انہیں نعمتوں اور سختیوں میں آزمایا ہے، شاید
وہ پھریں ○ ف۱
۱۶۹- پھر اُن کے بعد ناخلف لوگ کتاب کے
وارث ہوئے کہ اِس دنیائے زندگی کا اسباب
اختیار کرتے۔ اور کہتے ہیں، کہ ہمیں معاف
ہو جائے گا۔ اور اگر ویسا ہی اور اسباب
اُن کے پاس آ جائے اُسے لے لیں۔ کیا وہ عہد جو
کتاب میں ہے۔ اُن سے نہیں لیا گیا، کہ
اللہ کی نسبت سوائے حق کے اور کچھ نہ بولیں گے
اور جو کتاب میں ہے پڑھ چکے ہیں اور آخرت

آخر میں ان لوگوں کو خوشخبری سُنائی ہے
جو ان فتنوں کے ہوتے ہوئے بھی کتاب و
صلوٰۃ کا احترام کرتے ہیں۔ جنہیں اللہ نے حق
کی اشاعت کے لئے چُن لیا ہے۔ اور جو بلحاظ
اللہ کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ اور مصلح ہیں
ہم ان کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ؏

## دین فروشی

ف۱ مقصد یہ ہے کہ ان میں دونوں قسم کے لوگ ہیں، صالح اور نیک بھی ہیں۔ اور وہ بھی ہیں، جو دین فروشی میں دُنیا کے متاعِ قلیل پر مغرور ہیں اور غفلت یہ ہے کہ باوجود اس بد دینی کے مغفرت و بخشش کے اُمیدوار بھی ہیں۔ حالانکہ اللہ کا کرم اُن لوگوں سے مختص ہے، جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جن کا آخرت پر مضبوط ایمان ہے۔ جو اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہیں اور اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش نہیں کرتے۔ ان لوگوں سے مختلف انبیا کے ذریعے سے عہد لیا گیا تھا۔ کہ دین کی بابت ہمیشہ صداقت کی شعار رہیں۔ اور کبھی باطل اور جھوٹ کی اشاعت نہ کریں۔ مگر یہ ہیں کہ دُنیا کی مسرتوں کے لئے آخرت کی نعمتوں سے محروم ہیں ؏

## حلِ لُغات

خَلْفٌ - بُرا جانشین ؏
عَرَضٌ - سامان ؏

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
۱۷۰ - وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ
وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝
۱۷۱ - وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ
كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْٓا اَنَّهٗ
وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ۝ ع
۱۷۲ - وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ
مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ
اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ

کا گھر ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے،
کیا تم سمجھتے نہیں؟ ۝
۱۷۰ - اور جو لوگ کتاب پکڑے ہوئے ہیں،
اور نماز پڑھتے ہیں۔ ہم نیکوں کا ثواب
ضائع نہ کریں گے ۝
۱۷۱ - اور جب ہم نے جڑ سے اُکھاڑ کے پہاڑ اُن کے
اُٹھایا تھا۔ جیسے کہ سائبان ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھے
تھے کہ وہ اُن پر گر پڑے گا (ہم نے کہا تھا) کہ جو ہم نے
تم کو دیا ہے اُسے زور سے پکڑو۔ اور جو اس میں لکھا
ہے اسے یاد کرتے رہو شاید تم ڈرو ف۱ ۝
۱۷۲ - اور جب تیرے رب نے آدم کے بیٹوں کی
پشتوں میں سے اُن کی اولاد کو نکالا تھا (یعنی بروز
میثاق) اور اُن کی جانوں پر انہیں گواہ کیا تھا کہ کیا

ف۱

یعنی عہد قدیم میں ان لوگوں سے وعدہ لیا گیا تھا
کہ کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہیں۔ اس سے
استفادہ کریں۔ اور دل کی حالتوں کو سنواریں۔ مگر
ان لوگوں نے ہر عہد کو ٹھکرایا۔ اور میثاق کی توثیق
کی۔ پہاڑ کو سر پر اُٹھا کر کھڑا کرنے میں حکمت یہ تھی
کہ کتاب کی مخالفت سے جو نتائج پیدا ہونے والے
ہیں۔ ان کو ابھی سے دیکھ لیں۔ مقصد یہ تھا کہ اگر
تذلیت کریں گے پس پشت ڈال دیں گے۔ تو مصیبتوں کے
پہاڑ ان کے سروں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اور یہ مقابلہ
دکھ دیں گے۔ اور اگر اطاعت شعار رہیں گے
تو پہاڑ کی سی بلندی و رفعت انہیں حاصل ہوگی ۔
غرض جبر اور سختی نہ تھی۔ حقیقت واقعی کی طرف
اشارہ تھا۔ کیونکہ اس میں خدا کی حکمت ہے وہ اگر
چاہتا۔ تو تمام دنیا کو اسلام پر جمع کر دیتا۔ مگر اللہ
کی حکمت و دانائی نے ایسا نہیں چاہا۔ تاکہ لوگ
آزادی سے اسلام کی برکتوں سے متمتع ہوں ۔

## حلِّ لُغات

نَتَقْنَا۔ نتق کے معنی کھینچنے اور اُکھاڑنے
کے ہیں۔ علامہ راغب کہتے ہیں۔ نتق الشیٔ
جذبہ و نزعہ۔ بعض لوگوں نے و رفعنا
فوقھم الطور کے معنی جو بلند کرنے کے کئے
ہیں۔ غلط ہیں۔ صحیح معنی بلندی پر لا کھڑا کرنے
کے ہیں۔ جیسا کہ نَتَقْنَا سے معلوم ہوتا ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِرَبِّكُمْ ۚ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ
اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا
عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ○

تمہارا رب نہیں ہوں؟ وہ بولے تھے۔ ہاں ہم گواہ
ہیں۔ یہ گواہی اس لئے ہم نے لی کہ تم بروزِ قیامت کہو
کہ ہم اس سے بے خبر تھے ○

۱۷۳- اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا
مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ
بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
الْمُبْطِلُوْنَ ○

۱۷۳- یا کہو کہ شرک تو ہمارے باپ دادوں نے ہم سے پہلے
نکالا ہے۔ اور ہم اُن کے بعد کی اولاد ہیں،
تو کیا تُو جھوٹوں کے کام پر ہمیں ہلاک
کرتا ہے؟ ○ ف

۱۷۴- وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

۱۷۴- اور یُوں ہم آیات کھولتے ہیں۔ اور
شاید وہ پھریں ○

۱۷۵- وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ
اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا
فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ
الْغٰوِيْنَ ○

۱۷۵- اور تُو انہیں اُس شخص کی خبر پڑھ سُنا جسے
ہم نے اپنی آیات دی تھیں، سو وہ اُن کو چھوڑ
نکلا۔ پھر اس کے پیچھے شیطان لگا، اور گمراہوں
میں ہو گیا ○

## عہدِ فطرت

ف ان آیات میں بتایا کہ عہد و میثاق
کا تعلق فطرت و تکوین سے ہے۔ انبیاء
محض اس لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ تاکہ اس
عہد کو تاکید و توضیح کے ساتھ ان کے سامنے
دوبارہ پیش کریں۔ ورنہ انسانوں کے خمیر میں
اور ان کی گھُٹی میں توحید اور اعترافِ حق
ودیعت ہے۔ یعنی اللہ نے جب سے
انسان کو پیدا کیا ہے اس کی رگ رگ اور
نس نس سے اعتراف و ایمان کے چشمے
پھُوٹ رہے ہیں۔ ناممکن ہے کہ انسان
اللہ سے بے نیاز ہو سکے۔ اور اس کی احتیاج
کو ہر لحظہ محسوس نہ کرے۔
عہدِ الست سے یہی مقصود ہے۔ قالوا
بَلٰی میں قول زبانِ حال سے تعبیر ہے،
جس طرح کہا جاتا ہے اذا امتلاء الحوض
قال قطنی۔ یعنی انسانی بناوٹ انسانی اعضا
و جوارح میں قدرتِ الٰہی کا منشا ہو۔ بند بند
اور جوڑ جوڑ میں حکمت و دانائی کا ظہور۔ یہ اس
بات کا بڑا بیّن ثبوت ہے۔ کہ غالب و
دانا خدا کی یہ سب صنعت گری ہے ○

## حَلِّ لُغَات

نَبَاَ۔ مشہور بات۔ نبوۃ سے مشتق
ہے۔ جس کے معنی بلندی کے ہیں۔ اور جو
چیز بلند ہوتی ہے۔ مشہور ہوتی ہے ○

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۷۶۔ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ
اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ
تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ
يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ
الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○
۱۷۷۔ سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ
كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ○
۱۷۸۔ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ○

۱۷۶۔ اور اگر ہم چاہتے تو بوسیلہ ان آیات کے اُس کا درجہ بلند کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جُھکا اور اپنی خواہش کا پیرو ہوا۔ سو اس کی مثال جیسے کُتے کی ہے اگر تو کُتے پر بوجھ لادے تو وہ ہانپتا ہے اور جو چھوڑ دے تو بھی ہانپتا ہے۔ یہی مثال اُن لوگوں کی ہے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ سو تو قصے سُنائے جا۔ شاید وہ فکر کریں ○ ف۱
۱۷۷۔ جنہوں نے ہماری آیات جھٹلائیں اُن کی مثال بُری ہے۔ اور وہ اپنی ہی جانوں کا نقصان کرتے ہیں ○
۱۷۸۔ جسے اللہ راہ دکھائے، وہی راہ پاتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے۔ وہی زیاں کار ہیں ○ ف۲

ف۱

معلوم ہوتا ہے یہودیوں میں کوئی شخص مشہور تھا جسے اللہ تعالیٰ نے علم و فضل سے نوازا مگر جب اس نے رجوع عام دیکھا، تو پاؤں پھسل گئے ہوا و ہوس کی پیروی شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی نظروں سے گر گیا۔ قرآن حکیم نے نام نہیں لیا مقصود حاصل ہے۔ یعنی کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو علم و سلوک کی چند منزلیں طے کر لینے کے بعد گمراہ ہو جاتے ہیں نفس کی خواہشیں اُن پر غالب آ جاتی ہیں۔ وہ روحانی رفعت کی بجائے نفسانی پستی کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

یہود کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہو چکی تھی اسی لئے فرمایا ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا یعنی اکثر یہی حالت ان علماء دین کی ہے۔ یا تو شریعت کے طالب ہیں۔ کتاب الٰہی کے حافظ و عالم ہیں۔ یا پھر ہوائے نفس کی پیروی ہے۔ کروٹ کسی کروٹ چین نہیں۔ ان کی حالت کتے کی طرح ہے۔ کہ ہر حالت میں پریشان ہیں۔ نہ عمل کی توفیق میسر ہے نہ فسق و فجور سے مطمئن۔

ف۲

غرض یہ ہے کہ جب تک توفیق الٰہی شامل حال نہ ہو، ہدایت کا حصول ناممکن ہے اور توفیق الٰہی کے حصول کے لئے طلب صادق اور اخلاص شرط ہے۔ جو ان لوگوں میں موجود نہیں۔

## حل لغات

اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ۔ زمین میں دھنستا چلا گیا، یعنی رذیلانہ پستی اختیار کر لی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۷۹ - وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ○

۱۷۹ - اور ہم نے آدمیوں اور جنوں میں بہت گروہ دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے۔ اُن کے دل ہیں جن سے سمجھتے نہیں۔ اور اُن کی آنکھیں ہیں اُن سے دیکھتے نہیں اور اُن کے کان ہیں اُن سے سنتے نہیں۔ وہ مثل چارپایوں کے ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ۔ یہی غافل لوگ ہیں ○ ف۱

۱۸۰ - وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

۱۸۰ - اور اللہ کے سب نام اچھے ہیں سو تم ان سے اُسے پکارو۔ اور اُنہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کجی کی راہ چلتے ہیں۔ وہ اپنے کئے کی سزا پائیں گے ف۲ ○

۱۸۱ - وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ○

۱۸۱ - اور ہماری خلقت میں ایک گروہ ہے جو حق کی طرف راہ دکھلاتے اور اسی پر انصاف کرتے ہیں ○

ف۱

اس آیت میں وضاحت کر دی کہ جو لوگ گمراہ ہیں۔ اور جہنم کے قابل ہیں۔ وہ وہ ہیں۔ جن کے دل ہیں۔ مگر غور و فکر کے عادی نہیں۔ آنکھیں ہیں، مگر حقائق صور کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ کان ہیں مگر سماعت حق کی قوت سے محروم ہیں گویا بالکل چوپائے ہیں۔ جن کا مقصد صرف ادنےٰ مقاصد حیات کا حصول ہے یعنی غفلت و جمود کی انتہا۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ؏

## خُدا کے نام

ف۲

اللہ کے تمام نام جو کتاب و سنت میں وارد ہیں۔ اسماء حسنیٰ ہیں۔ لعنی نام جو کتاب و سنت میں نہیں آئے اور ان سے ذم و یا شرک کا پہلو نکلتا ہے۔ مذموم ہیں۔ اُن ناموں سے اللہ کو پکارنا ناجائز ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ اللہ نام ہے صفات کمال کے اجتماع کا، حسن کامل کا، اور جمال جامع کا۔ خالص خوبصورتی اور رعنائی کا۔ اس لئے وہ تعبیرات جن سے ذم اور قبح کا پہلو نمایاں ہو۔ غیر صحیح اور غلط ہیں۔ علماء کرام کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جو اسماء الٰہی کو توقیفی کہتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو قیاس کو جائز سمجھتے ہیں۔ صحیح عقیدہ ان دونوں کے بین بین ہے۔ ان معنوں میں توقیفی ہیں۔ کہ محض مذاد، مذموم اور غیر ثابت المعنی ناموں کا استعمال درست نہیں

(باقی بر صفحہ ۲۱۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٨٢- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
١٨٣- وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ○
١٨٤- اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۜ مَا بِصَاحِبِهِمْ
مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ○
١٨٥- اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ
شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ
اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ ۢ
بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ○
١٨٦- مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ
وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○

١٨٢- اور جنہوں نے ہماری آیات جھٹلائیں ہم آہستہ آہستہ
انہیں موت میں کھینچ لیں گے ایسا کہ انہیں معلوم نہ ہوگا ○
١٨٣- اور میں انہیں مہلت دوں گا۔ بیشک میرا داؤ پکا ہے ○
١٨٤- کیا وہ فکر نہیں کرتے کہ ان کا صاحب (محمد)
مجنون نہیں ہے۔ وہ تو صریح ڈرانے والا
ہے ○
١٨٥- کیا وہ زمین آسمان کی سلطنت میں اور جو کچھ
اللہ نے پیدا کیا ہے نظر نہیں کرتے اور
نہ اس بارہ میں کہ شاید ان کی اجل نزدیک
آگئی ہو۔ پھر قرآن کے بعد وہ کونسی حدیث
پر ایمان لائیں گے؟ ○
١٨٦- جسے اللہ نے بہکایا اسے کوئی ہدایت کرنے والا
نہیں اور وہ انہیں ان کی گمراہی میں ف سرگردان چھوڑ دیتا ہے ○

(بقیہ حاشیہ)
اور ان معنوں میں قیاسی ہیں۔ کہ پاکیزہ اور جائز نام جو در اصل ترجمہ ہوں ان اسماء کا جو کتاب و سنت میں وارد ہیں۔ لائق قبول ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف

اضلال اللہ کی جانب جو منسوب ہے۔ تو اس لئے کہ تمام اشیاء کا خالق حقیقی وہی ہے۔ ورنہ مقصود یہ نہیں، کہ وہ تبارک تعالیٰ گمراہی کو پسند کرتا ہے۔ غرض یہ ہے، کہ ان لوگوں سے توفیق ہدایت چھن جاتی ہے۔ یہ ایک پیرایۂ بیان ہے۔

## حلِ لغات

قلوب سے مراد قرآن کی طرف عقل و فکر ہے۔ چاہے وہ دماغ ہو۔ چاہے دل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۸۷- يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ
مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔ ۘ
ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ
لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ
كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا
عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ۝

۱۸۸- قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّ لَا
ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ
الْخَيْرِ ۚۛ وَ مَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚۛ
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ

۱۸۷- تجھ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں کہ کب قائم ہوگی۔ تو کہہ اُس کا علم تو فقط میرے رب کو ہے۔ وہی اُس کے وقت پر اُسے کھول دکھائے گا وہ گھڑی آسمان و زمین میں بھاری بات ہے تم پر آئے گی تو اچانک آئے گی۔ تجھ سے ایسے پوچھتے ہیں گویا تو اُس کا متلاشی ہے تو کہہ اُس کا علم تو فقط خدا کو ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۝ ف۱

۱۸۸- تو کہہ میں اپنی جان کے بھلے یا بُرے کا مالک نہیں ہوں۔ لیکن جو کچھ اللہ چاہے اور اگر میں ف۲ غیب کی بات جانتا، تو بہت سی خوبیاں جمع کر لیتا۔ اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو صرف ڈرانے اور خوشی سُنانے

ف۱

مکے والوں میں ایک مرض یہ تھا۔ کہ رسول اللہ سے خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ پوچھتے رہتے۔ اور الجھاتے رہتے، غرض یہ ہوتی کہ عوام کو بتایا جائے۔ کہ دیکھو تمہارا رسول سوالات کا جواب نہیں دیتا ۔

قیامت کے متعلق اکثر پوچھتے، کہ وہ کب ہے۔ اللہ نے متعدد مواقع پر جواب دیا ہے، کہ قیامت کا صحیح صحیح علم اللہ کو ہے۔ کوئی فرد بشر نہیں جانتا۔ کہ کب دنیا کا یہ نظام درہم برہم ہو جائے ۔

ف۲

نبی کا کام کہانت یا پیش خبری نہیں۔ وہ رشد و ہدایت کے لئے آتا ہے۔ یعنی اس لئے کہ نیک اور ابرار کو جنات و نعیم کی خوشخبری سنائے۔ اور وہ جو بدعمل اور بدکردار ہیں انہیں جہنم کی آگ سے ڈرائے۔ غیب کا علم صرف ذاتِ باری کو ہے۔ عالم غیب کی باتیں بجز علیم و خبیر خدا کے اور کوئی نہیں جانتا ۔

اس آیت میں حضورؐ کی زبان فیض ترجمان سے بتلایا گیا ہے۔ کہ میں نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ یہ چیزیں اللہ کے اختیار میں ہیں۔ میں اگر غیب کے واقعات و حوادث سے آگاہ ہوتا۔ تو مجھے تکلیفیں کیوں سہنا پڑتیں۔ بدر و حنین کی ہزیمت کیوں محسوس ہوتی۔ دندانِ مبارک کیوں شہید ہوتے۔ حرم محترم پر کیوں حملے کئے جاتے۔ اور ایسا کیوں ہوتا، کہ نواسہ کرب و بلا میں تڑپ تڑپ کر جام شہادت نوش کرتے۔ اور مجھے علم نہ ہو، یہ باتیں اس لئے ہوئیں۔ کہ مستقبل کی خبریں اللہ ہی جانتا ہے۔ اور اسی میں مصلحت ہے۔ انسان اگر اس محدود عقل کی بنا پر بعض ہونے والے واقعات کو قبل از وقت جان لے تو اس کے لئے دنیا میں جینا مشکل ہو جائے۔ بعض اوقات نہ جاننا بھی اللہ کی نعمتوں میں شمار ہوتا ہے ۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

١٨٩- هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ
حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ
فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا
لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝
١٩٠- فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ
شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى
اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
١٩١- اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ
يُخْلَقُوْنَ ۝

والا ہوں ۝

١٨٩- اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک جان سے
پیدا کیا۔ اور اُس سے اُس کے جوڑے کو نکالا
تاکہ وہ اُس سے آرام پکڑے، پھر جب شخص اُس
عورت کو ڈھانکا، تو وہ حاملہ ہوئی (اور اول اول) حمل کا بوجھ
ہلکا تھا۔ پھر وہ اسے لئے پھری پھر جب حمل بھاری ہوگیا تو دونوں
نے اللہ اپنے رب سے دعا کی کہ اگر تو ہمیں نیک فرزند بخشے گا
تو ہم شکر گزار ہوں گے ۝ ف
١٩٠- پھر جب اُس نے انہیں نیک فرزند بخشا، تو
دونوں نے اس دیئے ہوئے میں اللہ کے لئے شریک ٹھہرائے
سو اللہ اُن کے شریک بنانے سے بالاتر ہے ۝
١٩١- کیا اُن کو شریک ٹھہراتے ہیں جو پیدا نہیں کرتے
کچھ بھی، بلکہ آپ مخلوق ہیں ۝

ف

عام مفسرین نے یہاں یہ قصہ بیان کیا ہے، کہ حوا۔ جب حاملہ ہوئیں، تو شیطان ان کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ جانتی ہو اب کیا ہوگا۔ تیرے پیٹ سے جانور پیدا ہوگا۔ اور خدا جانے کس تکلیف کے انداز میں پیدا ہو۔ یا انسانی بچہ پیدا ہو تو ناقص ہو، میں اللہ کا مقرب ہوں۔ اگر میری مان لو، ہونے والے بچے کا نام عبد الحارث رکھو۔ تو کوئی اندیشہ نہیں، حوا اس پر راضی ہوگئیں۔ اور بچے کا نام عبد الحارث رکھا۔ حارث شیطان کا نام ہے۔ یہ آیت اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ مگر یہ واقعہ حقیقتاً درست نہیں۔ کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ خدا کا پیغمبر دوبار شیطان کے دھوکے میں آگیا۔ حالانکہ مرد مومن بھی دو دفعہ دھوکا نہیں کھاتا۔ اَلْمُؤْمِنُ لَا يُلْدَغُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ۔ نیز اس واقعہ کے صاف صاف معنی یہ ہیں کہ انبیاء بھی مشرکیہ افعال کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ دیکھئے قرآن نے میاں بیوی دونوں کو برابر کا مجرم قرار دیا ہے۔ جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ۔ حالانکہ یہ منصب نبوت کے منافی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اجتہاد و فہم میں تسامح سرزد ہو۔ مگر توحید جیسی آئین حقیقت میں اشتباہ ناممکن۔

بات اصل میں یہ ہے کہ یہاں آدم و حوا کا ذکر ہی سرے سے موجود نہیں۔ عام انسانوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دیکھو ہم نے تمہیں ایک ہی نفس و نوعیت سے پیدا کیا ہے مگر تم ہو کہ تخلیق اولاد کو دوسروں کی جانب منسوب کرتے ہو۔ اس حقیقت کو نہایت دلنشین الفاظ میں بیان کیا ہے۔ یعنی جتایا یہ ہے، کہ شرک کرتے وقت انسان قطعاً کیا سوچتے ہیں۔

عورت جب محسوس کرتی ہے کہ پاؤں بھاری ہیں، تو خوشی خوشی کام کاج میں مصروف نظر آتی ہے۔ اور اس بوجھ کو لئے لئے پھرتی ہے۔ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ۔ جب یہ جانتی ہے کہ اب ولادت کا وقت قریب ہے۔ تو اس وقت اس کے دل میں خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ جانے بچہ کس قسم کا پیدا

(باقی بر صفحہ ٢١٧)

www.KitaboSunnat.com



۱۹۲- وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ
أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ○
۱۹۳- وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدٰى لَا
يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ
أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ○
۱۹۴- إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ
اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِينَ ○
۱۹۵- أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَّمْشُونَ بِهَآ ۡ أَمْ
لَهُمْ أَيْدٍ يَّبْطِشُونَ بِهَآ ۡ أَمْ
لَهُمْ أَعْيُنٌ يُّبْصِرُونَ بِهَآ ۡ
أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَّسْمَعُونَ بِهَا ۭ

۱۹۲- اور وہ نہ اُن کی مدد کر سکتے ہیں۔ نہ اپنی
مدد کر سکتے ہیں ○
۱۹۳- اور اگر تم اُنہیں ہدایت کی طرف پکارو۔ تو وہ
تمہاری پیروی نہ کریں، تمہارے لئے برابر ہے کہ تم
اُنہیں پکارو، یا چپکے رہو ○
۱۹۴- خُدا کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو، وہ تمہاری
مانند بندے ہیں۔ سو اگر تم سچے ہو، تو
اُنہیں اس حال میں پکارو، جب وہ تمہیں
جواب دے سکیں ○
۱۹۵- کیا اُن (بُتوں) کے پیر ہیں کہ اُن سے چلیں، یا
اُن کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں، یا اُن کی
آنکھیں ہیں، جن سے دیکھیں۔ یا اُن
کے کان ہیں، جن سے وہ سُنیں

(بقیہ حاشیہ)

ہو۔ تندرست ہو یا بیمار۔ پھر خوف و
ہراس دُور ہوتا ہے۔ اللہ کرم کرتے ہیں
بچّہ تندرست پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت
میاں بیوی دونوں کہتے ہیں، کہ سب
نیراں کی بخشش ہے۔ خواجہ کی
نوازش ہے۔ بڑے پیر کی مہربانی ہے
حالانکہ ان میں سے کسی بزرگ کو بھی
تخلیق و تولید میں کوئی دخل نہیں ۔
فَلَمَّا تَغَشّٰهَا سے لے کر جَعَلَا
لَهٗ تک تمام معنی کے نمبئے مستقبل کے
معنوں میں ہیں ۔

## حَلِّ لُغَات

تَغَشّٰی ۔ غَشِیَ سے ماضی کا صیغہ
ہے۔ چھا جانے کے معنوں میں ہے۔
صَالِحًا ۔ چنگا بھلا، نیکوکار ۔

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ
فَلَا تُنْظِرُوْنِ ○
۱۹۶- اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ
الْكِتٰبَ ۖۚ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ○
۱۹۷- وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ
اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ○
۱۹۸- وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
لَا یَسْمَعُوْا ۚ وَتَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ
اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○
۱۹۹- خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ
اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ○
۲۰۰- وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ

تو کہہ کہ تم اپنے شریکوں کو بلاؤ پھر مجھ پر
مکر کرو، اور مجھے کچھ فرصت نہ دو ○
۱۹۶- میرا کارساز وہ اللہ ہے، جس نے کتاب نازل
کی، اور وُہی نیکوں کا حمایتی ہے ○
۱۹۷- اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ
نہ تمہاری ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اور نہ اپنی
ہی مدد کر سکتے ہیں ○
۱۹۸- اور اگر تم انہیں راہ کی طرف پکارو، تو وہ
سُنتے نہیں۔ اور اے محمدؐ تو اُن بُتوں کو دیکھتا
گویا وہ تیری طرف تاک رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے ف۱
۱۹۹- معافی کی خو پکڑ۔ اور نیک باتوں کا حکم دے
اور نادانوں سے مُنہ موڑ ○ ف۲
۲۰۰- اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے

## ف۱

اس سے قبل بُتوں کا ذکر ہے۔ کہ ان میں کوئی خصوصیت نہیں۔ وہ بھی تمہاری طرح عبودیت و تذلل کی زنجیر میں بندھے ہوئے ہیں۔ اور پھر اس درجہ بے بس ہیں کہ چل پھر نہیں سکتے۔ نہ ہاتھوں سے چھو سکتے ہیں۔ نہ آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور نہ کان ہیں کہ سن سکیں۔ اس کے بعد بُت پرستوں سے کہا۔ کہ تم ان کو مقابلے کے لئے آمادہ کرو۔ اور دیکھو اللہ کی دوستی اور حمایت کس طرح ہونے کام آتی ہے اس کے بعد کی آیات میں تعریض ہے۔ کہ بُتوں سے نصرت کی توقع نہیں ہو سکتی۔ وہ نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں، اور نہ تمہاری۔ اس کے بعد خطاب مشرکین سے ہے۔ کہ اگر ان کو ہدایت کی طرف دعوت دی جائے، تو غور و فکر کی غرض سے کان نہیں دھرتے۔ باوجود ان حقائق کے بُتوں کی بیچارگی اور بے بسی کے پھر بھی معتقد ہیں۔

## ف۲

مقصد یہ ہے کہ حضورؐ ان مشرکین کے طعن و تشنیع سے درگزر فرمائیں۔ ان کی زیادتیوں پر توجہ نہ دیں۔ اور اپنا کام وقار و متانت سے انجام دیتے رہیں۔ یہ جہالت و نادانی کی وجہ سے مجبور ہیں۔

درحقیقت یہ حکم حضورؐ کی سیرت مطہرہ کا ایک تابناک صفحہ ہے۔ آپ نے ہمیشہ عفو و کرم سے کام لیا ہے۔ اور کبھی کسی شخص سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔

## حلِ لُغات

اَلْعُرْفُ ۔ یعنی معروف۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝
۲۰۱- اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ
طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا
فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝
۲۰۲- وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ
ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝
۲۰۳- وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا
لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ
مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا
بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ
رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝
۲۰۴- وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ

دبا لگے، تو اللہ سے پناہ مانگ، وہ سنتا
جانتا ہے ○ ف۱
۲۰۱- جو ڈرتے ہیں جب انہیں شیطان سے
کوئی وسوسہ پہنچے، وہ چونک اٹھتے ہیں
پھر ناگہاں وہ دیکھنے لگتے ہیں ○
۲۰۲- اور ان کے بھائی انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں
پھر وہ کمی نہیں کرتے ○
۲۰۳- اور جب تو ان کے پاس کوئی آیت نہیں لاتا تو
کہتے ہیں کیوں کوئی آیت نہیں چھانٹ لایا تو کہہ میں تو
صرف اسی کے تابع ہوں جو مجھے میرے رب سے حکم پہنچتا ہے۔
یہ تمہارے رب کی ہدایت اور رحمت اور سمجھ کی باتیں
ہیں مومنین کے لئے ○ ف۲
۲۰۴- اور جب قرآن پڑھا جائے تو چپ ہو کے اس کو

## کشاکش نفس اور پیغمبر

### ف۱

نزغ سے مراد وسوسہ اندازی ہے یعنی جب آپ کے دل میں ان لوگوں کی کج روی اور مخالفت کی وجہ سے شیطان غم و غصہ کی آگ بھڑکانا چاہے، تو آپ اللہ کی پناہ میں آ جائیں۔ وہ آپ کی دعاؤں کو سنتا اور آپ کے حالات کو جانتا ہے۔

عصمت انبیاء کا مفہوم یہ نہیں، کہ انبیاء کے دل میں خواہشات کی کشاکش نہیں ہوتی۔ یا نفس بشری بیکار ہو جاتا ہے۔ عصمت کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاء باوجود زبردست کشاکش نفسی کے پیغمبرانہ وظائف سے محروم نہیں ہوتے۔ اور وہ ہر ترغیب تو ایسی کوئی قوت دے دیتے ہیں جس میں برائی کا [illegible] عمل ہو بھی ان کے دل میں تقاضائے بشری وسوسہ اندازی ہوتی ہے۔ مگر وہ باطنی قوت سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں اور شکست دیتے ہیں۔ اور پیغمبرانہ عظمت انہیں ہر مقام پر محفوظ رکھتی ہے۔

## قرآن معجزہ ہے!

### ف۲

اس سے پیشتر کی آیت میں مکہ والوں کا قول نقل ہے کہ آپ مطلوبہ معجزہ کیوں نہیں دکھلاتے۔ اس کے جواب میں آپ نے قرآن کی زبان سے فرمایا۔ میں وحی و الہام کا پابند ہوں۔ اپنی طرف سے کچھ ایجاد نہیں کر سکتا۔ اور قرآن میں تمہارے لئے بصائر موجود ہیں۔ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ۔ یعنی اگر اطمینان مقصود ہے۔ تو قرآن کو پڑھو۔ اور اگر پڑھ نہ سکو۔ تو کم از کم جب قرآن پڑھا جائے۔ غور سے سنو۔ پھر دیکھو۔ قرآن کی صداقت کس طرح تمہیں اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔ اور کیونکر تمہیں سزاوار رحم بنا دیتی ہے۔

یعنی قرآن بجائے خود معجزہ ہے۔ ایک علمی تواتر ہے نہایت دلنشیں کا مؤثر کلام ہے۔ اس کو پڑھ کر دیکھو فصاحت و [illegible] کے کانوں سے سن لو۔ پھر تمہیں خود معلوم ہو جائے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝
۲۰۵- وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ
الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا
تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝
۲۰۶- اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ
یَسْجُدُوْنَ ۝ السجدة

۸ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّةٌ ۸۸
اٰیَاتُهَا (۷۵) رُكُوْعُهَا (۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
۱- یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ
الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا

سنو۔ شاید تم پر رحم ہو ۝
۲۰۵- اور اپنے رب کو اپنے دل میں صبح و
شام گڑگڑا کر اور ڈر کر بغیر
بلند آواز کے یاد کر۔ اور غافلوں
میں نہ ہو ۝ ف۱
۲۰۶- وہ جو تیرے رب کے نزدیک ہیں (فرشتے) اس کی
عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے
اور اسے سجدہ کرتے ہیں ۝

## سورۂ انفال

مدنی - آیتیں (۷۵) - رکوع (۱۰)

(شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)
۱- مال غنیمت ف۲ کی بابت تجھ سے پوچھتے ہیں تو کہہ
مال غنیمت اللہ کا اور رسول کا ہے۔ سو تم اللہ

### ف۱

مقصد یہ ہے کہ آدمی ذکر میں جب لگے تو اپنے دل میں اللہ کو یاد کرے۔ تاکہ شور و شغب سے ان کے قلب میں انتشار نہ آئے۔

بات یہ تھی کہ مسلمان جب ذکر و شغل میں مصروف ہوتے تو شور کرتے شور مچاتے۔ اور وشغل انداز ہوتے اس پر یہ ہدایت ہوئی کہ صبح و شام جب چاہو خدا کو یاد کرو۔ مگر عاجزی اور اخفا کا اظہار ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ دوسرے بھی سنیں۔ البتہ غفلت نہیں کرنی چاہئے۔

## سورۂ انفال

### ف۲

معلوم ہے۔ بدر میں غنائم کے سلسلہ میں تنازع ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس میں خمس کی تفصیل ہے۔ نوجوان یہ کہتے تھے کہ ہم غنیمت کے زیادہ حقدار ہیں شیوخ کو یہ فضیلت تسلیم نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس عقدہ میں فرمایا۔ اصل میں یہ اللہ اور اللہ کے رسول کے قبضہ و ملک میں ہے۔ وہ جیسا چاہیں تقسیم کریں۔ تمہیں اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ حضورؐ نے خمس نکال لینے کے بعد نوجوانوں اور بوڑھوں میں مال برابر تقسیم کر دیا۔

## حلِ لغات

اَنْصِتُوْا۔ مصدر انصات۔ چپ رہنے کے لئے خاموش ہو جانا۔
اَنْفَال۔ جمع نفل۔ یعنی مال غنیمت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ○

۲ - اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا
ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا
تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ
اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○

۳ - الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

۴ - اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

۵ - كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ

سے ڈرو، اور آپس میں صلح کرو، اور اللہ اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرو، اگر مومن ہو ○

۲ - وُہی ہیں ایماندار کہ جب اللہ کا نام آئے، اُن کے دِل ڈر جائیں۔ اور جب اُن کے سامنے اُس کی آیات پڑھی جائیں اُن کا ایمان بڑھے، اور وہ اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ ف۱

۳ - جو نماز پڑھتے، اور ہمارا دیا ہوا خرچ کرتے ہیں ○ ف۲

۴ - وُہی سچے مومن ہیں - اُن کے لئے اُن کے ربّ کے پاس درجے ہیں، اور مغفرت اور عزت کا رزق ○

۵ - جیسے کہ تجھے اے محمد تیرے ربّ نے سچائی کے

ف۱

مقصد یہ ہے کہ مومن کو غیر شعوری طور پر مطیع ہونا چاہئے۔ اس کا دل ایسا اثر پذیر ہوتا ہے۔ کہ خدا کا نام سُن کر کانپ جاتا ہے قرآن کی آیات کو سنتا ہے تو دل میں ایمان کا سمندر موجزن ہو جاتا ہے۔ اس کی بصیرت اور معاملہ فہمی میں مستقل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ وہ متوکل ہے۔ ہر بات میں اللہ پر اُسے بھروسا ہے۔

ف۲

درحقیقت مومن وہ ہے جو صلوٰۃ و زکوٰۃ کے نظام پر عمل پیرا ہے۔ اس کے لئے رُوحانی درجات ہیں۔ یہی مغفرت الٰہی کا مستحق ہے۔ اور یہی وہ ہے جس کی روزی پاک اور طیّب ہے۔

مگر صلوٰۃ و زکوٰۃ کا مفہوم محض ہر روز ادا کر دو طریقہ کا ادا کرنا نہیں، نہ سال کے بعد ایک متعین رقم ادا کرنا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ رُوح و مغز کا حصول ضروری ہے نماز پڑھے۔ اور نمازی کی عادات و خصائل کا حامل بنے۔ زکوٰۃ دے اور قوی و ملی ضروریات سے آگاہ رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِالْحَقِّ ص وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ
۶ - يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا
تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى
الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۞
۷ - وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى
الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ
اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ
لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ
الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكٰفِرِيْنَ ۙ
۸ - لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ
الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ

ساتھ تیرے گھر سے نکالا، اور مسلمانوں کی
ایک جماعت راضی نہ تھی ○ ف۱
۶ - حق بات میں اس کے واضح ہونے کے بعد تیرے
ساتھ جھگڑتے تھے گویا وہ لوگ موت کی طرف
ہانکے جاتے تھے اور انہیں موت سامنے نظر آتی تھی ○
۷ - اور جب اللہ تمہیں دو جماعتوں میں سے ایک کا
وعدہ دیتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ لگے گی اور تم
چاہتے تھے کہ وہ جماعت تمہیں ملے جس میں کانٹا
نہ لگے۔ اور اللہ کا ارادہ تھا کہ حق کو اپنے
کلاموں سے سچا کرے۔ اور کفار کی جڑ
کاٹ ڈالے ○
۸ - تاکہ سچ کو سچا کرے۔ اور جھوٹ کو جھوٹا
اور اگرچہ مجرم پسند نہ کریں ○

## غزوۂ بدر

ف۱ سنہ ۲ھ میں مسلمانوں کو ضرورت محسوس ہوئی کہ
مکے والوں کی شرارتوں کا قطعی سدباب کر دیا جائے۔
تقریباً ۳۰۰ میل کی دوری کے باوجود مسلمانوں کو چین
سے نہیں رہنے دیتے تھے۔ اکثر دھمکیاں دیتے کہ
ہم یثرب پہنچ کر تمہیں مزہ چکھائیں گے۔ ربیع الاول
۲ھ میں ایک شخص کرز بن جابر الفہری مدینہ پہنچا اور
اونٹ لوٹ کر لے گیا۔

حضورؐ نے فیصلہ کر لیا کہ مدینے سے باہر نکل کر
فیصلہ کن جنگ ہو جائے۔ تاکہ کفر کو آئندہ ایمان
کے خلاف جرأت نہ رہے۔

حضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ سب نے رضامندی
کا اظہار کیا۔ ایک جماعت ایسی تھی جسے باہر نکل کر
لڑائی کا تجربہ نہ تھا۔ وہ کہتے تھے ہم اچھی طرح
تیار نہیں ہیں۔ پہلے سے علم ہوتا تو تیاری کرتے
مگر حضورؐ کا فیصلہ قطعی تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے تھے
کہ احقاق حق ہو جائے۔ اور کفر کے سارے ارمان
نکل جائیں۔

اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ
سے غرض یہ ہے کہ ایک قافلہ ابوسفیان کا جا رہا تھا
جس کے تعاقب میں مسلمان نکلے۔ مگر کفار مکہ کا لشکر
جرار مقابلے کے لئے آ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے تھے
کہ تمہاری مڈبھیڑ لشکر سے ہو۔ تاکہ انہیں معلوم ہو
جائے کہ ایمان میں کتنی قوت ہے۔ اور تم چاہتے
تھے کہ قافلہ ہاتھ آ جائے۔ تاکہ آسانی سے مال غنیمت
کے حقدار بن جائیں۔ اس لئے وہی ہوا۔ جو خدا کا
منشا تھا۔

## حل لغات

يُسَاقُوْنَ۔ مصدر سوق۔ ہنکانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٩- اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ○

١٠- وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

١١- اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ○

٩- جب تم نے اپنے رب سے فریاد کی تو اُس نے تمہاری دُعا قبول فرمائی، کہ میں ایک ہزار فرشتے لگاتار بھیج کر تمہاری مدد کروں گا ○

١٠- اور یہ وعدہ مدد جو اللہ نے کیا صرف خوشخبری تھی، اور تاکہ اُس کے وسیلہ سے تمہارے دل تسکین پکڑیں اور فتح تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوا کرتی ہے۔ اللہ غالب حکمت والا ہے ○ ف۱

١١- جب اُس نے تم پر اونگھ ڈالی جو اُس کی طرف سے چین کی تھی۔ اور آسمان سے مینہ برسایا تاکہ اُس پانی سے تمہیں پاک کرے اور شیطانی نجاست تم سے دفع کرے۔ اور تمہارے دلوں پر محکم گرہ لگائے۔ اور تمہارے قدم ثابت کرے ○ ف۲

الربع

## فرشتوں کی تائید

ف۱

حضورؐ جب بدر میں تین سو تیرہ قدسی لے کر پہنچے ہیں، تو کفار ایک ہزار کی تعداد میں تھے۔ مسلمان نہایت بے سروسامانی میں تھے سارے فوج میں دو گھوڑے اور سات اونٹ۔ غور کرو، اتنی سی قوت کے ساتھ کفر کے خلاف صف آرائی کا خیال ہے۔

حضورؐ نے دُعا کی، کہ اللہ اگر یہ مخلصین کی چھوٹی سی جماعت کٹ گئی، تو پھر تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک کون پھیلائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کو شرف قبولیت بخشا، اور مسلمانوں کی تائید کے لئے ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے۔

آیت کا مقصد یہ ہے کہ فرشتوں کا نزول تمہاری تسکین کے لئے ہے، ورنہ اللہ کے پاس اور بھی نصرت و اعانت کے بے شمار غیر معلوم وسائل ہیں۔

ف۲

عین میدان جنگ میں نیند یہ اللہ کی خاص نصرت تھی۔ اس سے مسلمان تازہ دم ہو گئے ورنہ کفار کے لئے یہ امر نہایت مرعوب کن ہے کہ مسلمان مصاف جنگ میں بے خطر ہو کر سو جاتے ہیں۔ یہ درحقیقت مسلمانوں کی طمانیت قلب کا بہترین نمونہ ہے۔

پانی کا برس جانا بھی خاص عنایت تھی طبیعتیں شگفتہ ہو گئیں۔ ضروریات کو پورا کر لیا گیا۔ اور دل میں کسی طرح کا میل باقی نہ رہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۲- إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَٰٓئِكَةِ
أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ
آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ
الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ
بَنَانٍ ۝
۱۳- ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ
وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝
۱۴- ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ
عَذَابَ النَّارِ ۝
۱۵- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ
الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا

۱۲- جب تیرے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم خود کو
چلو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں، تم مسلمانوں کو
مضبوط کرو۔ میں کافروں کے دل میں خوف
ڈالوں گا۔ پس تم گردنوں پر تلواریں
مارو۔ اور ان کے پور پور کاٹ
ڈالو ○ ف۱
۱۳- یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کی مخالفت کی
تھی۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا
تو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○
۱۴- یہ تو تم چکھ لو۔ اور جان رکھو کافروں کے لئے
آگ کا عذاب (آگے بھی) ہے ○
۱۵- مومنو! جب تم میدان جنگ میں کافروں
کے مقابل ہو، تو ان کو ہرگز

## ف۱

فرشتے اللہ کا حکم پا کر کفر کو مرعوب کرتے رہے، اور اس کا اثر آج تک مسلمان محسوس کرتا ہے۔ وہ ہزار گروہ ہے۔ کفر کے خلاف پوری طرح جانباز ہے۔ گو وہ تمام قوموں سے پیچھے ہے۔ مگر رعب اب تک قائم ہے کفر وطاغوت کی تمام قوتیں مسلمان سے خائف ہیں۔ کیونکہ یہی تنہا استعمار کے لئے خطرہ ہے۔

## حلِّ لغات

(صفحہ گذشتہ)

مُردِفِین۔ مردف کی جمع ہے یعنی فرشتے ردیف وار آتے رہیں گے

لِیَربِطَ عَلٰی قُلُوبِکُم۔ ربط علے قلبہ۔ محاورہ ہے مراد حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝

١٦ - وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ
اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا
اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ۝

١٧ - فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ
الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

١٨ - ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ
كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پشت نہ دو ۝

١٦ - اور جو کوئی اُس دن ان کو پشت دے گا،
سوائے اُس کے جو ہنر کرتا ہے لڑائی کا، یا (کسی)
فوج میں جا ملتا ہے، وہ اللہ کا غضب لے
پھرے گا۔ اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ اور وہ
بری جگہ ہے ۝ ف ١

١٧ - پس تم نے انہیں نہیں مارا لیکن اللہ
نے مارا۔ اور تُو نے مٹھی خاک نہیں پھینکی تھی جب
پھینکی تھی، مگر اللہ نے پھینکی تھی۔ اور وہ مومنین
پر اپنی طرف سے خوب احسان کیا چاہتا تھا
اور اللہ سنتا جانتا ہے ۝ ف ٢

١٨ - یہ تو ہو چکا۔ اور جان رکھو کہ اللہ کافروں کی
تدبیر کو سست کرے گا ۝

ف ١

اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے، مگر جب کفر و
طاغوت کا مقابلہ آ پڑے، اُس وقت کسی رواداری
اور بزدلی کو جائز قرار نہیں دیتا۔

میدان جہاد سے فرار بدترین گناہ ہے، اسلام
بہادروں کا مذہب ہے۔ البتہ پینترا بدلنا اور طرح
دینا اس سے مستثنے ہے۔

مقصد یہ ہے کہ میدان جنگ میں صرف بہادری
اور شجاعت کا اظہار نہیں ہونا چاہئے بلکہ عقل
اور دانائی کا ادا بھی ضروری ہے۔

وَمَا رَمَيْتَ

ف ٢

مقصد یہ ہے کہ تم لوگوں نے میدان جہاد میں
محض اپنے فرض کو ادا کیا ہے، ورنہ کامیابی اور
نصرت تو تمہاری کوششوں کی رہین منت نہیں،
تم نے بلاشبہ ان سے جنگ کی اور بہادری کا ثبوت دیا
لیکن اگر اللہ کفر کو ہزیمت نہ دینا چاہتا۔ تو تم
فتح پر قادر نہ ہو سکتے۔

اسی طرح حضور کے متعلق فرمایا۔ آپ نے جو خاک
کی مٹھی شاھت الوجوہ کہہ کر پھینکی اور مخالفین
کی آنکھیں چندھیا گئیں، یہ بھی محض اللہ کا فضل تھا۔

غرض یہ ہے کہ بڑی سے بڑی کامیابی بھی اللہ
کے فضل سے بے نیاز نہیں۔

## حل لغات

مُتَحَرِّفًا۔ حرف کے معنی پہلو یا کنارے کے
ہیں۔ تحرف سے مراد ایک طرف ہو جانا ہے
بچاؤ کے لئے۔

مُتَحَيِّزًا۔ حیز کے معنی جگہ کے ہیں یعنی مورچہ
بندی کی جگہ میں ہونے والا۔

www.KitaboSunnat.com



۱۹- اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ
الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا
نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ
فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ
وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
۲۰- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ
وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝
۲۱- وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا
يَسْمَعُوْنَ ۝
۲۲- اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ

۱۹- (اے اہل مکہ) اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو فیصلہ
تم کو پہنچ چکا۔ اب اگر تم باز آؤ۔ تمہارے لیے
بہتر ہے۔ اور جو تم پھر کے آؤ گے۔ ہم بھی پھر
کے آئیں گے۔ اور تمہاری جمعیت تمہیں کچھ
مفید نہ ہوگی۔ اگرچہ بہت ہو۔ اور
اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ف۱ ۝
۲۰- مومنو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی
اطاعت کرو۔ اور اس سے منہ نہ موڑو
حالانکہ تم سنتے ہو ۝
۲۱- اور ان کی مانند نہ ہو، جو کہتے
ہیں، کہ ہم نے سنا۔ اور وہ نہیں
سنتے ۝
۲۲- خدا کے نزدیک سب جانداروں میں بدتر

ف۱
مکے والے جب گھروں سے
جنگ کے لیے نکلے تو یہ کہتے
ہوئے نکلے۔ اللہ ہم میں سے
جو ہدایت پر ہے۔ اس کی نصرت
فرمائیو۔ اب بدر کی فتح نے یقین
دلا دیا، کہ مسلمان حق پر تھے،
کیونکہ باوجود قلت تعداد کے
اور بے سروسامانی کے یہ حیرت
انگیز کامیابی بجز صداقت و
تائید ربانی کے کیونکر ممکن
ہے۔
فرمایا شرارتوں سے اب
بھی رک جاؤ۔ تمہیں کثرت تعداد
پر مغرور نہ ہونا چاہیے۔ اللہ
کی نصرتیں حق و صداقت کے ساتھ
ہیں، کثرت کے ساتھ نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ○

بہرے، اور گونگے ہیں۔ جو نہیں سمجھتے ○ ف

۲۳ - وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

۲۳ - اور اگر خدا ان میں بھلائی جانتا، تو انہیں سنواتا۔ اور اب اگر انہیں سنوائے تو وہ منہ موڑ کے اُلٹے بھاگیں ○

۲۴ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○

۲۴ - مومنو! اللہ اور رسول کی مانو۔ جب وہ تمہیں اس کام کے لئے بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے۔ اور جانو کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان خدا حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تم اس کی طرف جاؤ گے ○ ف

۲۵ - وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

۲۵ - اور تم اس فتنہ سے ڈرتے رہو، جو تم میں سے بالخصوص ظالموں ہی کو نہیں پکڑے گا (بلکہ عام ہے)۔ اور جان لو، کہ اللہ کا عذاب سخت

ف

غرض یہ ہے کہ بدترین مخلوق کی توضیح کی جائے اللہ تعالیٰ نے انسان کو کان اس لئے دیئے ہیں کہ وہ حق و صداقت کی آواز سنے۔ زبان اس لئے عطا کی ہے، تاکہ سچائی کا اعلان کرے۔ مگر جب وہ صداقت کی جانب سے کان بند کر لے اور اس کے لب حق کی حمایت میں نہ ہلیں۔ تو پھر اس میں اور حیوانات میں کیا فرق ہے۔ بلکہ ان سے بھی بدتر ٹھہرا۔ وہ اپنے وظائف قوٰی کو ادا کرتے ہیں مگر یہ عقل و خرد سے کام نہیں لیتا ۔

ان آیات میں خطاب منافقین کے گروہ سے ہے کہ کمبخت بالکل متاثر نہیں ہوتے اور برابر کفر و شرک کے مرض میں مبتلا رہتے ہیں ۔

حیات آفرین پیغمبر

ف ۲

مسلمان کو اطاعت مطلقہ کی دعوت ہے۔ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر دعوت رسول پر لبیک کہے کیونکہ اس کا پیغام حیات آفرین ہے۔ اس کی ہر ادا زندگی ہے اور زندگی آفرین ہے۔ جب تک مسلمان اپنے پیغمبر کے اسوہ پر عمل پیرا رہے۔ زندہ ہے اور جب بدعات و رسوم کی پیروی اختیار کی ہے زندگی کے تمام آثار مفقود ہیں ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے قریب ہیں۔ اور ہر شخص کے قلب میں اس کی قدرت کا انعکاس ہے۔ اب جیسا تمہارے قلب کا شیشہ ہے۔ خدا ویسا ہی قلب میں نظر آئے گا۔ اگر تم

(باقی برصفحہ ۴۲۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْعِقَابِ ○

۲۶ - وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ
مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ
تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ
بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

۲۷ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا
اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

۲۸ - وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ
اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ
اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ ع ۳

ہے ○

۲۶ - اور (اے مہاجرین) یاد کرو۔ جب تم زمین
میں کمزور اور تھوڑے تھے۔ ڈرتے
تھے، کہ تمہیں لوگ اچک لیں گے سو اس نے
تمہیں (مدینہ میں) جگہ دی۔ اور اپنی فتح (بدر)
سے تم کو قوت پہنچائی۔ اور ستھری چیزوں سے روزی
دی۔ شاید کہ تم شکر کرو ○ ف۱

۲۷ - مومنو! اللہ اور رسول سے، اور
آپس کی امانتوں میں خیانت نہ کرو،
اور تم جانتے ہو ○

۲۸ - اور جانو، کہ تمہارے مال اور اولاد
فتنہ ہیں۔ اور اللہ کے پاس
بڑا ثواب ہے ○

(بقیہ حاشیہ)

منکر ہو۔ تو تمہارے اور ہدایت و پیغمبری کے درمیان وہ حائل ہے۔ اگر پاکباز ہو تو کفر کے خلاف تمہارے دل میں نفرت پیدا کر دے گا۔ یعنی نیک انسان کے لئے نیکی کی توفیق ہے۔ اور بُرے کے لئے برائی کا میلان و رجحان ہے۔

**وَاتَّقُوْا فِتْنَةً الخ**

سے مراد یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ تبلیغ و اشاعت میں تساہل کی وجہ سے وطن و فریقین مبتلائے فتنہ ہو جاتے ہیں۔ تم اس سے بچو۔ اور منکرات کے خلاف جہاد میں کوشاں رہو۔ تاکہ تغافل کی پاداش میں تمہیں بھی گرفتار بلا نہ ہونا پڑے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ف۱

یعنی اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ تم قلیل و کمزور تھے۔ تمہیں طاقت و قوت بخشی۔ تم اطمینان و فراغت سے محروم تھے۔ اللہ نے جگہ دی۔ اور اطمینان بخشا۔

## حلِ لغات ص۴۳۲

استجیبوا۔ قبول کرو اور مان لو۔
یحول۔ حائل ہو جاتا ہے۔
فتنۃ۔ عذاب و رسوائی۔ یعنی اولاد کی محبت میں بسا اوقات انسان ایثار و قربانی سے محروم رہتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ
تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ
فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ○
۳۰ - وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ
يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَ
يَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ
الْمٰكِرِيْنَ ○
۳۱ - وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا
قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا
مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

۲۹ - مومنو! اگر اللہ سے ڈرتے رہو گے، تو وہ تمہارے لئے (مخالفین کی نسبت) فیصلہ کر دے گا۔ اور تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تمہیں بخشے گا۔ اور اللہ بڑے (ہی) فضل والا ہے ○ ف ۱

۳۰ - اور جب کفار (مکہ) تیری نسبت مکر کرتے تھے کہ تجھے قید، یا قتل، یا جلاوطن کریں۔ اور وہ تدبیر کرتے تھے۔ اور اللہ بھی تدبیر کرتا تھا۔ اور اللہ اچھا تدبیر کرنے والا ہے ○ ف ۲

۳۱ - اور جب ہماری آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی تھیں کہتے تھے ہم سن چکے۔ اگر ہم چاہیں تو ایسی ہی ہم بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ تو صرف اگلوں کی

## مومن کا امتیاز

ف ۱

مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے وعدہ ہے، کہ اگر اس کے دل میں اللہ کا ڈر ہو، اور وہ سچے دل سے اسلام کے احکام کا احترام کرتا ہو۔ تو دنیا میں اس کی زندگی خاص امتیاز سے بسر ہوگی۔ وہ "فرقان" یعنی سلوک خاص کا مستحق ہوگا۔ اس میں اور کفر و طاغوت میں تباین ہوگا۔ اس کے طمطراق کا مقابلہ نہ ہو سکے گا۔ اور وہ شان سے جلال الٰہی کا اظہار کرے گا۔

ف ۲

احسانات الٰہی کا ذکر ہے یعنی ایک وقت وہ تھا، کہ حضورؐ کے متعلق مشورے کرتے تھے۔ بچے کہتے تھے۔ اس کو قید کر لو۔ کچھ چاہتے تھے، زندگی ہی سے محروم ہو جائے اور ایک طبقہ وہ تھا۔ جو مکے سے نکال دینے پر مصر تھا۔ ان کی تمام تدبیریں ناکام رہیں، اور اللہ نے حضورؐ کو مدینہ پہنچا دیا۔ جہاں سینکڑوں جاں نثار پیدا ہو گئے۔ اور بالآخر یہ تجویزیں سوچنے والے بدر میں ذلیل ہوئے۔

## حل لغات

لِيُثْبِتُوْكَ۔ اثبات کے معنی روک لینے کے ہیں۔ یعنی قید کر رکھنا۔

www.KitaboSunnat.com



أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝
٣٢- وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا
هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ
عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ
أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝
٣٣- وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ
اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ ۝
٣٤- وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ
وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ
أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ

کہانیاں ہیں ○ ف۱
٣٢- اور وہ وقت یاد کر جب اُنھوں نے کہا تھا کہ اے خدا اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو آسمان سے ہم پر پتھر برسا دے۔ یا ہم پر دُکھ کا عذاب نازل کر ○
٣٣- اور اللہ ہرگز اُنھیں عذاب نہ کرتا۔ جب تک تُو اُن میں تھا۔ اور اللہ اُن کو عذاب نہ کرتا۔ جب تک کہ وہ استغفار کرتے ○ ف۲
٣٤- اور کیونکر اللہ اُنھیں عذاب نہ کرے گا جبکہ وہ مسجد حرام سے لوگوں کو روکتے ہیں اور وہ اُس مکان کے والی نہیں۔ اُس کے والی صرف متقی ہیں۔ لیکن اُن میں

**ف۱**

یعنی یہ لوگ قرآن کی عظمت حقیقی سے آگاہ نہ ہو سکے۔ قرآن کو جب سُنتے۔ تو کہتے، قصے کہانیاں ہیں۔ ہم بھی اس طرح کے قصے بیان کر سکتے ہیں۔ مگر توفیق نصیب نہ ہوئی۔ کہ قبول کریں، یا قرآن کے مقاصد اصلیہ تک ان کی رسائی ہو۔

**ف۲**

حضورؐ کی رحمۃ للعالمین کا تذکرہ ہے یعنی گو یہ لوگ عذاب طلب کرتے ہیں۔ مگر جب تک آپ کا وجود گرامی ان میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ عذاب نہیں بھیج سکتے۔ حضورؐ کا احترام طلب عذاب سے مانع ہے۔ اور پھر دُوسری وجہ یہ تھی، کہ عذاب طلبی میں وہ صادق بھی نہ تھے۔ دل میں خائف تھے، کہ کہیں واقعی عذاب نہ آ جائے اس لئے چھپ چھپ کر استغفار کرتے۔ جب حضورؐ نے مکہ کو چھوڑ دیا۔ اور مدینے میں رہنے لگے۔ تو اس وقت بدر کی صورت میں قریش کی یہ طلب بھی پوری ہو گئی یعنی عذاب آیا۔ اور اُن کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○
اکثر نہیں جانتے ○ ف۱

۳۵ - وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ
إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○

۳۵ - اور اُن کی نماز خانہ کعبہ میں صرف سیٹی اور تالیاں بجانا تھی۔ سو اب اپنے کفر کے بدلے میں عذاب چکھو ○ ف۲

۳۶ - إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ
أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ
اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ
عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ
يُحْشَرُونَ ○

۳۶ - کافر اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو خدا کی راہ سے روکیں۔ خرچ تو کریں گے۔ پھر وہ خرچ اُن پر باعث حسرت ہوگا۔ آخر مغلوب ہوں گے اور کافر دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے ○ ف۳

۳۷ - لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ
الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ
بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ

۳۷ - تاکہ اللہ ناپاک اور پاک میں فرق کرے۔ اور ناپاک (یعنی کفار) کو ایک کو ایک پر رکھ کے سب کو ڈھیر لگائے

ف۱

غرض یہ ہے کہ وہ کس برتے پر عذاب طلب کرتے ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ مسجد حرام سے مسلمانوں کو روکنا بہت بڑا جرم ہے یعنی جہاں تک ان کے جرائم کا تعلق ہے وہ قطعاً سزاوار تعذیب ہیں ○

ف۲

حضورؐ جب صحن کعبہ میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مکے والے احترام بیت اللہ کو بالائے طاق رکھ کر تالیاں اور سیٹیاں بجاتے۔ تاکہ نماز کو آپ دلجمعی اور سکون کے ساتھ نہ ادا کر سکیں ○ فرمایا اگر ان کی یہی عبادت ہے اور یہی جذبۂ احترام ہے تو آج بدر کے دن اس گستاخی کا مزہ چکھیں ○

ف۳

یعنی مکہ والے پوری قوت کے ساتھ اسلام کے خلاف صف آراء ہوں۔ انجام کار انہیں شکست ہوگی۔ کیونکہ فتح و کامرانی کے لئے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ دولت ایمان کی احتیاج ہے۔ بدر سے شکست کھا کر ان لوگوں نے آئندہ کے لئے تیاریاں کیں۔ مگر اسے مال لا دی۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ یہ مال و دولت جو اسلام کی مخالفت میں جمع کیا جا رہا ہے۔ اُن کے لئے بالآخر حسرت و ندامت کا باعث ہوگا ○

## حَلِّ لُغَات

مُكَاءً - پرندے کی آواز۔ سیٹی بجانا ○
تَصْدِيَةً - صدی سے ہے یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ یعنے تالی بجانا ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

۳۸ - قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

۳۹ - وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

۴۰ - وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

پھر اُس ڈھیر کو دوزخ میں ڈالے یہی لوگ زیاں کار ہیں ۝

۳۸ - کافروں سے کہہ دے۔ اگر باز آئیں تو جو کچھ ہو چکا ہے، معاف ہو جائے گا اور جو (لڑنے کو) پھر آئیں۔ تو اگلوں کی عادت واقع ہو چکی ہے ۝

۳۹ - اور تم (اے مسلمانو) انھیں یہاں تک قتل کرو کہ فساد نہ رہے۔ اور تمام دین خدا کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آئیں۔ تو خدا اُن کے کام دیکھتا ہے ۝ ف۱

۴۰ - اور اگر وہ (اسلام سے) منہ موڑیں، تو جانو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے۔ وہ اچھا حمایتی ہے۔ اور اچھا مددگار ۝

## جہاد کی غرضِ اقصٰی

ف۱

اسلام جنگ و جدال کو بالطبع ناپسندیدہ ٹھہراتا ہے۔ اس کے نزدیک صلح و آشتی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ البتہ جب کفر فتنہ کا باعث ہو جائے یعنی مسلمانوں کی آزادی چھین جائے۔ ایمان وجہ ابتلاء بن جائے۔ محض مسلمان ہونا معصیت قرار پائے۔ اس وقت جہاد فرض ہو جاتا ہے اسلام جہاں صلح و امن کا خواہاں ہے وہاں گفر سے دب کر رہنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اور کون نہیں جانتا، کہ صلح و امن کے لئے بھی بعض دفعہ خون بہانا پڑتا ہے۔

اسلامی جہاد کی غرض و غایت یہ ہے کہ دین میں آزادی ہو۔ اللہ کے دین میں اور کوئی قوت حائل نہ ہو۔ ہر مسلمان پوری آزادی سے اسلامی احکام کو نافذ کر سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۱- وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ
شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ
بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا
يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
۴۲- اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ
بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ
اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ
لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ
لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ
مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ

۴۱ - اور جان لو کہ جو مالِ غنیمت لاؤ، اس کا
پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا اور (اس کے)
قرابتیوں اور یتیموں، اور محتاجوں اور مسافروں
کے لئے ہے ف۱۔ اگر تم اللہ پر اور اس بات پر
ایمان لائے ہو جو ہم نے فیصلے کے دن جب
ان دو فوجیں بھڑ گئی تھیں، اپنے بندہ پر نازل کی تھی
اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ○
۴۲ - جب تم میدان کے اس کنارے اور قریش
پرلے کنارہ پر تھے۔ اور قافلے کے سوار تم سے
نیچے دریا کی طرف اتر گئے تھے اور اگر تم آپس
میں کچھ وعدہ کر لیتے۔ تو تمہیں وعدہ خلاف
ہونا پڑتا۔ لیکن خدا کو مقدرہ ف۲ کام کرنا
تھا۔ تاکہ جو ہلاک ہو، دلیل سے

## خمس

ف۱ اسلام میں جہاں اخلاق و عقائد کی تشریح ہے وہاں
عسکری ضابطوں کی توضیح بھی ہے۔ کیونکہ یہ جامع مذہب ہے
جس میں تمام ضروریات انسانی سے بحث ہے۔
خمس کے معنی پانچویں حصے کے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب
مسلمان میدان جنگ میں جائیں۔ اور دشمنوں کا مال لے کر لوٹیں
تو اس کے پانچ حصے کر دیئے جائیں۔ پانچواں حصہ بیت المال
میں رہے۔ وہ دینی و ملی ضروریات پر صرف ہو۔ اسی میں سے یتامیٰ
مساکین و مسافر جو نادار و محتاج ہوں۔ انہیں حسب ضرورت
دیا جائے۔ باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کر
دیئے جائیں۔
یہ واضح رہے کہ اسلام کے عہد اول میں باقاعدہ فوج نہ
تھی۔ نہ ان کی تنخواہیں مقرر تھیں۔ ہر مسلمان سپاہی تھا۔ اور وقت
مذہب کی حفاظت کے لئے قربان کا فرض تھا۔ جب ضرورت
ہوتی، تمام گھروں سے نکل کر ٹوٹ پڑتے، اور جہاد میں شریک
ہو جاتے تھے۔ اس لئے شریعت نے باقاعدہ مال غنیمت کے
حصے مقرر کر دیے۔ اور ہر سپاہی کا اس میں حصہ ہے جس کے
صاف صاف معنی یہ ہیں۔ کہ سپاہی ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے
اور جنگ میں وہ ذمہ دار انسان کی طرح شریک ہوتا ہے۔

ف۲
غرض یہ ہے کہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قریش کے
باقاعدہ لشکر سے مڈبھیڑ کرا دی۔ ورنہ اگر وعدہ کر کے گھروں سے
نکلتے۔ تو شاید وقت پر دونوں نہ پہنچ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے
اس طرح کا انتظام فرما دیا۔ کہ مسلمان جو ابوسفیان کے قافلہ
کے لئے گھروں سے نکلے تھے۔ ابوجہل کے لشکر سے
بھڑ گئے۔ اور وہ جو قافلہ کی حفاظت کے لئے آئے تھے
مسلمانوں سے دوچار ہو گئے۔ اس طریق سے مسلمانوں کی
لڑائی ہوئی۔ مدینے کی طرف مسلمان تھے۔ اور دوسری جانب
مکے والے۔ قافلہ دور نکل گیا۔ لڑائی عجیب حیرت انگیز طریق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

ہلاک ہو۔ اور جو زندہ رہے دلیل سے زندہ رہے۔ اور اللہ سنتا اور جانتا ہے ۝

۴۳- اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

۴۳- جب تجھے (اے محمدؐ) اللہ نے تیری خواب میں انہیں تھوڑا دکھلایا۔ اور اگر وہ تجھے ان کی کثرت دکھلاتا۔ تو تم (مسلمان) نامردی کرتے اور کام میں جھگڑا ڈالتے۔ لیکن اللہ نے تمہیں نامردی سے بچا لیا وہ دلوں کا حال جانتا ہے ۝ ف

۴۴- وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

۴۴- اور جب تم ملے تھے تو تمہاری نظروں میں انہیں تھوڑا کر دکھلایا۔ اور ان کی آنکھوں میں تمہیں تھوڑا کر دکھلایا۔ تاکہ وہ کام کرے، جو پہلے ہو چکا تھا۔ اور سب کام اللہ کی طرف پھرتے ہیں ۝

(بقیہ حاشیہ)

سے بھی۔ مسلمان غالب آگئے۔ اور کافرین کو یہ معلوم ہو گیا کہ اسلام کے پاس نو معانی قوتیں بھی ہیں۔ ورنہ اس قلیل جماعت کا یوں آسانی سے کامیاب ہو جانا۔ محال تھا۔ جب کہ کَدّ والے پوری تیاری کر کے آئے تھے۔

ف

یعنی حضورؐ کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ کفار نہایت قلیل تعداد میں ہیں۔ یا منام سے مراد آنکھ ہے۔ جیسا کہ دوسری آیت میں فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ کا لفظ موجود ہے۔ بہر حال غرض یہ ہے کہ وہ تمہاری نگاہوں میں کم نظر

آئے۔ تاکہ تمہاری ہمتیں پست نہ ہو جائیں۔ یہ بھی نصرت الٰہی کی ایک مخصوص صورت ہے۔

## حلِّ لغات

وَلِذِي الْقُرْبٰى۔ رسولؐ کے عزیز و اقارب۔

يَوْمَ الْفُرْقَانِ۔ بڑا فیصلہ کن دن۔

الْعُدْوَة۔ کنارہ، موڑ، نقطۂ اجتماع۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۵- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ
فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ
۴۶- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا
تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ
رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ
۴۷- وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ
النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ○
۴۸- وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ

۴۵- مومنو! جب تم کسی فوج سے بھڑو تو ثابت قدم رہو- اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید مراد پاؤ ○ ف۱
۴۶- اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی- اور صبر کرو- اللہ صابروں کے ساتھ ہے ○ ف۲
۴۷- اور تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جو اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو شان دکھلاتے نکلے (یعنی قریش) اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اللہ کے قابو میں اُن کے کام تھے ○ ف۳
۴۸- اور جب شیطان اُن کے کام اُنہیں اچھے دکھلانے لگا- اور کہتا تھا آج لوگوں میں سے

## مسلمان سپاہی

ف۱ اسلامی فتوحات [illegible] مقاصد کے لئے نہیں اس لئے سپاہیوں کو جو ہدایت دی جاتی ہے وہ بھی خاص روحانی ہے یعنی ثبات و استقلال کے ساتھ اللہ کا ذکر کیونکہ مسلمان کی جنگ خدا پرستی اور حریت کی جنگ ہوتی ہے۔ وہ جب جہاد میں آنکلتا ہے تو مقصد کفر و طغیان کی بیخ کنی کرنا ہے۔ مال و دولت کو سمیٹنا نہیں •

اسلامی فتوحات کا راز یہی خصوصیت ہے۔ غیر مسلم سپاہی قرب میں عیش و فسق و فجور کے علاوہ لہو و لعب و تنعم کرتے اور طبلیات بجتے ہوئے میدان جنگ میں آتے اور مسلمان نشۂ توحید سے سرشار اللہ کا علم بلند کرتے ہوئے پھر ان کے دلوں میں اللہ کی محبت ہے اور جو تلواروں کی جھنکار میں بھی اس محبوب حقیقی کو نہیں بھولتے۔ ان کے لئے زمینی فتوحات تو کیا آخرت میں بھی کامرانیاں ہیں •

یہ مسلمان سپاہی کا کیرکٹر ہے۔ کہ وہ توپوں اور گولوں کے سامنے بھی ذکر کثیر میں مشغول رہتا ہے •

آج کل بھی سپاہی کے لئے آسانیاں مہیا ہیں اور عسکری اخلاق میں صد درجہ بیہودہ افعال کی اجازت ہے۔ یعنی مزید یہ بے باکی کا مرقع ہے۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ ہر حال میں پابند رہو۔ صف جنگ نماز میں جس طرح تم تضرع و ابتہال کا پیکر ہو۔ اسی طرح مصافات جہاد میں خدا کا نام ورد زبان رہے •

ف۲ یہ آیت صرف جہاد سے متعلق نہیں۔ بلکہ ہر حال میں مسلمان کو اطاعت کے شیرازہ میں منسلک رہنا چاہئے۔ جب بھی کتاب و سنت کو چھوڑ کر مسلمان اختلاف و تنازع پیدا کرینگے ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور ہمتیں پست ہو جائیں گی۔ قوت و غلبہ اعتصام بحبل اللہ میں منحصر ہے۔ فاصبروا قرآن کی اصطلاح میں ثبات و استقلال کا دوسرا نام ہے •

ف۳ جب قافلہ ابو سفیان کا بچ کر نکل گیا۔ تو لوگوں نے ابو جہل سے کہا۔ اب لوٹ چلیں۔ کیونکہ ہم صرف قافلہ کی (باقی بر صفحہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي
جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ
نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي
بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا
تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ
شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝
۴۹- إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ
دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى
اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
۵۰- وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ
كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ
وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا

کوئی تم پر غالب نہ ہوگا۔ میں تمہارا رفیق کار
ساتھ ہوں۔ پھر جب دونوں فوجیں مقابل ہوئیں
تو شیطان اپنی ایڑیوں کے بل الٹا پھرا اور کہا
کہ میں تم سے بیزار ہوں، میں وہ چیز دیکھتا ہوں
جو تم نہیں دیکھتے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں
اللہ کا عذاب سخت ہے ف۱ ۝
۴۹- جب منافق اور وہ جن کے دلوں میں مرض
ہے، کہتے تھے، کہ مسلمان اپنے دین پر مغرور
ہیں۔ اور جس نے اللہ پر بھروسا رکھا،
تو اللہ زبردست حکمت والا ہے ف۲ ۝
۵۰- اور کاش تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی
جان نکالتے ہیں۔ اور ان کی کمروں پر اور منہوں پر
(آگ کے ہتھوڑے) مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

حفاظت کے لئے جمع ہو کر آئے تھے۔ ابو جہل نے کہا
یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم بدر تک جائیں گے۔ اور شان و شوکت
کا اظہار کرتے ہوئے وہاں انگور کے رس پئیں گے۔ اونٹ
ذبح ہوں گے۔ عورتیں گائیں گی۔ اور عرب ہماری بہادری کے مذاق
سے آگاہ ہوں گے۔

چنانچہ یہ فخر و غرور کا مظاہرہ کرتے ہوئے جام پر جام
لنڈھاتے ہوئے آئے۔ اور شکست کھا کر لوٹے۔
آیت کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان جب کسی جشن یا جنگ
میں شریک ہوں۔ تو متواضع ہو کر، وقار و متانت کو ہاتھ سے
نہ دیں۔ کیونکہ غرور کا سر نیچا ہے۔

ف ۱

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ شیطان سراقہ
بن مالک کی شکل میں قریش کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ تم
لڑو۔ میں بنی کنانہ کی طرف سے ذمہ دار ہوں۔ کہ وہ تم سے تعرض
نہیں کریں گے۔ (کیونکہ قریش اور بنی کنانہ میں
باہمی عداوت تھی)۔ جب لشکر کے والے میدان میں نکلے اور
مسلمانوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ تو بھاگ کھڑا ہوا۔ لوگوں نے
کہا بھاگے جاتے ہو؟ سراقہ نے جواب دیا۔ تمہیں کیا معلوم ہوتا
کیا ہے۔ فرشتے مسلمانوں کی اعانت میں آسمان سے نازل
ہو رہے ہیں۔ مجھے وہ کچھ نظر آرہا ہے۔ جو تم نہیں دیکھ سکتے۔

ف ۲

یعنی یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ منافقین نے کیونکر
بزدلی کا ثبوت دیا۔ انہیں تعجب تھا۔ کہ مٹھی بھر مسلمان
کس طرح غالب آ جائیں گے۔ وہ کہتے کہ یہ مذہب کی
محبت میں اندھے ہو رہے ہیں۔ مگر ان کو معلوم نہیں تھا
کہ کامیابی کا تعلق ایمان و توکل سے ہے۔ اللہ اپنے دوستوں
کو ذلیل نہیں کرتا۔

## حل لغات

تراءت۔ نظر پڑے، دکھائی دیئے۔ نکص
الٹا پھرا۔ غرّ۔ غرور سے ہے یعنی دھوکا دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝
٥١ - ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ
اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝
٥٢ - كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
٥٣ - ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا
نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝
٥٤ - كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

جلنے کا عذاب چکھو ۝ ف۱
٥١ - یہ تمہارے عملوں کا بدلہ ہے۔ اور اللہ
بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۝
٥٢ - قوم فرعون ف۲ اور ان کے اگلوں کی عادت کی
مانند جنہوں نے اللہ کی آیات جھٹلائیں،
پھر اللہ نے ان کے گناہوں میں انہیں پکڑا،
اللہ زور آور سخت عذاب دینے والا ہے ۝
٥٣ - یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم کو کوئی نعمت
دے کر بدلا نہیں کرتا۔ جب تک وہ خود
اپنے دلوں کی بات نہ بدلیں۔ اور اللہ
سنتا جانتا ہے ۝ ف۳
٥٤ - فرعون اور اس کے پہلوں کی عادت کی
مانند۔ جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو

ف۱

یعنی اگر ان منافقین کو معلوم ہو جائے کہ موت کے بعد ان کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ تو کبھی غداری کا ارتکاب نہ کریں۔ اور آپ دیکھیں، تو حیرت زدہ ہو جائیں ۔

ف۲

کداب ھم خبر ہے۔ اور مبتدا محذوف ہے۔ یعنی ان کی حالت اہل آل فرعون کی سی ہے۔ کہ ایمان و یقین کی کتاب کو ٹھکراتے ہیں ۔

## اللہ کا قانون

ف۳

قوموں کے متعلق اللہ کا قانون یہ ہے کہ جب تک ان میں کوئی تبدیلی نہ پیدا ہو۔ وہ خود ان میں تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ یعنی ہر قوم جو باعروج ہے اور اس کے عروج کے اسباب و علل ہیں۔ جب تک وہ خود زوال و شکست کے اسباب نہ پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں کو زحمت سے نہیں بدلتا ۔

## حل لغات

کدابِ۔ داب۔ حالت، شان کیفیت ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ
اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ
كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

جھٹلایا۔ پھر ہم نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے انہیں
ہلاک کیا۔ اور قوم فرعون کو ڈبو دیا۔ اور وہ سب
ظالم تھے ۝

۵۵ - اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ۝

۵۵ - خدا کے نزدیک سب جانداروں میں
بدتر کافر ہیں۔ جو ایمان نہیں
لاتے ۝ ف۱

۵۶ - اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ
يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ
مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝

۵۶ - جن سے تُو نے عہد کیا تھا۔ پھر وہ ہر
بار اپنا عہد توڑتے رہتے ہیں،
اور نہیں ڈرتے ۝

۵۷ - فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ
فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

۵۷ - سو اگر تُو کبھی اُن کو لڑائی میں پائے، تو ایسی
سزا دے کہ ان کے پچھلے دیکھ کر بھاگ جائیں
شاید وہ عبرت پکڑیں ۝ ف۲

۵۸ - وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

۵۸ - اور جو تُو کسی قوم کی عہد شکنی سے دغا

## بدترین خلائق

ف۱

یعنی جن کی آنکھیں انوار نبوت کو شب و
روز دیکھیں اور نہ مانیں، جو تئیس سال تک
آفتاب نبوت کو چمکتا دیکھیں۔ اور ایمان
کی حرارت و تمازت سے متاثر نہ ہوں،
ان کے متعلق اس کے سوا اور کیا کہا جائے
کہ بدترین لوگ ہیں ۔

ف۲

یہود سے بنی قریظہ نے غداری کی اور
مسلمانوں کے خلاف سازشیں کیں۔ کہ باوجود
وہی حضور نے باز پرس کی، تو کہہ دیا
ہم بھول گئے تھے آئندہ محتاط رہیں
گے۔ غزوۂ خندق میں پھر ان لوگوں کے
ساتھ مل گئے۔ اس لئے حضور کو حکم
ہوا۔ کہ بار بار کی معاہدہ شکنی ناقابل
برداشت ہے۔ ان لوگوں کے معاہدہ
کو توڑ دو۔ اور عبرتناک سزائیں دو،
تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو۔ اور آئے
دن کی شرارتوں سے امن ملے ۔

## حلِ لغات

فَشَرِّدْ بِهِمْ - تتر بتر کر دے،
تشریدٌ کے معنی بُری طرح منتشر کر
دینے کے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝
۵۹ - وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝
۶۰ - وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ
وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ
اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ
اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝
۶۱ - وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ
لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

سے ڈرے تو ان کا عہد ان کی طرف اسی طرح پر
پھینک دے کہ تم اور وہ برابر ہو جاؤ۔ خدا دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا
۵۹ - اور کافر یہ نہ سمجھیں۔ کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ
(ہمیں) تھکا نہ سکیں گے ○
۶۰ - اور مسلمانو! جنگ کفار کے لئے جس قدر
تم سے ہو سکے۔ قوت اور گھوڑے باندھے رکھنے سے ان کی تیاری
کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو
ڈراؤ گے۔ اور ان کے سوا کچھ اور لوگوں کو بھی جنہیں تم
نہیں جانتے انہیں اللہ ہی جانتا ہے۔ اور جو کچھ
تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ تمہیں پورا
مل جائے گا۔ اور تم پر ظلم نہ ہوگا ○ ف۱
۶۱ - اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں۔ تو تم بھی اس
کی طرف جھک۔ اور خدا پر بھروسہ رکھو

ف۱

قوت کا مفہوم جنت وسیع ہے
غرض یہ ہے کہ مسلمان کو دشمنوں کے
مقابلہ میں ہر وقت صاحب قوت رہنا
چاہئے۔
توپ و تفنگ کے مقابلہ میں توپ و
تفنگ۔ اور علم و سائنس کے مقابلہ
میں علم و سائنس۔ جس طرح کے حالات
ہوں۔ جو ضرورت ہو۔ قوت و شوکت کے
حصول کے لئے واجب ہے مسلمان کو مسلح
ہونا چاہئیں۔
ہر زمانے اور ہر دور میں مسلمان کے
پاس قوت کا ایک خزانہ ہو۔ جس سے وہ
دشمن کو نیچا دکھا سکے۔

مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ
دشمنوں کے مقابلہ میں خوفناک و
خطرناک رہے۔
اگر حصول علم قوت کے مفہوم میں داخل
ہو تو سب سے زیادہ عالم ہو۔ اگر ثروت
و دولت کے اسلحہ کی حاجت ہو۔ تو
سرمایہ دار بنے۔ اگر سائنس اور علوم
جدیدہ قوت کے مفہوم میں داخل ہو جائیں
تو پھر ان علوم میں اس کا کوئی ثانی نہ ہو۔ اگر
بدنی قوتیں زیادہ لائق اعتناء ہوں۔ تو
ان کا خیال رکھے۔ غرض یہ ہے کہ ہر
حال دوسروں کے مقابلہ میں عاجز
نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○
۶۲ - وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ
فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي
أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ○
۶۳ - وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ
أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ○
۶۴ - يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَ
مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○
۶۵ - يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ
عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ

وہ سنتا جانتا ہے ○ ف۱
۶۲ - اور اگر وہ تجھے فریب دینا چاہیں،
تو تجھے اللہ کافی ہے۔ اسی نے تجھے اپنی
مدد اور مسلمانوں سے (بدر میں) قوت دی ○
۶۳ - اور ان کے دلوں میں اُلفت ڈالی۔ اگر تُو
ساری زمین کا تمام مال بھی خرچ کرتا ان کے
دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا۔ لیکن اللہ نے
ان کے درمیان الفت ڈالدی۔ وہ غالب
حکمت والا ہے ○ ف۲
۶۴ - اے نبی! تجھے اللہ کافی ہے اور جو کوئی
مومنین میں سے تیرے تابع ہے سب کو بس ہے ○
۶۵ - اے نبی! مسلمانوں کو لڑائی پر
اُبھار۔ اگر تم میں سے بیس آدمی

## مذہب امن

ف۱ غرض یہ ہے کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے،
وہ از خود نہیں چاہتا کہ جنگ کی آگ بھڑکائی جائے البتہ
جب مخالفین مجبور کر دیں۔ تو وہ بہادری کے ساتھ مقابلہ
کرنے کا حکم دیتا ہے۔
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ سے مقصود یہ ہے کہ صلح کا
امکان زیادہ رہے۔ اور خدا پر بھروسہ کر کے ایک دفعہ
مخالفین کو موقع دیا جائے کہ وہ با اعتماد ثابت ہوں اور
جنگ رک جائے۔

ف۲

یعنی مسلمانوں کے دلوں میں جو ضبط و وحدت و اخوت
کے جذبات ہیں۔ اور دل ایک دوسرے سے وابستہ ہیں تو
یہ محض خدا کی مہربانی ہے کوئی دنیوی طریق ان کو اس طرح
ایک مرکز پر جمع نہیں کر سکتا۔

اسلام سے پہلے عرب ہمیشہ باہم دست و گریبان
رہتے۔ ہر قبیلہ دوسرے قبیلے کا دشمن ہوتا اور چھوٹی
چھوٹی باتیں فتنہ و فساد کی آگ کو بھڑکا دیتیں۔ بچے جب
پیدا ہوتے، تو انتقام کی فضا میں پلتے۔ اور جوان
ہوتے، اس لیے وہ مخالفت و عداوت کے طوفان
میں مبتلا رہتے۔ اور بالطبع مسلسل خانہ جنگی میں گرفتار۔
اسلام آیا۔ تو دلوں کے کینے دور ہو گئے سب
مسلمان بھائی بھائی قرار پائے۔ سب کا مفاد یکسان
عزیز اور محبوب۔ باہمی تفریق مٹ گئی۔ اور مسلمان
اللہ کے نام پر جمع ہو گئے۔
اس آیت میں اسی نعمت کی طرف اشارہ ہے۔

## حلِ لغت

حَرِّض۔ امر ہے۔ تحریض کے معنی برانگیختہ
کرنے کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ
وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا
اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

ثابت قدم ہوں۔ دو سَو پر غالب آ سکتے ہیں۔ اور جو تم میں سَو ہوں، تو ہزار کافروں پر غالب ہوں گے۔ کیونکہ کافروں کو سمجھ نہیں ہے ○ ف۱

٦٦ - اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ
اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ
وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

٦٦ - اب اللہ نے تمہارا بوجھ ہلکا کیا، اور معلوم کر لیا کہ تم میں سستی ہے۔ پس اگر تم میں سَو صابر ہوں۔ دو سَو پر غالب ہوں گے، اور اگر تم میں ہزار ہوں، دو ہزار پر غالب ہوں گے۔ اللہ کے حکم سے اور اللہ ثابت قدموں کے ساتھ ہے ○

٦٧ - مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ
لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي
الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ

٦٧ - نبی کو لائق نہیں، کہ اس کے پاس قیدی آویں۔ جب تک کہ زمین پر دہلوں میں، اچھی طرح خونریزی نہ کر لے ف۲ تم دُنیا کا مال چاہتے ہو

ف۱

یفقهون سے غرض یہ ہے کہ کفار شہادت کی قدر و قیمت سے آگاہ نہیں۔ موت سے ڈرتے ہیں اور مسلمان اپنی جانبازی سے لڑتا ہے۔ وہ جانتا ہے، کہ جیتے تو غازی اور مرے تو شہید یعنی مسلمان کے لئے کامیابی کے زیادہ امکانات موجود ہیں۔ اس لئے اسے چاہئے، کہ کفار کی کثرت سے ہراساں نہ ہو۔ کامیابی اسی کی ہے۔

## بدر کے قیدی

ف۲

جب بدر میں ستّر آدمی قید ہو کر آئے جو مکہ کے معزز اور سربرآوردہ تھے۔ تو حضورؐ نے صحابہؓ سے پوچھا، کہ انہیں کیا کیا جائے؟

حضرت ابوبکرؓ نے مشورہ دیا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے، اور جان بخشی کی جائے۔ شاید انہیں رجوع کی توفیق میسر ہو۔

حضرت عمرؓ کی رائے تھی انہیں جان سے مار دیا جائے۔ کیونکہ مفسد ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا، کہ ابوبکرؓ کی رائے حضرت ابراہیمؑ اور مسیحؑ کی طرح ہے۔ دونوں نے مغفرت کی طلب کی۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن یوں فرمائیں گے۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ اور عمرؓ نے حضرت نوحؑ کا سا مطالبہ کیا ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۔

اسی اثناء میں حضورؐ کا منبع رحم حضرت ابوبکرؓ اور دیگر صحابہؓ کے ساتھ متحد ہو گیا (باقی بر صفحہ ۴۲۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝

اور اللہ آخرت چاہتا ہے۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے ○

٦٨ - لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝

٦٨ - اگر پہلے سے خدا کا نوشتہ نہ ہوتا، تو تمہارے اس (فدیہ) لینے میں تم کو بڑا عذاب ہوتا ○

٦٩ - فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

٦٩ - پس جو غنیمت تم لائے ہو، حلال پاک ترکھاؤ، اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ ف۱

٧٠ - يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

٧٠ - اے نبی! اُن کو جو قیدیوں میں سے تمہارے ہاتھ میں ہیں۔ کہہ کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں کچھ نیکی معلوم کرے گا تو جو مال تم سے چھینا گیا ہے اُس سے بہتر تمہیں دیگا اور تمہیں بخشے گا۔ اللہ بخشنے والا

ركوع

---

جو فدیہ کی رائے دیتے تھے، قرآن کی نظر میں چونکہ یہ لوگ خطرناک مجرم تھے۔ ان کا چھوڑ دینا اس جماعت کے لئے سخت مضر تھا۔ اس لئے یہ آیات نازل ہوئیں، کہ فدیہ لے کر چھوڑ دینے میں غلطی ہوئی۔ انہیں جان سے مار دینا چاہئے تھا۔

غرضیکہ دونوں گروہ مخلص تھے، جو لوگ اخلاص کی وجہ سے نہیں، بلکہ اصلاح و تشدد کی وجہ سے فدیہ لینے کی رائے دیتے تھے۔

ف ۱

بدریوں میں غنیمت کا استعمال ناجائز تھا۔ انہیں حکم تھا۔ کہ جو کچھ میدان جنگ میں اٹھائے آگ کی نذر کر دو۔ کیونکہ وہ جنگ وہ جو حریص ہو گئے تھے۔ غرض صرف اس بات کی تھی، کہ ان میں زیادہ سے زیادہ اخلاص پیدا کیا جائے۔

مسلمانوں کو اس آیت میں بتایا، کہ تمہیں مال غنیمت کا استعمال درست ہے۔

## حلِّ لغات

(صفحہ ٤٤٢)

اَسْرٰی۔ جمع اَسیر۔ یعنی قیدی۔ حَتّٰی یُثْخِنَ۔ مصدر اِثخان ہے اچھی طرح خون بہانا۔ یُثْخِن یعنی جم کر لڑے۔

www.KitaboSunnat.com



رَّحِيْمٌ ○
۷۱ - وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا
اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○
۷۲ - اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا
وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ
وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى
يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ

مہربان ہے ○
۷۱ - اور اگر وہ تیرے ساتھ دغا کرنے کا ارادہ کریں گے
تو وہ پہلے اللہ سے دغا کر چکے ہیں سو اُس نے تجھے
قابو دیا۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○
۷۲ - جو ایمان لائے اور ہجرت کی۔ اور اللہ کی
راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔ اور جنہوں
نے (مدینہ میں) جگہ دی۔ اور مدد کی،
وہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں
اور جو ایمان لائے، اور ہجرت نہ کی،
تم کو اُن کی رفاقت سے کیا کام ہے
جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ اور اگر وہ
دین کے کام میں تم سے مدد چاہیں۔ تو
تمہیں مدد دینا چاہئے۔ مگر اس

## حفظِ عہد

ف مقصد یہ ہے کہ انصار اور مہاجرین باہم بھائی بھائی ہیں۔ ان میں باہمی اعانت کا ہر طریق جاری رہنا چاہئے۔ مگر وہ لوگ جو مومن تو ہیں۔ اور ہجرت سے محروم ہیں۔ انہیں مہاجرین و انصار کی حمایت و ولایت کا قطعی استحقاق نہیں، جب تک کہ وہ اللہ کے لئے ہجرت اختیار نہ کریں؛ البتہ دینی اعانتیں بہرحال قائم رہیں گی مخالفین اگر ان مسلمانوں کو کمزور سمجھ کر ستائیں یا تکلیف دیں، تو اس صورت میں ہر مسلمان اخلاقی و دینی طریق سے اپنے بھائیوں کی اعانت کرے گا۔

ہاں اگر مسلمان ان لوگوں سے تعرض کریں۔ جن سے مہاجرین وانصار عہد و میثاق کر چکے ہیں تو اس وقت حفظِ عہد کا تقاضا یہ ہے، کہ مسلمانوں کی مدد نہ کی جائے، کیونکہ پاسِ میثاق بہرحال ضروری ہے اور جن سے عہد کیا گیا ہے۔ نبھایا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم
مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ ۝

قوم پر نہیں، جن سے تم ہم عہد
ہو۔ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا
ہے ۝

۷۳۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ
بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ
فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ۝

۷۳۔ اور کافر بھی آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں
اگر تم (بھی آپس میں ایسی رفاقت) نہ کرو گے تو ملک
میں فتنہ اور بڑا فساد پھیل جائے گا [ف۱] ۝

۷۴۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَ
جَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ
آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

۷۴۔ اور جو ایمان لائے۔ اور ہجرت کی اور اللہ
کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جنہوں نے جگہ
دی، اور مدد کی۔ وہی سچے مسلمان
ہیں۔ اُن کے لئے مغفرت اور عزت کی
روزی ہے ۝

۷۵۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَ
هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ

۷۵۔ اور جو بعد میں ایمان لائے، اور
ہجرت کی۔ اور تمہارے ساتھ جہاد کیا

ف۱

یعنی بفحوائے الکفر ملۃ
واحدۃ۔ تمام کافر کفر کی تائید پر
کمربستہ ہیں، وہ آپس میں تعلق
واخوت کے تعلقات قائم رکھتے
ہیں۔ جہاں کہیں اور جب کبھی اسلام
سے تصادم ہوتا ہے، یہ سب
اکٹھے ہو جاتے ہیں، اور اپنے
اختلافات کو بھول جاتے ہیں
اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ
بھی متحد اکٹھے رہیں۔ اور ٹھیک

طرح ایک دوسرے کے ساتھ
وابستہ رہیں۔ ورنہ کفر مسلمانوں
کے خلاف ایک طوفان پیدا کر
دے گا۔ کیونکہ کفر و اسلام میں
ایک دائمی جنگ اور ایک مستقل
کشمکش ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ
كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيْمٌ ۝

سورۃ تم میں ہیں۔ اور خدا کی کتاب میں رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے ۝ ف۱

## سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۳

اٰيَاتُهَا (۱۲۹) رُكُوْعَاتُهَا (۱۶)

## سُورۃ توبہ

مدنی - آیتیں (۱۲۹) رکوع (۱۶)

۱- بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى
الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
۲- فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى
اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝
۳- وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى
النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

۱- (مسلمانو) جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا ان کو اللہ اور رسول کی طرف سے قطعی بیزاری (کا اعلان) ہے ۝
۲- پس لے مشرکو چار مہینے تک اس ملک میں پھر لو- اور جان لو کہ تم خدا کو عاجز نہ کر سکو گے اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرے گا ۝ ف۲
۳- اور حج اکبر کے دن لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان ہے

ف۱

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ سے مقصود یہ ہے کہ ہجرت اور اسلام کے تعلقات میں باہمی تناصر و تعاون ضروری ہے مگر میراث قرابت والوں کا حصہ ہے اس میں مہاجرین شریک نہیں ہو سکتے۔

بات یہ تھی کہ انصار نے مہاجرین کو جب بھائی بنا لیا تو اپنے مال سے ان کا حصہ بھی مقرر کیا اس سے قرابت والوں کی حق تلفی ہوتی اس لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں محض اسلام کی وجہ سے کس درجہ خلوص تھا۔ کوئی قوم اور کوئی مذہب اس طرح کی عظیم الشان اخوت و برادری کی مثال نہیں پیش کر سکتا۔

ان لوگوں کا مطمح نظر محض اللہ کے لئے جینا اور اللہ کے لئے مرنا تھا اس لئے وہ مال و دولت کو ایک بھائی کی محبت کے مقابلہ میں نہایت حقیر خیال کرتے تھے۔

سورۃ براءۃ

حدیث میں اس کے مختلف نام آئے ہیں التوبۃ۔ الفاضحۃ اور المبعوث- وغیرہ- یعنی جس میں توبہ کا ذکر ہے، منافقین کو ذلیل کیا گیا ہے۔ اور مشرکین کے حالات پر پوری بحث کی گئی ہے اس کے سر عنوان بسم اللہ درج نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ عرب جب نقض عہد کے لئے اعلان لکھتے۔ تو اس میں بسم اللہ نہیں ہوتی تھی- قرآن نے بھی اس مذاق کی رعایت رکھی ہے اور اس میں بسم اللہ نہیں پڑھا ہے۔

غالباً اس لئے بھی بسم اللہ کی ضرورت نہیں کہ انفال و توبہ گو الگ الگ دو سورتیں ہیں مگر مناسبت حقیقی ہیں اور مضمون کے اعتبار سے دونوں کو ایک ہی سورۃ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

## اعلان استقلال

ف۲ اس سورۃ میں اعلان استقلال ہے مشرکین مکہ نے بار بار نقض عہد کا ارتکاب کیا۔ حضورؐ جب زبانی برملا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْكُفَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ الْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ۱۲

www.KitaboSunnat.com



اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ
وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَ
بَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۙ○

کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے۔ اور
اُس کا رسُول بھی۔ پھر اگر تم توبہ کرو، تو وہ تمہارے
لیے بہتر ہے، اور جو نہ مانو، تو جانو کہ خدا
کو تم تھکا نہ سکو گے۔ اور کافروں کو
دُکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری
سُنا ○

۴ - اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْــًٔا وَّلَمْ
يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا
اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○

۴ - مگر جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا
پھر انہوں نے تمہارے عہد میں کچھ قصور نہیں کیا
اور کسی کو تمہارے مقابلہ میں مدد بھی نہیں دی تو
سے اُن کا عہد اُن کی مدت تک تم پورا کرو،
اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے ○

۵ - فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ

۵ - پھر جب حرمت کے مہینے گزر جائیں۔ تو
مشرکوں کو جہاں پاؤ، قتل کرو، اور

(بقیہ حاشیہ)

تبوک کی طرف جانے لگے تو انہوں نے پوری
کوشش کی کہ آپ کی غیر حاضری میں غلط سلط
افواہیں مشہور کی جائیں۔ اس لئے یہ سُورت نازل
ہوئی۔ جس میں واضح الفاظ میں کہہ دیا گیا۔ کہ آج کو
ہم تم سے کوئی عہد و میثاق نہیں رکھتے تمہیں چار
ماہ کی مہلت ہے۔ جہاں چاہو، ٹھکانا ڈھونڈ لو،
اس کے بعد یا اسلام قبول کرو۔ اور یا جنگ کے
لئے تیار ہو جاؤ۔ اب زیادہ دیر تک تمہاری
شرارتوں کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ حج کے دن
یہ اعلان لے کر پہنچے، اور ایک ایک کان تک اس کو
پہنچایا۔ غرض یہ تھی کہ اس عہدِ طیب میں کفر و نفاق
کی جڑ کٹ جائے۔ اور یہ خطۂ مقدس ہر نوع کی
خباثتوں سے پاک ہو جائے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ سے مقصود وہ لوگ
ہیں۔ جنہوں نے نقضِ عہد کا ارتکاب نہیں کیا،
اور صلح نامہ حدیبیہ کی پابندی کی ان لوگوں
کے متعلق ارشاد ہے، کہ اس مدت سے
مستثنیٰ ہیں۔

## حلِّ لغات

(ص ۴۴۵)

بَرَآءَۃٌ ۔ کے معنی انقطاع۔ یعنی کسی تعلق و رشتہ کو منقطع کر دینا۔

اَذَانٌ ۔ اطلاع۔

اَلْحَجُّ الْاَکْبَرُ ۔ یوم النحر۔ اَشْھُرُ الْحُرُمِ ۔ ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔ محرم اور رجب۔ ان میں جدال و قتال ممنوع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ
كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا
سَبِيْلَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ○
۶ ۔ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ
كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۚ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ○
۷ ۔ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا
الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ

پکڑو۔ اور گھیرو۔ اور ہر گھات کی جگہ میں
اُن کے لئے بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور
نماز پڑھیں۔ اور زکوٰۃ دیں، تو تم اُن کی
راہ چھوڑ دو (جہاں چاہیں پھریں) اللہ بخشنے
والا مہربان ہے ○ ف۱
۶ ۔ اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ
مانگے۔ تو اُسے پناہ دے۔ یہاں تک کہ
وہ کلام اللہ سُنے۔ پھر اسے اس کے امن کی جگہ
میں پہنچا دے یہ اس لئے ہے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے ف۲
۷ ۔ اللہ اور اُس کے رسول کے پاس مشرکوں کے
لئے کیونکر عہد ہو سکتا ہے مگر جن سے کہ
تم نے (حدیبیہ کے دن) مسجد حرام کے پاس عہد
کیا تھا۔ سو جب تک وہ تم سے سیدھے رہیں

ع ۱

ف۱

اعلان جنگ کے بعد جنگ ضروری ہے
اس میں کوئی دوستی اور اجتناب روا نہیں ۔
جب کفر و شرک کی قوتیں حد سے گزر
جائیں، جب اللہ کے بندوں کو محض ایمان
کی وجہ سے مصائب کا آماجگاہ بنا لیا جائے
جب اللہ سے دوستی مجرم قرار پائے، جب
توحید کا اعلان کفر کے لئے باعث تکلیف
ہو، اور مسلمان کے لئے باعث ابتلاء،
تو اس وقت آخری فیصلہ کی حاجت ہے یعنی
جنگ۔ اور اعلان کے بعد مشرک کے لئے
کہیں جائے پناہ نہیں۔ اس وقت بے دریغ
قتل کرنا ہی خلق خدا کے ساتھ رحم کرنا ہے،
اس وقت شرارت و فساد کو بیخ و بن سے اکھاڑ
ڈالنا ہی امن و سلامتی ہے ۔
البتہ اگر مشرک تائب ہوجائے، کافر
اسلام قبول کرلے۔ اور نیک بننے کا عہد کر
لے۔ تو پھر اللہ کی آغوش رحمت وا ہے
اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی ۔

## پناہ دو

ف۲

ان حالات میں بعض جگہ کفر و اسلام کے
مابین جنگ کا آغاز ہوچکا ہو۔ جب تلواریں
نیام سے نکل چکی ہوں۔ اور خون کی ندیاں
بہ رہی ہوں۔ اگر کوئی مشرک تمہاری پناہ
میں آجائے۔ تو تمہارا اسلامی فرض ہے کہ
اسے پناہ دو۔ کیونکہ اسلامی جنگ صرف
اُس سے ہے۔ جو اس کے ساتھ برسرِ پیکار
ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِينَ ○
۸ - كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا
يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ
يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ
قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ○
۹ - اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ
سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○
۱۰ - لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا
ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ○
۱۱ - فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي

تم اُن سے سیدھے رہو، خدا متقیوں کو پسند
کرتا ہے ○ ف۱
۸ - کیونکر صلح رہے اور اگر وہ تم پر غالب آئیں تو
تمہارے حق میں خویشی اور عہد کی رعایت نہ کریں گے
وہ اپنے منہ کی بات سے تمہیں راضی کرتے ہیں مگر
ان کے دل قبول نہیں کرتے اور ان میں اکثر بدکار ہیں ○
۹ - انھوں نے اللہ کی آیات تھوڑی قیمت پر
بیچیں۔ اور اس کی راہ سے لوگوں کو روکا
بُرے کام ہیں، جو وہ کرتے ہیں ○
۱۰ - کسی مسلمان کے حق میں خویشی اور عہد کا
لحاظ نہیں کرتے۔ اور وہی زیادتی پر ہیں ○
۱۱ - سو وہ اگر توبہ کریں۔ اور نماز پڑھیں
اور زکوٰۃ دیں۔ تو وہ دین میں تمہارے بھائی

ف۱
مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ
معاہدہ کیونکر قائم رہ سکتا ہے
جب ان کے دلوں میں مسلمانوں کے
خلاف سخت جذبات غیظ و غضب مشتعل
ہیں۔ اور موقع آنے پر یہ ذرا بھی نہیں
چوکتے۔ مسلمان چاہے عزیز ہوں
چاہے قریبی، یہ لوگ وقت پر وار
کرنے سے باز نہیں آتے۔
زبان سے عزم کہتے ہیں ہم تمہارے
دوست ہیں۔ مگر دل میں بدستور خبث
پنہاں ہے۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ آج
بھی مشرکین کی یہی ذہنیت ہے
مسلمان سے جب بڑے گا تو نہایت
عجز و انکسار کے ساتھ، زبان سے
نہایت میٹھا ہے، مگر دل کا کڑوا،
اور ناپاک ہے۔

## حل لغات

اِلًّا ۔ قرابت، رشتہ داری۔
ذِمَّۃً ۔ عہد۔

www.KitaboSunnat.com



الدِّيْنِ ۚ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ○
۱۲- وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ
لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ○
۱۳- اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا
اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ
وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ
اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ
تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○
۱۴- قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ
بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ

ہیں۔ اور ہم اہل علم کے لئے کھول کر بیان کرتے
ہیں ○
۱۲ - اور جو وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں
توڑیں۔ اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں
تو تم ان کفر کے اماموں سے لڑو۔ اُن کی
قسمیں کچھ نہیں، شاید وہ باز آجائیں ○
۱۳ - کیا تم اُن سے نہ لڑو گے جنھوں نے اپنی
قسمیں توڑیں، اور رسول کو ارادے سے جلاوطن کرنے کا
قصد کیا تھا۔ اور انھوں ہی نے ف پہلے تم سے چھیڑ کی
ہے کیا تم اُن سے ڈرتے ہو سو اگر تم مسلمان ہو تو اللہ
اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اُس سے ڈرو ○
۱۴ - اُن سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھ سے انھیں دکھ
پہنچائے گا۔ اور انھیں رسوا کریگا۔ اور اُن پر تمہیں
غلبہ دیگا، کہ کفر ذلیل ہو۔ اور انھیں اپنے کئے کی سزا
مل جائے۔ یاد رکھو، فتح و کامرانی تمہارے حصے میں
آئے گی ۔

## اسبابِ جنگ

ف ان آیات میں بتایا ہے کہ جب مشرکین کی یہ نیت
ہے کہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتے جب
وہ کسی عہد کی رعایت نہیں رکھتے۔ حدیبیہ کے عہد مصالحت کی
اُنھوں نے مخالفت کی جبکہ اُنھوں نے دارالندوہ میں بیٹھ کر حضور
کو مکہ سے نکال دینے کی سازش کی۔ اور جب کہ بدر میں اُنھوں نے
چھیڑ کا آغاز کیا۔ کرز بن جابر الفہری کو بھیجا۔ کہ وہ حملہ کرنے میں
مسلمانوں کے مویشی چرا لائے۔ گویا یہ تین سو میل کے فاصلہ پر
بھی وہ مسلمانوں کو چین سے نہیں رہنے دیتے تھے ۔
اور جبکہ وقتاً فوقتاً اُنھوں نے اپنے طرزِ عمل سے
دعوت دی ہے تو پھر اب تمہیں ان سے لڑنے میں تامل
کیا ہے؟
یعنی اب پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ ہر رواداری اور
ہمدردی کو بالائے طاق رکھ دو۔ اللہ نے یہ طے کر

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام یا تو جنگ کو
جائز قرار نہیں دیتا۔ اور یا پھر جب کہ ضرورت محسوس
ہو۔ بزدلی کو روا نہیں رکھتا ۔
ان آیات میں صاف صاف مذکور ہے کہ آغاز ان
کی جانب سے ہے۔ بلکہ یقیناً انھیں کی ہے تمام
صرف جہاد اور مدافعت چاہتا ہے ۔

## حلِ لُغات

نَكَثُوْٓا۔ نکث اور نقض مترادف لفظ ہیں ۔
اَئِمَّةَ ۔ جمع امام، یعنی سردار یا پیشرو ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ
مُّؤْمِنِيْنَ ۙ
١٥ - وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۚ وَيَتُوْبُ
اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○
١٦ - اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا
يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا
مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلِيْجَةً ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ○
١٧ - مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ
يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ

مدد دے گا۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو
ٹھنڈا کرے گا ○
١٥ - اور اُن کے دلوں کا غصہ دُور کرے گا۔ اور
جسے چاہے گا، اللہ توبہ کی توفیق دے گا۔ اللہ
جاننے والا، حکمت والا ہے ○
١٦ - یہ گمان کرتے ہو کہ تم (جہاد سے) چھوٹ جاؤ گے
حالانکہ ابھی خدا نے یہ بھی ظاہر نہیں کیا کہ کون کون
تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ اور کون کون ہیں
جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی
کو بھیدی دوست نہیں رکھا۔ اور اللہ کو تمہارے
سب کاموں کی خبر ہے ○ ف۱
١٧ - مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنی جانوں پر کفر
کی گواہی دیتے ہوئے اللہ کی مسجدیں ف۲

ف۱

غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو امتحان میں ڈالتا ہے۔ اور جب تک مجاہدین اور وہ لوگ جو صرف مسلمانوں کے دوست ہیں۔ عام منافقین سے الگ اور ممتاز نہ ہو جائیں۔ اس پر ابتلا و آزمائش کے مواقع پیدا کرتا رہتا ہے۔

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ سے مقصود یہ ہے کہ وہ جب تک ان سے جہاد اور اسلام دوستی کو صدور میں ظہور پر خدا کے علم میں نہ لے آئیں کیونکہ خدا تو بہرحال عالم ہے۔

ف۲

غرض یہ ہے کہ بیت اللہ کی تولیت کا مشرکین کو کوئی استحقاق نہیں۔ کیونکہ وہ بت پرست ہیں۔ اصولی کعبہ موحد تھا۔ اس کی تولیت تو ان لوگوں کو دی جا سکتی ہے۔ جو مسلک ابراہیمی پر کاربند ہیں۔ جو مومن ہیں، اور صلوٰۃ و زکوٰۃ کے پابند ہیں۔

غرض یہ ہے کہ مساجد پر قبضہ صرف ان لوگوں کا رہے گا۔ جو اللہ کے مشن کو پورا کرتے رہیں گے۔ وہ لوگ جنہیں دین سے کوئی واسطہ نہیں، جو فسق و فجور میں مبتلا ہیں۔ انہیں کیا حق حاصل ہے۔ کہ اللہ کے گھر کی پاسبانی کریں۔

## حلِ لغات

وَلِيْجَةً۔ ولوج سے مشتق ہے۔ جس کے معنی اندر آنے کے ہیں۔
یہاں اس شخص کو کہتے ہیں جو محرم راز دوست ہو۔ مفرد و جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ
هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝
١٨ - اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ
يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ
اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝
١٩ - اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

آباد کریں۔ اُن کے اعمال ضائع
ہوگئے۔ اور وُہ ہمیشہ آگ میں
رہیں گے ۝
١٨ - خدا کی مسجدیں فقط وہ آباد کرتے ہیں جو اللہ
اور آخری دن پر ایمان رکھتے۔ اور نماز
پڑھتے، اور زکوٰۃ دیتے، اور اللہ کے
سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ پس توقع ہے
کہ وُہی ہدایت یافتہ ہوں ۝ ف۱
١٩ - کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا، اور مسجد
حرام کا آباد رکھنا، اُس شخص کے برابر سمجھ لیا
جو اللہ پر اور آخری دن پر ایمان لایا۔ اور اللہ کی
راہ میں جہاد کیا۔ وہ خُدا کے نزدیک برابر
نہیں۔ اور اللہ ظالموں کو ہدایت

## مفاخرِ قریش

ف۱ قریش کو مسلمانوں سے فخر یہ
کہتے۔ ہم تم سے اچھے ہیں۔ بیت اللہ
کے خادم ہیں۔ حاجیوں کو پانی پلاتے
ہیں۔ اُن کی مہمان نوازی کرتے ہیں،
اور بیت اللہ کی آبادی کا خیال رکھتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن مفاخر کا
جواب دیا ہے۔ کہ جب تک ایمان نہ
ہو یہ فضائل قبول نہیں۔ جب تم شعار
کعبہ کے مقصد سے ہی ناآشنا ہو تو
تمہیں کیا فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔

افضل وُہ ہیں جو ایمان کی دولت
سے بہرہ ور ہیں۔ جن کے دلوں میں
اسلامی جوش و حرارت ہے۔ جو
اُس کے نام پر دشمنوں سے لڑ سکتے
ہیں۔ نہ وہ لوگ جو چھوٹی چھوٹی خدمات
پر خوش ہیں۔ اور روحِ دین سے بیگانہ
ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
۲۰ - اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ
جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ
وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ۝
۲۱ - يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ
رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا
نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝
۲۲ - خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝
۲۳ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا
اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ

نہیں کرتا ۝
۲۰ - جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور
اللہ کی راہ میں اپنی جان مال سے جہاد
کیا۔ اللہ کے نزدیک اُن کا درجہ
بڑا ہے۔ اور وہی کامیاب
ہیں ۝
۲۱ - اُن کا رب اُنہیں اپنی رحمت اور رضامندی
کی۔ اور اُن باغوں کی جہاں اُن کے لئے دائمی
نعمتیں ہیں، بشارت دیتا ہے ۝
۲۲ - وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کے
پاس بڑا ثواب ہے ۝ ف۱
۲۳ - مومنو! اگر تمہارے باپ اور بھائی
ایمان کی نسبت کفر کو دوست رکھیں تو

ف۱

ان آیات میں ان لوگوں کے درجات گنائے ہیں۔ جنہوں نے ایمان کی نعمت کو قبول کیا۔ اور اللہ کی راہ میں مالی وجانی جہاد کیا۔ فرمایا ان کے مرتبے بہت بلند ہیں۔ یہ دراصل فائز اور کامیاب ہیں۔ اللہ نے انہیں سند رضا عنایت کر رکھی ہے ان کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ یہ اجر عظیم کے مستحق ہیں۔ غور کرو۔ قرآن جنہیں مہاجر و مجاہد کے لقب سے نوازے۔ جنہیں فائز و کامران کہے۔ جنہیں اپنی رضا دے، جن کے مرتبے بلند کرے۔ جنہیں اجر عظیم کا مستحق قرار دے۔ ان کی شان کتنی بلند ہوگی۔ اور ان کا رتبہ کتنا اونچا ہوگا۔

## حلِ لغات

نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ - دائمی نعمت۔
اَبَدًا - ہمیشہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيْمَانِ ؕ وَ
مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
۲۴- قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ
عَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○
۲۵- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ
كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ

تم اُن کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ اور جو تم
میں سے اُن کی رفاقت کرے گا، وہی
ظالم ہیں ○ ف۱
۲۴ - تو کہہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے، اور
بھائی، اور عورتیں، اور برادری، اور وہ
مال جو تم نے کمائے۔ اور وہ تجارت
جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ
مکانات جن سے خوش ہو۔ تمہیں اللہ اور اس کے
رسول اور اُس کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز
ہیں تو ذرا صبر کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے
اور اللہ فاسقوں کو ہدایت ف۲ نہیں کرتا ○
۲۵ - بہت جگہوں میں خدا تم کو مدد دے چکا
ہے۔ اور جنگ حُنین کے دن، جب

ف۱
غرض یہ ہے کہ اسلام کے بعد پرانے تعلقات منقطع ہو
جاتے ہیں۔ اور نئے رشتے استوار ہوتے ہیں۔
وہ لوگ جو منکر ہیں، جنھوں نے کفر کو ترجیح دی اور ایمان کو
ٹھکرا دیا، ان سے ایک مسلم کا کوئی رشتہ ہو، خواہ نہیں، وہ اخلاق
و مراعات کے مستحق ہیں، مگر اس بات کی اجازت نہیں کہ مسلمان ان
کو اپنا محرم سمجھیں، اور ان سے مسلمانوں کے راز کی بات کہہ
دیں۔ اُن پر بھروسہ کرنا گناہ ہے، کیونکہ ان کے تعلقات
دلی طور پر مسلمانوں کے ساتھ ہو سکتے ہیں، مگر بالعموم وہ اسلام
کی شان و شوکت کو نہیں دیکھ سکتے۔
بات یہ ہے کہ جب اعلان برأت ہوا، معاملات طور پر کفر
سے علیحدگی اختیار کر لی گئی۔ تو ممکن تھا، بعض کمزور لوگ یہ چاہتے
کہ کافروں سے تعلقات میں بے احتیاطی برتیں، یہ کیسے ہو سکتا
تھا؟ جس پر اللہ نے فرمایا۔ ان سے دوستداری کے
تعلقات منقطع ہیں۔ اور جو اس واضح اعلان کے بعد بھی ان کو
تعلقات قائم رکھے گا، وہ ظالم ہے۔
یعنی سیاسی مصلحت کا اقتضاء یہ ہے کہ مخالفین پر اعتماد
نہ کیا جائے۔

## دین کی محبت

ف۲ غرض یہ ہے کہ مسلمان رشتہ اطاعت کو ہر آن ملحوظ
خاطر رکھے۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں تمام تعلقات
کو ٹھکرا دے۔
اور جو شخص اس طرح دولت محبت کی دولت سے بہرہ ور
نہیں۔ جس کی لگن دنیوی مال اور عزیز و اقارب سے زیادہ
ہے۔ جو ان بندھنوں میں بندھا ہے۔ اور ایثار و قربانی کے
جذبہ سے محروم ہے۔ وہ فاسق ہے۔ اسے عذاب الٰہی کا
منتظر رہنا چاہئے۔ مسلمان وہ ہے جو ہر قسم کے مالی نقصان
کو برداشت کرے۔ مگر دین کا نقصان اور دین کا گھاٹا اس کے
لئے ناقابل برداشت ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ
عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ
مُّدْبِرِيْنَ ۝

تم اپنی کثرت پر اتراتے تھے۔ اور وہ کثرت
تمہارے کچھ کام نہ آئی تھی۔ اور زمین باوجود
اپنی فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی تھی پھر تم پشت
دے کے بھاگ گئے تھے ۝ ف۱

۲۶ - ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ
الْكٰفِرِيْنَ ۝

۲۶ - پھر اللہ نے اپنے رسولؐ اور مومنین پر
اپنی تسکین نازل کی تھی۔ اور ایسی فوجیں
بھیجی تھیں۔ جو تم نے نہیں دیکھیں اور کافروں
کو عذاب دیا تھا۔ اور کافروں کا بدلہ
یہی تھا ۝

۲۷ - ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝

۲۷ - پھر اس کے بعد اللہ جس پر چاہے
رحم کرے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان
ہے ۝

۲۸ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ

۲۸ - مومنو! مشرک لوگ پلید ہیں

## غزوۂ حنین

ف۱ ۸ھ میں فتح مکہ کے بعد ہوازن و ثقیف کے قبیلوں نے جنگ کی طرح ڈال دی۔ ان کا خیال تھا کہ اگر ہم نے مسلمانوں کو شکست دے دی۔ تو مکہ والوں کی تمام جائیداد جو طائف میں ہے وہ ہماری ہو جائے گی۔ اور ہم مسلمانوں سے بت شکنی کا انتقام بھی لے سکیں گے۔

حضورؐ مقابلہ کے لئے نکلے تو ایک ہجوم غیر ساتھ ہو گیا۔ جس کی تعداد تقریباً بارہ ہزار تھی۔ اس لئے مسلمان مغرور تھے نہایت بے پروائی سے لڑے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شکست کھائی۔ اور میدان سے بھاگ نکلے حضورؐ پہاڑ کی طرح کھڑے رہے۔ اور آپ نے للکار للکار کر کہا:۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

آپ کے استقلال کو دیکھ کر اور دعوت کو سن کر مسلمان پھر جمع ہو گئے۔ اللہ نے ان کی گھبراہٹ دور کی۔ اور فرشتے تسلی کے لئے نازل فرمائے۔ اور بالآخر مسلمانوں کو عظیم کامیابی ہوئی۔ اس آیت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ
عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝
۲۹ - قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ
وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا
يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى
يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ
صَاغِرُونَ ۝
۳۰ - وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ

سو اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ
آنے پائیں۔ اور اگر تم محتاجی سے ڈرو،
تو خدا اگر چاہے گا۔ تو اپنے فضل سے
تمہیں غنی کر دے گا۔ اللہ جاننے والا
حکمت والا ہے ۝ ف۱
۲۹ - اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ اور آخری
دن پر ایمان نہیں لاتے۔ اور اللہ اور اس کے
رسولؐ کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حرام نہیں جانتے
اور دین حق قبول نہیں کرتے، تم مسلمان
ایسوں سے مقابلہ کرو، یہاں تک کہ
وہ اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔ اور ذلیل
ہو کر رہیں ۝ ف۲
۳۰ - اور یہود نے کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے

## مُشرک ناپاک ہیں!

ف۱

یعنی مشرک عقیدوں کے ناپاک اور دلوں کے خبیث ہیں۔ اس لئے اعلان برأت کے بعد انہیں بیت الحرام کے قریب نہ آنے دیا جائے ۔

مقصد یہ ہے کہ یہ خطۂ پاک خالصۃً ایسا ہو۔ جس میں شرک و بت پرستی کے جراثیم کلیۃً ناپید ہوں۔ تاکہ یہاں سے توحید خالص کے چشمے پھوٹیں۔ اور ایک دنیا کو سیراب کر دیں ۔

## جزیہ

ف۲ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر باوجود اس کے کہ مسلمانوں سے پُرامن رہنے کا وعدہ کر چکے تھے پھر بھی شرارت اور انگیخت سے باز نہ آئے ۔

اس آیت میں ان سے مقابلہ و جہاد کی اجازت دی گئی ہے یعنی ان کی شرارتیں چونکہ حد سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اور یہ اپنے عہد پر قائم نہیں رہے۔ اس لئے ان سے جہاد کرو۔ جب تک کہ جزیہ نہ دیں ۔

جزیہ ایک رقم ہے جو مصالحین سے لی جاتی ہے۔ شرائط تعین نہیں کہ کس قدر ہو۔ اس کی کے مقصد دو ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کو ذلت و تحقیر کا احساس ہو۔ اور پھر کبھی مسلمانوں کے خلاف آمادۂ جنگ نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ ان کو حفظ امن کے لئے بطور معاوضہ کے یہ رقم لی جائے اور انہیں فوجی خدمات سے مستثنےٰ کر دیا جائے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ
اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ
يُضَاهِـُٔونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ قَبْلُ ۚ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى
يُؤْفَكُونَ ○

اور نصاریٰ نے کہا، کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ یہ اُن کے مُنہ کی باتیں ہیں اگلے کافروں کی بات کی ریس کرتے ہیں نہیں خدا کی مار کہاں اُلٹے جاتے ہیں ○ ف۱

٣١- اِتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ
ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوٓا اِلَّا
لِيَعْبُدُوٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

٣١- خدا کے سوا اپنے عالموں اور درویشوں اور مسیح بن مریم کو خدا بنایا ف۲ حالانکہ اُن کو یہی حکم ہُوا تھا، کہ ایک خدا کی عبادت کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اُن کے شرک سے وہ پاک ہے ○

٣٢- يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِـُٔوا نُورَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ
يُّتِمَّ نُورَهٗ وَلَوْ كَرِهَ

٣٢- وہ چاہتے ہیں، کہ اللہ کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بجھا دیں ف۳۔ اور اللہ یہ چاہتا ہے، کہ اپنے نور کو پورا کرے، اگرچہ کافر

ف۱

یہود مدینہ کا عقیدہ تھا۔ کہ حضرت عزیرؑ خدا کے بیٹے ہیں۔ موجودہ یہودی اس بات کے قائل نہیں۔ نصرانی اب تک مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔

قرآن حکیم کا منشاء ہے، کہ یہ بُت پرستانہ عقیدہ اللہ کے دین پر افتراء ہے۔ عیسائیوں نے اسے کفار کی تقلید میں گھڑ لیا ہے۔

ف۲

احبار و رہبان کو خدا ماننے کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ علماء و مشائخ کی باتوں کو اندھا دھند بلا تحقیق کے مان لیتے تھے۔ اسی اندھا دھند تقلید کے لئے انہیں سخت گمراہی میں مبتلا کر رکھا تھا۔ ہمیشہ کی پستی۔ اللہ کی تلقین کرتے تھے۔ مشیت و صحابہ کی تعلیم دی ہے۔ جو روشنی اور تحقیق کی تسلیم ہے۔ جس میں انسانیت کا احترام ہے۔ غرض یہ ہے کہ اندھی عقیدت ناجائز ہے۔

ف۳

یعنی کفار چراغ ہدایت کو بجھانے کی کوشش میں۔ اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس روشنی کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے۔ وہ پوری کوشش کر دیکھیں۔ یہ مصباح منیر روشن ہی رہے گا۔

## حلِّ لغات

اَحبار۔ جمع حبر۔ یعنی دانشمندان و علماء یہود
یعنی عابد و زاہد قوم نصاریٰ سے ورسایان۔

www.KitaboSunnat.com



الْكٰفِرُوْنَ ۝

۳۳ - هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

۳۴ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

ناخوش ہوں ۝

۳۳ - اُسی نے اپنا رسول ہدایت و دین حق دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ اُس دین حق کو تمام دُنیا کے دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک بُرا مانیں ۝ ف۱

۳۴ - مومنو! اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویش لوگوں کے مال ناحق کھاتے اور لوگوں کو اُس کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے۔ اور اللہ کی راہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے۔ تو انہیں دُکھ دینے والے عذاب کی بشارت سُنا دو ۝ ف۲

## دینِ غالب

ف۱ اسلام کی فطرت میں ایسی خصوصیات موجود ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ کائنات عالم کا مشترکہ مذہب قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس میں توحید ہے۔ مساوات ہے۔ تمام انسانوں کا احترام ہے۔ اسکی حدود ان کی حدود سے وسیع ہے۔ تعصّبات سے پاک ہے۔ منضبط ہے۔ واضح ہے۔ عمل ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بادلیل ہے۔

اس لئے وہ عالمگیر غلبہ وسطوت کے لئے جن محاسن کی ضرورت ہے۔ وہ اس میں موجود ہیں۔ دُنیا کا علم بڑھنے دو۔ تم دیکھو گے کہ اسلام اور عقل، تجربہ دونوں ایک میں ملیں ان میں کوئی منافات نہیں۔

ف۲ مقصد یہ ہے کہ یہ لوگ (یہودی عیسائی) صرف شرک ہی کے پیچھے ہی میں مبتلا نہیں، ان میں اخلاقی برائیاں بھی موجود ہیں۔ علماء و مشائخ جو صحیح معنوں میں قوی اخلاق و عادات کے آئینہ دار سمجھتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ اکل حلال کی توفیق سے محروم ہیں۔ مشیخیت و علم کو ذریعہ معاش بنا لیا ہے طرح طرح سے لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ اور ہر دینی اصلاح کی مخالفت کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے دام تزویر میں بدستور پھنسے رہیں۔ عوام میں حرص و آز کے جذبات زیادہ ہیں۔ ان کی زندگی محض روپیہ اکٹھا کرنا ہے۔ مذہب و ایثار سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ دن رات دولت کی دُھن میں لگے رہتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت میں یہ عذاب ہے کہ سونے چاندی کے وہی سکّے جو خدا جانے انہوں نے کن کن سے جمع کئے ہیں۔ گرم کر کے ان کے اعضاء پر لگائے جائیں گے۔ اور انہیں سے ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔

اسلام روپیہ اکٹھا کرنے کو ناجائز قرار نہیں دیتا۔ البتہ وہ مال جسے غلط اور ناجائز ذرائع سے جمع کیا جائے۔ اور وہ مال جس میں سے اللہ کی راہ میں کچھ نہ دیا جائے۔ ضرور منحوس ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۵- يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

۳۵- جس دن وہ خزانہ دوزخ کی آگ میں تپایا جائیگا پھر اُن کی پیشانی اور کروٹوں اور کمروں میں اُس سے داغ دئیے جائیں گے۔ اور کہا جائیگا کہ یہ تمہارا خزانہ ہے۔ جو تم نے اپنی جانوں کیلئے جمع کیا تھا پس آج خزانہ کا مزہ چکھو ۝

۳۶- اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا

۳۶- خُدا کے نزدیک مہینوں کا شمار خدا کی کتاب میں جس دن اُس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ بارہ مہینے ہیں، اُن میں چار مہینے ادب کے ہیں، یہی سیدھا دین ہے۔ پس اُن میں اپنے اُوپر ظلم نہ کرو۔ اور مُشرکوں سے سب اکٹھے ہو کر لڑو۔ جیسے وہ سب تم سے اکٹھے ہو کر لڑتے ہیں ف۱۔ اور جان رکھ

ف۱
مقصد یہ ہے کہ مسلمان شہر حرم میں جدال وقتال کو درست نہیں سمجھتا۔ البتہ اگر اُسے مجبور کر دیا جائے۔ تو پھر وہ دریغ نہ کرے۔ اپنی تمام قوتوں کو اکٹھا کر کے مقابلہ کے لئے جمع کرے۔

## حلِّ لُغات

(ص ۴۵۷)

بِالْبَاطِلِ۔ یعنی ناحق، ناجائز

الذَّھَبَ۔ سونا۔

الفِضَّۃَ۔ چاندی۔

جِبَاھُھُمْ۔ جمع جبہ یعنی پیشانیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

۳۷۔ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ
يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ
عَامًا وَّ يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا
حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ
اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

۳۸۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ
اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ
اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ
الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

اللہ متقیوں کے ساتھ ہے ۝

۳۷۔ مہینہ آگے پیچھے کر لینا (عہد کفر کی) بادی کفر
کا فراس سے گمراہی میں پڑتے ہیں ایک
سال اُسے حلال سمجھ لیتے اور دوسرے سال اسی کو حرام ٹھہراتے
ہیں۔ تاکہ اللہ کے حرام مہینوں کی شمار پوری کر لیں
اور خدا کے حرام کئے ہوئے کو حلال کریں اُن کے
بُرے اعمال اُن کے لئے آراستہ کر دیئے گئے ہیں اور اللہ
کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ۝ ف۱

۳۸۔ مومنو! تمہیں کیا ہوا۔ جب تمہیں
کہا جاتا ہے، کہ اللہ کی راہ میں باہر نکلو
تو تم زمین کی طرف گرے پڑتے ہو،
کیا تم آخرت کو چھوڑ کر حیاتِ دُنیا پر
راضی ہو گئے ہو، سو حیاتِ دُنیا کی پونجی

ف۱

عربوں میں عام قاعدہ تھا، کہ حرمت
کے چار مہینوں میں جدال و قتال سے باز
رہتے۔ اور ان مہینوں میں جنگ کو ناجائز
خیال کرتے۔
مگر جب ان کی ذاتی مصلحتیں جنگ
کی آگ بھڑکا دیتیں۔ اور انہیں اس آگ
میں کودنا پڑتا۔ تو پھر اشہر حرم کا لحاظ
کرتے۔ اور کہتے اس وقت تو لڑو بعد
میں چار مہینے ذرا اس گے۔ اس کا شمار
اس سے پورا ہو جائے گا۔

قرآن کہتا ہے، یہ کفر و معصیت ہے
چار مہینوں کی حد بندی کا مقصد تو یہ تھا
کہ تم صلح و امن کی برکات سے آگاہ ہو جاؤ
اور جب کہ تم برابر ایک دوسرے کے دشمن
ہو۔ اس حد بندی کا کیا فائدہ؟
اس قسم کی حیلہ جوئی جس سے خدا کے
قانون کی مخالفت لازم آئے ناجائز ہے

## حل لغات

النَّسِيْٓءُ۔ موخر کر لینا۔ فعیل ہے مفعول کے
معنوں میں ہے۔ نسأت الشئ کے معنی
ہوتے ہیں۔ اخرتہ کے معنی میں۔ فلاں نے
موخر کر دیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com



الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا
قَلِيلٌ ۝

آخرت کے مقابلہ میں حقیر
ہے ۝

۳۹- إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
أَلِيمًا ۵ وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَ
اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

۳۹- اگر نہ نکلو گے خدا تمہیں دکھ کا عذاب
کرے گا۔ اور تمہارے سوا اور لوگ
بدل لائے گا۔ اور تم اس کا کچھ بگاڑ
نہ سکو گے۔ اور اللہ ہر شئے پر
قادر ہے ۝ ف۱

۴۰- إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ
إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا
ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا
تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۚ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَ

۴۰- اگر تم محمد کی مدد نہ کرو گے (تو خیر) خدا نے
اس کی اس وقت مدد کی تھی جب کافروں نے اس کو
اس حال میں نکالا کہ وہ دو میں دوسرے تھے
جب وہ دونوں (ابوبکر و محمد) غار (ثور) میں تھے جب
(محمد) اپنے ساتھی کو کہتے تھے مت غم کھا اللہ
ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اتاری

## تخلف گناہ ہے!

ف۱ غزوہ تبوک میں کچھ لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ ان آیات میں ان کو مخاطب فرمایا ہے۔ کہ جب جہاد کا اذن عام ہو جائے تمہیں تخلف کی اجازت نہیں۔ انداز بیان میں محبت نمد ہے، یوں بھی سمجھئے [illegible] جو عرب ہے، ہر شخص کو پکار کر کہا ہے کہ جاؤ سے پیچھے نہ ہو۔ جب اللہ تمہیں ہمت اور مدد دیتا ہے تو تخلف کیا۔ کیا دنیا کی حقیر زندگی پر قانع ہو گئے ہو، کیا آخرت میں شہداء کے درجات سے آگاہ نہیں، اس کے بعد یہ بتایا کہ اللہ کی نصرت تمہاری رہین منت نہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ جب رسول کو دشمنوں نے گھر سے بے گھر کر دیا تھا۔ صرف ایک رفیق تھا انہیں نے پناہ گاہ بن سکتا تھا۔ اس وقت ہم نے حق کی مدد کی اور کافروں کی تکلیفوں سے انہیں بچا لے گئے۔

مقصد یہ ہے کہ اب بھی وہ رسول کی نصرت پر قادر ہے۔
ثَانِيَ اثْنَيْنِ سے غرض حضرت صدیق اکبر ہیں جو ہجرت میں آپ کے رفیق سفر تھے۔

غار میں حضرت صدیق شدت محبت کی وجہ سے گھبرا رہے تھے کہ کہیں حضور کفار کی گرفت میں نہ آ جائیں۔ اسی لئے حضور نے جواب دیا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی اللہ کی نصرت ہمارے شامل حال ہے، تم بے فکر رہو۔

بعض کوتاہ اندیشوں نے یہ سمجھا کہ حضرت صدیق کو اپنی گرفتاری کا ڈر تھا۔ کمبخت یہ نہیں سوچتے کہ جس نے عمر بھر حضور کی رفاقت کی۔ جو سب کچھ چھوڑ کر گھر سے نکلا ہے۔ اسے اپنی نسبت کیا خوف ہو سکتا ہے۔ یہ گھبراہٹ اسی وجہ سے ہے کہ اسے کہا گیا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہ گھبراؤ نہیں۔ تمہارا خدا تمہارے ساتھ ہے، کہا گیا ہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے یعنی مجھ کو جو بتانے مجھے میری گرفتاری کا اندیشہ ہے اس کو دل سے نکال دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○

اور فوجوں سے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اُس کی مدد کی اور کافروں کی بات نیچی رکھی۔ اور خدا کی بات وُہی بلند ہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○ ف۱

۴۱ - انْفِرُوا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○

۴۱ - مسلمانو! ہلکے اور بوجھل نکل پڑو۔ اور اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر سمجھتے ہو ○ ف۲

۴۲ - لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ

۴۲ - اگر کچھ مال نزدیک ہوتا۔ اور سفر ہلکا ہوتا۔ تو ضرور تیرے ساتھ چلتے۔ لیکن مسافت بعید نظر آتی ہے۔ اور اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم چل سکتے۔ تو ضرور تمہارے ساتھ نکلتے (جھوٹی قسموں سے) اپنی جانیں ہلاک کرتے ہیں،

## خدا کی بات

ف۱ غار ثور میں جب آفتاب نبوت جا کر چھپا ہے تو کرنیں پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہی تھیں۔ دہانۂ غار پر کفار موجود تھے۔ ان کے پاؤں کی چاپ صاف سنائی دیتی تھی۔ اسی لئے حضرت صدیقؓ گھبرائے۔ مگر ان کی بصارت گم تھی۔ خدا یہ چاہتا تھا کہ اس کی تدبیر کارگر ہو اس کی بات بلند رہے اور یہ خائب و خاسر رہیں۔ چنانچہ یہ لوگ ناکام واپس لوٹ گئے حضورؐ ہجرت میں کامیاب ہوئے، غار ثور سے جب آفتاب و ماہتاب نکلے ہیں تو مدینہ چمک اٹھا۔ اللہ کا جلال چاروں طرف پھیلا۔ چند ہی دنوں میں مکے والوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ انہوں نے سخت غلطی کی ہے۔ اور وہ تمام برکات سے محروم ہو گئے ہیں۔

ف۲

اعلان عام کے بعد ہر مسلمان پر لازم ہو جاتا ہے کہ میدان جہاد میں نکل کھڑا ہو۔ چاہے کیسی حالت ہو، کیونکہ اسلام کی عزت و حرمت کے لئے کٹ مرنا مسلمان کے لئے عین سعادت و برکت ہے مسلمان کا اللہ سے عہد ہے۔ کہ جب تک جیئے گا۔ اسلام کی عزت کو بچائے گا۔

## حلِّ لغات

اِنْفِرُوْا۔ لفظ نفر سرعت کو متضمن ہے صاحب۔ عام طور پر نکلنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور آدمیوں کے گروہ کو بھی نفر کہتے ہیں۔ جس میں کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ دس آدمی ہوں۔

قَاصِدًا۔ درمیانہ، آسان۔

اَلشُّقَّۃُ۔ سفر بعید۔ بعض نے اسے بالکسر بھی پڑھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○

۴۳ - عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ○

۴۴ - لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○

۴۵ - اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ○

اور خدا جانتا ہے، کہ وہ جھوٹے ہیں ○ ف۱

۴۳ - خدا تجھے معاف کرے اے محمد تُو نے کیوں ان کو رخصت دی۔ اس سے پہلے کہ تجھے خود میں سچے اور جھوٹے معلوم ہو جاتے ○ ف۲

۴۴ - وہ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ تم سے اس بات کی رخصت نہیں مانگتے کہ اپنی جان و مال سے جہاد میں شریک نہ ہوں اور اللہ ڈرنے والوں کو جانتا ہے ○

۴۵ - تم سے رخصت وُہی مانگتے ہیں جو خدا پر اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتے اور اُن کے دل (اسلام کی نسبت) شک میں ہیں۔ سو وُہ اپنے شک میں بھٹکتے ہیں ○

ف۱

بات یہ ہے کہ تبوک کا مقام بہت دُور تھا۔ موسم بھی گرم تھا۔ مقابلہ رومیوں سے تھا۔ اس لئے منافقین اور کمزور عقیدے کے لوگ گھبرا گئے۔ بعض لوگوں نے رسول اللہ کو دھوکا دیا۔ انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ معذور ہیں۔ اگر استطاعت ہوتی، تو ضرور ساتھ دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اُن کی منافقت کا اظہار کر دیا۔ اور بتا دیا کہ یہ جھوٹے ہیں۔

ف۲

مقصد یہ ہے۔ کہ متخلفین کو اجازت دینے میں آپ سے تسامح ہوا ہے۔ چاہئے یہ تھا کہ چندے انتظار فرما لیتے۔ اور دیکھ لیتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے باب میں کیا تصریحات نازل فرمانے والا ہے ۔

عَفَا اللّٰہُ عَنْكَ کہہ کر بدرجۂ غایت لطف و مدارات کا اظہار فرمایا۔ جس کے معنی یہ ہیں، کہ حضور کا ہر تسامح چونکہ ایک بلند اخلاقی نصب العین کے ماتحت صادر ہوتا ہے۔ اس لئے ابتدا ہی سے وہ خود عفو ہے۔ گو اس سے منشا الٰہی کی مخالفت ہو ۔

آپ نے انہیں اجازت اس لئے مرحمت فرما دی کیونکہ آپ کی فطرت میں عفو و کرم بدرجۂ اتم موجود تھا۔ آپ پیکرِ محبت و الفت کی وجہ سے مجبور تھے۔ کہ ان کی معذرت قبول فرمالیں ۔

۴۶ - وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ○

۴۶ - اور اگر وہ نکلنا چاہتے ۔ تو جہاد کے لئے پہلے سے اسباب تیار کرتے ۔ لیکن اللہ کو اُن کا اُٹھنا ناپسند آیا ۔ سو اس نے انہیں سُست کیا اور انہیں حکم ہُوا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ ف۱

۴۷ - لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَ اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○

۴۷ - اگر تم میں شامل ہو کے نکلتے ، تو تم میں فساد ہی بڑھاتے ۔ اور تمہارے درمیان گھوڑے دوڑاتے ۔ بگاڑ کروانے کی تلاش میں ، اور اُن کے بعض جاسوس تم میں موجود ہیں ، اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے ○ ف۲

۴۸ - لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ○

۴۸ - وہ تو پہلے ہی سے فتنہ کی تلاش کرتے اور تیرے کام اُلٹتے رہے ہیں ۔ یہاں تک کہ حق آگیا ۔ اور اللہ کا اَمر ظاہر ہُوا ۔ اور وہ ناپسند ہی کرتے رہے ○

ف۱

مقصد یہ ہے ، کہ یہ لوگ لڑائی طلبی میں مخلص نہیں ، منافق ہیں ۔ اگر جہاد کے لئے پہلے سے تیار ہوتے ، اور ان کے دلوں میں ایمان کی حرارت موجود ہوتی ۔ تو عذر و معذرت کی قطعی ضرورت نہ تھی ۔ یہ تردّد ، یہ بے چینی ، یہ حیص بیص ان میں بالکل نظر نہ آتا ۔ اور اصل بات یہ ہے ، کہ اللہ کو یہ منظور ہی نہیں تھا ، کہ اس قسم کے کمزور لوگ جہاد میں نکلیں ۔

## جاسوس

ف۲ یعنی یہ لوگ گو میدان جہاد میں جاتے ، جب بھی مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہ پہنچاتے اور درپردہ مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرتے اور مخالفین سے ملے رہتے ۔ جس طرح کہ اس سے پہلے ان لوگوں نے ہمیشہ کفر کا ساتھ دیا ہے ۔ اس لئے اُن کا عدم شمولیت باعث افسوس نہیں ، باعث مسرّت ہے ۔

## حلِ لُغات

خَبَالًا ۔ بمعنے تباہی ، گمراہی ، ہلاک و رنج ۔ خبل بفتحتین کے معنی دیوانگی کے ہیں ۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٤٩ - وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ
لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ
سَقَطُوْا ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ ○
٥٠ - اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ
وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا
قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ
قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
فَرِحُوْنَ ○
٥١ - قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا
كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○
٥٢ - قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ

٤٩ - اور اُن میں وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے
رخصت دے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈال سُن رکھ!
وہ آپ ہی فتنہ میں پڑے ہیں اور دوزخ کافروں کو
گھیر رہی ہے ○ ف۱
٥٠ - اگر تجھے بھلائی پہنچے، انھیں بُری معلوم
ہوتی ہے۔ اور جو تجھ پر مصیبت آئے کہتے
ہیں ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی سے سنبھال لیا
تھا۔ اور خوشیاں کرتے لوٹ جاتے
ہیں ○ ف۲
٥١ - تُو کہہ ہمیں وُہی پہنچے گا۔ جو اللہ نے ہمارے
لئے لکھا ہے۔ وُہ ہمارا کارساز ہے
اور چاہئے کہ مومن اللہ پر بھروسا رکھیں ○ ف۳
٥٢ - تُو کہہ ہمارے حق میں تم کیا توقع کرو گے

ف۱

زبان نفاق و بزدلی بجائے خود فتنہ ہے آزمائش ہے، کفر ہے۔ غضب الٰہی کا سبب ہے۔

منافق جہاد سے بچنے کے لئے معذرت کرتے اللہ تعالٰے فرماتے ہیں، کہ یاد رکھو، اللہ تمہارے نفاق سے آگاہ ہے۔

ف۲

اس آیت میں منافق کی نفسیات بتائی ہیں کہ یہ مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کی کامیابیوں پر جلتے ہیں۔

## مولےٰ

ف۳ مولے کا اشتقاق ولایت سے ہے جس کے معنی نصرت و دوستی کے ہیں یعنی اللہ تعالے مسلمانوں کا کارساز اور دوست ہے کیا یہ محبت و شفقت کا آخری تخیل نہیں؟ جہاں وہ رب ہے، مالک و قادر ہے وہاں مسلمانوں کے لئے وہ نہایت درجہ رحیم ہے جس کے رحم میں دوستانہ اور محبانہ بے تکلفی اور رحمت ہے۔

خدا کو باپ کہہ کر فخر کرنے والے "مولےٰ" کی جامعیت پر غور فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

إِلَّآ إِحْدَى ٱلْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ ٱللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِۦٓ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوٓا۟ إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ ۝

مگر دو خوبیوں میں سے ایک (فتح یا شہادت)۔ اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ خدا اپنی طرف سے تم پر عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے سو تم منتظر رہو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں ۝ ف۱

۵۳- قُلْ أَنفِقُوا۟ طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَٰسِقِينَ ۝

۵۳- کہو کہ تم اپنے مال خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے خدا تم سے ہرگز قبول نہ کرے گا۔ کہ تم فاسق لوگ ہو ۝

۵۴- وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَٰتُهُمْ إِلَّآ أَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَبِرَسُولِهِۦ وَلَا يَأْتُونَ ٱلصَّلَوٰةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَٰرِهُونَ ۝

۵۴- اور ان کا یہ خرچ اس لئے قبول نہیں ہوتا۔ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں۔ اور سستی سے نماز پڑھنے آتے ہیں اور بُرے دل سے خرچ کرتے ہیں ۝ ف۲

ف۱

غرض یہ ہے کہ منافقین مسلمانوں کے لئے دو باتوں کے منتظر رہتے۔ غنیمت کے، اور جام شہادت کے۔ پہلی صورت میں شرکت دعوت داری کا خیال۔ اور دوسری میں موت پر اظہار مسرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ دونوں باتیں مسلمان کے لئے باعث برکت ہیں؛ کامیاب رہیں تو دنیا کے مال و دولت سے حصہ پائیں۔ میدان میں کھیت رہیں، تو حیات جاوید کے حقدار ٹھہریں۔ البتہ ہم جس چیز کا انتظار کر رہے ہیں، وہ تمہارے حق میں اچھی نہیں؛ ہم اللہ کے عذاب کے منتظر ہیں، جو آئے اور تمہارے منصوبوں کو ختم کر دے۔

ف۲

یعنی منافقین گو عام مسلمانوں کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ان کی عبادت و قربانی مقبول نہیں۔ کیونکہ دلوں میں خلوص موجود نہیں۔ وہ چندے دیتے ہیں، تبرعات میں حصہ لیتے ہیں، مگر مجبوری سے۔ اللہ کی محبت سے نہیں، دفع الوقتی یا شہرت و ریاکاری کے لئے نمازیں بھی پڑھتے ہیں؛ روحانی حظ اٹھانے کے لئے نہیں بلکہ بوجھ سمجھ کر، اور ثقل خیال کر کے۔ اس لئے ادا کرتے ہیں، کہ لوگ انہیں مسلمانوں سے الگ نہ سمجھیں۔

اسلامی خدمات و عبادات کا تعلق کیفیت قلب سے ہے۔ دل میں اگر خلوص و ایقان کی روشنی موجود نہ ہو۔ تو ظاہری اعمال مقبول نہیں؛ کیا آج کل ہماری مذہبی حالت بالکل یہی نہیں؟

(باقی بر صفحہ ۴۶۶)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٥٥ - فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا
أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ
وَهُمْ كَافِرُونَ ○
٥٦ - وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ
لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ
وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ○
٥٧ - لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ
مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا
إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ○
٥٨ - وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي
الصَّدَقَاتِ ۚ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا

٥٥ - سو تُو ان کی دولت و اولاد سے تعجب
نہ کر۔ اللہ فقط یہ چاہتا ہے، کہ
ان چیزوں سے انھیں حیاتِ
دُنیا میں عذاب دے۔ اور
وُہ کافر مریں ○
٥٦ - اور خدا کی قسمیں کھاتے ہیں، کہ وہ تم
میں سے ہیں، حالانکہ وہ تم میں سے نہیں،
لیکن وہ لوگ ڈرتے ہیں ○
٥٧ - اگر وہ کوئی بچاؤ کی جگہ، یا غار، یا کوئی
سر گھسانے کی جگہ پائیں تو ضرور اس کی
طرف لگام توڑا کر بھاگیں ○ ف۱
٥٨ - اور ان میں کوئی ہے جو تقسیم زکوٰۃ کی بابت
تجھے عیب لگاتا ہے، سو اگر اس میں سے انھیں ملے

(بقیہ حاشیہ)
ہم بھی دینی معاملات میں باہمی تعاون و دلچسپی
لیتے ہیں۔ اس لئے نہیں، کہ ہمیں دین سے
محبت ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ہم شہرت چاہتے
ہیں۔ عزت چاہتے ہیں۔ اور وجاہت کے
طالب ہیں۔ ہمارے چندے اللہ کے لئے
نہیں نفس کے لئے ہیں۔ ہماری نمازیں بھی
محض دکھاوا ہیں۔ سو ریاکاری ہیں۔ اِلّا ما
شاء اللہ ۔

ف۱
یعنی منافقین بصد تعجیل ان مسلمانوں
کے ساتھ محض جبراً و قہراً رہتے ہیں۔ ورنہ
انھیں مسلمانوں کی صحبت گوارا نہیں، انھیں کہیں
تنگ سے تنگ جگہ بھی پناہ کی مل جائے، تو قبول
کرلیں۔ اور دوڑتے ہوئے جائیں ۔

## حل لغات

کُسَالیٰ - جمع کسلان - بے رغبت،
کاہل سست ۔
مَغٰرٰت - جمع مغارۃ - اخفش کہتے ہیں
اس کے معنی گڑھے کے ہیں۔ بعض کے نزدیک
پہاڑ کے غار کو کہتے ہیں ۔

رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا
اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ○
۵۹۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ
اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّآ
اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۠
۶۰۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ
وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي
الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ
وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ
السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

تو راضی ہیں۔ اور جو انھیں اس میں سے نہ ملے
تو فوراً ہی ناراض ہیں ○ ف۱
۵۹۔ اور اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے
رسول نے انھیں دیا۔ اور کہتے کہ ہمیں اللہ
کافی ہے۔ ہمیں اللہ اور اس کا رسول اپنے
فضل سے عنقریب دے گا۔ ہم تو اللہ کی طرف
رغبت کرنے والے ہیں۔ تو بہتر تھا ○
۶۰۔ زکوٰۃ کا مال صرف مفلسوں اور محتاجوں
کے لئے ہے اور ان کے لئے جو اس پر کام کرنے والے
اور ان کیلئے ہے جن کے دل اسلام کی طرف راغب کرنے منظور
ہیں۔ اور گردنوں کے چھڑانے اور قرضداروں
اور اللہ کے رستہ میں۔ اور مسافروں کے لئے
ہے۔ خدا کی طرف سے فرض ٹھہرا ہے

ربع ۱۴

ف۱
سنت پختین کے مصاحب میں ایک
بڑا عیب یہ بھی ہے کہ وہ غلط تنقید
کرتے ہیں۔ اگر انھیں صدقات وغیرہ
میں کچھ نہ ملے تو بات بات پہ
اعتراض ہے۔ مگر اگر کچھ مل جائے
تو پھر خوش ہیں۔ گویا ان کی زندگی کا
مقصد محض حب نفس ہے۔ خود
غرضی ہے۔ ترقی اور اصلاح میں ان کی
بیں۔ اور جماعتی اسلامی اور دینی
حقیقتیں ہیں کیا اصل ہیں کیفیت

نہیں وہ جہاں طمع و خود غرضی ہو، وہاں
دری ہے، جو ناحق ہے اور جہاں
ایثار کرنا ہے۔ تنقیدات کا
طومار ہے۔ جب عدل و انصاف کے
ہم پر قوم کے جذبات کو ابھارا جاتا
ہے۔ ملا کو خوش محض تعصب کی
آگ کو بھڑکانا ہے ○

اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝
۶۱۔ وَ مِنْھُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
النَّبِیَّ وَ یَقُوْلُوْنَ ھُوَ اُذُنٌ ؕ
قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ یُؤْمِنُ
بِاللّٰہِ وَ یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَ رَحْمَۃٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنْکُمْ ؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ۝
۶۲۔ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ ۚ
وَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗۤ اَحَقُّ اَنْ
یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝
۶۳۔ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝
۶۱۔ اور ان میں بعض ہیں جو نبی کو ایذا دیتے
ہیں۔ اور کہتے ہیں، کہ وہ نرا کان ہے
تو کہہ وہ تمہارے لئے بھلائی کا سننے والا ہے
خدا پر ایمان لاتا اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتا
ہے۔ اور وہ تم میں سے اہل ایمان کے لئے
رحمت ہے۔ اور جو اللہ کے رسول کو ایذا
دیتے ہیں۔ انہیں دکھ کا عذاب
ہوگا ۝ ف۲
۶۲۔ تمہیں راضی کرنے کو تمہارے سامنے خدا کی قسمیں کھاتے
ہیں۔ حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حقدار
ہیں کہ راضی کئے جائیں اگر وہ ایماندار ہیں ۝
۶۳۔ کیا وہ نہیں جانتے، کہ جو کوئی اللہ اور اس کے

## صدقات کے مصرف

ف اس آیت میں صدقات وتبرعات قومیہ کا مصرف بتایا ہے۔ غور فرمائیے کہ اس نظم کے ساتھ صدقات کو ادا کیا جائے تو مسلمان ہمیشہ کے لئے چندوں سے بے نیاز ہو جائیں۔ اور ان کی قوم اونچا کرنے کے لئے نمود ثابت ہو۔ صدقات کو حسب ذیل مدوں میں خرچ کرنا چاہیے۔

(۱)۔ فقراء کے لئے۔ یعنی وہ لوگ جو محتاج ہیں۔ انہیں بھیک مانگنے سے روکا جائے۔ اور ان کی باقاعدہ مالی امداد کی جائے۔

(۲)۔ ان مساکین کو دیا جائے۔ جو اپنے معاش کو بہم نہیں کر سکتے۔ یعنی عام مسلمانوں کی اقتصادی حالت سنواری جائے۔ مسکین کے لغوی معنی ہیں اس شخص کے جو کشاکش حیات میں زیادہ کامیابی کے ساتھ حصہ نہ لے سکے اور ایک جگہ پڑا رہے یعنی ترقی نہ کر سکے۔

(۳)۔ تحصیل وصول کرنے والا یعنی صدقات منظم طور پر باقاعدہ چندہ وصول کرنے والے مقرر ہوں، جنہیں تنخواہ دی جائے۔

(۴)۔ مؤلفۃ القلوب لوگ یعنی تبلیغ واشاعت کے لئے ایسے لوگوں کی مدد کی جائے۔ جو اسلام سے محبت رکھتے ہیں مگر حالات کی وجہ سے اسلام کو قبول نہ کر سکیں۔

(۵)۔ عام دینی ضروریات۔

(۶)۔ مسافروں کو مدد دی جائے ان کی ضیافت اور کا سامان کیا جائے۔ تاکہ وہ آسانی سے تعلق دینی خدمات کے سلسلے میں ملک میں گھوم پھر سکیں۔

یہ زندہ قوموں کے لئے اعلیٰ پروگرام ہے۔ جس پر مسلمانوں کا فی الحال عمل نہیں۔ اللہ رحم کرے۔

ف۲

انبیاء علیہم السلام چونکہ باعتبار مرتبہ کے بڑے کان کے ہوتے ہیں۔ یہاں حضور اکرم کا ادب بھی ان میں ہے (باقی برصفحہ ۳۶۹)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذٰلِكَ
الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ○
۶۴- يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُونَ اَنْ تُنَزَّلَ
عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي
قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِءُوا ۚ اِنَّ
اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ○
۶۵- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ اِنَّمَا
كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ
اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُولِهٖ
كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ○
۶۶- لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيمَانِكُمْ ۚ اِنْ نَّعْفُ عَنْ

رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ اس کے لئے
جہنم کی آگ ہے۔ وہاں ہمیشہ رہے گا۔ یہ
بڑی رسوائی ہے ○ ف۱
۶۴- منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان پر
کوئی ایسی سورت اترے جس میں ان کے دل کی
خبر ان کو دی جائے۔ تو کہہ تم ٹھٹھا کرتے رہو خدا
وہی بات نکالے گا جس سے تم ڈرتے ہو ○ ف۲
۶۵- اور جو تو ان سے پوچھے تو ضرور کہیں گے کہ ہم تو
بطور کھیل مباحثہ کرتے چلتے تھے۔ تو کہہ
کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول سے
ٹھٹھے کرتے تھے ○
۶۶- بہانے نہ بناؤ۔ تم ایمان لا کے کافر ہو گئے
ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو

(بقیہ حاشیہ)

تناسب سے موجود ہوتا ہے، وہ حالات کو
جانتے ہیں، مگر بوجہ مروت کے اکثر غلطیاں
درگزر کرتے ہیں۔ حضورؐ کو منافقین آن کر طرح طرح
کے عذر سناتے، آپ تحمل فرما لیتے۔ اس پر وہ
اپنی مجلسوں میں کہتے، رسول کیا ہے، نرا کان ہے
جو سن لیتا ہے، بہانا ہمیں کریم اسے بہکا لے
سکتے ہیں۔ مگر بخدا اس میں تو تمہاری بھلائی ہے
رسول کا یہ اخلاق و خوبی ہے کہ تمہاری باتوں
پر تحمل کرتے ہیں، وہ چشم پوشی اور [illegible]
ہے، یہ تنبیہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔

## رسولؐ کی مخالفت

ف۱
آیت کا مقصد یہ ہے کہ رسول کی مخالفت اس
سے عناد و دشمنی غضب الٰہی کا باعث ہے۔
محادۃ کا لفظ مفہوم مخالفت سے ہے۔ وہ لوگ جو محمدؐ
اسوۂ رسولؐ پر عمل پیرا نہیں، جن کا ہر کام منشائے
رسولؐ سے مخالف ہوتا ہے، انہیں غضب الٰہی
سے ڈرنا چاہیئے۔

ف۲
یعنی یہ حقیقت ہے کہ منافقین کے نفاق کو واضح
کر دینے کے لئے قرآن اترا ہے۔ اس لئے اب
انہیں خوف پیدا ہو گیا ہے کہ [illegible] ہم تو
ہمیشہ مزاح [illegible] کر رہے تھے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

## حل لغات

نخوض ونلعب۔ خوض عام طور پر [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۞
۶۷ - اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ
مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ
وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ
فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞
۶۸ - وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۞
۶۹ - كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا

معاف کریں گے۔ تو دوسری جماعت کو
ان کے جرم میں ضرور عذاب بھی دیں گے ○
۶۷ - منافق مرد اور منافق عورتیں سب کی ایک
چال ہے۔ بری بات کرنے کو، اور بھلی
بات نہ کرنے کو کہتے۔ اور اپنی مٹھی
خرچ سے بند رکھتے ہیں۔ خدا کو بھول گئے
سو وہ انہیں بھول گیا۔ بے شک منافق
ہی فاسق ہیں ○ ف۱
۶۸ - منافق مردوں اور منافق عورتوں اور سب
کافروں سے خدا نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں
ہمیشہ رہیں گے۔ یہی انہیں بس ہے۔ اور اللہ نے
ان پر لعنت کی۔ اور ان کے لئے عذاب دائمی ہے ○
۶۹ - جس طرح تم سے اگلے تھے۔ وہ قوت اور

ف۱

مقصد یہ ہے کہ منافقین میں باہمی کوئی امتیاز نہیں، سب برے ہیں۔ بحیثیت مجموعی یکساں طور پر اسلام کی مخالفت کرتے ہیں۔ سب کا نصب العین یہ ہے کہ مسلمانوں میں برائیاں پھیلائی جائیں۔

بات یہ ہے کہ ہر قوم میں ایک عنصر ایسے بدبخت لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو خبث باطن کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ اور اندر ہی اندر کوشاں رہتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح جماعت کو نقصان پہنچایا جائے۔ اسلام جب پھیلا ہے، تو وہ لوگ جو کھلے بندوں صف آرا نہیں ہو سکتے تھے منافق ہو گئے۔ بظاہر مسلمانوں کے ساتھ رہے۔ ان کی تقریبات اور عبادتوں میں شامل رہتے۔ اور عوام کو دھوکا دیتے۔ مگر موقع ملنے پر ہوشیاری سے اسلام کی مخالفت کرتے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ گروہ سخت ناپسند ہے۔ کیونکہ اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ یا تو ایمان و اسلام کی بابرکت دعوت کو قبول کرلو۔ یا اپنے لئے کفر کو پسند کرلو۔ بہرحال جو کچھ ہو۔ کھلم کھلا ہو۔ دھوکا اور فریب مردانگی نہیں۔

## حل لغات

بِالْمُنْكَرِ۔ یعنی امر قبیح و ناشائستہ و نامشروع۔
الْمَعْرُوْفِ۔ یعنی نیکی۔
فَنَسِيَهُمْ کے معنی یہ ہیں۔ کہ اللہ نے ان سے تغافل اختیار کر لیا ہے۔ اور اللہ کی نظر عنایت سے محروم ہو گئے ہیں۔
لَعَنَهُمُ کے معنی تنگی اور رحمت سے دور کرنے کے ہیں۔ اور نفرین کرنے کے بھی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ أَكْثَرَ
أَمْوَالًا وَّ أَوْلَادًا ۚ فَاسْتَمْتَعُوْا
بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ
كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ
خَاضُوْا ۚ أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○
۷۰۔ أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ
وَّ ثَمُوْدَ ۙ وَ قَوْمِ إِبْرٰهِيْمَ
وَ أَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۚ
أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ

مال، اور اولاد میں تم سے زیادہ تھے۔ سو اپنے نصیب کا فائدہ دُنیا میں اُٹھا گئے، پھر تم نے بھی اپنے نصیب کا فائدہ اُٹھا لیا جیسے تم سے اگلے اپنے نصیب کا فائدہ اُٹھا گئے۔ اور تم نے ویسی بحث کی جیسی وہ کر گئے۔ اُن کے اعمال دُنیا اور آخرت میں ضائع ہوئے۔ اور وہی زیاں کار رہے ○ ف

۷۰۔ کیا انہیں اگلوں کی خبر نہیں پہنچی قوم نوحؑ، اور عاد، اور ثمود کی۔ اور قوم ابراھیم، اور اہل مدین اور اہل مؤتفکات (لوط کی بستیوں)، کی ان کے رسول ان کے پاس نشان لے کر آئے تھے

## نفاق کا انجام تباہی ہے۔
ف

ان آیات میں منافقین کو بتایا ہے، کہ نفاق کے بادل مطلع حق وصداقت پر زیادہ دیر تک چھائے نہیں رہیں گے۔ جب آفتاب پوری حرارت سے چمکے گا۔ تو یہ بادل چھٹ جائیں گے۔ ان سے پہلے بھی بد باطن لوگوں نے انبیاء کی مخالفت کی ہے مگر نتیجہ کیا ہوا، کہ ان کا تمام غرور ٹوٹ گیا۔ مال و دولت کی فراوانی اور اعوان و انصار کی کثرت انہیں عذاب الٰہی سے نہ بچا سکی۔ اسی طرح تمہارا حشر ہونے والا ہے۔

## حلّ لغات

الْمُؤْتَفِكٰتِ۔ اُلٹی ہوئی بستیاں۔ مادہ افک۔ بمعنی تغیر و تحول اور تشخص کے میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

۷۱- وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

۷۲- وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

سو خدا ایسا نہ تھا، کہ اُن پر ظلم کرتا۔ لیکن اُنھوں نے اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کیا ۝

۷۱- اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں دوست ہیں۔ بھلی بات کو کہتے، اور بُری بات سے منع کرتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے، اور زکوٰۃ دیتے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ لوگ وُہ ہیں، کہ انہیں پر خدا رحم کرے گا۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے ۝ ف۱

۷۲- اللہ نے ایماندار مردوں اور عورتوں سے باغوں کا وعدہ کیا ہے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے

ف۱

اس آیت میں یہ بتایا ہے، کہ ان لوگوں کو اللہ نے سرکشی اور تمرد کی وجہ سے ہلاک کر دیا نوحؑ نے ہر چند قوم کو طویل مدت تک سمجھایا، مگر اُنھوں نے غرق ہونے کی ٹھان لی۔ اور باز نہ آئے اسی طرح عاد و ثمود کی قومیں نافرمانی و عصیان کی وجہ سے پکڑی گئیں۔ ابراہیمؑ کی قوم نہایت متمدن تھی۔ وہ بھی عتاب سے نہ بچی۔ حضرت شعیبؑ اور حضرت لوطؑ کی قوم بھی اپنی بد عملیوں کی وجہ سے غارت ہوئی۔ غرض یہ ہے، کہ ثبات و استقلال کا قانون صرف اُن لوگوں کے لئے ہے جو اطاعت شعار ہوں۔ نافرمانوں کے لئے بجز تباہی و ہلاکت کے اور کوئی چارہ نہیں۔ پھر ان منافقین کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ عبرت حاصل نہیں کرتے ۔

ف۲

یعنی وہ لوگ جنھوں نے اخلاص کے ساتھ اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ ان کے مشاغل پاکیزہ ہیں وُہ ایک دوسرے کے مدد و معاون ہیں۔ نماز میں پڑھتے ہیں۔ اور قومی ضروریات سے آگاہ ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے اس لئے رحمت و عفو کے سزاوار ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اور مکان ستھرے رہنے کے باغوں میں
اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے
اور یہی بڑی مراد ملنی ہے ○ ف۱

۷۳- يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

۷۳- اے نبی! کافروں اور منافقوں سے
لڑائی کر۔ اور ان پر سختی کر۔ اور
ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری
جگہ پہنچے ○ ف۲

۷۴- يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا

۷۴- اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا
اور انہوں نے بیشک کہا لفظ کفر کا اور منکر ہو گئے مسلمان ف۳
ہو کر کافر ہو گئے۔ اور انہوں نے ارادہ کیا تھا
جو وہ نہ کر سکے۔ اور یہ اسی بات کا بدلہ دیتے ہیں
کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل
سے دولتمند کیا ہے۔ سو اگر توبہ کریں بھلا ہے ان کے

## مومن کا ذوق معرفت

ف۱
ورضوان من اللہ اکبر سے غرض یہ ہے
کہ جنت کا حصول مقصود اصلی نہیں۔ مطمح نظر
انہیں اللہ کی رضا و محبت کا احساس ہے۔ اس لئے
بلند وبالا حقیقت کے لوگ صرف جنت پر قانع نہیں بلکہ
ان کی روح توحید میں استغراق کامل کی طالب ہے۔ وہ
محض ان کی مسرت چاہتے ہیں اور اللہ کی خوشنودی
ہے۔ اصل لذت یہ ہے کہ اللہ کی محبت و عشق پر
تسکین حاصل ہو۔

ف۲ جاہد و غلظت کے یہ معنی نہیں کہ ہم ہر وقت منافقین
سے جدال و شمشیر ہی کریں۔ بلکہ جیسا کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود سے مروی ہے۔ کفار سے جہاد کے معنی تو یہ ہیں
کہ ان کے مقابلہ میں تیغ و سنان کا استعمال کیا جائے اور
منافقین سے جہاد یہ ہے کہ انہیں ذلیل کیا جائے
اسلامی مجالس میں رسوا کیا جائے۔ اور اللہ کی حجت
کو پورا کیا جائے۔

ف۳ ھمّوا بما لم ینالوا سے غرض یہ ہے کہ
وہ حقیقت میں نہیں۔ منافقین کو چونکہ اعانت اسلام
سے حقیقت میں [illegible] بڑھا چکے
گئے رہتے۔ اور جہاں سے ان کی حالت
ز سات اگر چاہئے آیت کا مقصد یہ ہے کہ ان کی
عداوت حسن سلوک اور حسن معاملات کے نتیجہ ہے
انہیں ذکر ہو رہا ہے۔ اگر مسلمان اللہ اور رسول کی عزت
سے کیوں وہ ناخوش ہو گئے ہیں۔

## حل لغات

ھمّوا۔ ھمّ سے مشتق ہے۔ بمعنی قصد۔
ما نقموا۔ نقمۃ۔ برا جاننا۔ نقمت الشیء
اذا انکرتہ۔

www.KitaboSunnat.com



لَّهُمْ ۚ وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ
اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي
الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○
۷۵- وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ
آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ
وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ○
۷۶- فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ
بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم
مُّعْرِضُونَ ○
۷۷- فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ
إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا
أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ

بہتر ہے اور جو ہٹ جائیں۔ تو اللہ انہیں
دنیا اور آخرت میں دکھ کا عذاب دیگا
اور روئے زمین میں کوئی ان کا
حمایتی اور مددگار نہ ہوگا ○
۷۵- اور بعض ان میں وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے
عہد کیا تھا۔ کہ اگر ہمیں اللہ اپنے فضل سے دیگا تو ہم
ضرور خیرات کریں گے اور نیکوکار ہوں گے ○
۷۶- پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل سے دیا
تو اس میں انہوں نے بخل کیا۔ اور منہ
موڑ کے ہٹ گئے ○ ف۱
۷۷- پھر اللہ نے اس کا انجام اس دن تک کہ اس سے
ملیں گے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا۔ کیونکہ جو
انہوں نے خلاف کیا تھا اس میں جو انہوں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا

## ثعلبہ اور نفس انسانی

ف۱

اس ضمن میں ثعلبہ کا قصہ مشہور ہے
وہ خاصا مشتاق تھا۔ نمازیں پانچوں وقت مسجد
میں حاضر رہتا۔ حضورؐ نے اس کی خواہش
کی بنا پر دعا کی۔ اور وہ دولتمند ہو گیا
بیٹھنے سے باہر پڑے ڈال دیے۔
مسجد کی حاضری کم ہو گئی۔ نماز کی پابندی
باقی رہی۔ جمعہ جماعت میں بھی شرکت
سے محروم ہو گیا۔ اور آخر تمام پابندیوں
سے بے نیاز ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے
کہ یہ منافق نفسیات کی آئینہ دار ہے۔
نفاق کی تفصیل میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے
وہ عام منافق کی نفسی کمزوریاں ہیں مقصد
یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے خیالات کا بیچ
آگاہی حاصل ہو۔ اور ہم صحیح معنوں میں
اللہ کے فضل و برکات پا سکیں ہوں ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

۷۸- اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

۷۹- اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ؗ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

۸۰- اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ

اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے ۝

۷۸ - کیا نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھید اور مشورے جانتا ہے۔ اور اللہ بڑا غیب دان ہے ۝

۷۹ - وہ جو دل کھول کر خیرات کرنے والے مسلمانوں کو ریاکار، عیب لگاتے۔ اور ان پر جو مزدوری سے کچھ پیدا کر کے دیتے ہیں۔ پھر ان سے تمسخر کرتے ہیں۔ اللہ ان سے تمسخر کرتا ہے۔ اور انہیں دکھ کا عذاب ہوگا ۝ ف۱

۸۰ - ان کے لئے معافی مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر دفعہ بھی ان کے لئے معافی مانگے گا۔ تب بھی اللہ انہیں ہرگز

## جہد المقل

ف۱

غریب غریب مسلمان جب اسلام کی محبت میں سرشار ہو کر حالات وقت سے متاثر ہو کر رسول اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قلیل وحقیر رقم بھی آپ کے حضور پیش کر دیتے۔ تو یہ منافقین پھبتے کہتے۔ واہ یہ بھی کوئی خیرات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان غریبوں پر جو تمسخر ہے، یہ عمل کے تو اگر اور حاتم ہیں۔ یہ مخلص ہیں اور تم سے ہر حال بہتر ہیں۔ اللہ کی نظر کم پر نہیں کیف پر ہے۔

سخر اللہ منہم سے مقصود یہ ہے کہ انہیں یہ سزا ملے گی، دعووں کے خرافات کے خلاف ہوگی۔ اور ان کی استہزاء کے مماثل ہوگی۔ یہ دیکھیں گے کہ جن اعمال پر دنیا میں غرور و ناز کرتے تھے۔ وہ اللہ کے ہاں کس درجہ حقیر ہیں۔ اور غریب مسلمانوں کا دیا ہوا جو اگرچہ کم ہے۔ اور تھوڑا ہے۔ اللہ کے نزدیک بیش قیمت ہے۔

## حل لغت

نجوٰی۔ سرگوشی۔

یلمزون۔ کسی کے عیب پر آنکھ سے اشارہ کرنا۔ لمز سے مقصد عیب جوئی ہے۔

جہدہم۔ یعنی توانائی و کوشش و سعی۔

سبعین مرۃ۔ محاورہ ہے۔ تعیین مراد نہیں۔

اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝
٨١- فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ
خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا
اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ
قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ
لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝
٨٢ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ
لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ
جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

نہ بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ وہ لوگ اللہ اور
اُس کے رسُول سے منکر ہوئے۔ اور اللہ نافرمانوں
کو ہدایت نہیں کرتا ۝
٨١ - رسُول اللہ سے جُدا ہو کر (غزوۂ تبوک کے)
پیچھے (مدینہ میں) بیٹھ رہنے والے خوش
ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی راہ
میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنا مکروہ جانا اور
کہا کہ گرمی میں نہ نکلو۔ تو کہہ! جہنم
کی آگ سخت گرم ہے۔ اگر وہ
سمجھیں ۝ ف۱
٨٢ - سو تھوڑا ہنس لیں۔ اور بہت سا
روئیں۔ یہ اُن کی کمائی کا بدلہ
ہے ۝ ف۲

## جہنم کی گرمی!

ف۱ منافقین یہ کہہ کر مسلمانوں کو بہکاتے رہتے کہ بلا کی گرمی ہے۔ اس تپش میں کہاں گھروں سے نکلو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کاش انہیں معلوم ہوتا کہ جہنم کی گرمی اس سے زیادہ شدید ہے۔ اے کاش! وہ اس آگ سے بچنے کے لئے کوشش کرتے۔

## رونا سزا ہے!

ف۲ یعنی منافقین کو چاہئے کہ اپنی ناکامی پر بہا تم کریں۔ اور روئیں۔ کیونکہ اسلام باوجود ان کی مخالفت کے کامیاب و شاداں ہے۔ مسلمان ان کے مزعومات کے علی الرغم بڑھتے ہی چلے گئے۔ یہ محرومی و بدبختی ان کے اعمال کی سزا ہے۔
بعض نادان لوگ جو سال میں ایک خاص وقت رونا اور ماتم کرنا موجب ثواب تصور کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اسلام مسرت و طمانیت کا مذہب ہے۔ اس طرح رونے کی محفلیں منعقد کرنا عذاب الٰہی ہے۔

www.KitaboSunnat.com



٨٣ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى
طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ
لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا
مَعِىَ اَبَدًا وَّ لَنْ
تُقَاتِلُوْا مَعِىَ عَدُوًّا ط
اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ
مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ○
٨٤ - وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ
مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى
قَبْرِهٖ ط اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ
فٰسِقُوْنَ ○
٨٥ - وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ

۸۳ - سو اُن میں سے کسی فرقہ کی طرف اگر
تجھے اللہ پھر لے جائے۔ اور وہ تجھ سے
لڑائی میں نکلنے کے لئے اذن چاہیں تو کہہ
تم میرے ساتھ کبھی نہ نکلو گے۔ اور کسی
دشمن سے میرے ہمراہ ہو کر کبھی نہ لڑو گے تم
پہلی بار بیٹھ رہنے پر راضی تھے۔ سو اب
پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○
۸۴ - اور اگر اُن کا کوئی شخص مر جائے تو اس پر
کبھی نماز نہ پڑھیو۔ اور نہ اُس کی قبر پر
کھڑے ہونا۔ وہ اللہ اور اُس کے رسول
کے منکر ہوئے۔ اور فاسق ہی مر
گئے ○ ف۱
۸۵ - اور اُن کے اموال اور اولاد پر تعجب نہ کر،

## دریائے رحمت کی طغیانی

ف۱

عبداللہ بن ابی ابن سلول جو راس المنافقین تھا۔ جب مر گیا تو اُس کا لڑکا حضورؐ کے پاس آیا۔ اور تبرکاً آپ سے کرتہ مانگا۔ یہ بھی درخواست کی کہ آپ نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپ تیار ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے روکا۔ اور کہا اللہ نے تو استغفار سے روکا ہے، منافق کا جنازہ نہ پڑھنا چاہئے۔ مگر رحمت جو جوش پہ تھی بھلا کب رکتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مجھے اختیار دیا گیا ہے، روکا نہیں گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور حضورؐ کی رحمت کی اس فراوانی کو طغیانی سے تعبیر کیا گیا۔ اور عمرؓ کی فراست دینی کی داد ملی ہے۔

## حلِ لغات

اَلْقُعُوْد۔ تخلف سے کنایہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُونَ ○

اللہ اُن چیزوں سے انھیں دنیا میں عذاب دینا چاہتا ہے جب ان کی جان نکلے گی کافر ہی مریں گے ○

۸۶- وَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقٰعِدِينَ ○

۸۶- اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو، تو ان میں سے اہل دولت تجھ سے رخصت مانگنے لگتے ہیں، کہ ہمیں بیٹھ رہنے والوں میں چھوڑ دے ○

۸۷- رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ○

۸۷- پچھلی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور ان کے دلوں پر مُہر لگی ہے سو وہ نہیں سمجھتے ○ ف

۸۸- لٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جٰهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ

۸۸- لیکن رسول اور اس کے ہمراہ ایمان والے ساتھی اپنی جان اور مالوں سے جہاد کرتے

ف

غرض یہ ہے کہ صاحب ثروت و مال لوگ جہاد سے پیچھے رہتے ہیں۔ محض کم ہمتی اور بزدلی میں عورتوں کی طرح ہیں۔ ان کے دلوں پر حب نفس کی مُہر لگی ہے۔ اس لئے بیداری نہیں۔ فقاہت و فراست سے محروم ہیں، اس لئے جہاد کے فوائد سے آگاہ نہیں۔

## حلِ لغات

اُولُوا الطَّوْل۔ صاحب وسعت و قدرت۔
الخوالف۔ جمع خالفۃ، گھر میں بیٹھنے والی۔

www.KitaboSunnat.com



اَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○
۸۹ - اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○
۹۰ - وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ
كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ○
۹۱ - لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى
الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا
يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا

ہیں۔ اور انہیں کے لئے خوبیاں ہیں
اور وہی مراد کو پہنچیں گے ○
۸۹ - اُن کے لئے اللہ نے باغ تیار کئے
ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ
رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے ○
۹۰ - اور بہانہ کرنے والے گنوار آئے کہ
انہیں رخصت ملے۔ اور جنہوں نے اللہ اور
اُس کے رسول کو جھٹلایا وہ گھر ہی بیٹھ رہے
اب ان میں سے کافروں کو دکھ کا عذاب
پہنچے گا ○ ف۱
۹۱ - ضعیفوں اور بیماروں اور اُن پر کچھ
گناہ نہیں ہے۔ جن کے پاس
خرچ نہیں۔ جبکہ وہ اللہ اور

## مُعَذِّرِیْن

ف۱ اس وقت تک مدینے والوں کا بیان تھا کہ کس طرح ان میں منافقین نے بُزدلی دکھائی اور کبر کرکے جہاد سے پیچھے رہے ان آیات میں دیہات والوں کا قصہ ہے۔ کہ ان میں بھی منافق ہیں۔ اعراب اسد میں کچھ لوگ تھے جو حضرت کی خبر نہیں رکھتے تھے۔ اور بہانہ بنانے والے تھے ان میں عامر بن طفیل کے آدمی آئے۔ کہنے لگے کہ اگر ہم جہاد میں شریک ہوجائیں، تو بنی طے ہمارے مواشی لوٹ کر لے جائیں گے اور ہماری غیر حاضری میں ہمیں نقصان پہنچائیں گے کچھ لوگ وہ تھے، جو یونہی گھروں میں بیٹھے رہے۔ معذرت تک کرنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان میں کوئی بھی عند اللہ معذور نہیں۔ کیونکہ جہاد کا اذن عام ہو چکا۔ اور ہر وہ شخص جو تخلف اختیار کرے گا منافق قرار پائے گا۔ اور قیامت کی جانب سے عذاب کی سزا کا مستحق ہوگا۔

## حَلِّ لُغَات

الخَيْرٰت۔ بھلائیاں۔
الفَوْز۔ بمعنے فیروزی۔ کامیابی۔
المُعَذِّرُوْنَ۔ فراء۔ زجاج۔ ابن الانباری، ابی عبید، اخفش، ابوالحاتم کے نزدیک اس سے مراد معتذر ہیں۔ جن کے عذر صحیح ہوں ابو عمر اور زمخشری کے نزدیک اس کے معنی صحیح عذر کے ہیں۔ اور یہی معنی درست ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ○

اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی کرنے والوں پر الزام کی راہ نہیں ہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ ف۱

۹۲- وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ○

۹۲- اور نہ اُن پر گناہ ہے، کہ جب تیرے پاس آئے، کہ تو انہیں سواری دے تو تُو نے کہا کہ میں اپنے پاس کوئی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کروں تو وہ اُلٹے پھر گئے اور اُن کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہاتی تھیں، کہ خرچ کرنے کو نہیں پاتے ○

۹۳- اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

۹۳- الزام صرف اُن پر ہے، جو غنی ہو کر تجھ سے رخصت مانگتے۔ اور پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ نے اُن کے دلوں پر مُہر کر دی ہے سو وہ نہیں جانتے ○ ف۲

## جہاد سے کون کون مستثنیٰ ہیں!

ف۱

جہاد ایک اہم اسلامی فریضہ ہے، جس میں تساہل و تغافل جائز نہیں۔ اس آیت میں بتایا ہے، کہ حسب ذیل لوگ عموم حکم سے مستثنیٰ قرار پائیں گے۔

(۱) الضعفاء یعنی کمزور و ناتوان اشخاص۔

(۲) مریض۔ (۳) مفلس یعنی جس کے پاس جہاد کی تیاری کے لئے سامان نہ ہو۔ (۴) جو سواری نہ رکھتا ہو۔

غرض یہ ہے کہ جہاد میں شرکت کے لئے اچھے طبقے کے لوگ جائیں۔ جن کی رگوں میں خون ٹھاٹھیں مارتا ہو۔ جو جہاد میں اپنی صحت و طاقت [illegible] کر سکیں۔ جن کے پاس آلات جہاد [illegible] ہر طرح سپاہی [illegible] جا سکے۔

رسول اللہ کے عہد مبارک میں کوئی مستقل فوج نہ تھی۔ بلکہ ہر شخص بجائے خود سپاہی تھا۔ اور [illegible] کے فرائض کو جانتا تھا۔ اس لئے ہر سپاہی کے لئے یہ بھی ضروری تھا، کہ وہ اپنا جہاد حتی المقدور خود مہیا کرے۔

یہ لوگ جو مستثنیٰ قرار پائے ہیں، ان کے لئے خلوص نیت شرط ہے۔ یہ ضروری ہے، کہ دل میں جہاد کا زبردست جذبہ موجود ہو۔ اس حد تک کہ جانبازی و ذوق شوق کی صورت اختیار کرلے۔ اور جب یہ شوق مستعدی کی وجہ سے پورا نہ ہو، تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ یہ صرف حکم نہیں۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی صحیح تصویر ہے۔ کہ ان کے دلوں میں کس درجہ جہاد سے محبت تھی۔

ف۲ یعنی یہ جس [illegible] ثروت و دولت سے محبت ہے اور دولت کو دین سے [illegible]، جو نفاق [illegible] اور [illegible] کے [illegible] قلب ہے۔ جو عین جہاد کے وقت عورتوں کی طرح گھروں میں آرام فرماتے ہیں [illegible] اللہ کی رحمت سے دور ہے۔

حلِّ لغات۔ نصحوا۔ مخلص رہنا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۹۴- يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

۹۴- جب تم (تبوک سے) اُن کی طرف واپس جاؤ گے تو تمہارے سامنے عذر کریں گے۔ تو کہہ عذر نہ کرو، ہم تمہاری بات کا ہرگز یقین نہیں کریں گے، بیشک اللہ تمہاری خبریں ہمیں دے چکا ہے اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام دیکھے گا۔ پھر تم اس کی طرف جاؤ گے جو ظاہر اور باطن سے خبردار ہے، سو وہ تمہیں جتلائے گا جو کام تم کر رہے تھے ○ ف۱

۹۵- سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○

۹۵- جب تم اُن کی طرف واپس جاؤ گے تو تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے، تاکہ تم اُن سے درگزر کرو، سو اُن سے درگزر کرو، وہ پلید ہیں، اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اُن کی کمائی کا بدلہ ○

۹۶- يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ

۹۶- تیرے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ

## منافقین کی معذرت

ف۱ ایک وہ خوش نصیب مسلمان تھے جنہوں نے رسول کی پیروی کی اور توحید کی حفاظت کے لئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے، میدان جہاد میں پہنچے اور کفار سے لڑے۔ اور یہ منافق بدقسمت تھے، جنہوں نے جی کی دہشت کی اور گھروں میں گھسے بیٹھے رہے۔ اور اس وقت بیٹھے رہے جبکہ ضرورت اس بات کی تھی کہ یہ لوگ سربکف ہو کر نکلتے اور اپنے خون سے شجر اسلام کو سینچتے۔ یہ جرم حقیقی غداری ہے۔ خدا سے غداری ہے رسول سے غداری ہے اور اسلامی مصالح سے غداری ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب آپ لوگ جہاد سے لوٹیں گے تو یہ لوگ جوق در جوق آپ کے پاس آئیں گے اور جھوٹے عذر پیش کریں گے آپ کو یقین دلانے کی کوشش کریں گے کہ ان کے دلوں میں بھی اسلام کی ویسی ہی محبت ہے جیسی خود مسلمانوں کے دلوں میں اور یہ چاہتے تھے کہ جہاد میں شریک ہوں اور کفار کی صفوں کو کاٹ کر رکھ دیں۔ مگر کچھ ایسی مجبوریاں تھیں جنہوں نے پاؤں پکڑ لئے۔ فرمایا یہ جھوٹے ہیں، آپ ہرگز تسلیم نہ کیجئے گا۔ آپ کہہ دیجئے اللہ نے تمہارے سارے بھید کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ اور تمہاری ساری شرارتوں کو واضح کر دیا ہے، اس لئے ہم لوگوں کو دھوکہ نہ دو۔ ہم تمہارے حالات سے آگاہ اور باخبر ہیں۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ تمہارے نفاق کے ثمرات نہیں مخفی رکھے گا۔ اور یاد رکھو یہ چالبازیاں تمہاری صرف اس دنیا تک کے لئے ہیں۔ بالآخر تم کو اللہ کے حضور میں پیش ہونا ہے جو چھپی ڈھکی اور کھلی ظاہر ہر چیز کو جانتا ہے۔ جبکہ یہ اس وقت کیا عذر پیش کریں گے۔ فرمایا، یہ لوگ اس قدر ذلیل اور جھوٹے ہیں کہ قسمیں کھائیں گے تاکہ آپ ان سے تعرض نہ کریں، آپ واقعی ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیجئے۔ یہ لوگ ناپاک ہیں اور نہ قابل التفات ہیں نہ ہرگز قابل توجہ کریں۔ اللہ ان سے خوش نہیں ہونے کا، اس لئے کہ انہوں نے اس کو اس کے دین کو اور صحابہ اور ان کی مخلصیوں کو دھوکہ دیا ہے۔ فرمایا، ان میں سے جو لوگ بدوی اور دیہاتی ہیں، وہ کفر و نفاق میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ انہیں تو معلوم ہی نہیں کہ حدود اسلامی کیا ہیں۔ یہ طبائع کے سخت اور اکھڑ ہیں ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا
يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ○
۹۷- اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ
نِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○
۹۸- وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ
مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ
بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ
السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○
۹۹- وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ

سو اگر تم ان سے راضی ہو گئے، تو خدا
فاسق قوم سے راضی نہ ہوگا ○
۹۷- دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت سخت
ہیں۔ اور جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا،
اس کے قاعدے دیکھنے کے زیادہ لائق ہیں اور
اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے ○
۹۸- اور بعض دیہاتی وہ ہیں کہ راہِ اسلام میں جو خرچ
کرتے ہیں اسے چٹی سمجھتے ہیں اور تمہاری نسبت
گردشِ زمانہ کا انتظار کرتے ہیں، بری گردش
انہیں پر پڑے، اور اللہ سنتا جانتا ہے ○ ف۱
۹۹- اور دیہاتیوں میں کوئی کوئی ایسا ہے جو اللہ پر اور
آخری دن پر ایمان رکھتا، اور جو خرچ کرتا ہے
اس کو قربتِ الٰہی اور رسول سے دعا لینے کا وسیلہ

ف۱

منافق کی طبیعت چونکہ ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے اسلئے بالطبع اس کو اسلامی احکام سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، نمازوں کے لئے آتا ہے تو بے توجہی کے ساتھ، اور جو دیتا ہے تو تاوان سمجھ کر، یہی نہیں بلکہ دل سے منتظر رہتا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑے اور زمانہ کی گردشوں سے وہ بالکل پس جائیں۔ مگر ان کی ان ناپاک خواہشات سے کیا ہوتا ہے؟ اللہ کو تو یہ منظور ہے کہ یہ لوگ اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اجنبی اور آوارہ نفس کی پلیدیوں سے بہرہ اندوز ہوں۔ اور ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو رسوا اور ذلیل نہیں کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ان کے اعزاز و تکریم میں ممد و معاون رہتا ہے؟

## حلِ لغات

(صفحہ ۴۸۱ و صفحہ ۴۸۲)

اَخْبَارَكُمْ ۔ یعنی حالات ۔

عَالِمِ الْغَيْبِ ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز بھی دشوار بھی نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جن چیزوں کو تم سمجھتے ہو کہ آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ وہ ان کو بھی جانتا ہے ۔

رِجْسٌ ۔ ناپاک۔ نجس اور رجس میں فرق یہ ہے کہ لفظ نجس جسم کی ناپاکی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور رجس عقیدہ کی گندگی کے لئے ۔

الْاَعْرَابُ ۔ گنوار، دیہاتی ۔

اَجْدَرُ ۔ زیادہ موزوں ہے، مناسب یا لائق ہے ۔

مَغْرَمًا ۔ تاوان، جرمانہ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ
سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
١٠٠- وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ
الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝
١٠١- وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ
مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؔ
مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ

ٹھہراتا ہے۔ سُنتا ہے، وہ اُن کے لئے قربت
ہے، اللہ اُنہیں اپنی رحمت میں داخل کریگا۔ بیشک
اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ ف۱

۱۰۰- اور مُہاجرین اور انصار میں سے جنہوں نے
سبقت کی، اور اوّل رہے اور جو لوگ نیکی
سے اُن کے بعد آئے۔ اللہ اُن سے راضی
ہُوا، اور وہ اللہ سے راضی ہُوئے، اور اُن کے
لئے باغ تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی
ہیں، ہمیشہ وہاں رہیں گے، یہی بڑی مُراد
ملنی ہے ○ ف۲

۱۰۱- اور بعض دیہاتی جو تمہارے گردا گرد ہیں،
منافق ہیں اور بعض مدینے والے نفاق پر اَڑ
رہے ہیں۔ تو اُنہیں نہیں جانتا،

ف۱

قرآن حکیم نے تمام دیہات والوں کو نفاق سے متہم نہیں کیا بلکہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان لوگوں میں ایسے صاحب ایمان و ذوق بھی ہیں جن کو اللہ سے محبت ہے۔ اور آخرت و حشر کے عقیدہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اس سے اللہ کے تقرب کو حاصل کر رہے ہیں۔ نیز پیغمبر کی دعاؤں کے مستحق و سزاوار ہو رہے ہیں۔ یقیناً ان کی یہ گذارش حق بجانب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی آغوشِ رحمت میں داخل کرے گا۔ اور ان کو رحمت و مغفرت سے نوازے گا۔

## سندِ رضا

ف۲ اس آیت میں وضاحت کے ساتھ یہ فرمایا ہے کہ جو صحابہ ایمان میں سبقت کا فخر حاصل ہوا ہے وہ مہاجرین یا انصاری اور وہ لوگ جن کو ان کی پیروی کی سعادت نصیب ہوئی ہے مستحق رضا و پزیرائی ہیں۔ یعنی اللہ ان سے خوش ہیں، اور وہ ہمیشہ اس کی رضا کے جویاں رہے ہیں۔ ان کے لئے جنات خلد کے ابواب کھلے ہیں۔ اور یہی فوز عظیم کی خوشخبری ہے جس سے وہ بہرہ مند ہیں۔ کتنے وہ لوگ جو صحابہ کی شان میں گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی توہین کرنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ جو جب تک زندہ رہے پیغمبر کی آنکھوں کا نور رہے۔ اور جب مرے تو رضائے الٰہی کی سند حاصل کر کے۔ کیا یہ بدبختی و محرومی نہیں۔ اور کیا اس سے بڑھ کر بے دینی کا تصور کیا جا سکتا ہے۔

ان لوگوں کی عقل و دانش پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ یہ بجائے دین حنیف کو یا خود صاحب دین سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ اور معاذ اللہ! خود پیغمبر سے زیادہ دین کا درد اپنے پہلو میں رکھتے ہیں۔ پیغمبر تو ان اصحاب کو اپنی محفل میں جگہ دے، ان کو شرف مصاحبت سے نوازے۔ ان کو اپنے عزیز اور دوست قرار دے۔ اور کل یہ دوغلے کہیں کہ پیغمبر کے پیارے نہیں۔ اور یہ کہیں کہ نہیں۔ یہ دوست نہیں۔ دشمن ہیں۔

حَلِّ لُغات ، مَرَدُوْا اس کے معنی سرکشی کے بھی ہیں اور

www.KitaboSunnat.com



نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ
ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝
۱۰۲- وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ
خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ۚ
عَسَى اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ
اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
۱۰۳- خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ
عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝
۱۰۴- أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ
وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

ہم جانتے ہیں، ہم انہیں دنیا میں دوہرا عذاب دینگے
پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے وف۱ ○
۱۰۲- اور دوسرے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں
کو مان لیا۔ اور اپنے بھلے اور بُرے کام کو ملا دیا
شاید اللہ انہیں معاف کرے، بے شک
اللہ بخشنے والا مہربان ہے وف۲ ○
۱۰۳- اُن کے مال میں سے زکوٰۃ لے، تاکہ تو
اُنہیں پاک صاف کرے، اور ان کے لئے دعا
کر کہ تیری دعا اُن کی تسلی ہے۔ اور اللہ
سُنتا جانتا ہے ○
۱۰۴- کیا وہ نہیں جانتے، کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ
قبول کرتا ہے وف۳۔ اور ان کی زکوٰۃ لیتا ہے
اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

ف۱

تمرد کے معنی سرکشی اور شدت کے ساتھ نفاق اور قبلہ میں مشاق ہو جانے کے ہیں یعنی کچھ لوگ ایسے ہیں جو نفاق کو ظاہر طور پر اظہار دے رہے ہیں اور مُصر ہیں۔ غالباً یہ اس وقت کے بعض لوگوں کی جانب اشارہ ہے۔ انہیں دو گونہ عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ دنیا میں رسوائی و ذلت اور عاقبت میں نار جہنم۔ اس لئے کہ انہوں نے عیب کو صواب اور گمراہی کو ہدایت قرار دیا۔ معصیت اور کفر پر اڑے رہے۔

ف۲ غزوۂ تبوک سے تخلف کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو سخت نادم تھے۔ ابولبابہ اور اس کے ساتھیوں نے خود اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ لیا۔ اور کھانا پینا ترک کر دیا۔ حضورؐ جنگ سے جب لوٹے، تو لوگوں نے درخواست کی ان کو معاف فرما دیجئے۔ یہ اب نادم ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تک اللہ ان کی معذرت کو قبول نہ فرمائے۔ میں کیسے ان سے خوش ہو سکتا ہوں۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ غرض یہ ہے کہ اظہار ندامت کے بعد گناہ دُھل جاتے ہیں اور اللہ اپنے کرم سے معاف کر دیتا ہے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً سے مقصود ہے کہ مال کی محبت کی وجہ سے یہ لوگ رُکے رہے اور میدان جہاد میں نہیں پہنچے اس لئے اب تزکیہ باطن کے لئے انہیں اللہ کی راہ میں صدقہ دینا چاہئے۔ تاکہ دلوں سے روپیہ کی محبت اٹھ جائے۔

## شانِ کریمی

ف۳ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے گناہ کے بعد فوراً گناہ بخش دیتا ہے اس لئے کہ اس کی شان کریمی کا تقاضا یہی ہے۔
عَنْ عِبَادِهٖ۔ میں لطیف اشارہ ہے۔ بندوں کے لفظ میں اس کے پیار کی جانب یعنی جب انسان اس کا بندہ ہے تو وہ ضرور بیچارگی کا خیال رکھے گا۔ اور باوجود اس کے نقائص و عیوب کے عفو سے کام لے گا۔ کیونکہ بندگی و بیچارگی کے بعد اور بچ کیا رہ جاتی ہے۔ جو گناہ بھی کو خدا کے مقابلے کی...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٠٥- وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ
وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ

١٠٥- اور تو کہہ کہ عمل کرو اللہ اور اُس کا رسول اور
مسلمان تمہارے کام دیکھیں گے۔ پھر تم اُس کی طرف
جو ظاہر اور باطن سے واقف ہے لوٹائے جاؤ گے
سو وہ تمہارے کام تمہیں بتائے گا ○

١٠٦- وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ
اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

١٠٦- اور بعض اور لوگ ہیں جو اللہ کے حکم کا انتظار کرتے
ہیں، وہ یا انھیں عذاب کرے گا، یا اُن پر متوجہ ہوگا
اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

١٠٧- وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا
وَّكُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ
اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ
يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○

١٠٧- اور جنہوں نے (مدینہ میں) بہ نیت ضرر و کفر و بہ قصد
مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور اُس کی گھات کے لئے
جو اللہ اور اُس کے رسول سے پہلے لڑ چکا ہے
ایک مسجد بنائی ہے۔ اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے
کہ ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ اور اللہ
گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ○ ف۱

## مسجدِ ضرار

ف۱ حضورؐ جب مدینے تشریف لے گئے، تو اسلام مدینہ والوں کا قومی مذہب قرار پایا۔ توحید کا اجالا گھر گھر پہنچا۔ اور لوگوں کے قلوب نورِ اسلام سے جگمگا اٹھے۔ منافقین کے لئے یہ ترقی ناقابلِ برداشت تھی۔ انھوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے دو مرکز ہوگئے ایک قبا، دوسرا مسجد نبوی۔ اور دونوں آباد ہیں۔ مومن دونوں جگہ نور و معرفت سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اور دونوں جگہوں سے ہدایت و رشد کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔

مسجدیں اُس زمانے میں۔ اسلامیوں کی ہر تحریک خیر و برکت کی دارو مدار ہوتی تھیں۔ مسجدیں صرف سجدہ گاہیں نہ تھیں۔ بلکہ عمل اور جدوجہد کی ہر ابتدا یہیں سے ہوتی۔ یہ درسگاہیں بھی تھیں، دار الشوریٰ بھی، حکمت و معرفت کا منبع بھی اور آستانۂ عقیدت و محبت بھی۔ اس لئے منافقین نے سوچا کہ مسلمانوں کو تکلیف و نقصان پہنچانے کے لئے۔ ان میں کفر و نفاق پیدا کرنے کے لئے اور انھیں سیاسی سازشوں میں جکڑنے کے لئے اس سے بہتر کوئی صورت ممکن نہیں۔ کہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جائے۔ اور اسے ان مشورہ اغراض کے لئے استعمال کیا جائے۔ چنانچہ ابو عامر راہب نے انہیں مشورہ دیا کہ تم ایک مسجد تعمیر کرو۔ وہاں اپنے اغراض کے لئے پروپیگنڈا کرو۔ جب اس طرح کی جماعت تیار ہو جائے تو مجھے اطلاع دو۔ میں قیصر روم سے مل کر تمہیں مدد دوں گا۔ اور اس طرح پھلتے پھولتے مدینے سے اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کو ختم کیا جا سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو تمام حالات کی اطلاع دے دی اس مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اور کہہ دیا، کہ مقصد اور نیت نیک نہیں۔ لہٰذا آپ ان کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسجد مسمار کر دی گئی۔ اور اس طرح مسلمان ایک عظیم فتنے سے بچ گئے۔

اس قصے میں انہیں واقعات کی جانب اشارہ ہے۔ ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مساجد کی تعمیر سے غرض (باقی بر صفحہ [illegible])

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۰۸- لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ
أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ
يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ
رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ
وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ○
۱۰۹- أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ
تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ
خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ
عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ
بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○
۱۱۰- لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا
رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ

۱۰۸- سو تُو کبھی اُس مسجد میں کھڑا ہو۔ وہ مسجد جس کی
بُنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے
زیادہ لائق ہے، کہ تُو اُس میں کھڑا ہو۔ اُس میں
وہ لوگ ہیں، جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں،
اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ○
۱۰۹- کیا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خوفِ خدا
اور اُس کی رضامندی پر رکھی وہ بہتر ہے یا
جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ڈھنے والی کھائی
کے کنارہ پر رکھی۔ پھر اُسے لے کر دوزخ
کی آگ میں گر پڑی۔ اور اللہ ظالموں کو
ہدایت نہیں کرتا ○
۱۱۰- یہ عمارت جو اُنھوں نے بنائی، ہمیشہ اُن کے
دلوں میں شُبہ کا باعث ہوگی، جب تک

(بقیۃ حاشیہ)

تقوے اور پاکبازی ہے۔ جو مسجد قومی اور ناپاک
اغراض کے لئے تعمیر کی جائے جس سے مسلمانوں
میں تفرقہ پیدا کرنا مُراد ہو۔ اور اسلام کے خلاف
بطور مرکز استعمال کی جائے۔ جہاں تقوے وپاکیزگی
ناپید ہو۔ اور خبث ونفاق کا سرچشمہ ہو۔ جسے
ایک قوم کا محاذ جنگ بنایا جائے۔ وہ مسجد
مسجد ضرار ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس کا وجود
ناقابل برداشت ہے۔ وہ بالکل احترام کے
لائق وقابل نہیں۔

## حلِ لغات

(ص ۴۸۵ و ص ۴۸۶)

مُرْجَوْنَ۔ جنہیں ڈھیل دی جائے۔

اِرْصَادًا۔ الرصد الاستعداد للترقب
یعنی انتظار کرنا۔ اور طیار رہنا۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى۔ مسجد نبوی ہے
بعض کے نزدیک قبا سے مُراد ہے۔

رِیْبَةً۔ پھانس، وجہ اضطراب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝
١١١- اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ
الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ
مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ
الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
١١٢- اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ
السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ

ع ١١

اُن کے دل پارہ پارہ نہ ہوں اور اللہ جاننے والا
حکمت والا ہے ۝
١١١- مسلمانوں سے اُن کی جانیں اور مال اللہ نے
بہشت کے بدلے خرید لی ہیں۔ وہ اللہ کی راہ
میں لڑتے ہیں۔ پھر مارتے اور مرتے
ہیں۔ یہ سچا وعدہ ہے جو اللہ پر لازم ہے
اور توریت اور انجیل اور قرآن میں لکھا
ہے۔ اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کا پورا
کرنے والا کون ہے۔ سو اپنی اس بیع پر جو تم
نے اُس سے کی، خوشی کرو۔ اور یہ بڑی
مراد پانی ہے ۝ ف۱
١١٢- یہ لوگ توبہ کرنے والے بندگی کرنے والے تعریف کرنے والے
سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے

## شاندار سودا

ف۱ غرض یہ ہے کہ مسلمان کی جان عزیز اور متاع عزیز خدا کی راہ میں وقف ہے۔ اللہ مسلمانوں سے ان کی جان و مال خرید چکا ہے۔ یہ طے ہے کہ دم و دینار سے لے کر رگ حیات تک سب کچھ محبوب پر قربان ہے۔ دولت و ثروت پر اختیار ہے۔ اور زندگی کے قیمتی لمحات پر سودا خدا کی جانب سے ہو چکا۔ بات پختہ ہو گئی۔ وہ حسین نصب العین ہے۔ کہ جنت لو۔ اور دنیا کی تمام آسائشیں دین پر نثار کرو۔ یہ کس قدر بلند نصب العین ہے جس سے نفس میں پاکیزگی اور رفعت پیدا ہو جاتی ہے ۝

اب ہمیں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت نہیں۔ اور ضرورت بھی کیا ہے۔ یہ سودا گھاٹے کا سودا نہیں۔ جو ہے سب کچھ اسی کا ہے۔ جان اُس کی ہے۔ مال اسی کا ہے۔ دنیا کی آسائشیں اسی کی عطوفت نگاہی کا نتیجہ ہیں۔ تو ہم ان جہات سے تو کو اس کے سپرد کر دیا ایک فضل ہے یہ اس کی کرم ہے۔ کہ وہ اپنی چیز کو بطور بیع کے قبول فرماتا ہے۔ ورنہ سودا کیسا۔ ہم اس کے جنت اس کی، وہ جو چاہے سو کرے، جسے چاہے جنت عطا کرے۔ اور جسے چاہے جہنم میں پھینک دے مگر وہ کریم و رحیم ہے۔ اس کی نوازش نے بندوں کو بہشت میں پہنچانے کے لئے ایک بہانہ پیدا کر دیا ہے۔ ورنہ سودا کیسا۔ اور بیع کس کی ۝

## حل لغات

اَلسَّآئِحُوْنَ - سیاحت کرنے والے ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ
اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○
۱۱۳- مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ
كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ○
۱۱۴- وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ
لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ
اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ
لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ
لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ○

نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں
سے روکنے والے اور حدود الٰہی کے تھامنے
والے ہیں، اور تُو ایسے ایمانداروں کو بشارت دیدے ○ ف۱
۱۱۳- نبی اور ایمانداروں کو مناسب نہیں
کہ مشرکوں کے لئے مغفرت مانگیں
جب کہ انہیں معلوم ہو گیا، کہ وہ
دوزخی ہیں۔ اگرچہ قرابتی کیوں نہ
ہوں ○
۱۱۴- اور ابراہیم نے جو اپنے باپ کیلئے مغفرت طلبی
تھی، وہ ایک وعدہ کے سبب تھی جو وہ اپنے باپ سے
ہی کر چکا تھا، پھر جب اسے معلوم ہوا کہ وہ خدا کا
دشمن ہے، تو وہ اُس سے بیزار ہو گیا۔ ابراہیم
نرم دل بُردبار تھا ○ ف۲

ف۱

اس آیت میں مسلمان کی سات صفتیں گنائی ہیں جن کی وجہ
سے وہ بشارت و خوشخبری کا مستحق قرار پاتا ہے۔
اس کو خدا سے عشق ہوتا ہے اور وہ ہر وقت اس کے آگے جھکا رہتا
ہے۔ سیر جہاد میں دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچتا ہے۔ عابد
اور زاہد ہوتا ہے۔ گناہوں اور لغزشوں پر نادم ہوتا ہے۔ نیکی
سے محبت کرتا ہے۔ اور بُرائی سے نفرت۔ خدا کی حدود ہر آن
نگاہ رکھتا ہے۔
آج کل کے مسلمان اپنی مذہبی زندگی کا جائزہ لیں کیا
ان میں توبہ و عبادت کا جذبہ موجود ہے۔ کیا وہ حمد و ستائش کے
عادی ہیں۔ ان کے ہونٹ کبھی خدا کی تعریف میں ہلتے ہیں؟ ان
کے پاؤں جہاد و ہجرت کے لئے کبھی حرکت میں آتے ہیں۔ کیا
بُرائیوں سے انہیں نفرت ہے۔ اور کہاں تک وہ احکام خداوندی
کی رعایت ملحوظ رکھتے ہیں۔

## کفار کیلئے مغفرت طلبی

ف۲

سورۂ برأت کے ابتداء میں یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے
کہ ایمان کی طرف سے کفر و شرک کو اعلان بیزاری سنایا جاتا ہے۔
آئندہ مسلمانوں کی دوستی یہ لوگ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اس
سے پیشتر کی آیت میں حضورؐ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان لوگوں کے
ساتھ کوئی نفع کی توقع وابستہ نہ رکھیں۔ یہ فضل اور رحمت کا
قطعاً استحقاق نہیں رکھتے۔ اس آیت میں ایک شبہ کا جواب
ہے۔ وہ یہ کہ جب مسلمان ہو جانے کے بعد کفر سے کوئی تعلق
خاطر باقی نہیں رہتا۔ اور مسلمان دنیائے کفر سے بالکل بے تعلق
ہو جاتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے کیوں
دعائے مغفرت کی۔
جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم چونکہ نہایت درجہ حلیم الطبع اور
خلیق تھے اس لئے تمام زیادتیوں کو جو منکرین کی جانب سے
کی جاتیں۔ بخندہ پیشانی برداشت فرماتے۔ اور جستجو رہتی کہ
یہ لوگ ملت اسلام سے وابستہ ہو جائیں (باقی برصفحہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۱۵- وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

۱۱۵- اور خدا ایسا نہیں ہے کہ بعد ہدایت کسی قوم کو گمراہ کرے جب تک ان چیزوں کو جن سے بچنا ہے ان پر ظاہر نہ کر دے۔ اللہ ہر شے کا واقف ہے ۝

۱۱۶- إِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

۱۱۶- اللہ ہی ہے جس کی سلطنت زمین اور آسمان میں ہے وہی جِلاتا اور مارتا ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا حمایتی اور مددگار نہیں ۝

۱۱۷- لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهٗ

۱۱۷- اللہ نبی اور ان مہاجرین اور انصار پر مہربان ہوا۔ جو تنگی کے وقت اس کے ساتھ رہے تھے ف۱ اس کے بعد کہ اس میں سے ایک فریق کے دل ڈگمگانے کے نزدیک گئے تھے پھر اللہ ان پر متوجہ ہوا۔ بیشک

(تتمہ حاشیہ)

ایسی خواہش کی بنا پر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد کی بخشش طلبی کا وعدہ فرمایا۔ اور ایفائے عہد کے لئے دعا بھی کی۔ مگر ان کو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ پتھروں میں دل نہیں ہوتا۔ اس لئے آئندہ کامل طور پر باپ سے الگ ہو گئے۔ غرض یہ نہیں کہ کفر و اسلام کا تفاوت پسر و پدر کے تعلق میں حائل ہو جاتا ہے اور باپ کی عزت و اعانت سے روکتا ہے۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد روحانی تعلق قریب سے قریب رشتہ دار کے ساتھ بھی باقی نہیں رہتا ۔
یہ بھی غرض نہیں کہ مشرکین کے لئے التماس ہمدردی ناجائز ہے۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ کفر کو قابل عفو سمجھنا گناہ ہے ۔

ف۱ غزوہ تبوک گرمی کے موسم میں واقع ہوا۔ اس میں عام صحابہ میں اضطراب تھا کہ گرمی کی اس شدت میں کیونکر سفر طے ہو گا۔ اور کیونکر ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ دشمن سے لڑیں۔ پانی بہت کم تھا۔ اثنائے سفر میں یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں ہلاکت میں نہ ہو جائیں۔ مقصد سفر گرمی کے علاوہ عدو دشمن سے جہاد۔ بہت لوگوں نے ہمت ہاری لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ میں استقلال پیدا کیا۔ دلوں کو صبر کی توفیق مرحمت فرمائی۔ گو صحابہ میں ایک دنگی پیدا ہو گئی مخلصین کی ایک جماعت حضرت کے ساتھ عمل کرتی ہوئی اس آیت میں اسی توفیق ارزانی کا ذکر ہے ۔
لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ۔ سے غرض یہ نہیں کہ نبی کے پائے استقلال میں بھی معاذ اللہ لغزش پیدا ہو گئی تھی۔ یہاں کی جنت میں بھی کمزوری اور سستی کا ظہور ہو گیا تھا۔ بلکہ بعض صحابہ کی حوصلہ افزائی کے لئے حضورؐ کے نام کو ان کے ساتھ ضم کر دیا ہے ۔

## حل لغات

تَابَ اللّٰهُ عَلٰى فُلَانٍ ۔ کے معنی التفات مائل ہونا

[illegible]

www.KitaboSunnat.com



بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○
۱۱۸- وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا
حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ
بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ
وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○
۱۱۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○
۱۲۰- مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ
حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ
عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ

اُن پر شفیق اور مہربان ہے ○
۱۱۸ - اور اُن تین شخصوں پر بھی مہربان ہو گیا، جو پیچھے
رہ گئے تھے، یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی کشادگی
کے اُن پر تنگ ہو گئی، اور وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے
اور سمجھے کہ خدا سے کہیں پناہ نہیں مگر اسی کی طرف
پھر وہ اُن پر مہربان ہوا، کہ وہ توبہ کریں۔ بیشک
اللہ مہربان رحم والا ہے ○ ف
۱۱۹ - مومنو! خدا سے ڈرو، اور سچوں کے
ساتھ رہو ○
۱۲۰ - اہل مدینہ اور ان کی نواحی کے دیہاتیوں کو
مناسب نہیں کہ رسول کے ساتھ جانے سے
پیچھے رہیں۔ اور یہ مناسب ہے کہ نبی کی جان سے
اپنی جانوں کو زیادہ چاہیں، یہ اس لیے کہ اللہ کی راہ میں

ف
ان تینوں کا ذکر گزشتہ اوراق
میں گزر چکا ہے۔ یہ تین کعب بن
مالک، مرارہ بن ربیع، اور ہلال بن
امیہ واقفی تھے۔ غزوۂ تبوک
میں شریک نہ ہو سکے۔ حضور ناراض
ہو گئے۔ آپ کی نگاہ کرم کا پھرنا تھا
کہ سب نے بھی چشم التفات پھیر
لی۔ اب دستِ مہربان سے ملک
تنگ ہے۔ ذات ارض کی پرچھ

ہے۔ مگر میں مستورات نے خدمت
سے انکار کر دیا۔ آخر اللہ نے معذرت
قبول کر لی۔ اور یہ آیات نازل ہوئیں۔
اللھم اغفر
لکاتبہ
ولمن سعیٰ
فیہ ولوالدیہم
اجمعین
آمین ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا
يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ
مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
١٢١- وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً
وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا
اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ
اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
١٢٢- وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا
كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ
فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا

جو پیاس اور رنج اور بھوک اُن پر آئے
اور جہاں اُن کے قدم جائیں، تاکہ کافر
خفا ہوں، اور جو کچھ وہ اپنے دشمن سے
چھین لیں، مگر ان کے لئے اس پر نیک
عمل لکھا جاتا ہے۔ اللہ نیکوں کی مزدوری
ضائع نہیں کرتا ۝ ف ۱
١٢١- اور جو وہ خرچ کرتے ہیں۔ تھوڑا ہو یا
بہت، اور جس میدان کا وہ سفر طے کرتے
ہیں اُن کے لئے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ اُن کے
نیک عمل کی جزا انہیں دے ۝
١٢٢- اور یہ تو لائق نہیں کہ سب مومن لڑائی میں
نکلیں پھر اُن کے ہر فرقہ میں سے ایک حصہ
کیوں نہ نکلا۔ تاکہ انہیں دین میں سمجھ

## نمازیوں کے درجے

ف ۱ رسولؐ مرکز محبت ہیں، جن کے لئے رسولؐ کا وجود باجود باعث صد ہزار برکت ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اپنی جان کے متعلق تغافل ہو جائے۔ مگر رسولؐ سے تغافل گناہ ہے، کفر ہے۔ اور معصیت ہے۔ مسلمان کبھی حضور کے منشاء و ارادہ کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ وہ تو سب کچھ حرمت رسولؐ کے لئے قربان کر چکا ہے ۔

وہ لوگ جو حرمت رسول کے لئے جہاد کرتے ہیں اُن کی ہر تکلیف لائق ستائش اور قابل داد ہے۔ اُن کی پیاس اور بھوک میں اجر ہے۔ اُن کا قدم برکت لزوم ہے۔ ان کی تکلیف اللہ کو عزیز ہے ۔

اصل میں وہ لوگ ہیں جو صحیح معنوں میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے محب ہیں۔ جو حسن اور نیک ہیں۔ محبت رسولؐ اور عشق رسولؐ عافیت کا نام نہیں۔ بلکہ سراپا ابتلاء و آزمائش ہے

مراد یہ دل میں عظمت نبوت اور لطف وحی والہام کا خیال ہو۔ اور جہاد سے نفرت ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ عشق رسولؐ کا جذبہ وہ اضطراب آفرین جذبہ ہے کہ اس کے بعد دل کا چین اور آرام رخصت ہو جاتا ہے۔ جو نگاہ نور نبوت سے مستنیر ہو۔ وہ آرام کی محبت سے تیرہ نہیں ہو سکتی ۔

ان آیات میں بتایا ہے کہ غازی اللہ کے محبوب ہیں ہر دکھ جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچتا ہے۔ وہ انہیں اللہ کے اور قریب کر دیتا ہے ۔

## حلِ لُغات

ظَمَاٌ ۔ پیاس ۔ نَصَبٌ ۔ تھکن ضعف ۔
مَخْمَصَةٌ ۔ بھوک ۔
وَلَا يَنَالُوْنَ ۔ نَالَ منہٗ کے معنی دشمن کو دکھ پہنچانے کے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

پیدا ہوتی، اور تاکہ اپنی قوم کو جب وہ ان کے پاس واپس آتے تو ان کو ڈراتے شاید وہ ڈرتے ۝ ف۱

۱۲۳- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

۱۲۳- مومنو! اپنے نزدیک کے کافروں سے لڑنے کو جاؤ۔ اور ضرور ہے، کہ وہ تم میں سختی دیکھیں۔ اور جانو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ۝ ف۲

۱۲۴- وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝

۱۲۴- اور جب کوئی سورت (قرآن) نازل ہوتی ہے تو ان میں کوئی ہے جو کہتا ہے کہ اس نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا۔ سو وہ جو ایماندار ہیں۔ انھیں کا ایمان بڑھایا اور وہی خوش ہوتے ہیں ۝

۱۲۵- وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم

۱۲۵- اور جن کے دلوں میں روگ ہے

## عسکری ترتیب

ف۱ آیت کا نزول سیاق جہاد میں ہوا ہے۔ اس لئے تفقہ فی الدین سے غرض عسکری ترتیب اور ٹریننگ ہے۔ یعنی جب جہاد کا اذن عام ہوجائے۔ تو سب لوگ نکل کھڑے ہوں بلکہ بعض ایسے بھی رہیں جو غازیوں کی ترتیب کریں۔ اور انھیں جنگ کے رموز و اسرار سے آگاہ کریں۔ بات یہ تھی کہ جب حضورؐ جہاد کے لئے اعلان فرماتے۔ تو تمام صحابہؓ شوق شہادت میں غزوہ کے لئے تیار ہوجاتے۔ اور مدینہ طیبہ بالکل خالی ہوجاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ بعض لوگوں کو تعلیم و تربیت کے لئے پیچھے رہنا چاہئے۔ جہاد کے لئے لوگوں کو تیار کرنا یہ بھی تو جہاد ہے۔

بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت طلب علم کے لئے مستقل افادات ہے۔ اسے سیاق و سباق سے کوئی تعلق نہیں غرض یہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جن کا مشغلہ کتاب و سنت کی خدمت ہو۔ جو دین سیکھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ یعنی دونوں گروہ خدمات تقسیم کرلیں۔ کچھ سیاسیات کے لئے وقف رہیں۔ اور کچھ علمی مشغلوں کے لئے۔

ف۲

اس آیت میں اصول جہاد کی تشریح کی گئی ہے کہ سب سے پہلے جو قریب کے دشمن ہیں۔ ان سے جنگ کی جائے پھر ان لوگوں سے جو پہلوں سے نسبتاً قریب ہوں۔ یعنی الاقرب فالاقرب کا اصول مد نظر رکھا جائے۔ اس طرح سے طاقت و قوت میں باقاعدہ ترقی ہوتی رہتی ہے حضورؐ نے اسی طریق جہاد پر عمل فرمایا۔ سب سے پہلے مکے والوں سے معرکہ ہے۔ اس کے بعد تمام اہل عرب سے۔ پھر اہل کتاب سے یعنی بنی قریظہ و بنی نضیر سے۔ اس کے بعد خیبر و تبوک میں جنگ رہی۔ صحابہؓ نے بھی اسی آئین کو ملحوظ رکھا۔ روم، شام، عراق وغیرہ تمام بلاد میں اسی ترتیب سے سلسل کو جاری رکھا۔ (باقی بر صفحہ ۴۹۳)

www.KitaboSunnat.com



مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى
رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ
كٰفِرُوْنَ ۝

اُن کی ناپاکی میں ناپاکی اور
زیادہ کر دی۔ اور وہ کافر ہی
مرے ۝

۱۲۶- اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ
كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ
ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ۝

۱۲۶- کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک دفعہ
یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں (قحط یا بیماری آتی
ہے) پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں، اور نہ
نصیحت پذیر ہوتے ہیں ۝

۱۲۷- وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ
بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ
يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ
صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

۱۲۷- اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو
ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہے کہ کوئی
تمہیں دیکھتا ہے یا نہیں۔ پھر پھر جاتے ہیں۔
اللہ نے اُن کے دل پھیر دیئے۔ اس لئے کہ
وہ بے سمجھ لوگ ہیں ۝

۱۲۸- لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

۱۲۸- تمہارے درمیان سے تمہارے پاس رسول

بقیہ حاشیہ
وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً کے
معنی یہ ہیں کہ مسلمان کو دشمن کے مقابلہ
میں پُر ہیبت اور پُر جلال ہونا چاہیے
کافر مسلمان کے کسی بشرہ کو دیکھے
تو لرزہ براندام ہو جائے۔ جس سے کہ
اسلام مکمل ہوتا ہے۔
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ۔ میں اس بات کی جانب
صریح اشارہ ہے کہ صحیح التحمد

ہیبت و جلال کا نام ہے۔ حسن و
نازکی کا نہیں۔ سچ معنوں میں متقی وہ
ہے جو کفر کے بدن پر کپکپی طاری کر
دے اور جسے دیکھ کر کفر سہم جائے۔

## حَلِّ لُغَات

نَفَرَ۔ نکل کھڑا ہونا۔
غِلْظَةً۔ سختی، تندی۔
رِجْسًا۔ غلاظت کفر و نفاق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

آیا۔ تمہارا دکھ اس پر شاق ہے وہ تمہارے نفع کا حریص ہے۔ ایماندار وں کا شفیق مہربان ہے ۝ ف۱

۱۲۹۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

۱۲۹۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس پر بھروسہ کیا۔ اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ۝

## سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا (۱۰۹) رُكُوْعَاتُهَا (۱۱)

## سورۂ یونس

مکی ــــ آیتیں ۱۰۹ ــــ رکوع ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱۔ الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝

۱۔ الٓر۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۝

۲۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ
اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ

۲۔ کیا لوگوں کو تعجب ہوا، کہ ہم نے ان میں سے ایک آدمی پر وحی نازل کی، کہ لوگوں کو

## مقامِ محمدی

ف۱ رسول کی تنکیر تعظیم شان کے لئے ہے۔ یعنی تمہارے پاس اللہ نے ذی وقار پیغمبر بھیجا ہے۔ جو تم ہی میں سے ہے۔ لوازم بشری کا حامل ہے۔ انسان ہے۔ انسانوں کی سی ضرورتیں اور حاجتیں رکھتا ہے۔ بالکل تمہاری طرح اللہ کا ایک بندہ ہے مگر رتبہ و مقام کا یہ عالم ہے۔ کہ تم میں سے بڑے سے بڑا انسان اس کی خاک پا کی برابری نہیں کر سکتا۔ وہ انسان ہے۔ مگر انسانیت کو اس بے نظیر ہستی پر فخر ہے۔

حضرت ابن عباسؓ اسی آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے یعنی اَنْفَسِكُمْ سین کے زبر کے ساتھ۔ یعنی تم سے بہترین، اعلیٰ و ارفع انسان کو بھیجا ہے۔ یعنی تقاضائے رسالت ہے کہ جو پیغمبر ہو کر آئے۔ وہ تمام انسانوں سے دل و دماغ، جسم و روح کی قابلیت و استعداد کے لحاظ سے بلند ترین مقام پر فائز ہو۔

حضورؐ کی تین خصوصیات بھی گنائی ہیں۔

(۱) امت کے غمگسار ہیں۔

(۲) قوم کی ہدایت کے لئے بے حد مشتاق۔

(۳) مسلمانوں کے لئے رؤف و رحیم۔

امت کی غمگساری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ کہ تم امت کے لئے ہلکان کیوں ہوئے جاتے ہو۔ ہدایت کے لئے حرص و شوق کا یہ عالم ہے کہ وقت کا ہر لمحہ تبلیغ میں صرف ہو رہا ہے۔

آپ کی رحمتیں اور نوازشیں۔ جن کی وجہ سے آپ کو رؤف و رحیم کے پرشکوہ لقب سے نوازا گیا ہے۔ اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کے ضبط کے لئے دفتروں کی ضرورت ہے۔ غرض یہ ہے کہ مسلمان مقام رسالت اور مرتبہ رسول کو پہچانیں اور سرگرم اطاعت ہوں۔ اور فخر کریں کہ ہمیں اللہ نے اتنا مقتدا و ہادی و رہنما عنایت فرمایا ہے۔ جسے ہم سے زیادہ ہماری فکر ہے۔

**حل لغات** :- عَنِتُّمْ۔ عنت سے ہے۔ جس کے معنے تکلیف اور دکھ کے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ
لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ○
۳- اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا
مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○
۴- اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

ڈرا۔ اور ایمانداروں کو بشارت دے کہ خدا کے پاس اُن کے لئے بڑا مرتبہ ہے۔ کافروں نے کہا، کہ یہ شخص (محمدؐ) صریح جادوگر ہے ○ ف۱

۳- تمہارا رب وہ اللہ ہے، جس نے آسمان و زمین چھ دن میں ف۲ بنائے، پھر عرش پر قائم ہُوا۔ سب کاموں کا بندوبست کرتا ہے۔ کوئی شفیع نہیں، مگر بعد اُس کے اذن کے۔ یہ اللہ ہے تمہارا رب سو اُسی کی عبادت کرو، کیا تم دھیان نہیں کرتے ○

۴- تم سب اُسی کی طرف جاؤ گے۔ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ وُہی اوّلاً پیدا کرتا ہے۔ پھر وُہی اُسے دُہرائے گا۔ تاکہ ایمانداروں کو

## جادُو و اثر

ف۱ اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ کے معنے یہ ہیں کہ منکرین کو بھی حضورؐ کی قوّتِ تاثیر اور طاقتِ جذب و کشش کا اندازہ تھا۔ وُہ جانتے تھے کہ یہ شخص اپنے اندر ایک خاص نوع کا مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ جو اس کی باتیں سُنے گا وہ ضرور متاثر ہو گا۔ اور حضورؐ کی جانب کھنچا ہُوا چلا آئے گا۔

چنانچہ کُتبِ سیر میں بے شمار ایسے واقعات موجود ہیں کہ لوگوں نے انتہائی دُشمنی کے باوجود بالآخر حضورؐ کے قدموں میں آجانے کی سعادت حاصل کی۔

## کائنات کا دِل

ف۲ اَیّام سے غرض مدّت و اوقات ہیں کیونکہ قرآن کے الفاظ میں باعتبار لغت و ادب بہ نسبت عام الفاظ کے جس کے معنوں کے ہیں، زیادہ وسعت ہے۔ اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ سے غرض حقوقِ الٰہی کا کائنات کی جانب متوجہ ہونا ہے۔ عرش تدبیرِ الٰہی کا مقام و مرکز ہے۔ جس طرح دل انسان کے لئے تمام افعال کا مدار و محور ہے۔ اسی طرح عرش کائنات ادی کا دل ہے۔ یا عرش اعلیٰ کو یوں سمجھ لیجئے کہ تجلیات تدبیری عرش کی وساطت سے نافذ ہوتی ہیں۔ یعنی اللہ کے تمام احکام یہیں سے صادر ہوتے ہیں تفصیل گزشتہ اوراق میں گزر چکی ہے۔

## حلِّ لغات

اَلْاَمْرَ۔ وہ حقیقت عامہ جو ساری کائنات کو شامل ہے۔

---

و کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.KitaboSunnat.com



اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

نیک کرداروں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جو کافر ہیں اُن کو کھولتا پانی پینا پڑے گا اور اُن کے کفر کے سبب اُن کو دُکھ کا عذاب ہوگا ۝ ف۱

۵ - هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

۵ - وُہی ہے جس نے سُورج کو روشنی اور چاند کو اُجالا بنایا۔ اور اُس کی منزلیں مقرر کیں۔ تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب جانو خُدا نے یہ سب تدبیر کے ساتھ بنایا ہے وہ اہل علم کے لئے پتے کھولتا ہے ۝

۶ - اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝

۶ - رات اور دن کے اختلاف میں ، اور جو چیزیں خُدا نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں۔ ف۲ اُن میں ڈرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ۝

۷ - اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

۷ - جن کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں

ف۱

اس آیت میں حشر ونشر کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قرآن چونکہ مدلل کتاب ہے اس لئے کوئی دعویٰ تشنۂ برہان نہیں رہنے دیا! امکان حشر کے متعلق فرمایا۔ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ۔ کہ وُہ اس وقت کائنات کو وجود میں لاتا ہے۔ جب کہ وہ کہیں موجود نہیں ہوتی۔ بلکہ خود وجود اس کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ اس لئے جب کہ یہ کیفیت فنا ہو جائے گی۔ تو اس وقت بھی اُسے دوبارہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو بات ایک فرض ممکن ہے۔ وُہ دوبارہ کیوں محال ہو ضرورت حشر کے متعلق ارشاد فرمایا۔ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ۔ یعنی تاکہ صلحاء اور پاکباز لوگوں کو اجر سے بہرہ ور کیا جائے۔ اس دُنیا میں مکافات عمل کا پورا سامان وانتظام نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک شخص ڈاکو ہو چور ہو اور قوم و عدالت کی نگاہوں میں معزز ہو۔ یہ بھی ممکن ہے ایک شخص نیک اور پاکباز ہو۔ مگر عوام میں اس کی بدعملی کا شہرہ ہو اس لئے ضرورت ہے۔ ایک ایسے عالم کے فرض کرنے کی جہاں عدل وظلم میں متر فاصل موجود ہو۔ جہاں نیک وبد میں امتیاز ہو۔ جہاں کی عدالتیں جرم سے اغماض نہ کر سکیں۔ اور ایک پاکباز انسان کو ایک ذرّے کی پوری پوری قیمت مل سکے۔ یہی عالم آخرت ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے ۔

## لآیاتٍ

ف۲ قرآن حکیم کا یہ عجیب طرز استدلال ہے کہ وہ زیر بحث مطالب کی کائنات کے مظاہر پیش کر کے آسمان سے ثابت کر دیتا ہے۔ لآیات کر دینے سے تمام دعاوی کی جانب ذہن خود بخود منتقل ہو جاتا ہے ۔

توحید و وجود باری ، بعثت ، رسالت اور دیگر قسم کے تمام دعاوی اس مظاہر قدرت سے عیاں ہیں۔ غور فرمائیے! ورنہ رات کا تعین۔ اور کائنات کی دوسری خوبیاں جو ہر قدم میں جاری وساری ہیں۔ کیا بغیر خدا کے ممکن ہیں۔ کائنات کا نظم ونسق اور ایک مخصوص وحدت کے جلوے (باقی بر صفحہ ۴۹۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا
بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا
غٰفِلُوْنَ ۝

اور وہ حیاتِ دُنیا پر راضی اور مطمئن ہو گئے
ہیں۔ اور جو ہماری آیتوں سے غافل
ہیں ۝

۸- اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝

۸ - اُن کا ٹھکانا آگ ہے، اُن کے کاموں
کے سبب ۝

۹- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ۝

۹ - جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے
اُن کا رب اُن کے ایمان کے باعث اُن کی
رہنمائی کرے گا۔ اُن کے نیچے نہریں بہتی ہیں
نعمتوں کے باغوں میں ۝

۱۰- دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ
وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ
دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝

۱۰ - وہاں اُن کی دُعا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور باہم
ملاقات کی دُعا خیر سَلَامٌ ہے اور آخری
دُعا اُن کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
ہے ۝ ف۱

(بقیۃ حاشیہ)

کیا توحید کی جانب ذہنِ انسان کو متوجہ نہیں کرتے۔ کیا یہ سب کچھ بے غرض و غایت ہے۔ آسمان کی بلندیاں اور زمین کی پستیاں بے مطلب ہیں؟ کیا بعثت و حشر کی طرف صاف اشارہ نہیں۔ مادی نظام کی تکمیل کے بعد کیا روحانی نظام کی تکمیل غیر ضروری ہے۔ کیا عقل یہ مان سکتی ہے کہ انسان کو اور کائنات و حیات کو یونہی بے فائدہ اور بے غرض پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے لئے کوئی پروگرام اور کوئی نصب العین نہیں؟ کیا یہ احتیاج روحانی بجائے نبوت کی دلیل نہیں؟ یہ سب مطالب لاجواب کر کر بیان کر دیئے ہیں۔ یہ قرآن کا اعجاز ہے۔

حمد و ستائش کرنے لگیں گے۔ اور کہتے لگیں گے۔ کہ اللہ یہ تیری ربوبیت کا کرشمہ ہے۔ ورنہ انسان کہاں۔ اور یہ رُتبہ عالی کہاں؟

حاشیہ صفحہ ہذا

ف۱ یعنی صالحین کی اُخروی زندگی اس درجہ کامل، خوشگوار اور راحت افزا ہوگی۔ کہ وہ بالآخر

## حَلِّ لُغَت

(صفحہ ۴۹۶ و ۴۹۷)

حَمِیْم۔ گرم پانی۔
تَحِیَّتُھُمْ۔ تحفہ ملاقات، سلام۔

www.KitaboSunnat.com



۱۱- وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ
اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ
اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○
۱۲- وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا
لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ
كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ
مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
۱۳- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ

۱۱- اور اگر خدا آدمیوں کو جلد برائی پہنچائے
جیسے کہ وہ جلد بھلائی چاہتے ہیں تو اُن کی
اجل پوری کی جائے سو ہم اُن کو جو ہماری ملاقات سے ناامید
ہیں چھوڑ دیتے ہیں اپنی گمراہی میں سرگرداں پھرتے رہیں ○ ف۱
۱۲- اور جب آدمی پر تکلیف آتی ہے تو کروٹ
پڑا ہوا یا بیٹھا ہوا یا کھڑا ہمیں پکارتا ہے پھر
جب ہم اس سے اُس کا رنج دور کر دیتے ہیں تو
چلا جاتا ہے گویا اس نے پہنچے ہوئے دکھ میں ہمیں
پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حد سے نکلنے والوں کے
لئے اُن کے اعمال مزین کئے گئے ہیں ○ ف۲
۱۳- اور ہم نے تم سے پہلے اُمتوں کو ہلاک کیا
جب وہ ظالم ہوئے۔ اور اُن کے رسول اُن کے
پاس نشانیاں لے کر گئے اور وہ ایمان نہ لانے والے تھے

ف۱

یعنی اللہ میں حلم و علم ہے۔ وہ تمہاری
بددعاؤں اور بُرے مطالبوں کو سنتا ہے
مگر قبول اس لئے نہیں کرتا۔ کہ تمہارا اسی
میں بھلا ہے ۔

ف۲

اس آیت میں انسان کی اس نفسی خرابی کو بیان
کیا ہے۔ کہ مصیبت کے وقت اس کا دل نرم
ہوتا ہے۔ اور اس وقت وہ اللہ کی ضرورت
کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کرتا ہے۔ مگر جب
تکلیف کا وقت گزر جاتا ہے۔ دل پر بدستور
غفلت کا حجاب پڑ جاتا ہے۔ اور فطرت کی
آواز دب جاتی ہے ۔
سچا مومن وہ ہے جو دولت و عافیت کے
نشوں میں بھی فطرت پر نظر رکھتا ہے۔ اور جب
وقت کی ضروریات کو کسی حالت میں بھی فراموش
نہیں کرتا ۔

## حلِّ لغات

اَجَلُهُمْ - مدت ۔
الْقُرُوْنَ - جمع قرن - بمعنے زمانہ والے
طبقہ - یعنی اہل زمانہ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○
١٤- ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي
الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ
تَعْمَلُوْنَ ○
١٥- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ
قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا
ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ
تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ
عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○
١٦- قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ
وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ

یوں ہی ہم مجرموں کو سزا دیتے ہیں ○
١٤ - پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں
نائب کیا۔ تاکہ دیکھیں، کہ تم کیا
کرتے ہو ○
١٥ - اور جب ہماری صاف آیتیں ان کے سامنے
پڑھی جاتی ہیں تو جو ہماری ملاقات سے نااُمید
ہیں یوں کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور
قرآن لا۔ یا اسی کو بدل ڈال تو کہہ یہ میرا کام نہیں کہ
میں اپنی طرف سے اسے بدلوں میں اسی کے تابع ہوں جو
مجھے حکم آتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی
کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے ○ ف١
١٦ - تو کہہ اگر خدا چاہتا، تو میں تم پر قرآن نہ پڑھتا
اور نہ وہ تمہیں اس کی خبر ہی دیتا۔ کیونکہ میں تو

ف

مخالفوں کی سب سے بڑی بدبختی یہ تھی کہ آخر وقت تک انہوں نے حضور کے منصب کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ان کا یہ مطالبہ کہ قرآن میں حسب حال خواہ تغیر پیدا کر دو۔ اس بدعملی پر دلیل ہے۔ بھلا کیا انبیاء علیہم السلام اپنی مرضی سے تعلیمات الٰہیہ میں اصلاح و ترمیم کر سکتے ہیں؟ انبیاء کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ وہ اللہ الٰہی کے ترجمان ہیں۔ اپنی جانب سے وہ کچھ نہیں کہتے۔ ان کی ہر بات منشاء الٰہی کے مطابق ہوتی ہے۔ انبیاء کا نفس بشریت کی تمام خواہشوں اور تقاضوں کو غرض نبوت کے تابع کر لیتا ہے۔ اس لئے اپنی جانب سے تبدیلی اور اصلاح کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

"اگر نبی اپنے دعوے سے دست بردار ہو جائے اور قوم کے جذبات و خیالات کے ماتحت ہو جائے" تو پھر اس میں اور عام لیڈر کا انسان میں کیا فرق ہے؟

انبیاء کی باتیں محکم اور اٹل ہوتی ہیں۔ جو خدا کی جانب سے ہیں۔ اس میں نفاق و غلط مراسر سے جائز ہے منزہ ہے۔

اس آیت میں اسی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔

## حلِ لغات

خَلٰٓئِفَ ۔ قائمقام، پس آیندگان۔

www.KitaboSunnat.com



فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝
۱۷- فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
۱۸- وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ
هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ
فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ
وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
۱۹- وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً
فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اس سے پہلے تم میں ایک عمر تک رہ چکا ہوں
کیا تم نہیں سمجھتے ۝ ف۱
۱۷- سو اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو
خدا پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے
بے شک مجرموں کا بھلا نہیں ہوتا ۝
۱۸- اور وہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش
کرتے ہیں جو ان کا نفع نقصان نہیں کر سکتے اور کہتے
ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں تو کہہ
کیا تم خدا کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اس کو
آسمان میں معلوم ہیں اور نہ زمین میں ہیں وہ
ان کے شرک سے پاک اور بلند ہے ۝ ف۲
۱۹- اور سب لوگ پہلے ایک ہی دین پر تھے
پھر پیچھے مختلف ہو گئے۔ اور اگر تیرے رب کی

## معیارِ رسالت

ف۱ کفار والوں نے جب قرآن کی تبدیلی کا مطالبہ کیا تو جواب فرمایا گیا کہ یہ ناممکن ہے۔ انبیاء کو اپنی جانب سے تعلیمات الٰہیہ میں کمی بیشی کرنے کا مطلق اختیار نہیں ہوتا۔ وہ محض منشائے خداوندی کے اطاعت شعار ہوتے ہیں۔ منصب نبوت کا مقصد ہی یہی ہے کہ نفس کی ترجمانی نہ ہو۔ منشاء الٰہی کی تعمیل ہو۔ پھر انبیاء سے یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ پیغام خداوندی کو بدل دیں۔

ان آیات میں ایک اور طریق سے جواب دیا گیا ہے حضور دعویٰ نبوت سے قبل چالیس برس تک ان لوگوں میں رہے۔ آپ کی چالیس سالہ زندگی کفار مکہ کے سامنے تھی۔ آپ سے کہا گیا ہے کہ ان سے پوچھیں کیا تم نے کبھی کوئی بات چالیس سال کے طویل عرصے میں ایسی دیکھی ہے جو قول الحق سے بعید ہو۔ حضور کو بے لوث بچپن میں انہوں نے دیکھا۔ جوانی دیکھی اور بڑھاپے کے آثار دیکھے۔ اور اب جبکہ آفتاب شباب نصف النہار سے آگے گذر چکا ہے۔ تم یہ سمجھتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نفس کی خواہشات کا شکار ہو چکا ہے۔ اور محض جاہ و حشمت کے لئے نبوت کا مدعی ہے۔ یہ بات کبھی عقل تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ جو شخص چالیس برس تک پاکباز ہے، صادق و امین کہلائے، جس کا خیال و عمل حیوانیت کی آلودگیوں سے پاک رہے، یکایک۔ سے دو گنہگار ہو۔ اور شاندار سیرت کا مالک ہو۔ یکایک اس کی سیرت بدل جائے۔ اور وہ خدا پر جھوٹ بولنے لگے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ کیونکر ایک پاکباز انسان اتنے بڑے جھوٹ کی جرأت کر سکتا ہے؟

عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ سے غرض شاندار اور نیز رسول اللہ صلعم کو ہے۔ کیونکہ کسی شخص کے متعلق کسی برائی کا علم نہ ہونا اور چیز ہے اور اس شخص کا نیک ہونا۔ اور اس طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی نیکی کے واقعات زندگی لوگوں کو معلوم ہوں۔ اور ان میں وہ نیکی اور صفت کے لحاظ سے شہرت رکھتا ہو۔ وہ ہر شخص جس کے حالات سے آپ پوری طرح آگاہ نہیں، (دیکھو باقی بر صفحہ ۵۰۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ۝
۲۰ - وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ
فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ
الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝
۲۱ - وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ
بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ
فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۚ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۚ
اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝
۲۲ - هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَ
الْبَحْرِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ
وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّ

طرف سے ایک بات پہلے سے مقرر نہ ہوئی تو
اُن کی اختلافی باتوں کا فیصلہ ہو جاتا ۝
۲۰ - اور کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف
سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہ ہوا سو تو کہ غیب کی بات
اللہ جانے تم منتظر رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ
منتظر ہوں ۝ ف۱
۲۱ - اور جب ہم لوگوں کو بعد تکلیف کے جو انہیں
پہنچی ہو کچھ رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو فوراً ہی
وہ ہماری نشانیوں میں حیلہ نکالتے ہیں کہہ اللہ تدبیر
میں بہت تیز ہے ہمارے رسول تمہارے مکر لکھتے ہیں ۝
۲۲ - وہی ہے جو تمہیں جنگل اور دریا میں پھراتا ہے
یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہو۔ اور
وہ لوگوں کو اچھی ہوا سے لے چلیں، اور

(بقیہ حاشیہ)

کہہ سکتا ہے کہ میری پہلی زندگی میں کوئی
عیب دکھاؤ •

ف۲

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ سے غرض
یہ نہیں کہ ایسے معبودان باطل بھی کائنات میں
موجود ہیں۔ جن کو خدا نہیں جانتا۔ بلکہ غرض یہ
ہے کہ اللہ کا علم چونکہ نہایت کامل اور حاوی
ہے۔ اس لئے جب اس کے علم میں اس کا
کوئی ساجھی نہیں۔ تو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اس
کے سوا دوسروں کو بھی خدا گردانتے ہو •

حاشیہ صفحہ ہذا

ف۱ آیۃ سے مراد مطلوبہ معجزات ہیں

تو قرآن کی آیت نہیں •

## حلِ لغات

شُفَعَآؤُنَا۔ جمع شفیع۔ سفارش کرنے والا
اُمَّةً۔ مشترک العقیدہ جماعت۔ وحدت
شرط نہیں۔ ہر گروہ جو کسی مقصد میں متفق ہو
اُمت کہلائے گا۔ مگر یہاں صحیح العقیدہ لوگ
مراد ہیں۔ کیونکہ فَاخْتَلَفُوْا کا قرینہ اس پر
دلالت کر رہا ہے •

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ
وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا
اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ لَئِنْ
أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ
الشَّاكِرِينَ ۝

وہ اسی ہوا سے خوش ہوں ناگاہ کشتیوں پر
طوفانی ہوا آئے اور ہر طرف سے ان پر موج چلے
اور وہ سمجھیں کہ اب ہم گھر گئے تو صاف دلی سے
اللہ کو خالص اسی کی بندگی کر کے یوں پکارتے ہیں کہ
اگر تو ہمیں اس آفت سے بچا لے تو ہم تیرے
شکر گزار رہیں گے ۝ ف۱

۲۳ - فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ۖ مَتَاعَ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ
فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

۲۳ - پھر جب اس نے بچا دیا، اسی وقت زمین میں
ناحق شرارت شروع کرتے ہیں۔ لوگو! تمہاری
شرارت تمہاری جانوں پر ہے۔ حیات دنیا
کی پونجی برت لو، پھر تمہیں ہماری طرف آنا ہے
سو ہم تمہیں تمہارے کاموں سے آگاہ کریں گے ۝

۲۴ - إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ
أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ

۲۴ - حیات دنیا کی مثال اس پانی کی ہے، جو
ہم نے آسمان سے برسایا۔ پھر اس میں زمین کا

ف۱

فطرت کے لحاظ سے ہر شخص کو پاکیزہ پیدا کیا گیا ہے
ہر قلب میں اللہ کی توحید کے چشمے بہتے ہیں۔ ہر آنکھ
جلوہ ہائے طور و سینا کا تماشا کر سکتی ہے۔ مگر ہوتا یہ
ہے کہ زندگی کی کثافتوں میں فطرت کی پاکیزگی ضائع
ہو جاتی ہے۔ خیالات فاسدہ کی وجہ سے دل بے نور
ہو جاتا ہے۔ اور جہالت و تعصب کی وجہ سے بصیرت
بھی باقی نہیں رہتی۔ عیش و تنعم کی زندگی میں خدا
کو بھول جاتا ہے۔

مگر جونہی کسی حادثہ سے آنکھیں کھلتی ہیں، اصلی
اصلی فطرت بیدار نظر آتی ہے۔ دل کے تمام حجاب
ایک ایک کر کے اٹھ جاتے ہیں۔ اور قلب سے توحید
کی آوازیں مسلسل آتی ہیں۔

ان آیات میں انسان کی اس فطرت مستورہ کا حال
بیان کیا ہے۔ کہ مصیبت کے وقت یہ ہمیں یاد کرتے
ہیں۔ اور جہاں ہم نے اس کی مشکل حل کی۔ پھر وہی تمرد و
معصیت، پھر وہی گناہوں کا ارتکاب اور جذبۂ عیش
و تنعم موجزن ہونے لگتا ہے۔

قرآن چونکہ علیم بذات الصدور خدا کی کتاب ہے
اس لئے اس میں یہ تمام الجھنیں کھول دی گئی ہیں۔ جو
دلوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتے
ہیں کہ انسان کس کس راہ سے فریب کھاتا ہے۔ اس
لئے ان واردات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے۔

یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سے غرض یہ بھی ہے
کہ انسان کے تجربوں کی دنیا وسیع ہونی چاہئے۔ اور دل
پھر اسے دیکھنا چاہئے، کہ کائنات میں کیا ہو
رہا ہے۔

## حل لغات

عاصف - تیز اور سخت ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ
وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ
زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ
اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰٮهَاۤ اَمْرُنَا
لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا
كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝
۲۵ - وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ
وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝
۲۶ - لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ
زِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ
قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ

سبزہ مل نکلا۔ جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں
یہاں تک کہ جب زمین اپنی خوشنمائی اور اپنی
چمک پر آگئی، اور آراستہ ہوگئی۔ اور زمیندار سمجھے کہ
ہم اُس پر قادر ہوئے۔ تو اُس پر رات کو یا دن کو
ہمارا حکم آیا۔ پھر ہم نے اُسے کٹا ہوا ڈھیر کردیا۔
گویا کل وہاں کچھ نہ تھا۔ یُوں ہم فکر کرنے
والوں کے لئے پتے کھولتے ہیں ۝
۲۵ - اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بُلاتا ہے
اور جسے چاہتا ہے، سیدھی راہ دکھاتا
ہے ۝ ف۱
۲۶ - جو نیکی کرتے ہیں۔ اُن کے لیے
بھلائی اور زیادتی ہے۔ اور اُن کے
چہروں پر سیاہی اور ذلت نہ چھائے گی۔ وہ

## دُنیا کی ایک مثال

ف۱

دُنیا کے دُوں پرور لباس فاخرہ پہن کر جلوہ گر ہو مومن سے اس کے عیوب پنہاں نہیں رہ سکتے وہ بالغ النظر ہوتا ہے۔ اس کی نظریں حُسن ظاہری سے گزر کر تہ و باطن تک پہنچ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ صرف ظاہر پرست ہیں۔ اس کے جلوؤں سے آنکھیں مسحور کر لیتے ہیں ۔

اس آیت میں آرائش عالم کی کیفیت کو واضح طور میں پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ دُنیا کا جو حصہ تمہیں نظر آتا ہے۔ وہ حسین نہیں۔ قریب سے دیکھو اس کے چہرہ پُر سرور پر فنا اور موت کی کس قدر خوفناک جھریاں پڑی ہوئی ہیں ۔

آج جہاں دولت ہے۔ کل افلاس ہے جس جگہ قصر و محل تھے۔ وہاں جھونپڑیاں نظر آرہی ہیں۔ جنہیں محل و ایوانات پر قدم رکھنا مشکل تھا۔ جو ناز و نعمت کے آغوش میں پروان چڑھے۔ آج آغوش لحد میں پڑے ہوئے ہیں ۔

قرآن حکیم کی یہ مثال دنیا عبرت کے لئے بہترین مثال ہے۔ دُنیا ایک کھیت ہے ایک باغ ہے جو پانی برس جانے سے لہلہا اٹھتا ہے۔ اور سرسبز و شاداب نظر آنے لگتا ہے۔ پھل کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مالک سمجھتا ہے، کہ اب خوش بختی و خوش حالی میں کون میرا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کہ ناگہاں اللہ کا عذاب آ جاتا ہے۔ اور وہ ہرا بھرا باغ اُجڑ جاتا ہے۔ دُنیا کی یہ کس قدر صحیح مثال ہے مگر دیدہ عبرت کہاں جو تماشہ کرے ۔

### حلِ لغات

لَمْ تَغْنَ۔ غنی یغنی۔ اس کے معنی باقی رہنے اور مقیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝

بہشتی ہیں - وہاں ہمیشہ رہیں
گے ○ ف۱

٢٧ - وَ الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ
سَيِّئَةٍ ۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ
مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ
كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ
قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

۲۷ - اور جنہوں نے بدی کمائی - بدی کا بدلہ
اُس کے برابر ہے - اور ان پر ذلت چھا جائیگی
اور اللہ سے بچانے والا انھیں کوئی نہیں،
گویا کالی رات کا ایک ٹکڑا اُن کے مُنہوں
پر ڈھانک دیا گیا ہے - وہ دوزخی
ہیں - وہاں ہمیشہ رہیں گے ○

٢٨ - وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ
نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ
اَنْتُمْ وَ شُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا
بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَاۗؤُهُمْ مَّا
كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝

۲۸ - اور جس دن ہم اُن سب کو جمع کریں گے ہم
مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک
اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو پھر ہم اُن میں اور ان کے
بُتوں میں جدائی کر دیں گے - اور اُن کے شریک اُن سے کہیں گے
کہ تم ہماری تو عبادت نہ کرتے تھے ○

ف۱

جب کہ دنیا کا یہ حشر ہے تو
پھر رہنے کی جگہ کہاں ہے؟ وہ کون
ہے جو کسی وجہ سے صحبت و ملاقات
کی راہیں کھلتی ہیں - اس آیت میں
اسی سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ
اگر تم موت کے بعد نجات
حاصل کرنا چاہتے - اور دائمی خوش
زندگی کے خواہشمند ہو تو اللہ
سے اچھا تعلق پیدا کرو - وہ حی
و قیوم ہے - فقط اسی کی ذات کو
ثبات و قرار ہے - وہ ملاقات
کی دعوت دیتا ہے - مبارک ہیں
وہ لوگ جو اس کی دعوت پر
لبیک کہتے ہیں ۰

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهِ وَ
لِمَنْ سَعٰى فِيْهِ -

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٩- فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ○
٣٠- هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ
اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ
الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ○
٣١- قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ
الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ
فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○

٢٩- سو ہمارے اور تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے
کہ ہم تمہاری عبادت سے بے خبر تھے ○
٣٠- اسی موقعہ پر ہر کوئی جو آگے بھیجا اُسے
جانچ لے گا۔ اور وہ سب اپنے سچے مالک اللہ
کی طرف پھیرے جائیں گے اور سب جھوٹ جو وہ
باندھتے تھے ان سے گم ہو جائیں گے ○
٣١- تُو پوچھ کون تمہیں آسمان و زمین سے
رزق پہنچاتا ہے یا کون کانوں اور آنکھوں کا
مالک ہے اور کون مُردہ میں سے زندہ
اور زندہ میں سے مُردہ نکالتا ہے؟
اور کون ہے جو کام کی تدبیر کرتا ہے؟
سو وہ جواب دیں گے۔ کہ اللہ۔ تو
تُو کہہ۔ پھر کیا تم نہیں ڈرتے ○ ف۱

## دعوتِ توحید

ف۱

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے توحید کی جانب انسانوں کو دعوت دی ہے۔ ان سے پوچھا ہے کہ تمہیں رزق کون دیتا ہے۔ کون تمہارے لئے کھانے پینے کا سامان مہیا کرتا ہے۔ وہ کون ہے۔ جس نے کان عطا کئے۔ کس نے آنکھیں بخشیں۔ زندگی کو موت سے، اور موت کو زندگی کے خوشگوار لمحات میں تبدیل کرنے والا کون ہے؟ کائنات کا نظم و نسق کس کے اشارہ چشم کا محتاج ہے۔ ظاہر ہے ان باتوں کا فطرت انسانی کی جانب سے یہی جواب ملے گا۔ کہ اللہ قرآن حکیم میں پوچھتا ہے۔ کہ جب اللہ ہی اس کارگاہ حیات کو چلا رہا ہے۔ تو پھر تم میں کیوں توحید کے جذبات پیدا نہیں ہوتے، تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ ایسے حکیم و قدیر خدا کو چھوڑ کر دوسروں کے آستانوں پر بھٹکتے ہو۔ یہ کھلی گمراہی اور شرک ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل عفو نہیں ہے جب موت و حیات اس کے اختیار میں ہے۔ اور سب کے لئے فنا و موت لازم و لابد ہے۔ تو یہ شفعاء کیونکر الوہیت کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک قسم کی محرومی ہے۔ ورنہ فطرتاً انسان توحید کی جانب مائل ہے۔ دل کی

(باقی بر صفحہ ۵۰۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٣٢ - فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ○

٣٣ - كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

٣٤ - قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۚ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○

٣٥ - قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۚ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ

٣٢ - سو یہی اللہ ہے جو تمہارا سچا رب ہے۔ اب سچ کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا باقی رہا۔ پھر کدھر جاتے ہو ○

٣٣ - یوں تیرے رب کی بات ان فاسقوں پہ درست آئی۔ کہ وہ ایمان نہ لائیں گے ○

٣٤ - ان سے پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو پہلے پیدا کرے پھر اُسے لوٹائے، تو کہہ اللہ ہی پہلے پیدا کرتا ہے۔ پھر لوٹائے گا۔ سو کہاں اُلٹے جاتے ہو ○

٣٥ - تُو پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو سچی راہ بتائے، تُو کہہ۔ اللہ راہِ حق بتاتا ہے۔ سو بھلا جو راہِ حق

(بقیۃ حاشیہ)
گمراہیوں میں توحید کے چشمے اُبل رہے ہیں۔ فطرت کی آواز ہے کہ توحید کے سوا کوئی عقیدہ تسلی بخش نہیں۔ توحید کے سوا کسی عقیدے میں تسکین قلب کا سامان موجود نہیں۔ مگر یہ نہیں۔ کہ منافق کو جھٹلاتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے۔

## حلِّ لغات

فَسَقُوْا۔ جنہوں نے حدود فطرت سے تجاوز کیا۔ فسق کے حقیقی معنے فطری حدود سے تجاوز کرنے کے ہیں اور راہِ راست سے بھٹک جانے کے۔

إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ
لَّا يَهِدِّيٓ إِلَّآ أَنْ يُّهْدٰى ۚ
فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝
٣٦- وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ
الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ
إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝
٣٧- وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ أَنْ
يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ
تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ
فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
٣٨- أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ قُلْ
فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا

بتائے۔ وہ پیروی کے زیادہ لائق ہے یا وہ
شخص کہ آپ ہی نہیں راہ پاتا مگر یہ کہ راہ بتایا جائے؟
تمہیں کیا ہوا۔ کیسا انصاف کرتے ہو ○
٣٦- اور اکثر ان میں صرف گمان کے پیرو ہیں بے
حق میں گمان کچھ کام نہیں آتا۔ خدا
جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں ○
٣٧- اور یہ قرآن اللہ کے سوا کسی کا بنایا
ہوا نہیں ہے۔ لیکن وہ کتب سابقہ
کا مصدق اور جہان کے رب سے
کتاب کی تفصیل ہے۔ جس میں
شبہ نہیں ○ ف۱
٣٨- کیا وہ کہتے ہیں کہ محمد نے یہ جھوٹ بنایا ہے؟ کہہ دو
تم اس کی مانند ایک سورت لے آؤ۔ اور اللہ

## کتاب الٰہی

ف۱

قرآن حکیم کا تعارف ہے کہ یہ کتاب معانی
انسانی اختراع نہیں۔ عقل و دانش انسان کی
ذہنی محنت نہیں۔ اس کا تعلق عالم غیب
سے ہے۔ یہ صحیفہ آسمانی خدا کی جانب سے
ہے۔ ثبوت یہ ہے کہ اس کا تعلق تمام
سابقہ کتب سے ہے۔ یہ تمام صداقتوں
اور سب کتب کی تصدیق کرتی ہے بلکہ ان
کا خیر مقدم کرتی ہے۔ علاوہ ازیں اور
دنیا کی تمام کتابوں میں ایک ربط موجود ہے
پھر یہ بھی کہ ضروریات انسانی کی اس میں تکمیل
ہے۔ تمام معاشی و اخلاقی الجھنوں کو سلجھایا
گیا ہے۔ زندگی کا ایک عمل اور پروگرام
اس میں موجود ہے۔ قلب و روح کے
تمام تقاضوں کی اس میں تکمیل ہے اور
غیر مشکوک کلام ہے۔ اسے تسلیم کرنے
میں کوئی منطقی اشکال نہیں۔ کوئی معاشی
الجھن نہیں۔ فطرت کا پیغام ہے۔ اور
فطرت کی طرح سادہ اور حسین ●

## حل لغات

الاظنا۔ یہاں مراد وہم و تخمین
ہے ●

www.KitaboSunnat.com

مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ○

کے سوا جسے بُلا سکتے ہو، بلاؤ۔ اگر سچے ہو○

۳۹- بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ
وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الظّٰلِمِيْنَ○

۳۹- بلکہ انھوں نے اس کو جس کا علم انھیں حاصل نہیں ہوا، اور نہ ابھی اس کی حقیقت اُن پر کھلی جھٹلا دیا ہے۔ اسی طرح اُن سے اگلوں نے جھٹلایا تھا، سو دیکھو ظالموں کا انجام کیا ہُوا○ ف۱

۴۰- وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ
مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ
اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ○

۴۰- اور اہل مکہ میں کوئی تو اس (قرآن) کو مانے گا۔ اور کوئی نہ مانے گا۔ اور اللہ مفسدوں کو جانتا ہے○

۴۱- وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ
عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَ
اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ○

۴۱- اور اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو کہہ میرا عمل میرے لئے اور تمہارا عمل تمہارے لئے تم میرے عمل سے بیزار ہو اور میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں○ ف۲

ف۱

یہ قرآن حکیم کا وہ مطالبہ ہے کہ جس نے چودہ سو سال سے دُنیا، کفر و عناد میں تہلکہ بپا کر رکھا ہے۔ قرآن حکیم کہتا ہے۔ تمہیں اگر میرے منزل من اللہ ہونے میں شبہ ہے تو تم پوری قوت، استعداد کے ساتھ مقابلہ پر آجاؤ۔ فصاحت و بلاغت کے ساز و سامان کے ساتھ مسلح و آراستہ ہو کر آؤ۔ تم میں یہ ہرگز جرأت پیدا نہیں ہو سکے گی۔ کہ تم ایک سورت بھی قرآن کے مقابلہ تصنیف کر سکو۔ یہ چیلنج اہل عرب کو دیا گیا۔ جن کا بچہ بچہ شاعر تھا۔ فصاحت و بلاغت جن کی بے دام کنیز تھی۔ جن کی گھٹی میں حقائق سخن پڑا تھا۔ مگر کسی کی ہمت نے قرآن کے اعلانِ مقابلہ کو قبول نہیں کیا۔ یہ چیلنج آج بھی موجود ہے۔ دُنیا ترقی کی جستجو منزلیں طے کر چکی ہے۔ عربی کی قید نہیں۔ وقت و مکان کی شرط نہیں کوئی قوم کسی وقت ایسا کلام پیش کرے۔ جس میں قرآن کی سی اثر اور حقائق ہوں۔ قرآن کی سی جامعیت ہو۔ جو قرآن کی طرح زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہو۔ اور پھر فصاحت و بلاغت کا بھی یہ درجہ ہو کہ لوگ تحسین، اور آفرین کو سخن بتائیں۔ مگر کفر میں دم خم ہے۔ اور قرآن کو وہ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ تو آئے آج بھی دعوتِ مقابلہ ہے۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ اس لئے انسانی طاقت سے باہر ہے کہ وہ اس کے ہم پایہ کتاب لکھ سکے۔ اس لئے جن لوگوں کو قدرت نے سوچنے کا مادہ عطا فرمایا ہے انہیں اس حقیقت پر غور کرنا چاہیے۔ اور قرآن کی برکات سے مستفید ہونا چاہیے۔

## کفر سے بیزاری

ف۲

اس نوع کی آیات سے غرض کفر سے اظہار بیزاری ہے۔ یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اسلام کو کفر کے ساتھ کوئی تعلق خاطر نہیں۔ اور اسلام کے نزدیک اتفاق بقیہ صفحہ ۵۰۹ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۲ - وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ○

۴۲ - اور ان میں کوئی ایسا ہے کہ تیری طرف کان لگاتا ہے سو کیا تو بہروں کو سناتا ہے۔ اگرچہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں ○

۴۳ - وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ○

۴۳ - اور کوئی ان میں سے جو تیری طرف دیکھتا ہے سو کیا تو اندھوں کو راہ دکھائے گا اور گرچہ وہ نہ دیکھیں ○

۴۴ - إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○

۴۴ - خدا آدمیوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا، لیکن لوگ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں ○

۴۵ - وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○

۴۵ - اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا ایسے ہوں گے گویا وہ ایک گھنٹہ دنیا میں رہے تھے آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے خراب ہوئے وہ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا۔ اور وہ راہ پر نہ آئے ○ ف۱

(بقیہ حاشیہ)
کفر کے اعمال وعقائد بہرحال نفرت انگیز ہیں۔ بعض لوگوں نے جو اس قسم کی آیات کو رواداری اور مسالمت سے تعبیر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ آیات جہاد کے بعد منسوخ ہو چکی ہیں۔ غلط ہے۔
أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ
کے الفاظ صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ قرآن کو کامل بیزاری اور نفرت ہے۔

ف۱ تعارف سے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ جب آپس میں ملیں گے تو ایک دوسرے کو ملامت کریں گے، یہ ذلت وتحسیر کا تعارف ہوگا۔ مرید شیخ سے کہے گا۔ کہ آپ نے ہمیں کیوں گمراہ کیا۔ اور شیخ اپنے مریدوں کو برے دوستوں اور راہنماؤں کا گمان پکڑے گا۔

## حل لغات

يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ۔ یعنی بظاہر سنتے ہیں۔
الصُّمّ۔ جمع اصم۔ بمعنے بہرہ۔
الْعُمْيَ۔ جمع اعمٰی۔ بمعنے اندھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۶- وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ○

۴۶- اور جو وعدہ (عذاب) ہم نے اہل مکہ سے کیا ہے اگر اُن میں سے کوئی ہم تیری حیات میں، تجھے دکھلا دیں یا ہم تیری موت بھیجیں تو انہیں ہماری طرف آنا ہے۔ اللہ اُن کے کاموں کا گواہ ہے ف۱ ○

۴۷- وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

۴۷- اور ہر اُمت کے لئے ایک رسول ہے پھر جب اُن کا رسول آتا ہے تو انصاف کے ساتھ اُن کے درمیان فیصلہ ہوتا ہے اور اُن پر ظلم نہیں ہوتا ○

۴۸- وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

۴۸- اور کہتے ہیں کہ یہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ اگر سچے ہو؟ ○

۴۹- قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○

۴۹- تُو کہہ میں اپنی جان کے بھلے بُرے کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے ہر اُمت کا ایک وقت ہے جب اُن کا وقت آتا ہے تو ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے ○ ف۲

ف۱

یعنی منکرین و معاندین کے لئے دو قسم کی سزائیں ہیں۔ ایک وہ جو دُنیا میں واقع ہوں گی۔ اور دوسری کا تعلق آخرت سے ہے۔ آیت کا مقصد یہ ہے کہ مخالفین رسول دونوں قسم کی سزاؤں کے مستحق ہیں۔ دنیا میں ان کی ذلت و تعذیب آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ کہ کس طرح اللہ کا غضب ان پر نازل ہوتا ہے۔

اِمّا میں۔ اِن حرف شرط ہے۔ ما تزئین کلام کے لئے اضافہ ہے۔ اور جواب شرط محذوف ہے۔

فقرہ۔ یعنی ہم تمہیں اگر یہ عذاب جو ان کے لئے مقدر ہے۔ یہاں دکھائیں گے۔ تو آپ یہاں دیکھ لیں گے۔ ورنہ آخرت میں تو ان کی ذلت آشکارا ہو کر ہی رہے گی۔

## عذاب کا وقت

ف۲ کہنے والے برنائے استہزاء عذاب کے طالب تھے۔ کہتے تھے کہ جب آپ شب و روز ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں۔ تو پھر وہ آ کیوں نہیں جاتا۔ اور کیوں ہمیں انکار و معصیت کے لئے زندہ رہنے دیا جاتا ہے۔ گویا اُن کے خیال میں اللہ جو انہیں ڈھیل دے رہا ہے اور مواخذہ میں تعجیل نہیں کرتا۔ تو یہ اُن کے لئے وجہ اعزاز ہے۔ قرآن نے جواب دیا ہے کہ کسی قوم کے متعلق آخری فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ پیغمبر نفع و ضرر کا مالک نہیں۔ اللہ جب تک چاہے مجرموں کو ڈھیل دے۔ اور جب ان کے جرائم حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ تب اُن کی تباہی کا وقت آ جاتا ہے اور پھر وہ تاخیر ہوتی ہے نہ خلا میں کسر رکھی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵۰ - قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ
بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ
مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ○
۵۱ - اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ
وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○
۵۲ - ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا
عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا
بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○
۵۳ - وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِىْ
وَرَبِّىْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○
۵۴ - وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى
الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

۵۰ - تو اُن سے کہہ بھلا دیکھو تو اگر اُس کا عذاب
رات کو یا دن کو تم پر آجائے تو بتلاؤ کہ مجرم اُس میں
سے پہلے کیا کر لیں گے ○
۵۱ - کیا جب وہ آچکے گا، تب اُس کا یقین کرو گے کیا تب
کیا اب ایمان لائے اور تم اُس کو جلد طلب کرتے تھے ○
۵۲ - پھر ظالموں سے کہا جائے گا - دائمی
عذاب چکھو - یہ تمہاری کمائی ہی کا
بدلہ ہے ○ ف
۵۳ - اور تجھ سے پوچھتے ہیں کیا یہ سچ ہے تو کہہ ہاں مجھے
اپنے رب کی قسم یہ سچ ہے اور تم اللہ کو تھکا نہ سکو گے ○
۵۴ - اور اگر ہر شخص گنہگار کے پاس کُل زمین کا مال
ہو - تو وہ ضرور اُسے فدیہ میں دے ڈالے اور جب
عذاب دیکھیں گے جی ہی جی میں پچھتائیں گے

ف

یعنی انبیاء کی بعثت کے بعد یہ یقینی ہے
کہ جو لوگ معاند ہوں - انہیں تباہ کر دیا جائے
آفتاب ہدایت کے طلوع کے بعد کفر کی
تاریکیوں کا چھٹ جانا ضروری ہے اور بدیہی
ہے ●
کفر والے بار بار پوچھتے تھے - کہ کیا واقعی
عذاب آجائے گا - اور کیا واقعی ان کا انجام
اچھا نہیں - قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے کہ
یہ ایک اٹل حقیقت ہے - کہ عذاب آئے گا
اور ضرور آئے گا ●
چنانچہ ان اصرار کرنے والوں نے اپنی
آنکھوں سے دیکھ لیا - کہ میدان بدر میں کفر
کی طاقت وقوت ہمیشہ کے لئے گم ہو گئی
ہے - عذاب طلب کرنے والے عذاب میں
مبتلا ہو گئے - اور اللہ کی غیرت نے
اُن کا خاتمہ کر دیا - قرآن کے الفاظ میں
اُس وقت اُن کی آنکھیں کھلیں اور حیرت و
حسرت سے اُنہوں نے دیکھا، کہ اسلامیوں کی
مٹھی بھر جماعت اُن سے جنگ آزما ہے
اور شر بن کفر و عناد کے لئے برق خاطف
ثابت ہو رہی ہے ●

## حلِّ لُغَت

بَيَاتًا - رات کے وقت - بیتوتت کا لفظ
بیتوتت سے ماخوذ ہے - جس کے معنے
رات گزار نے کے ہیں ●
اَسَرُّوا النَّدَامَةَ - اسرار - ذوات الاضداد
سے ہے جس کے معنی چھپانے اور ظاہر کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

اور اُن میں انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ○

٥٥ - اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

٥٥ - جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ کا ہے۔ سُنتا ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○

٥٦ - هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

٥٦ - وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اُسی کی طرف پھر جاؤ گے

٥٧ - يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

٥٧ - لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت اور جو کچھ دلوں میں (مرض) ہے اُس کی شفا آئی ہے۔ اور مومنین کے لئے ہدایت اور رحمت ○ ف

٥٨ - قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○

٥٨ - تُو کہہ، یہ اللہ کا فضل اور اُس کی مہر ہے چاہئے کہ وہ اسی کو خوش ہوں یہ اُس سے بہتر ہے جو سمیٹتے رہتا

٥٩ - قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

٥٩ - تُو کہہ بھلا دیکھو تو کہ اللہ نے جو تمہارے لئے

## قرآن بہترین راہنما ہے!

ف

ایک گمراہ شخص جب ہدایت قبول کرتا ہے اور گناہ ایمان ویقین کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے تو ضرور ہے۔ کہ چار منزلوں سے ہو کر گزرے۔

اوّلاً۔ گناہوں سے آگاہ ہو۔

ثانیاً۔ شکوک وشبہات سے نجات حاصل کرے۔

ثالثاً۔ صراط مستقیم کو دیکھ لے۔

رابعاً۔ شاہد مقصود سے ہم کنار ہو جائے۔

قرآن حکیم کے متعلق اس آیت میں بالکل اسی ترتیب سے فوز وفلاح کا ذکر ہے۔

مَوْعِظَۃٌ ہے۔ اس کی برکت سے دلوں میں گناہوں کی بُرائیوں کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

شِفَآءٌ ہے۔ جس کی وجہ سے دل کی تمام بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ شکوک و شبہات کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔

هُدًی۔ یعنی صراط مستقیم کی جانب راہ نمائی رحمت ہے۔ جسے دُوسرے لفظوں میں کامیابی وکامرانی کہئے۔

گویا قرآن حقیقی معنوں میں واعظ ہے شفا ہے۔ جو گناہگاروں کو خدا کی رحمت کا مستحق بنا دیتا ہے۔ اور تمام منزلوں میں انسان کی راہ نمائی کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ حَرَامًا
وَّحَلٰلًا ؕ قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمۡ اَمۡ
عَلَى اللّٰهِ تَفۡتَرُوۡنَ ۝
٦٠-وَمَا ظَنُّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ
الۡكَذِبَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۝
٦١-وَمَا تَكُوۡنُ فِىۡ شَاۡنٍ وَّمَا تَتۡلُوۡا
مِنۡهُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ
عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيۡكُمۡ شُهُوۡدًا
اِذۡ تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ ؕ وَمَا يَعۡزُبُ
عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ
فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ

رزق اُتارا۔ پھر تم نے آپ اس میں سے کچھ
حلال اور کچھ حرام ٹھہرا لیا۔ تُو کہہ اللہ نے تمہیں ایسا
حکم دیا ہے۔ یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ف ۱ ۝
۶۰ - اور جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وُہ
قیامت کے دن کو کیا گمان کرتے ہیں خدا
تو آدمیوں پر فضل رکھتا ہے۔ مگر اکثر
آدمی ناشکرے ہیں ۝
۶۱ - اور (اے محمد) تُو جس حال میں بھی ہو اور
قرآن میں سے کوئی آیت بھی پڑھے اور تم کوئی
کام بھی کرو، جب کہ تم اس میں لگے ہو،
ہم تمہارے پاس حاضر ہیں۔ اور کوئی
چیز ذرّہ بھر ہی یا اُس سے چھوٹی بڑی
زمین و آسمان میں ایسی نہیں۔ اگر تیرے رب

ع

ف ۱

یعنی حرام و حلال کے لئے اللہ
تعالیٰ نے کچھ اصول مقرر کر
رکھے ہیں۔ ہر شخص کو بجائے خود
اختیار نہیں کہ وہ اللہ کی بعض
نعمتوں کو حلال قرار دے اور بعض
کے متعلق کہے کہ یہ حرام ہیں۔

## حلِّ لغات

شَاْنٌ۔ اصل معنے قصد کے ہوتے
ہیں۔ عرب کہتے ہیں۔ مثلاً
شَاَنْتُ شَاْنَهٗ یعنی میں نے
قَصَدْتُ قَصْدَهٗ۔ مصدر
ہے۔ بمعنی مفعول۔ عام طور پر
استعمال ہوتا ہے۔
اَفَاضَ۔ اِنْدَفَعَ۔ کسی کام کو
شروع کرنا۔ کسی کام کے درپے
ہونا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلَآ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَآ اَكۡبَرَ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۝

سے پوشیدہ ہو، سب کچھ کتاب مبین میں ہے ۝ ف۱

۶۲- اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝

۶۲- سنتا ہے جو خدا کے دوست ہیں نہ انہیں کچھ خوف ہے، اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۝

۶۳- اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ۝

۶۳- وہ جو ایمان لائے، اور ڈرتے رہے ۝

۶۴- لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝

۶۴- انہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بشارت ہے۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں یہی بڑی مراد ملنی ہے ۝ ف۲

۶۵- وَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ؕ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝

۶۵- اور تو ان کی بات سے غم نہ کر، تمام زور خدا کا ہے، وہ سنتا جانتا ہے ۝ ف۳

۶۶- اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ

۶۶- سنتا ہے جو کوئی آسمان میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور وہ جو

---

ف۱

کتاب مبین سے مراد علم الٰہی ہے جسے شرع کی اصطلاح میں لوح محفوظ کہتے ہیں۔

## اللہ کے دوست

ف۲

اللہ کے دوستوں کی علامت رہبانیت و جنون نہیں۔ خرقہ پوشی و فقر و افلاس نہیں۔ بلکہ بے خوفی اور کامیابی ہے، اللہ کے حبیب وہ ہیں۔ جن کے دلوں میں ماسوا اللہ کا خوف نہ ہو۔ جو کسی باطل قوت سے نہ ڈریں اور نہ دبیں۔ جن کے لئے دنیا کی تمام نعمتیں میسر ہوں، جو دین و دنیا میں رحمت ایزدی کے

آئینہ دار ہوں۔

مسلمان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا آج کل اسے خدا کی دوستی کا فخر حاصل ہے؟

ف۳

صحیح عزت و اقتدار مال و دولت سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ خدا کی دین ہے۔ سچے مخدوم و محترم وہ ہیں۔ جو اللہ کے دین کے خادم ہوں۔

## حلِّ لغات

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ۔ قوانین الٰہی سے تعبیر ہے۔

اَلۡعِزَّةَ۔ غلبہ، قوت، اقتدار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا
الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
۶۷- هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ۝
۶۸- قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ
هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ
مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
۶۹- قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں،
صرف وہم پر چلتے، اور اٹکلیں
دوڑاتے ہیں ۝ ف۱
۶۷- وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی
کہ اُس میں آرام پاؤ، اور دن بنایا دکھلانے
جو سنتے ہیں اُن کے لئے اُس میں
نشانیاں ہیں ۝
۶۸- کہتے ہیں کہ اللہ نے کوئی بیٹا پکڑا ہے
وہ پاک ہے وہ بے نیاز ہے جو آسمانوں اور
زمین میں ہے اُسی کا ہے اس عقیدے میں
تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ کیا خدا پر وہ
باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے ہو ۝ ف۲
۶۹- تو کہہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں
اور جھوٹ ہے ۔

**ف۱**

شرک کے متعلق قرآن حکیم میں
بار بار ارشاد فرمایا گیا ہے کہ سراسر
بے ثبوت اور بے دلیل بات ہے
اس کی تائید میں کوئی حجت پیش
نہیں کی جا سکی۔ کیونکہ خدا کے تصور
میں توحید داخل ہے۔ کسی ذات
کو خدا کہہ دینا دوسرے لفظوں
میں یہ اعتراف کر لینا ہے، کہ ہم کسی
ذات کے ساتھ عقیدت رکھتے
ہیں جس کا کوئی شریک سہیم نہیں،
خدا کی بے نیازی، اُس کی تقدیس،
اور اس کا ہمہ گیر قبضہ و ملک چاہتا
ہے کہ اُسے زندگی میں ساجھی کی
ضرورت نہیں۔ یہ بے علمی کی بات

**ف۲**

آیت کا مقصد یہ ہے۔ کہ بُت
پرست اور تثلیث کے پجاری
حقیقی کامیابی کو حاصل نہیں کر سکتے،
روحانی ارتقاء، جو صرف موحدین
کا حصہ ہے۔ اس سے یہ لوگ
یکسر محروم رہتے ہیں ۔

## حلِ لغات

يَخْرُصُوْنَ ۔ مادہ خرص۔ بمعنی
اندازہ و تخمین ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝
٧٠ - مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا
مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ
الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝
٧١ - وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ
اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ
تَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ
وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا
اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝

مراد نہیں پاتے ۝
٧٠ - دنیا میں تھوڑا سا نفع اٹھالو، پھر انہیں
ہماری طرف آنا ہے پھر ہم ان کے کفر کے
بدلے انہیں سخت عذاب چکھائیں گے ۝
٧١ - اور نوح کا حال انہیں پڑھ کر سنا، ف١
جب اس نے اپنی قوم سے کہا "اے قوم اگر
میرا رہنا، اور خدا کی آیتوں سے نصیحت
دینا تم پر گراں ہے، تو لو، میں خدا پر
توکل کرتا ہوں۔ تم سب اور تمہارے شریک
مل کر اپنا کام مقرر کرو، پھر تم کو اپنے
کام میں شبہ نہ رہے۔ پھر مجھے فرصت نہ
دو، اور اپنے اس کام کو میری نسبت پورا
کرو (یعنی مارنا چاہتے ہو تو مار دو) ۝

## نبأ نوح

ف١

نوح علیہ السلام کا قصہ موجب استقلال و ثمرہ ہے۔ یہ تقریباً ایک ہزار سال تک پیہم و مسلسل قوم میں تبلیغ کی۔ اور دن رات وعظ و نصیحت۔ مگر اس کا نتیجہ بجز حسیان ناکامی کچھ نہ نکلا۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ یہ لوگ حضرت نوح کے مواعظ سے دلوں میں تبدیلی پیدا کرتے۔ برائیوں سے نفرت کرتے۔ اور پکا خدا پرست بننے کی سعی کرتے لیکن ہوا یہ کہ دل بغض و عناد کی غلاظتوں سے آلودہ ہوگئے اور بدزبانی و انکار کی ظلمتوں نے چاروں طرف سے ان کو گھیر لیا۔

حضرت نوح نے جب دیکھا کہ ہزار سالہ تبلیغی کوششوں کا صلہ دشمنی اور عداوت کی صورت میں ملا۔ آپ نے کمال بے خوفی سے اعلان فرما دیا۔ کہ میں صرف اپنے اللہ پر بھروسا رکھتا ہوں۔ تم مخالفت و مخاصمت میں پورا زور صرف کرلو۔ متحدہ سازش سے حق کے مقابلہ پر آؤ۔ صاف اور غیر مشکوک الفاظ میں بغض و حسد کا اعلان کرو۔ اور مجھے جینے اور سنبھلنے کی قطعاً مہلت نہ دو۔ پھر دیکھو میرا اللہ میری کس طرح دستگیری کرتا ہے۔

## حل لغات

اَمْرَكُمْ۔ یعنی تمام وجوہ مکر و فریب۔
غُمَّةً۔ خفیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٧٢ - فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ
أَجْرٍ ۚ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ○

٧٢ - پھر اگر تم ہٹ جاؤ، تو میں نے تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگی۔ میری مزدوری اللہ پر ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبردار رہوں ○ ف۱

٧٣ - فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ
فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ
وَأَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِيْنَ ○

٧٣ - پھر انہوں نے اُسے جھٹلایا، تب ہم نے اُسے اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں بچالیا اور اُنہیں جانشین کیا، اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اُن کو غرق کر دیا۔ سو دیکھ کہ ڈرائے ہوؤں کا کیا انجام ہوا ○ ف۲

٧٤ - ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا
إِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا
بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ

٧٤ - پھر نوح کے بعد ہم نے کتنے ہی رسول اُن کی قوم کی طرف بھیجے، وہ کھلے نشان لے کر اُن کے پاس آئے سو جو بات وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اُسے نہ مانے پھر بھی ہرگزو

ف۱

انبیاء بے خوف اس لئے ہوتے ہیں، کہ اُن کی روزی لوگوں سے وابستہ نہیں ہوتی۔ وہ تبلیغ کے گرانقدر فرض بھی ادا کرتے ہیں، اور اپنا آذوقہ حیات بھی بہم پہنچاتے ہیں۔

جو لوگ قوم کے صدقات پر پلتے ہیں، اُن سے حق گوئی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ انبیاء کا اسوہ یہ ہے کہ اس قسم کی پیشہ ورانہ مشیخت کا خاتمہ کر دیا جائے۔

ف۲

یعنی بالآخر حق کی فتح ہوئی۔ حضرت نوحؑ اور اُن کے ساتھیوں کو نجات ملی۔ وہ کشتی میں بیٹھ کر محفوظ رہے۔ اور کنارے جا لگے۔ اور جو مجرم تھے، جن میں رشد و ہدایت کی کوئی استعداد باقی نہیں رہی تھی۔ بلکہ وہ تمام نسل انسانی کے لئے گمراہی کا موجب ہو سکتے تھے۔ باقی سب غرق کر دیئے گئے۔ تاکہ آئندہ نسلیں ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ اور گمراہ نہ ہوں۔

عذاب سے مقصود خدا کے جاہ و جلال کا اظہار نہیں ہوتا۔ بلکہ انسانوں کی نافرمانیاں جب حد سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ اور اُن کا وجود دوسرے انسانوں کے لئے مُضر ہو جاتا ہے۔ اس وقت اُن کا مٹا دینا ہی دوسرے انسانوں پر بہت بڑا کرم ہے۔

جب ہاتھ یا پاؤں بقیہ جسم کے لئے خطرہ کا موجب ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت جسم انسانی سے اس کو الگ کر دینا ہی بقائے انسانی کی بہترین تدبیر ہوتی ہے۔

اس طرح قوموں میں جب ان کا بعض حصہ مسموم ہو جائے۔ اور ان کی وجہ سے اندیشہ ہو۔ کہ زہر سارے جسم انسانی میں سرایت کر جائے گا۔ تو اس وقت یہی مناسب اور ضروری ہوتا ہے، کہ اس عضو حصہ کو باقی حصوں سے علیحدہ کر دیا جائے۔

www.KitaboSunnat.com



كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ
الْمُعْتَدِيْنَ ۝
٧٥- ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى
وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
مَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ
كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝
٧٦- فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا
قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
٧٧- قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ
لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا
يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝
٧٨- قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ

حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر ہم
اس طرح مُہر کر دیا کرتے ہیں ○
٧٥- پھر ہم نے ان کے بعد اپنی نشانیاں
دے کر فرعون اور اُس کی قوم کی طرف موسیٰ
اور ہارون کو بھیجا۔ سو اُنہوں نے تکبر کیا اور
وہ مجرم لوگ تھے ○
٧٦- پس جب سچی بات ہماری طرف سے اُن کے
پاس آئی، تو اُنہوں نے کہا کہ یہ صریح جادو ہے ○
٧٧- موسیٰ نے کہا کیا تم سچائی کو جب تمہارے
پاس آئی، یہ کہتے ہو کہ کیا یہ جادو ہے۔ اور
جادوگروں کا بھلا نہیں ہوتا ○ ف۱
٧٨- بولے کیا تُو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہمیں
اس طریق سے ہٹا دے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے اور زمین میں تم

## جادوگر کامیاب نہیں ہوتے

ف۱ سحر و جادوگری کے معنی ذلیل قسم کی کرشمہ سازی اور فن نمائی کے ہیں۔ جادوگر کے سامنے کوئی بلند نصب العین نہیں ہوتا۔ اور نہ اس میں ایسی قوت ہوتی ہے۔ کہ وہ زندگی کے اہم امور میں کامیاب ہو سکے۔ وہ چند لوگوں کو اپنی چالاکیوں سے حیرت میں ڈال سکتا ہے۔ مگر حق و صداقت کے مقابلہ میں کسی طرح کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اِدھر ایک نصب العین ہے۔ مقدس اسوہ ہے اور اُدھر صرف فریب و دجل، اس لئے قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام کو بھی تم جادوگر سمجھتے ہو۔ تو واقعات کا انتظار کرو عنقریب حضرت موسیٰ کی کامیابیاں اور کامرانیاں تم سے خراج تحسین وصول کریں گی۔

## حلِّ لغات

لِتَلْفِتَنَا۔ مادہ لفت۔ متوجہ کرنا، پھیرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا
بِمُؤْمِنِيْنَ ○
۷۹- وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ
سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ○
۸۰- فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○
۸۱- فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا
جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ
عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○
۸۲- وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ
كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ۚ
۸۳- فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ

دونوں کی سرداری ہو جائے، اور ہم تمہیں نہ
مانیں گے ○
۷۹- اور فرعون نے کہا، کہ ہر دانا جادوگر کو
میرے پاس لاؤ ○
۸۰- سو جب جادوگر آئے، تو موسیٰ نے ان سے
کہا، ڈالو، جو تم ڈالنا چاہتے ہو ○
۸۱- پھر جب انھوں نے ڈالا، تو موسیٰ نے کہا جو
تم لائے ہو، یہ تو جادو ہے، اللہ اسے
شتاب باطل کرے گا۔ اللہ مفسدوں کا
کام درست نہیں رکھتا ○ ف۱
۸۲- اور اللہ اپنے حکم سے حق کو حق کرتا ہے
اگرچہ مجرم ناراض ہوں ○
۸۳- پھر موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا، مگر اس کی قوم کی

ف۱
فرعون چونکہ بصیرت سے محروم
تھا۔ اس لئے حضرت موسیٰ کے موقف
و مقام اصلی سے آگاہ نہ ہو سکا،
جادوگروں کو بلایا۔ اور کہا، کہ اپنے
کسب و کمال سے اس کی معجز نمائی
کا جواب دو۔
جادوگر آئے۔ اس لئے کہ اس وقت
ملک مصر میں اس قسم کی باتوں پر عموماً
یقین رکھتے تھے۔ اور اپنے کرتبوں سے
انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو عاجز کرنا
چاہا۔ موسیٰ علیہ السلام کو یقین تھا، کہ
اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ۔ خدا حق پرستا
کے مقابلہ میں جھوٹوں کو کبھی کامیابی
حمایت نہیں کرتا۔ اس لئے آپ نے
بالکل بے خوف ہو کر ان کا مقابلہ کیا
اور انجام کار معجزہ کرشمہ سازی پر غالب
آیا۔ اور حق کو جھوٹ کے مقابلہ میں
فتح نصیب ہوئی۔

## حلِ لغت

اَلسَّحَرَةُ۔ جمع ساحر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِّنْ قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِمْ أَنْ يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝

کچھ ذریت ایمان لائی، سو وہ بھی اپنے سرداروں اور فرعون سے ڈرتے ڈرتے کہ انہیں فتنہ میں ڈالیں کیونکہ فرعون ملک پر چڑھ رہا تھا اور ظلم کرنے میں اس نے ہاتھ بالکل چھوڑ رکھے تھے ف۱ ۝

۸۴ - وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ۝

۸۴ - اور موسیٰ نے کہا اے قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسا رکھو، اگر تم مسلمان ہو ۝

۸۵ - فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۸۵ - تب وہ بولے کہ ہم نے اللہ پر توکل کیا ف۲ اے ہمارے رب ہمیں اس ظالم قوم کا فتنہ (یعنی محل غضب) نہ کر ۝

۸۶ - وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

۸۶ - اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے چھڑا ۝

۸۷ - وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا

۸۷ - اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ،

ف۱

باوجود کامیابی کے پھر بھی ابتداءً چند ہی لوگ ایمان لائے۔ کیونکہ ان کے دلوں میں فرعون کا ڈر بے طرح متمکن ہو چکا تھا۔ صدیوں کی غلام قومیں جرأت و جسارت سے محروم ہو جاتی ہیں۔ اور اظہار حق کی قوت ان سے چھن جاتی ہے۔ یہ عام قاعدہ ہے۔ بنی اسرائیل بھی چار سو سال سے غلام چلے آ رہے تھے، اس لئے فرعون کے غلبہ سے طبعی طور پر مرعوب و مغلوب تھے۔

ف۲

دین و دنیوی استقلال کے لئے پہلا زینہ جو حضرت موسیٰ نے قوم کے لئے تجویز فرمایا۔ وہ توکل ہے۔ یعنی:-

(۱) خدا پر کامل ایمان۔
(۲) کامیابی کا پورا یقین۔
(۳) وسائل و ذرائع میں دیانت و صیانت کا لحاظ۔

ظاہر ہے۔ جب قوم میں یہ تین چیزیں پیدا ہو جائیں۔ تو سمجھئے۔ کہ قوم بیدار ہو چکی، اور کامرانی کی راہیں اس پر کھل چکی ہیں۔

اللہ کو اگر چارہ ساز مان لیا جائے۔ تو پھر کامیابی یقینی و قطعی ہے۔

توکل کا صحیح مفہوم یہی ہے۔ آج توکل کے معنے تعطل و بیکاری کے ہیں۔ اللہ مسلمانوں کو سمجھ دے۔ آمین۔

**حل لغات** :- المسرفین۔ مسرف، حد سے تجاوز کرنے والا۔ فتنۃ۔ وجہ آزمائش۔

www.KitaboSunnat.com



وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور اپنا گھر قبلہ رُو بناؤ۔ اور نماز پڑھو۔ اور مومنین کو بشارت دے[ف۱] ۝

۸۸۔ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

۸۸۔ اور موسیٰ نے کہا، اے ہمارے رب تُو نے دُنیا کی زندگی میں فرعون اور اُس کی قوم کو زینت اور بہت مال دیا ہے، اے ہمارے رب اس لئے دیا کہ وہ تیری راہ سے لوگوں کو گمراہ کریں۔ بار الٰہا ان کے مال برباد کردے اور ان کے دل سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دُکھ کا عذاب دیکھیں ۝

۸۹۔ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

۸۹۔ فرمایا تم دونوں کی دُعا قبول ہوئی۔ سو تم ثابت قدم رہو، اور بے علموں کی راہ پر نہ چلو ۝

۹۰۔ وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ

۹۰۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار اُتارا،

ف۱

قبلۃ سے غرض یا تو یہ ہے۔ کہ فرعون نے جب علی الاعلان بنی اسرائیل کو عبادت سے روک دیا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا۔ کہ تم گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو۔ اور گھروں ہی کو نماز کے بجائے قبلہ رُخ بنالو۔ اور یہ کہ وقت اُسی سے عبادت وشورت کے متعلق کام لئے جائیں۔ اور یا یہ مقصد ہے، کہ رہائشی مکان باہم متقابل بناؤ۔ یعنی تمہاری ایک جگہ آبادی ہونی چاہیئے۔ تاکہ آزادی سے تم ایک دوسرے کی مدد کرسکو کامیابی کے لئے نماز ضروری شرط ہے۔ کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے قوم میں صحیح بیداری پیدا کی جاسکتی ہے۔ یہ وحدت ملی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ نماز سے قوم میں خداپرستی، خداترسی اور باہمی محبت کے جذبات زندہ رہتے ہیں۔ قوم میں اجتماعی زندگی کے ابھرنے کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔ آج بھی کامیابی کے لئے نماز ویسی ہی ضروری ہے۔ جیسی ابتداء میں تھی۔ مسلمان اگر جرأت و استقلال کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونا چاہتا ہے۔ تو اُسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس کا ایک جداگانہ نصب العین ہے اور وہ نماز ہے مسلمان کا نصب العین دوسری قوموں سے بالکل جدا ہے۔ اور اس کا طریق جدوجہد دوسری قوموں سے الگ ہے مسلمان کی فطرت میں دینداری ہے۔ یہ دین کے احیاء کے لئے زندہ ہے۔ یہ مال و دولت بھی چاہتا ہے آسائش وراحت کا بھی خواہاں ہے۔ مگر صرف اس لئے کہ اللہ کے دین کو دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچا سکے۔ اصل مقصود اور نصب العین حصول دین اور دین کی اشاعت ہے یعنی یہ اگر آزادی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو صرف دین کے لئے تاکہ خدا کی پرستش کے آزادانہ مواقع حاصل ہوسکیں۔ اور اسلام کر اسلام پھیلے۔ وہ آزادی جو غلط اور غیر شرعی وسائل سے حاصل کی جائے گی۔ مسلمان کے لئے مفید نہیں۔

حل لغات: یُضِلُّوْا۔ اللام عاقبت کے لئے ہے یعنی ان کی دولت وثروت کا مآل یہ ہے کہ لوگ گمراہ ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ
عَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ
قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○
۹۱ - اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ
مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○
۹۲ - فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ
لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ○
۹۳ - وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مُبَوَّاَ
صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ
فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ ۭ

تو فرعون اور اُس کا لشکر بھی شرارت اور زیادتی
سے اُن کے پیچھے ہو لیا، تا آنکہ جب فرعون ڈوبنے لگا
تو بولا میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ
جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں
مسلمانوں میں ہوں ○
۹۱ - اب یوں بولا! اور پہلے نافرمان تھا، اور تو
مفسدوں میں تھا ○ ف۱
۹۲ - سو آج ہم تیری لاش کو بچائیں گے تاکہ تو
اپنے پچھلوں کے لئے نشان ہو، اور البتہ اکثر
لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ○ ف۲
۹۳ - اور ہم نے بنی اسرائیل کو پسندیدہ جگہ رہنے کو
دی اور اُن کو ستھری چیزیں کھانے کو دیں
سو اُن میں اختلاف نہیں ہوا جب تک اُن کو خبر پہنچی

ع ۹

## فرعون کا حال

ف۱

ایمان اُس وقت تک قبول ہے جب تک جسم میں جان ہو۔ موت کے یقینی علامات و آثار کا ظہور نہ ہوا ہو۔ کیونکہ مقصد عمل ہے۔ اور جب عمل کی تمام اُمیدیں ہی منقطع ہو جائیں۔ تو پھر ایمان کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

فرعون عمر بھر تو خدا کی گستاخی میں مشغول رہا۔ اور جب قلزم میں غرق ہونے لگا۔ موت سامنے دکھائی دینے لگی۔ اُس وقت تضرع و زاری کرنے لگا۔

اللہ نے فرمایا اُس وقت جب کہ یاس و موت کے بادل تمہارے عقل و دل پر چھا گئے ہیں۔ ایسا ایمان و توبہ مقبول نہیں۔

ف۲

فرعون کو ڈبو کر مار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مزید رسوائی اور عبرت کے لئے اُسے پانی سے باہر نکال پھینکا۔ تاکہ بنی اسرائیل اُس پُرشکوہ انسان کی لاش کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جو اس سے قبل کبر و غرور کے فرش پر متمکن تھا۔ آج وہ عذاب الٰہی کی وجہ سے بے حس و حرکت پڑا ہوا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○
٩٤- فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا
إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاءَكَ
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ
الْمُمْتَرِينَ ○
٩٥- وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ○
٩٦- إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ ○
٩٧- وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا
الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○

اُن کی اختلافی باتوں کا فیصلہ قیامت کے
دن تیرا رب کرے گا ○
٩٤- سو اے محمدؐ! جو کچھ ہم نے تیری طرف
نازل کیا، اگر تجھے اُس میں شک ہے تو اُن
سے پوچھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں
بیشک تیرے رب سے تیری طرف حق آ چکا ہے
تو تو ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہو (ف۱) ○
٩٥- اور اُن میں نہ ہو جو اللہ کی آیتیں جھٹلاتے
ہیں، ورنہ تو زیاں کاروں میں ہوگا ○
٩٦- جن پر تیرے رب کی بات ٹھیک آ گئی وہ
ایمان نہ لائیں گے ○
٩٧- اگرچہ اُن کے پاس سارے معجزات کیوں نہ آئیں
یہاں تک کہ وہ دکھ کا عذاب دیکھیں ○

ف۱

قرآن حکیم کا انداز بیان ہے کہ تخاطب
حضورؐ کو کیا جاتا ہے۔ اور مقصود دوسرے
ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپ ترجمان وحی ہیں
اور انسانیت کے وکیل بھی۔ اس لئے
اللہ تعالیٰ باری انہیں سے تخاطب
فرماتے ہیں۔ ورنہ آنحضرتؐ شک و ریب
سے پاک ہیں۔ وہ سراسر یقین و
ایمان ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ، سعید
بن جبیرؓ، قتادہ اور حسن بصریؒ سے روایت
ہے۔ کہ لم یشک رسول اللہ یعنی
حضورؐ کو کبھی شک نہیں پیدا ہوا۔ اور
خود فرماتے۔ جو دوسروں کو ایمان و یقین
کی نعمتیں بانٹ رہا ہے۔ جو دلوں کو شک
و ضلالت سے ابھار کر رہا ہے۔ کیا وہ خود
مشتبہ ہو سکتا ہے۔
غرض یہ ہے۔ کہ قرآن سابقہ کتب کا
مؤید ہے۔ توریت و انجیل میں صدہا
پیش گوئیاں موجود ہیں۔ جو قرآن کی
صداقت پر دال ہیں۔

## حلِّ لغت

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ۔ یعنی
جن کی فطرت کے متعلق پہلے سے علم
ہے۔ کہ وہ حق کی طرف رجوع نہیں کریں گے
وہ کیونکر ایمان کی دولت سے بہرہ ور
ہو سکتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۹۸- فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ
اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ط لَمَّآ
اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى
حِيْنٍ ○
۹۹- وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي
الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ط اَفَاَنْتَ
تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○
۱۰۰- وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ○
۱۰۱- قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ط وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ

۹۸- پھر کیوں نہ ہوئی کوئی اور بستی کہ جو عذاب دیکھ کر
ایمان لائی ہو اور اُن کے ایمان نے اُن کو نفع دیا ہو مگر
قوم یونس کا یہ حال ہوا کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے
حیات دنیا کی رسوائی کا عذاب اُن سے ہٹا دیا، اور ایک
وقت تک کے لئے انہیں فائدہ پہنچایا ○ ف۱
۹۹- اور اگر تیرا رب چاہتا، تو سب لوگ جو زمین پر
ہیں اکٹھے ایمان لے آتے۔ پس کیا تو آدمیوں
پر جبر کرتا ہے کہ وہ مومن ہو جائیں ○
۱۰۰- اور کسی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ بغیر اذن خدا کے
ایمان لائے اور وہ اُن پر ناپاکی ڈالتا ہے
جو نہیں سمجھتے ○ ف۲
۱۰۱- تو کہہ، دیکھو تو آسمان اور زمین میں کیا کچھ ہے
مگر نشانیاں اور ڈرانے والے ان کے کچھ کام نہیں

## قوم یونس

ف۱ لَوْلَا تحضیض ہے۔ فھلّا کے معنوں میں
جیسا کہ حضرت اُبیّ اور عبداللہ بن مسعود کے مصحف
میں تصریح ہے۔
غرض یہ ہے کہ تباہ شدہ قوموں نے آخری وقت
ایمان و توبہ کا اظہار نہیں کیا۔ آیت میں اظہار
حسرت ہے۔ کہ کیوں ان قوموں کو ان کی توفیق نہ ہوئی
اور کیوں عذاب الٰہی سے نہ بچ گئے۔
إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ میں اِلَّا منقطع ہے۔ غرض
یہ ہے کہ صرف یونس کی قوم ہی ہے جنہوں نے عذاب
کے علامات و آثار دیکھ کر خالص توبہ کی۔ اور ان پر سے
اللہ نے عذاب دور کر دیا۔
یہ غلط فہمی ہے کہ قرآن نے کسی عذاب کی پیشگوئی
کا ذکر نہیں فرمایا۔ ارشاد صرف یہ ہے کہ قوم یونس کی
نافرمانی کی وجہ سے عذاب کے علائم و آثار ظہور
پذیر ہوئے۔ مگر وہ سنبھل گئے۔ چونکہ مقصد عذاب میں
مبتلا کرنے کا نہ تھا۔ اس لئے معاف کر دیئے گئے۔
سابقہ پیشگوئی کا تقاضا یہ تھا۔ کہ وہ بہر حال
پوری ہو کر رہتی۔ کیونکہ پیشگوئی کے معنے یہ ہیں
کہ اللہ کو خوب معلوم ہے۔ کہ وہ آخر تک ایمان
کی نعمت سے محروم رہیں گے۔ لہٰذا خلف
وعد کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ف۲
مشیت و اذن الٰہی کے دو معنے ہیں، ایک کا
تعلق تکوین سے ہے۔ ایک کا تشریع سے۔ اللہ
کے نزدیک پسندیدہ تو یہی ہے۔ کہ سب لوگ ایمان
لے آئیں۔ مگر تکوین میں اُس نے اختلاف رائے کو
باقی رکھا ہے۔ تاکہ حق و باطل میں امتیاز قائم رہے

(باقی برصفحہ ۵۲۵)

www.KitaboSunnat.com



عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝
۱۰۲- فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ
الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ
فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ
الْمُنْتَظِرِينَ ۝
۱۰۳- ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا
كَذَٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝
۱۰۴- قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي
شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ
تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ
أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَ
أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝
۱۰۵- وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ

آتے، جو نہیں مانتے ○
۱۰۲- سو وہ اور کیا انتظار کرتے ہیں مگر یہی کہ
پہلے لوگوں کے سے دن آئیں، تو کہہ،
تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ
منتظر ہوں ○
۱۰۳- پھر ہم اپنے رسولوں اور مومنین کو بچالیتے ہیں
اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ ہم مومنین کو بچالیں ○
۱۰۴- لوگو! اگر تم میرے دین کی نسبت شک میں
ہو، تو میں اُن کو جنہیں تم خدا کے سوا پوجتے
ہو نہیں پوجتا۔ لیکن اُس اللہ کو پوجتا
ہوں، جو تمہیں وفات دیتا ہے، اور مجھے
حکم ملا ہے، کہ میں ایمانداروں میں ہوں ○
۱۰۵- اور یہ حکم ملا کہ اپنا مُنہ دین کے لئے یکطرفہ

ع ۱۰

اسی طرح إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ سے مقصود یہ ہے، کہ ایمان کے لئے جہاں تک آسانیوں اور توفیق و تسہیل کا تعلق ہے۔ وہ اللہ کی تکوین کا نتیجہ ہے۔ اس لئے وہ شخص جو ان وسائل ہدایت سے محروم ہے۔ ہدایت قبول نہیں کرسکتا۔ غرض یہ ہے، کہ آپ ان لوگوں کی گمراہی پر غم نہ کریں اختلاف رائے مشیت ایزدی ہے۔ یہ باقی رہے گا۔ البتہ تلقین و دعوت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

## حَلِّ لغات

کَشَفْنَا ۔ کھول دیا۔ یعنی عذاب کے بعض اوائل و علائم سے دوچار ہو چکے تھے۔
مِثْلَ اَیَّامِ ۔ عذاب کے دِن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَنِيۡفًا ۚ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝
١٠٦ - وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنۡفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ
فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝
١٠٧ - وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنۡ يُّرِدۡكَ
بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ ؕ يُصِيۡبُ
بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ
الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝
١٠٨ - قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ
الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى
فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ
ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ

ہو کر قائم رکھ، اور مشرکوں میں نہ ہو ۝
١٠٦ - اور اللہ کے سوا انھیں جو تیرا بھلا بُرا
نہ کریں، مت پکار۔ پھر اگر تُو ایسا کرے گا،
تو تُو بھی اس وقت ظالموں میں ہو جائے گا ف۱ ۝
١٠٧ - اور جو اللہ تجھے کچھ مصیبت پہنچائے تو اس
کے سوا کوئی اس کا دُور کرنے والا نہیں، اور جو
تیرے ساتھ بھلائی کرنا چاہے تو کوئی اس کے فضل کا
روکنے والا نہیں۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اپنا
فضل پہنچائے، اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۲ ۝
١٠٨ - تُو کہہ، لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ
سے کلامِ حق آیا۔ اب جو کوئی راہ پر آ گئے، تو
وہ اپنی جان کے لئے راہ پر آتا ہے اور جو
گمراہ ہو، تو وہ اپنی جان پر گمراہ ہوتا ہے اور

## اعلانِ توحید!

ف۱ کہنے والے چاہتے تھے، رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ہم نوا ہو کر بُت پرستی اور شرک کی تائید کریں۔ ان آیات کے بموجب حضورؐ نے کھلے لفظوں میں ارشاد فرما دیا ہے۔ کہ مجھ سے تمہیں اس قسم کی توقع نہ رکھنی چاہئے۔ میں تمہارے بُتوں کے سامنے نہیں جھک سکتا۔ میری پیشانی تو اس خدا کے سامنے جھکے گی۔ جس کے قبضہ قدرت میں میری اور تمہاری جان ہے۔ مجھے اللہ کی جانب سے یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ ہر آن مومن رہوں۔ اور خلوص کے ساتھ توحید سے وابستہ رہوں۔ میں ان خداؤں کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جن کے ہاتھ میں نفع و ضرر کی کنجیاں نہیں۔ جو خود سراپا احتیاج ہیں۔ جو نہ نفع پہنچا سکیں۔ اور نہ ضرر سے بچا سکیں۔ کیونکہ یہ انسانی عقل و دانش، انسانی شرافت و عظمت اور انسانی عزت و حرمت پر ظلم ہے۔ کہ ایک فضائل انسان کو بے جان اور غیر متحرک بُتوں کے سامنے جھکایا جائے۔ وہ انسان جو اس لئے پیدا ہوا ہے۔ کہ کائنات میں حکومت کرے، اور اللہ کا نائب و خلیفہ ثابت ہو۔ وہ اگر دنیا کی حقیر اور بے حقیقت چیزوں کے سامنے جبینِ عقیدت خم کر دے۔ تو اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہو سکتا ہے؟

ف۲

مضرّت اور نفع رسانی کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے مختص ہے۔ کوئی شخص ازالۂ مشکلات میں چارہ سازی کا اہل نہیں۔ تنہا اور حقیقی کارساز وہی خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ اور جو سب کو مناسب طور پر رزق دیتا ہے۔

حلِ لغات۔ حنیفا۔ اخلاص و توحید کا حامل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۞

١٠٩- وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ
وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ
وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۞

سُورَةُ هُودٍ مَكِّيَّةٌ

آيَاتُهَا (١٢٣) رُكُوعَاتُهَا (١٠)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۞

١- الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ
ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ
خَبِيرٍ ۞

٢- أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي
لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۞

٣- وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ

میں تمہارا وکیل نہیں ہوں ○ ف۱

۱۰۹- اور تو اسی پر چل جو تجھ پر وحی کی جاتی ہے
اور ثابت قدم رہ، یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کرے
اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○

سورۂ ہود

مکی — آیتیں ۱۲۳ — رکوع ۱۰

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت ہی رحم والا ہے

۱- الٓرٰ۔ یہ کتاب جس کے دلائل و آیات مضبوط
ہیں پھر تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں حکمت والے
خبردار کی طرف سے ہے ○ ف۲

۲- کہ تم اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ میں تمہارے تئیں
اس کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ○

۳- اور کہ تم اپنے رب سے مغفرت چاہو، پھر

ف۱

غرض یہ ہے، کہ اسلام ایک صداقت ہے
اللہ کی نعمت ہے۔ اب جو اسے قبول کرتا ہے
اپنی عاقبت سنوارتا ہے۔ اللہ احسان سے کے قبول
پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ اور جو گمراہ ہے منکر ہے
اس کا نتیجہ بد اور نقصان بھی وہی اٹھائے گا
نبی یا پیغمبر اس کا ذمہ دار نہیں ●

ف۲

قرآن حکیم کی دو خصوصیتیں بیان فرمائی ہیں
ایک احکام، دوسری تفصیل ●
احکام سے غرض یہ ہے، کہ قرآن حکیم نظم و
ترتیب کے لحاظ سے اس انداز کا حامل ہے کہ
انسانی دخل کا اس میں امکان نہیں۔ نہایت محکم
اور عجیب طرز بیان ہے ●
تفصیل سے مراد فواصل آیات کا بیان ہے

اور یا ضروریات دین کا موقع موقع اظہار ●
یعنی آیات کے فواصل کلمات قرآن حکیم میں
نہایت دلکش وزن اور عجیب طرز کے ساتھ
واقع ہوئے ہیں۔ جن کے ادا کرنے میں ایک
خاص قسم کے ترنم اور ساحرانہ روانی کا سامان
موجود ہے۔ اور یا یہ غرض ہے، کہ جس قدر دینی
و دنیوی ضروریات ہیں۔ قرآن ان سب پر
حاوی ہے ●

## حلِّ لغات

وَكِيلٍ۔ ذمہ دار ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا
حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ
كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝
٤ - اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
٥ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ
لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ
يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝

اس کی طرف توبہ کرو۔ کہ مقررہ وقت تک وہ
تمہیں اچھا فائدہ دے گا۔ اور ہر بزرگی والے
کو اس کی بزرگی بخشے گا۔ اور جو تم پھر جاؤ گے
تو میں تمہاری نسبت بڑے دن کے
عذاب سے ڈرتا ہوں ○ ف۱
۴ - تمہیں اللہ کی طرف جانا ہے اور وہ
ہر شے پر قادر ہے ○
۵ - سنتا ہے، یہ کافر خدا سے چھپنے کے
لئے اپنے سینے پیٹتے ہیں۔ سنتا ہے،
جب وہ اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں،
خدا ان کی خفیہ و ظاہری باتوں سے
خبردار ہے۔ وہ دلوں کی بات
جانتا ہے ○ ف۲

ف۱

توحید کے بعد اسلامی تعلیمات میں توبہ و استغفار کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے، جو یہاں توبہ و استغفار کو توحید کے بالکل بعد بیان فرمایا ہے۔

غرض یہ ہے، کہ مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر وقت اپنے گناہوں کا جائزہ لیتا ہے۔ اور اس مرکز قدس سے اکتساب خیر میں مصروف رہے۔ کیونکہ گناہوں کا احساس ہی نیکی کی طرف پہلا قدم ہے۔ جو شخص گناہوں کو محسوس نہیں کرتا۔ وہ نیکی کی جانب کبھی ملتفت نہیں ہو سکتا۔

ف۲

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ گناہوں کو اللہ سے چھپا سکتے ہیں۔ اس آیت میں اس خیال کی تردید ہے۔ وہ دل کے بھیدوں سے آگاہ ہے۔ اس لئے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی۔

## حلِّ لغات

يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ - اعراض سے کنایہ ہے۔ یعنی منافقین کلام الٰہی کو عمداً نہیں سننا چاہتے۔ حضور کو دیکھ پاتے ہیں، تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ کہ کہیں کلمۂ حق کان تک نہ پہنچ جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶- وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

۶ - اور زمین میں کوئی چلنے والا نہیں ہے مگر اس کا رزق خدا کے ذمہ ہے اور وہ اس کا مسکن اور ٹھکانا جانتا ہے۔ سب کچھ کھلی کتاب میں ہے ۝ ف۱

۷- وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

۷ - اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔ اور اس کا تخت پانی پر تھا۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون عمل میں اچھا ہے۔ اور جو تو کہے کہ تم مرنے کے بعد پھر اٹھو گے۔ تو البتہ کافر کہیں گے کہ یہ بات تو صاف جادو ہے ۝ ف۲

۸- وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ

۸ - اور اگر ہم ایک مدت مقررہ تک ان سے عذاب روکتے ہیں تو ٹھٹھے سے کہتے ہیں

## رزق خدا کے ہاتھ میں ہے!

ف ۱

اگر لوگ اس حقیقت کو جان لیں کہ رزق کی کشائش اور تنگی اللہ کے اختیار میں ہے تو بہت سے گناہوں سے بچ جائیں۔ طمع اور بے جا حرص کی تمام آلودگیاں فتنہ و فساد کی بیشتر تحریکیں اس فلسفہ سے ناآشنائی کا نتیجہ ہیں۔ اللہ کا مائدۂ فضل و رحمت اس درجہ وسیع ہے کہ اس میں کافر و مومن کی کوئی تمیز نہیں۔ وہ سب کو یکساں دیتا ہے ؎

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری!

بلکہ اس عموم کو اس درجہ وسعت ہے کہ ہر جاندار جو صفحۂ ارض پر موجود، اس کی رزاقیت سے بہرہ ور ہے ؎

چناں پہن خوانِ کرم گسترد
کہ سیمرغ در قاف روزی خورد

ماں کے پیٹ میں دیتا ہے۔ تاریکی اور ظلمتوں میں دیتا ہے۔ بچپن میں جب منہ میں دانت نہیں ہوتے۔ اور ہاتھ پاؤں جدوجہد حیات کے قابل نہیں ہوتے۔ ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کر دیتا ہے۔ اندھوں کو دیتا ہے، اپاہج اس کی نعمتوں سے بہرہ یاب ہیں۔ پتھر میں جو کیڑا ہے، اس کی غذا بھی اس کو پہنچاتا ہے۔ ان حقائق و واقعات کی روشنی میں انسان کے لئے کتنا بڑا یقین اور ایمان کا سامان موجود ہے ●

خدا کو رازق ماننے کے معنی یہ نہیں کہ ہم دنیا میں روزی کے لئے کسی شخصیت اور قوت کے محتاج نہیں ہم صرف اللہ کے [illegible] کریں گے۔ اور [illegible] ادا کریں گے [illegible] نہیں۔ کہ وہ ہمیں بھولا ہے [illegible] مراد علم الٰہی کی [illegible] ہے ●

ف ۲

یعنی کائنات کی ابتداء پانی سے ہے۔ باقی بر صفحہ [illegible]

مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ
لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝
۸ - وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً
ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ
كَفُوْرٌ ۝
۹ - وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ
لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ
اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝
۱۰ - اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝
۱۱ - فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى

کہ کس چیز نے اُسے روک رکھا ہے سُن رکھو کہ
جس دن اُن پر عذاب آئے گا اُن کی طرف سے موڑا نہ جائیگا
اور جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے وہی انہیں آگھیرے گی ۝
۸ - اور ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت چکھائیں
پھر اُس رحمت کو اُس سے چھین لیں تو وہ نااُمید
ناشکرا ہوتا ہے ۝
۹ - اور اگر ہم اُسے تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچے
نعمتیں چکھائیں تو کہتا ہے کہ میری سختیاں چلی گئیں
تو وہ خوشی کرنے والا اور شیخی خورا ہے ۝
۱۰ - مگر جو ثابت قدم اور نیک اعمال ہیں
اُنھیں کے لیے مغفرت اور بڑا ثواب
ہے ۝
۱۱ - سو اے محمدؐ کہیں تم وحی کی باتیں جو تم پر نازل

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ
حَيٍّ ۔ علم الحیات کے ماہرین بے شمار
تجارب اور افکار کے بعد اس نتیجے
پر پہنچے ہیں۔ کہ زندگی کی ابتداء آبی حیوانات
سے ہوئی ہے۔ جو مسئلہ آج قرآن
نے نہایت بہتر الفاظ میں علم الحیات
کے اس مسئلہ کو بیان فرمایا ہے۔ کہ خدا
کا عرش حکومت ابتداءً پانی سے
وابستہ تھا۔
لِيَبْلُوَكُمْ میں مقصد حیات کی طرف
اشارہ ہے۔ یعنی تمہیں اس لئے پیدا
کیا گیا ہے۔ تاکہ بہترین اعمال
سے زمین کو رشک فردوس بنادو۔

## حلِ لُغات

دَآبَّةٍ ۔ ہر جاندار زمین پر چلنے
والا۔
مُسْتَقَرّ ۔ جائے قرار۔
مُسْتَوْدَع ۔ جہاں سونپا جائے،
امانت گاہ۔
اُمَّةٍ ۔ مدت، زمانہ۔

www.KitaboSunnat.com



إِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ
يَقُولُوا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ
جَآءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ أَنْتَ نَذِيرٌ ۚ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيلٌ ○
۱۳- أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۚ قُلْ فَأْتُوا
بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيٰتٍ
وَّادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ
اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ○
۱۴- فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوٓا أَنَّمَآ
أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَأَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ ○
۱۵- مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ

حصّہ نہ چھوڑ بیٹھے گا۔ اور تیرا دل اس پر تنگ
ہو جائیگا اس خیال سے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس پر خزانہ کیوں
نہ نازل ہوا۔ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا۔ تو تو
ڈر سنانے والا ہے اور اللہ ہر شے کا وکیل ہے ○ ف۱
۱۳- کیا کہتے ہیں کہ اس نے جھوٹ اختراع کیا ہے کہو
ایسی جھوٹ بنائی ہوئی تم دس ہی سورتیں لے آؤ
اور خدا کے سوا جسے پکار سکتے ہو، پکار لو
اگر سچے ہو ○ ف۲
۱۴- پھر اگر تمہاری بات نہ کریں تو جانو کہ یہ اللہ کے
علم سے نازل ہوا ہے اور یہ کہ اس کے سوا
اور کوئی معبود نہیں پس اب تم حکم مانتے ہو ○
۱۵- جو کوئی حیات دنیا اور اس کی زینت کا طالب
ہے ہم اسے دنیا میں اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے

## خزائن رحمت کی فراوانی

ف۱

حضورؐ شفقت و رحمت کے پیکر تھے۔ تمام تکالیف جو دعوت تبلیغ کی راہ میں پیش آتیں، بخندہ پیشانی برداشت کرتے۔ قوم کی مخالفت کی قطعہ برابر پرواہ نہ کرتے، گالیاں، جھڑکیاں اور طعن کو سنتے اور صبر کرتے۔ دن رات قوم کی اصلاح کے درپے رہتے مگر جب کفار اور ضد و کینہ و شقاوت و دشمنی دیکھتے، تو بہر طور آپ تکلیف محسوس ہوتی۔ اور اس وقت آپ باوجود تحمل و برداشت کے گھبرا اٹھتے۔ کیونکہ قوم جب تک بے علم ہے جاہل اور ناآشنا ہو، مرشد کامل کا فرض ہے کہ اسے سمجھائے مگر جب جان بوجھ کر بار بار مخالفت معاندت کی جائے اس وقت ایک مخلص راہنما کو شدید دکھ ہوتا ہے۔ اور یہ دکھ نتیجہ ہوتا ہے، انتہائی خلوص و ہمدردی کا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ طبیعتاً کبھی کبھی ان لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے بے چین ہو جاتے۔ اور بالخصوص جب کہ وہ اس قسم کے طعنے دیتے کہ یہ کیسا رسول ہے جس کے پاس مال و دولت کے خزائن نہیں، جو خود فرشتہ ہے۔ اور جس کے پاس فرشتے دکھائی دیتے ہیں، آپ زیادہ اذیت محسوس کرتے، کیونکہ اس مطالبہ میں ہدایت و سعادت کا کوئی جذبہ نہیں۔ جو کار فرما ہو مقصد محض حضورؐ کو ستانا اور چھیڑنا ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا، آپ کے پاس ہر وقت برکات و فیوض کے خزائن رہتے اور فرشتے آپ کے جلو میں ہوتے۔ حضورؐ کے پاس دولت ایمان کی اس قدر فراوانی تھی کہ ایک عالم سیر ہو جائے اور ختم نہ ہوتی۔ بزرگی و حشمت کے اس درجہ آپ مالک تھے فرشتے آپ کے حضور میں آنا موجب فخر سمجھیں ○

ف۲

نبیؐ کی نبوت پر زندہ دلیل وہ کلام ہے جس کو اس نے دنیا کے سامنے پیش کیا جس کے خوشے خوشے میں جنت و معرفت کے دریا موجزن تھے جس میں (باقی بر صفحہ ۵۳۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝
١٦- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا
صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ۝
١٧- أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ
وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ
كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ
يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ
مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ
فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ
الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

اور اس میں انہیں نقصان نہ ہوگا ۝
١٦ - یہ وہی ہیں جن کا حصہ آخرت میں سوائے
آگ کے اور کچھ نہیں۔ اور ان کے
اعمال آخرت میں ضائع و باطل
ہیں ۝
١٧ - بھلا ایک شخص جو اپنے رب کی کھلی دلیل پر
اور اس کے ساتھ ساتھ ایک گواہ بھی اللہ کی طرف
ہے اور اس کے آگے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت
ہے وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو بھی فرقوں
میں سے قرآن کا منکر ہے سو اس کے وعدے کی جگہ آگ
ہے۔ پس تو اے محمد! قرآن کی نسبت شک میں نہ
رہ، وہ تیرے رب سے حق ہے۔ لیکن بہت
لوگ ایمان نہیں لاتے ۝ ف۱

(بقیہ حاشیہ)

فصاحت و بلاغت کے سمندر موجزن ہیں۔ جس کی ہر آیت زندگی کا ایک عنوان ہے۔ کائنات کی تشریح ہے۔ جس کے نظام میں زندگی اور زندگی کا پروگرام ہے۔

ان آیات میں تمام دنیا کے علم کو دعوت مقابلہ دی گئی ہے کہ قرآن جیسی دس آیتیں پیش کرے۔ جن میں قرآن کی سی خوبیاں ہوں۔ قرآن کی سی فصاحت و بلاغت ہو۔ قرآن کی سی جامعیت ہو۔ قرآن کی سی معنویت ہو۔ تیرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ قرآن کا اب بھی یہ دعوت موجود ہے۔ مگر کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص نے بھی معاندین میں سے قرآن کے اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت نہیں کی۔ قرآن کا جواب انسانی طاقت سے باہر ہے۔ قرآن اس خدا کا کلام ہے جو اپنی صفتوں میں لاشریک ہے پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس کے کلام کا مقابلہ کیا جا سکے۔

## قرآن خود دلیل ہے اپنی صداقت کی!

ف۱

حضور نے جو دین پیش کیا۔ وہ دلائل و براہین کا دین ہے اس میں کوئی بات ایسی نہیں، جو محض تقلید کا نتیجہ ہو، سابقہ کتب میں اس دین کی تصدیق موجود ہے۔ یہاں تک کہ تمام سابقہ دین اسلام کے لئے بمنزلہ تمہید کے ہیں۔ اسلام اس نقطۂ اعتدال و توازن کا نام ہے۔ جو افراط و تفریط کے ناہموار خطوط کے درمیان واقع ہے۔

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ۔ قرآن کی ایک مخصوص صفت پر دال ہے۔ یعنی قرآن کی صداقت پرکھنے کے لئے بیرونی شہادتوں اور گواہیوں کی ضرورت نہیں۔ قرآن کا لفظ لفظ نقطہ نقطہ، اور حرف حرف خود دلائل و براہین کا مجموعہ ہے اگر دیدۂ بصیرت ہو فطرت سعید ہو، اور عربی کا صحیح ذوق ہو تو محض قرآن کی تلاوت ہی کافی ہے۔ یہ سلسلہ سچائی ہے اور سچائی کی دلیل۔

حل لغات:۔ شَاهِدٌ۔ گواہ، دلیل، شہادت۔

www.KitaboSunnat.com



١٨ - وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ
عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ
هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝
١٩ - الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝
٢٠ - اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي
الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ
الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ
السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝

١٨ - اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے وہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گے۔ اور گواہ کہیں گے، یہی ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ سنتا ہے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے ف١ ۝

١٩ - جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے، اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں۔ اور وہ آخرت کے منکر ہیں ۝

٢٠ - وہ ملک میں (بھاگ کر) تھکا نہ سکیں گے۔ اور اللہ کے سوا ان کا کوئی دوست نہ ہوگا۔ ان کو دونا عذاب ملے گا۔ اس لئے کہ وہ دیکھتے نہ تھے ۝ ف٢

## آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

ف١

قرآن حکیم افتراء علی اللہ کو بدترین ظلم ٹھہراتا ہے۔ اس کے نزدیک خدا پر جھوٹ باندھنا نہایت مذموم فعل ہے۔ اس لئے وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان موجود ہے، نبوت کا ذب کا مدعی نہیں ہو سکتا۔ وہ جھوٹا مدعی جنون ہوگا۔ خلل دماغ کی وجہ سے ایسی باتیں کرتا ہے۔ یا انتہا درجے کا بدمعاش ہوگا جس کے دل میں بالکل خوف خدا نہ ہو۔ جو مذہب کو محض فریب جانتا ہو۔ یہ ضرور نہیں کہ ایسا شخص بظاہر بھی برا معلوم ہو۔ البتہ اگر آپ نقاب اٹھا دیں۔ اور اصل چہرے کو دیکھنے کی کوشش کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ چہرہ جھوٹے اور فریبی انسان کا ہے۔ جسے مصنوعی تقدس کے نقاب نے چھپا رکھا تھا ●

ف٢

دوہرے عذاب سے یہ غرض نہیں کہ ان کو استحقاق سے زائد عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ ان کا جرم چونکہ دوہرا ہے۔ یعنی وہ منکر بھی تھے، اور خدا کی راہ سے دوسروں کو روکتے بھی تھے اس لئے انہیں عذاب بھی دوگنا دیا جائے گا ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۱ - اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝
۲۲ - لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ
الْاَخْسَرُوْنَ ۝
۲۳ - اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
۲۴ - مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَ
الْاَصَمِّ وَ الْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ
يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
۲۵ - وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ
اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

۲۱ - یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان
میں ڈالا، اور جھوٹ جو باندھا تھا اُن سے گم ہوگیا ۝
۲۲ - بے شک وہ آخرت میں سب سے زیادہ
زیاں کار ہیں ۝ ف۱
۲۳ - جو ایمان لائے، اور نیک کام کیے،
اور رب کے سامنے عاجزی کی
وُہی بہشتی ہیں - وہ اُس میں ہمیشہ
رہیں گے ۝ ف۲
۲۴ - دو فرقوں (مومن و کافر) کی ایسی مثال ہو جیسے
اندھا اور بہرا اور دیکھتا اور سنتا۔ کیا مثال
میں دونوں برابر ہیں، کیا تم دھیان نہیں کرتے ۝ ف۳
۲۵ - اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔
کہ میں تمہارے لئے صریح ڈرانے والا ہوں ۝

ف۱

یعنی اُن کی افترا پردازیاں حسن بُرا نکھیں ہیں جتنی
میں جب مشاہدہ حق ہوگا۔ اور خدائے علیم کے حضور
میں پہنچیں گے، تو سب طرح کی چالاکیاں بھول
جائیں گی۔ اور کوئی جھوٹ کسی طرح ان کے کام
آ سکے گا۔

ف۲

اخبات کے معنی خشوع وطمانیت کے ہیں یعنی
وہ لوگ جو اپنی خواہشات نفس کو اللہ کے لئے چھوڑ دیں
اور پھر اس ایثار پر مطمئن بھی ہوں۔ تکلیف اور مصیبت
کو خدا کی راہ میں برداشت کریں۔ اور اس کے بعد
خوش بھی ہوں۔ تو یہ لوگ بہشتی ہیں۔ اور خدا کی رضا
کو حاصل کرنے والے۔

ف۳

مسلمان اور کافر کی حالت اندھے اور بہرے کی سی ہے۔ کافر
کی آنکھیں نہیں۔ مسلمان گوش شنوا رکھتا ہے منکرین
حق بینش اور بصیرت کی نعمت سے محروم ہیں۔
یعنی مسلمان جن حقائق و واقعات کا انکار نہیں کرتا
آنکھوں سے دیکھتا اور کانوں سے آواز سنتا ہے،
منکرین کو تعصب کی وجہ سے صداقت میں روشنی
نظر نہیں آتی۔ اور جہالت نے روشن براہین
و دلائل کو وہ نہیں دیکھتے۔ کانوں پر غفلت کے پردے
پڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں استعداد
کے لحاظ سے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ مسلمان
کے دل میں بصیرت کی روشنی اور چمک ہے
گوش حق نیوش ہیں۔ مگر منکرین ان نعمتوں سے
محروم ہیں۔

## حلِّ لغات

لَا جَرَمَ - بے شک ۔ اَخْبَتُوْا - قلبی طمانیت ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۶ - اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ○

۲۷ - فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ○

۲۸ - قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ○

۲۶ - کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ میں تمہاری نسبت دکھ دینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ○

۲۷ - اس کی قوم کے سردار کافروں نے کہا، ہم تجھے اپنی ہی مانند ایک آدمی دیکھتے ہیں اور ہم تیرے تابع ان لوگوں کے سوا نہیں دیکھتے جو ہمارے کمینے ظاہری سمجھ کے آدمی ہیں اور ہم تم میں اپنی نسبت کچھ فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو ○ ف۱

۲۸ - وہ بولا اے قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے حجت پر ہوں۔ اور اس نے مجھ پر رحمت کی ہے۔ پھر یہ کیفیت تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ کی گئی، تو کیا ہم وہ حجت زبردستی تمہارے سر چپیٹ دیں اور تم اسے ناپسند ہی کرتے ہو ○

## حضرت نوحؑ کی قوم کے دو اعتراض!

ف۱

انبیاء کے متعلق یہ پرانا خیال ہے کہ انہیں فوق البشر ہونا چاہئے۔ صفت بشریت کو منصب نبوت کے منافی قرار دینا قدیم سے شیوۂ کفر و انکار رہا ہے۔ یہ اعتراض بھی قدیم ہے۔ کہ ابتداءً دعوت کو لبیک کہنے والے غریب اور مفلس لوگ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوحؑ نے جب قوم کو ہدایت کی جانب بلایا۔ اور کہا کہ مسلک توحید پر گامزن ہو جاؤ۔ صدق و حق کے سلسلہ میں تم پنپ نہیں سکو گے۔ قدرت کا اٹل فیصلہ ہے کہ جو قومیں قانونِ فطرت کو ٹھکرائیں، انہیں زندہ رہنے کا کوئی استحقاق نہیں۔ قوم کے اکابر نے اس دعوت کو سنا اور نہایت شوخ چشمی سے کہا۔ تم میں اور ہم میں امتیاز ہی کیا ہے۔ تم بھی ایک فرد ہو مثل انسان، اور ہم بھی انسان پھر تمہیں اشراف قوم نے ٹھکرا دیا ہے۔ پھٹے پرانے لوگوں نے تمہاری اطاعت قبول نہیں کی، کیا چند ذلیل لوگوں میں شامل ہونے کے لئے ہمیں دعوت دیتے ہو۔ کیا ہم ایمان لا کر ان کی طرح ذلیل ہو جائیں؟

بعد کی آیات میں ان دونوں اعتراضات کا مفصل جواب دیا ہے۔ غور طلب بات یہ ہے۔ کہ قرآن حکیم نے قوم نوحؑ کے اعتراضات نقل کر کے حضورؐ کو آگاہ فرمایا ہے۔ کہ جس طرح انسان کی حقیقت ایک ہے۔ اسی طرح کفر بھی یکساں طور پر چلا آ رہا ہے۔ ابتداء سے لے کر اب تک کفار کی ذہنیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ○

## حلِّ لُغات

بَادِیَ الرَّاْیِ۔ اوّل نظر، یعنی بظاہر۔

عُمِّيَتْ۔ عمایت سے ہے۔ یعنی اندھاپن تمہارے حصہ میں آیا ہے ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٩ - وَ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○

٢٩ - اور اے قوم! میں اس پر تم سے کچھ مال نہیں مانگتا۔ میرا بدلہ صرف اللہ پر ہے اور میں ایمانداروں کو نکالنے والا بھی نہیں انہیں اپنے رب سے ملنا ہے۔ لیکن تم مجھے (صاف) جاہل نظر آتے ہو ○ ف۱

٣٠ - وَ يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

٣٠ - اور اے قوم! اگر میں انہیں نکال دوں تو مجھے اللہ (سے بچانے میں) کون میری مدد کریگا کیا تم دھیان نہیں کرتے؟ ○

٣١ - وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ

٣١ - اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میں غیب دان ہوں۔ اور نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں، اور میں اُن کے حق میں جنہیں تمہاری آنکھیں بحقارت دیکھتی ہیں۔ نہیں کہتا کہ خدا انہیں کچھ بھلائی نہ دیگا۔ ف۲ جو اُن کے دلوں میں ہے خدا خوب جانتا ہے اگر ایسا کہوں

## دوسرے اعتراض کا جواب

ف۱

سب سے پہلے قرآن حکیم نے حضرت نوحؑ کی زبان سے تیسرے اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اس لئے کہ وہ باوجود بشریت کے حضرت نوحؑ کو پیغمبر مان سکتے تھے۔ مگر اُن کے کبر و غرور کے لئے قطعاً ناقابل برداشت تھا۔ کہ وہ غرباء کم درجہ لوگوں کے دین کو قبول کریں۔ حضرت نوحؑ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ میں اپنے دعاوی میں سچا ہوں، اللہ تعالے نے مجھے صداقت کے دلائل عنایت فرمائے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ تمہیں حق کی راہ سوجھائی نہیں دیتی۔ میں تم سے کچھ اجر طلب نہیں کرتا ہوں۔ کہ مخلص دیندار غرباء کو اپنے پاس سے ہٹا دوں۔ تم جاہل ہو۔ اس لئے افلاس و غربت کو عیب سمجھتے ہو۔ اللہ کے نزدیک دیندار مفلس سرمایہ دار کافر سے بہتر ہے۔ البتہ اگر افلاس بُرا ہے۔ تو تنگدستی کا افلاس نہیں۔ مگر اخلاق یا ایمان کا افلاس بُرا ہے۔ اللہ کے نزدیک ذلیل وہ ہے، جو اخلاق سے تہی دامن ہے۔ اور بجز ذات حق تعالیٰ کے ہر کوئی مخلوق فقیر اور حاجت مند ہے ◆

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ

## پہلے اعتراض کا جواب

ف۲

بشریت کے متعلق اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ انبیاء نے کبھی یہ دعوے ہی نہیں کیا۔ کہ وہ عام انسانوں کی طرح حوائج بشری سے متصف نہیں۔ یا ان کی ضروریات انسانی ضروریات سے مختلف ہیں۔ چنانچہ حضرت نوحؑ فرماتے ہیں، کہ تم بتاؤ! میں نے کب یہ کہا ہے، کہ میرے پاس خزانے ہیں۔ اور میں بہت بڑی دولت کا مالک ہوں۔ یہ میرا دعویٰ کہاں ہے کہ میں فرشتہ ہوں یا غیب دان ہوں۔ میں تو اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اگر اللہ دور بھی تعارف و حکم کے خزانوں سے اس کا دل معمور ہوتا ہے وہ فطرت کے لحاظ سے فرشتہ نہیں ہوتا (باقی برصفحہ ۵۳۷)

لغات - تزدری - ازدراء ، تحقیر کرنا ◆

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الظّٰلِمِيْنَ ○

تو بیشک میں ظالموں میں ہوں گا ○

۳۲ - قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

۳۲ - بولے، اے نوح تو ہم سے جھگڑا، اور بہت جھگڑ چکا۔ اب لے آ جو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے ○

۳۳ - قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○

۳۳ - بولا، اس کو اللہ ہی لائے گا، اگر وہ چاہے گا اور تم (بھاگ کر) اسے تھکا نہ سکو گے ○

۳۴ - وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ

۳۴ - اور اگر اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہے گا، تو میری نصیحت تمہیں مفید نہ ہوگی۔ اگرچہ میں تم کو نصیحت کرنا بھی چاہوں۔ وہ تمہارا رب ہے، اور تم اسی کی طرف جاؤ گے ○ ف۱

۳۵ - اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ○

۳۵ - کیا وہ کہتے ہیں کہ قرآن کو بنا لایا ہے تو کہہ اگر میں اسے بنا لایا ہوں، تو میرا گناہ مجھ پر ہے اور جو گناہ تم کرتے ہو اس کو میں بالکل بے تعلق ہوں ○

(بقیہ حاشیہ)

مگر فرشتے اس کی تقدیس کے معترف ہوتے ہیں وہ غیب نہیں جانتا۔ مگر اللہ کے عنایت کئے ہوئے علوم میں وہ کائنات میں کسی دوسرے کو اپنا شریک و سہیم نہیں بناتا۔

## غوایت سے مراد ہلاکت ہے!

ف۱

اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ الخ۔ یعنی اگر اللہ کے علم میں یہ حقیقت پہلے سے موجود ہے، کہ تم بالآخر گمراہی کو ترجیح دو گے۔ اور ہدایت کو قبول نہیں کرو گے۔ تو بتاؤ، کہ تمہاری گمراہی کو ہدایت سے کون بدل سکتا ہے۔

يُغْوِيَكُمْ کے معنے ہلاکت کے بھی ہو سکتے ہیں اور ادب عربی میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ قرآن بھی ان معنوں کی تائید کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ ظاہر ہے یہاں گمراہی مراد نہیں، گمراہی کی عقوبت یا عذاب مراد ہے۔ علامہ ابن جریر فرماتے ہیں۔ مَنْ يُّغْوِيْكُمْ يُهْلِكُكُمْ بِعَذَابِهٖ۔ بنی طے کا استعمال یہ ہے کہ مریض کو غاوی کہتے ہیں۔ جیسا کہ محاورہ ہے اَصْبَحَ فُلَانٌ غَاوِيًا۔ یعنی مریضًا۔

بہر حال یہ انداز بیان ہے۔ ورنہ مقصود یہ نہیں کہ اللہ کو گمراہی پسند ہے۔ اللہ اگر گمراہی چاہتا ہے تو پھر یہ بعثت انبیاء اور ارسال کتب کا کیا مطلب ہے؟

## حلِ لغات

جَادَلْتَنَا۔ بحث و تکرار۔

اِجْرَامِيْ۔ میرا گناہ۔

www.KitaboSunnat.com



٣٦- وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

٣٧- وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

٣٨- وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝

٣٩- فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

٣٦- اور نوحؑ کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو ایمان لا چکے ہیں اب ان کے سوا کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ سو تو اس پر غم نہ کھا جو وہ کرتے ہیں ۝

٣٧- اور تو ہماری وحی کے موافق اور ہماری نگرانی کے سامنے کشتی بنا۔ اور ہم سے ظالموں کی نسبت ذکر نہ کر، کہ وہ غرق ہوں گے ۝ ف۱

٣٨- اور وہ کشتی بناتا تھا۔ اور اس کی قوم کے سردار جب اس پر سے گزرتے، تو اس پر ہنستے۔ نوحؑ نے کہا اگر تم ہم پر ہنستے ہو، تو ہم تم پر ہنسیں گے جیسے تم ہنستے ہو ۝ ف۲

٣٩- سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون ہے جس پر رسوائی کا عذاب آئے گا، اور اس پر دائمی عذاب اترے گا ۝

ف۱

نوحؑ کی قوم نے جب بہت زیادہ مخالفت کی اور پند و وعظ سے کامل بیزاری کا اظہار کیا۔ تو قدرت کا غضب بھڑکا۔ ارشاد ہوا۔ کشتی تیار کرو، ایک عذاب بھیجا جائے گا۔ جس سے یہ ہلاک ہوں گے۔ اور بچ نہیں سکیں گے۔ اور جو لوگ اس قابل ہیں کہ صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے جائیں۔ ان کے متعلق سفارش نہ کی جائے۔ کیونکہ منشاء ایزدی یہ ہے۔ کہ کفر کا کلی استیصال کر دیا جائے۔ اور انہیں بتا دیا جائے کہ خدا کی زمین پر ایسے مجرموں کو جو بے غیرت اور ناسپاس ہیں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ زمین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کرنا چاہتا ہے۔

بِاَعْيُنِنَا سے غرض نگرانی ہے۔ یعنی ہماری ہدایات کے مطابق یہ مجازی استعمال ہے۔ قرآن حکیم میں اس نوع کے جس قدر الفاظ وارد ہوئے ہیں سب میں مجازی رنگ ہے۔ ورنہ وہ تو خود آنکھیں بخشتا ہے۔ اور آنکھوں میں نور پیدا کرتا ہے اُسے آنکھوں کی حاجت نہیں۔ وہ بغیر آلات و جوارح کے کامل ہے۔

ف۲

نوح علیہ السلام نے جب کشتی بنانا شروع کیا تو قوم مذاق اڑانے لگی۔ ان کے خیال میں یہ بیہودہ حرکت تھی۔ حضرت نوحؑ نے نہایت استقلال اور وثوق کے ساتھ کہا۔ اس وقت تم ہنس لو عنقریب وقت آنے والا ہے۔ جب تمہیں اس تمسخر کی سزا دی جائے گی۔

اس وقت تمہاری حماقت و نادانی پر ہمیں ہنسی آئے گی۔ اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ تمہاری بربادی کا مضحکہ اڑائے گا۔

حل لغات۔ فَلَا تَبْتَئِسْ۔ بئس سے مشتق ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۰- حَتّٰىٓ إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ
التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ
كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ
إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَآ آمَنَ مَعَهٗٓ
إِلَّا قَلِيْلٌ ○

۴۰- یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا۔ اور تنور نے جوش مارا، تو ہم نے کہا کہ ہر قسم کے دو عدد جوڑا اور سوائے اس کے جس کی نسبت پہلے حکم ہو چکا ہے، (اور) اپنے اہل کو، اور جو ایمان لایا ہو سب کو اس کشتی میں چڑھا لو، اس کے ساتھ ایماندار تھوڑے ہی تھے (ف۱) ○

۴۱- وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ
مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ إِنَّ رَبِّيْ
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

۴۱- اور بولا: کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے۔ تم اس میں چڑھو، میرا رب بخشنے والا مہربان ہے (ف۲) ○

۴۲- وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۗ
وَنَادٰى نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ
فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا
وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ○

۴۲- اور کشتی ان کو ایسی موجوں میں کہ پہاڑ کی مانند تھیں لئے پھرتی تھی اور نوح نے اپنے بیٹے کو کہ کنارہ پر تھا (کشتی میں نہ آیا تھا) کہا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو اور کافروں کے ساتھ نہ رہ ○

## تنور کے مختلف معنی!

ف۱

تنّور کے کئی معنے ہیں:۔

(۱) سطح زمین۔ ابن عباس، عکرمہ، زہری، اور ابن عیینہ اسی کے قائل ہیں۔

(۲) روٹی پکانے کا تنور، مجاہد، عطیہ، حسن کا مذہب ہے۔

(۳) کشتی میں پانی جمع ہو جانے کی جگہ، (بعض کا خیال ہے)۔

(۴) طلوع فجر سے کنایہ ہے، حضرت علی سے مروی ہے۔

(۵) مسجد کوفہ جس جانب اشارہ کرتے تھے کہ ابتدا میں پانی کوفہ کی مسجد سے پھوٹا۔

(۶) اونچی جگہیں (قتادہ کا ارشاد ہے)۔

(۷) ایک چشمہ کا نام ہے، جو ارض شام میں واقع ہے۔

(۸) ہندوستان کی کوئی جگہ ہے، جہاں حضرت حوا روٹیاں پکایا کرتی تھیں۔

پہلے معنی لغت عرب کے زیادہ قریب ہیں، مقصد یہ ہے کہ جب اللہ کا عذاب نازل ہوا تو زمین سے سوتے چل نکلے، اور زمین شق ہو گئی۔

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ سے غرض یہ ہے کہ ضروریات کے جانور اپنے ساتھ لے لو، تاکہ نسل باقی رہے۔ یہ عذاب مقامی تھا۔ نوح کی قوم کے لئے ساری دنیا کے لئے قرآن میں ثبوت نہیں۔

ف۲ نوح علیہ السلام مومنین کی ایک قلیل جماعت ساتھ لے کر کشتی میں بیٹھ گئے آپ نے سب کو ہدایت کی کہ اللہ کا نام لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ، [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۳- قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَیْنَہُمَا الْمَوْجُ فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ۝

۴۳- وہ بولا، میں پہاڑ پر لگ رہوں گا، وہ مجھے پانی سے بچائے گا۔ کہا، اللہ کے عذاب سے آج کوئی بچا نہیں سکتا، وہی بچے گا جس پر رحم ہو اور دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہوگئی سو وہ ڈوبنے والوں میں ڈوب گیا ۝ ف۱

۴۴- وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

۴۴- اور کہا گیا اے زمین اپنا پانی نگل جا، اور اے آسمان ٹھہر جا۔ اور پانی سکھا دیا گیا اور کام پورا ہوگیا۔ اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہر گئی۔ اور کہا گیا ظالم دور ہوں ۝ ف۲

۴۵- وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ ۝

۴۵- اور نوح نے اپنے رب کو پکارا، اور کہا اے رب میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ۝

ف۱

ڈوب گیا میں چونکہ ابلی کا وعدہ تھا، اس لئے نوح علیہ السلام نے جذبہ پدری سے متاثر ہو کر بیٹے کو دعوت دی کہ کشتی میں آ جاؤ بیٹے۔ بیٹا مغرور تھا کہنے لگا۔ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کے [illegible] کہنے سے تمہیں پہاڑ کی بلندیاں نہیں بچا سکیں گی۔ سبحان اللہ شفقت پدری بھی کیا جذبہ ہے۔

## قرآن کی بلیغ ترین آیت

ف۲

اس پانی کے طوفان میں تمام منکرین خس و خاشاک کی طرح بہ گئے۔ اُن کا غرور اُن کے کام نہ آ سکا اور خدا کے غضب سے سب غرق ہوگئے۔ اس آیت میں قرآن حکیم نے طوفان ختم ہو جانے کی تصویر جن الفاظ میں کھینچی ہے وہ بلاغت کا حیرت انگیز مرقع ہے۔

علماء نے اس آیت کے اسرار و نکات پر کتابیں لکھی ہیں۔ اس کی معنوی اور لفظی خوبیاں اس قدر حیران کن ہیں۔ کہ ہر پڑھنے والا ان کا اعتراف کرتا ہے۔ علامہ ابوحیان اندلسی نے بدیع کی اکیس قسموں کو اس میں جلوہ گر دیکھا ہے۔ سید محمود آلوسی نے اس پر ایک مخصوص رسالہ لکھا ہے۔ زمخشری جو اسرار و رموز ادب کا سب سے بڑا ماہر ہے۔ دلائل الاعجاز میں اسے کے متعلق لکھا گیا ہے۔

اس آیت کے الفاظ کا نظم و نسق اتنا بہتر ہے کہ واقع کی تصویر کھینچ جاتی ہے۔ اگر تم ترنم و ترتیل کے ساتھ آیت کی تلاوت کرو، تو معلوم ہوگا، کہ باد و باراں کا ایک طوفان ہے۔ جو تھمتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

**حل لغات** :- ابلعی۔ بلعم یبلعم۔

۴۶ - قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْئَلْنِ
مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ
اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○
۴۷ - قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ
اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا
تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ
الْخٰسِرِيْنَ ○
۴۸ - قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ
عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ
وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ
مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○
۴۹ - تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ

۴۶ - فرمایا اے نوحؑ! وہ تیرے اہل میں نہیں، اُس کے کام بد ہیں۔ سو جس بات کا تجھے علم نہیں اُس کی بابت ہم سے نہ پوچھ، میں تجھے نصیحت دیتا ہوں کہ جاہلوں میں نہ ہو ○

۴۷ - کہا اے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ جو میں نہیں جانتا، اُس کی بابت تجھ سے پوچھوں، اور اگر تُو مجھے نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں زیاں کاروں میں ہوں گا ○ ف

۴۸ - حکم ہوا کہ اے نوحؑ ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اُتر، وہ برکتیں تجھ پر اور اُن اُمتوں پر ہیں جو تیرے ساتھ ہیں اور کتنی اُمتیں ہیں جنہیں ہم فائدہ دیں گے پھر ہماری طرف سے انہیں دُکھ کی مار پہنچے گی ○

۴۹ - یہ غیب کی بعض خبریں ہیں جن کو ہم (اے محمدؐ)

ف

حضرت نوحؑ جہاں اللہ کے پیغمبر تھے، وہاں ایک شفیق اور مہربان باپ بھی تھے۔ اس لئے بیٹے کو اپنی آنکھوں کے سامنے ڈوبتا ہوا نہ دیکھ سکے، شفقت پدری جوش میں آ گئی۔ الفاظ کا بہانہ ڈھونڈا اور اللہ سے درخواست کی کہ اے رب تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل کو بچاؤں گا۔ تیرا وعدہ سچا ہے میرا لڑکا بھی تو میرے اہل میں سے ہے۔ پھر وہ کیوں کشتی میں نہیں بیٹھ سکا۔ دل میں اللہ کا ڈر بھی موجود ہے۔ سفارش کے ساتھ یہ بھی کہے جاتے ہیں، تو احکم الحاکمین ہے۔ تو فیصلہ فرما دے اس میں تنقید کی گنجائش نہیں۔

اللہ نے جواب دیا۔ انبیاء کا مرتبہ [illegible] سے بالا ہے۔ اہل وہ نہیں جو تیرا عزیز ہے۔ اہل وہ ہے جو مومن ہے۔ جسے تیرے عقائد کے ساتھ محبت ہے۔ بیٹے سے زیادہ کون عزیز ہو سکتا ہے۔ اور نوحؑ سے زیادہ کون محترم ہے؟ پھر جب نوحؑ کی اس باب میں نہیں سُنی گئی۔ اور اس کے حقیقی بیٹے کو بلحاظ عمل بیٹا قرار نہیں دیا گیا۔ تو وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور محض جھوٹی نسبتوں پر نازاں ہیں۔ کس قدر بے وقوف ہیں۔ وہ خدا کے آئین شرف و مجد سے آگاہ نہیں۔ اللہ کے نزدیک ایک اچھے آدمی سے تعلقات اور رشتہ داریاں ذریعہ نجات نہیں ہو سکتیں۔ نیک اعمال اور عقائد کی درستی ہی سے اللہ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔

## حلِّ لُغات

اَنْۢبَاۗءِ :- جمع نبأ۔ خبر۔

اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا
قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ
اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝
٥٠ - وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۚ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
مُفْتَرُوْنَ ۝
٥١ - يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۚ
اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۚ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
٥٢ - وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ
تُوْبُوْآ اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ

بذریعہ وحی تجھ تک پہنچاتے ہیں اس کے پہلے نہ تو
ان باتوں کو جانتا تھا اور نہ تیری قوم پس صبر کر
آخر کار ڈرنے والوں کا بھلا ہے ف۱ ۝
٥٠ - اور ہم نے عاد کی طرف اُن کے بھائی ہُود کو بھیجا
اُس نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے
لئے اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تم بڑا جھوٹ
بولتے ہو ۝
٥١ - اے قوم! میں اس پر تم سے اُجرت نہیں مانگتا
میری اُجرت اُسی پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا،
کیا تم نہیں سمجھتے؟ ۝
٥٢ - اور اے قوم! اپنے رب سے مغفرت مانگو
پھر اس کی طرف رجوع ہو وہ تم پر آسمان کی دھاریں
چھوڑے گا۔ اور تمہیں قوت پر قوت دے گا

ف۱

نوح علیہ السلام کی دعوتِ تبلیغ، قوم
کا انکار و جمود۔ بلا فرطوفانِ غیرت کا جوش
میں آنا۔ زمین کا اُبال۔ آسمان سے بے
پناہ بارش، لڑکے کے لئے سفارش
اور اس کی نامنظوری۔ یہ سب باتیں جو قرآن
حکیم نے تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں ان
کے معلوم تھیں؟ قرآن حکیم انہیں غیب
کی خبریں قرار دیتا ہے۔
وہ قوم جس میں تعلیم نہیں، تاریخ
اقوام کی تدوین و ترتیب کا کوئی سامان
نہیں۔ اس میں ایک اُمی شخص کھڑا
ہوتا ہے۔ اور تمام گذشتہ قوموں کے
کارناموں کو تفصیل کے ساتھ بیان
کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ بجز الہام
اور تائید ربانی کیونکر ممکن ہے!

## حَلِّ لُغات

فَطَرَنِيْ ۔ جس نے مجھے پیدا کیا،
بنایا۔
مِدْرَارًا ۔ وہ ابر جو خوب برسے۔

وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝

٥٣- قَالُوا يٰهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝

٥٤- إِنْ نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوٓءٍ ۭ قَالَ إِنِّيٓ أُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوٓا أَنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝

٥٥- مِنْ دُونِهٖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ۝

٥٦- إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ إِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ

اور تم گنہگار ہو کر نہ بھاگو ۝ ف۱

٥٣ - بولے اے ہود! تو ہمارے پاس کچھ سند لے کر نہیں آیا، اور ہم اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے نہ چھوڑیں گے اور تجھ پر ایمان نہ لائیں گے ۝

٥٤ - ہم یہی کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تجھے برائی سے آسیب پہنچایا ہے۔ کہا میں خدا کو گواہ لاتا ہوں اور تم گواہ رہو کہ میں اللہ کے سوا تمہارے شریکوں سے بیزار ہوں ۝

٥٥ - سو تم سب مل کر میرے حق میں بدی کرو پھر مجھے مہلت نہ دو ۝

٥٦ - میں نے اللہ پر جو میرا اور تمہارا رب ہے بھروسا کیا۔ کوئی چلنے والا نہیں ہے جس کی چوٹی اللہ کے ہاتھ میں نہ ہو۔ مقرر میرا رب راہ راست

## دین قوت و عزت کا نام ہے

ف۱

يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا کے معنی یہ ہیں کہ حضرت ہود قوم کو دین و دنیا کی بشارتیں سناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دینداری کے معنے شکست و اضمحلال کے نہیں، فقر و افلاس کے نہیں، محکومی اور مظلومیت کے نہیں، بلکہ قوت و عظمت کے ہیں۔ اگر تم دیندار ہو جاؤ، تو آسمان کی با برکت بدلیاں تمہارے لئے کھل جائیں گی زمین تمہارے لئے سیم و زر کے خزانے اُگلے گی۔ اللہ تمہاری قوتوں میں اضافہ کرے گا۔ تم دنیا میں زبردست بن کر زندگی بسر کرو گے۔ تمہارا افلاس دولتمندی سے بدل جائے گا۔ دل و دماغ میں ایمان و یقین کی شمعیں روشن ہوں گی۔ ایمان کے ساتھ دولت و قوت لازم ہے۔ خدا سے محبت کا نتیجہ رفعت و بلندی ہے، یہ غلط بات ہے کہ دینداری محرومی و بدبختی ہے۔ دیکھئے ابتداء سے دین کا یہی مفہوم ہے جو انبیاء پیش کرتے چلے آئے ہیں کہ تم مومن ہو جاؤ۔ اللہ کی رحمتیں تمہارے شامل حال ہو جائیں گی یہ خدا کا اٹل اور مضبوط فیصلہ ہے۔ یہ ایک محکم قانون ہے جس میں کبھی تخلف نہیں ہو سکتا۔ جس طرح طلوع آفتاب کے ساتھ روشنی اور حرارت ضروری ہے۔ جس طرح شگفتگی و تازگی موسم بہار کا خاصہ ہے۔ اسی طرح جب ایمان کا آفتاب دلوں میں چمکے۔ تو ضرور ہے کہ تاریکیاں چھٹ جائیں۔ جب اسلام کا عہد بہار شروع ہو۔ تو دل شگفتہ اور دماغ تازہ ہو جائیں۔ بہر حال اسلام و ایمان شرط ہے۔ اللہ کو ظاہر کے ساتھ باطن بھی پسند ہے۔ صرف ظاہری ایمان جو صرف الفاظ تک محدود ہو اللہ کے نزدیک کوئی وقعت نہیں۔ جب تک اس ظاہر کے ساتھ دل بھی شامل نہ ہو۔ جب تک ایمان زندگی کی کشش نہ ہو، دلوں میں کوئی تبدیلی نہ پیدا کر دے۔ خدا کے نزدیک صحیح معنوں میں ایمان نہیں ہے محض فریب خوردگی ہے، کہ ہم خدا کی نافرمانی کے باوجود اپنے آپ کو نجات کا مستحق سمجھتے ہیں۔ اللہ ہماری معصیتوں کو بخش دے۔ یہ اس کی نوازش ہوگی۔ لیکن جہاں تک ہماری جد و جہد کا تعلق

www.KitaboSunnat.com



مُّسْتَقِيْمٍ ○
۵۷- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ
بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَـيْـــًٔا ۭ اِنَّ
رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ○
۵۸- وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ
وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○
۵۹- وَتِلْكَ عَادٌ ڐ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا
اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ○
۶۰- وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا

پر ہے ○ ف۱
۵۷- پھر اگر تم نہ مانو۔ تو میں جو پیغام دے کر تمہاری طرف
بھیجا گیا تھا، تم پاس پہنچا چکا۔ اور میرا رب تمہارے
سوا دوسرے آدمی (دنیا میں) تمہارے ف۲ جانشین کر دے گا
اور تم اُس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے ○
۵۸- اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہُود کو اور اُس کے
ایماندار ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا۔
اور سخت عذاب سے انہیں ہم نے نجات دی ○
۵۹- اور یہ (سرگزشت) قوم عاد کی ہے اُنہوں نے اپنے
رب کی آیتوں کا انکار کیا اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی
کی۔ اور ہر کسی سرکش مخالف کا حکم مانا تھا ○
۶۰- اور اُن کے پیچھے اس دنیا میں اور قیامت کے دن
لعنت لگائی گئی سُنتا ہے۔ عاد نے اپنے رب کا

ف۱

اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا۔ اصل میں تمثیل ہے تسخیر و حکومت کی یعنی تمام کائنات اس طرح اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جیسے طرح کسی جاندار کو سر سے پکڑ رکھا ہو۔

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ سے غرض یہ ہے کہ خدا کی راہ کی جانب اپنے بندوں کو دعوت دیتا ہے۔ حق و صداقت کی وہی راہ ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت ہُودؑ نے جب یہ محسوس کیا کہ قوم دشمنی اور نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ تو آپ نے پورے صبر اور استقلال سے مقابلہ کیا۔ دعوت و تذکیر کے عمل کو جاری رکھا۔ اور کہا میں تمہاری شرارتوں سے ڈرتا نہیں۔ اللہ پر میرا بھروسہ ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔

بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو چونکہ اپنی صداقت پر یقین کامل ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی عداوت انہیں [illegible] نہیں سکتی جس قدر ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اُن کا جذبۂ حق پسندی ترقی پذیر ہوتا ہے۔ اُن کے عزم و استقلال میں اور اضافہ ہوتا ہے وہ پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ خدا کے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

ف۲ خدا کے اس ہمہ گیر قانون کی جانب اشارہ ہے کہ قومیں اپنے جذبۂ ایمان کی وجہ سے زندہ رہتی ہیں۔ کوئی قوم خدا کی محبوب نہیں۔ وہ سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے نزدیک سب قومیں برابر بقا و قیام کا استحقاق رکھتی ہیں۔ بقا و دوام کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے قانون وضع کر دیا ہے۔ جو قوم اس قانون کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائے گی۔ زندہ و کامیاب رہے گی جو نافرمانی کرے گی۔ تباہ ہو جائے گی۔ اللہ کے دین میں قوموں کے عروج و زوال سے کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ جب ایک قوم دین کی حمایت سے دستبردار ہو جاتی ہے۔ اللہ دوسری قوم کو کھڑا کرتے ہیں۔ جو اس کے دین کے مشن کو پورا کرتی ہے اور اس کے نقشِ قدم پر عمل کرتی ہے۔

حلِ لغات :- جَحَدُوْا۔ انکار کے بعد اصرار کا نام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ۝
٦١ - وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ
يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ
إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ
الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا
فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ
إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝
٦٢ - قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا
قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا
يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ
مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝
٦٣ - قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ
بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ

انکار کیا۔ سُن لو پھٹکار ہو عاد پر ہود کی قوم تھی ۝ ف۱
٦١ - اور ہم نے ثمود کی طرف اُن کا بھائی صالح بھیجا
کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا
کوئی معبود نہیں اُس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا
اور اس میں تمہیں بسایا۔ سو تم اُس سے مغفرت
مانگو۔ پھر اُس کی طرف توبہ کرو۔ بے شک
میرا رب نزدیک ہے قبول کرنے والا ۝ ف۲
٦٢ - کہا اے صالح اس سے پہلے تو ہم میں تجھ سے اُمیدیں
کی جاتی تھیں کیا تو ہمیں اُن کی عبادت سے جنہیں
ہمارے باپ دادا پوجتے تھے منع کرتا ہے اور جس کی طرف
تو ہمیں بلاتا ہے اُس میں ہمیں ایسا شک ہے جو دل میں کھٹکتا ہے ف۳
٦٣ - کہا اے قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی
طرف سے حجت پر ہوں اور اُس نے مجھے اپنی

ف۱

لعنت اور پھٹکار کا اطلاق قرآن میں بغض کال کے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ یہ لوگ اللہ کی رحمت کے مستحق نہیں رہے اب وہ بخشش اور رحمت سے دور ہیں۔

## خدا قریب و مجیب ہے

ف۲ حضرت صالح قوم ثمود کی جانب مبعوث ہوئے۔ ثمود اس قوم کا نام ہے جو شام اور مدینہ کے درمیان مقام حجر میں آباد تھی۔ سیدنا ہود کی طرح حضرت صالح کا پیغام بھی یہی تھا۔ کہ ایک خدا کی پوجا کرو۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تمہیں پیدا کیا اسی نے تمہیں اس زمین پر آباد کیا ہے۔ اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔ اسی کے آستانہ کرم پر جھکو۔ وہ بہت قریب ہے۔ سب کی سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اس کے دربار میں توسل کی ضرورت نہیں۔ اعانت وخلوص کوئی سفارش نہیں۔ وہ تمہارے حالات سے براہ راست باخبر اور آگاہ ہے۔ اس لئے تم نیاز مندی کے ساتھ اس کے سامنے جھکو۔ خواہشات نفس کو ترک کر دو۔ عشق کی پوجا تمہیں اس کے قریب کر دے گی۔ تمہاری باتیں سنی جائیں گی۔ اور تمہاری آرزوئیں مقبول ہوں گی۔ وہ قریب اور مجیب ہے۔ تمہارے نزدیک ہے تمہاری پکار اور دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔

ف۳ حیف ہے آباء و اجداد کی ایسی تقلید پر کہ انہوں نے حضرت صالح کی دعوت توحید کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ ہم باپ دادا کے مسلک کو نہیں چھوڑ سکتے۔ چونکہ ہمارے بزرگ بت پرست تھے اور وہ بتوں کو خدا مانتے تھے۔ اس لئے اب ہمارے ماتھے خدا کے سامنے نہیں جھک سکتے۔

قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا۔ کے معنی یہ ہیں کہ تیرے اعلان توحید سے پہلے کوئی امید ہی ہوتی تھی اس سے قبل ہمیں آپ سے بھی تھی کہ تیری نیکی اور سعادت مندی ہماری مخالفت پر تجھے آمادہ نہیں کرے گی۔ ہمیں تجھ سے امیدیں تھیں۔ مگر توحید کے وعظ نے ہمیں نا امید کر دیا۔

آباء سے مراد آباء علم بھی ہو سکتے ہیں یعنی ہم نے اپنے مولوی اور عالموں کو اسی طرح شرک کی آلودگیوں سے ملوث دیکھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ
اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ
غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝
۶۴ - وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ
اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝
۶۵ - فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
مَكْذُوْبٍ ۝
۶۶ - فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا
وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ

طرف سے رحمت بخشی تو اللہ سے کون میری مدد کریگا
اگر میں اس کی نافرمانی کروں سو تم سوائے خسارہ کے
میرا کچھ نہیں بڑھاتے ۝ ف ۱
۶۴ - اور اے قوم یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمہارے لئے
نشان سو تم اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں
کھاتی پھرے اور اسے برائی سے نہ چھوؤ ورنہ تمہیں
عذاب قریب سے پکڑ لے گا ۝ ف ۲
۶۵ - پھر انہوں نے اس کے پیر کاٹ ڈالے تب صالح
نے کہا، تم اپنے گھروں میں تین دن فائدہ اٹھا لو یہ وعدہ
جھوٹا نہ ہوگا ۝
۶۶ - پھر جب ہمارا حکم آیا، تو ہم نے صالح اور
اس کے ایماندار ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا
لیا۔ اور اس دن کی رسوائی سے بھی، بیشک تیرا رب

ف ۱ غرض یہ ہے کہ انبیاء کے پاس دلائل یقینی ہوتے ہیں
وہ لوگوں کو حق و بصیرت حق کی جانب بلاتے ہیں انہیں
پورا پورا یقین ہوتا ہے۔ کہ اللہ نے انہیں رشد و
ہدایت کے لئے مامور فرمایا ہے۔ وہ کامل وثوق کے
ساتھ اللہ کے دین کو پیش فرماتے ہیں۔

ف ۲

اونٹنی کو نشانِ قرار دینے کا مقصد یہ تھا کہ دیکھیں
ان کے بغض و عناد کی مقدار کیا ہے، قاعدہ ہے
کہ جب ایک شخص سے محبت ہو تو اس کی ہر چیز
سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور اگر بغض ہو، تو پھر اس کی
کوئی چیز دل کو نہیں بھاتی۔ حضرت صالح نے ان کی
محبت اور عقیدت کو جانچا۔ اور کہا، دیکھو اس اونٹنی کو
کچھ نہ کہنا۔ ورنہ پکڑ لیا جائے گا۔ تمہیں ہم سے جو
عداوت ہے۔ اور تمہیں یہ بھی گوارا نہیں کہ ہماری
اونٹنی زندہ رہے۔

## حلِّ لغات

تَخْسِيْر۔ گھاٹا، خسارہ۔
نَاقَةُ اللّٰهِ۔ یعنی اللہ کی پیش کردہ اونٹنی،
نسبت اضافت تشریف کے لئے ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ
وَلِمَنْ سَعٰى فِيْهِ

———

هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ○

۶۷ - وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ○

۶۸ - كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ○

۶۹ - وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ○

۷۰ - فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ ○

وہی زور آور اور غالب ہے ○

۶۷ - اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا۔ سو وہ صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○

۶۸ - گویا وہاں کبھی نہ بسے تھے۔ سنتا ہے! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنتا ہے لعنت ہو ثمود پر ○ ف ۱

۶۹ - اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کے آئے بولے سلام ابراہیم نے جواب دیا سلام پھر دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا ہوا لے آیا ○ ف ۲

۷۰ - پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس (طعام) تک نہیں پہنچتے (کھاتے نہیں) تو انہیں اوپری جانا اور ان سے دل میں ڈرا (سمجھا کہ چور ہیں) وہ بولے مت ڈر ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ○

ف ۱

قوم ثمود نے جب دستور مخالفت کی اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ اور انتہائی جنس وعناد کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے آگاہ کر دیا تھا۔ کہ عذاب سر پر منڈلا رہا ہے۔ اللہ کے شعائر سے تمسخر کا ضرور نتیجہ ہلاکت ہوگا۔ یہی ہوا کہ سخت کڑاکے نے انہیں آگھیرا، اور ایسے مٹ گئے کہ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا گویا کہ ان میں کبھی آباد ہی نہ تھے۔

## مہمانوں سے حُسنِ سلوک

ف ۲

یہاں سے حضرت لوط کا قصہ شروع ہوتا ہے بطور تمہید کے حضرت ابراہیم کا ذکر بھی آگیا ہے یہی وجہ ہے اس قصہ کا انداز بیان دوسروں سے الگ ہے۔ حضرت ابراہیم کے قصہ میں دو باتیں واضح بیان کی ہیں۔ جن کا تعلق آداب یا اخلاق و معاشرت سے ہے۔ جب فرشتے حضرت اسحاق کی تولید کی خوشخبری لے کر آئے۔ تو فوراً ہی انہوں نے السلام علیکم کہا حضرت ابراہیم نے بھی سلام کہہ کر جواب دیا۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان جب ایک دوسرے سے ملیں۔ تو سلسلہ گفتگو ان میں علیک سلیک سے شروع ہو۔

حضرت ابراہیم نے اس رسمی گفتگو کے بعد مہمانوں کے سامنے ماحضر پیش کیا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ مسلمان میں مہمان نوازی کا جذبہ بہت بڑا ہوتا ہے۔

## حل لغات

جٰثِمِیْنَ۔ سینہ کے بل اوندھے پڑے ہوئے بے حس وحرکت شدگان و ہلاک شدگاں۔

حَنِیْذٍ۔ بھنا ہوا۔ اَوْجَسَ۔ دل میں محسوس کیا

www.KitaboSunnat.com



۷۱ - وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ○

۷۱ - اور اُس کی عورت کھڑی تھی۔ وہ ہنسی پھر ہم نے اُس عورت کو اسحاق کی بشارت دی۔ اور اسحاق کے بعد یعقوب کی ○ ف۱

۷۲ - قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ○

۷۲ - بولی، خرابی میری کیا میں جنوں گی حالانکہ میں بڈھی ہوں۔ اور یہ میرا شوہر پیر مرد ہے۔ یہ تو تعجب کی بات ہے ○

۷۳ - قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

۷۳ - کہا کیا تو خدا کے حکم سے تعجب کرتی ہے ف۲ اے اہلِ بیت تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں۔ بے شک وہ سزاوار حمد اور بزرگ ہے ○

۷۴ - فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ○

۷۴ - پھر جب ابراہیمؑ کا خوف دور ہوا۔ اور اس کو بشارت پہنچی، تو ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ○

۷۵ - اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ○

۷۵ - بے شک ابراہیمؑ بڑا بردبار نرم دل تھا ○

ف۱ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ سے صاف ظاہر ہے کہ مہمانوں کی عزت افزائی میں عورت بھی شریک ہوسکتی ہے۔ خاوند کی حاضری میں مہمانوں سے گفتگو کرنا جائز ہے۔ البتہ موجودہ تہذیب کی آزادی اور جلوت و خلوت میں اجانب سے ملاقاتیں بالکل جائز نہیں۔ کیونکہ اس طریق سے اخلاق کو صدمہ پہنچتا ہے۔ عصمت کی تحقیق کا مقصد فوت ہے۔ یعنی اس کا ذریعہ ہے۔ اور اسی سے اس کی عزت قائم ہے۔ یہ نہیں کہ پھر عورت میں تعلیم و تہذیب کی خوبیاں بھی عیب ہیں۔ اسلام چونکہ مذہب فطرت ہے۔ قوانین و اعتدال میں سمویا ہوا ہے اس لئے اس کی ہدایات میں آزادی و احتیاط کا ہر پہلو موجود ہے بشرطیکہ اس حد تک آزادی دی ہے جس حد تک اس کے لئے مفید ہے۔ وہ آزادی جو سراسر آوارگی ہے۔ اسلام میں درست نہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کا فرشتوں کے پاس کھڑے ہو کر باتیں سننا، جواب دینا اور ہنسنا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خاوند کی موجودگی میں مہمانوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں قطعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ اس سے مہمان کی عزت افزائی ہوتی ہے بلکہ مسلمہ مجھتا ہے کہ مجھے غیر نہیں سمجھا گیا۔

## سارہ کا تعجب

ف۲ حضرت سارہ نے فرشتوں سے جب بچے کی خوشخبری سُنی، تو انہیں تعجب ہوا۔ کہنے لگیں، میں تو اب بوڑھی ہو چکی، ابراہیمؑ بھی عمر رسیدہ ہیں۔ اس حالت میں بھلا کیونکر ہاں بیٹا مجھے عنایت ہوگا۔ فرشتے نے جواب دیا۔ کہ تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ تعجب انگیز نہیں، اس کا کرم ہے، جب چاہے نازل ہو جائے۔ تم اہل بیت ہو، تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہونگی اور خدا اپنی صفات دستائش ہے۔ وہ جو چاہے کرے۔ یعنی اللہ کی مہربانیاں تابع ضابطہ اور قانون ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے، بڑھاپے میں اولاد کی نعمت سے نوازدے۔ یا عین جوانی میں محروم رکھے ہر طرح ممکن اور صحیح ہوگا۔ اس کے افعال پر اعتراض کرنا نادانوں کا کام ہے۔

## حلِّ لغات

اَهْلَ الْبَيْتِ - خاوند، بیوی اور بچے، اس لفظ سے جو حضرت ...

www.KitaboSunnat.com



٧٦ - يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ إِنَّهُ
قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ
عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ○
٧٧ - وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ
بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ
هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ○
٧٨ - وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ
وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ
قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ
لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ
أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ○
٧٩ - قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ
مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ○

٧٦ - اے ابراہیم! یہ جھگڑا چھوڑ۔ تیرے
رب کا حکم آ چکا۔ اور ان پر عذاب آئے گا
جو نہ ٹلے گا ○
٧٧ - اور جب ہمارے رسول لوطؑ کے پاس آئے
وہ اُن سے ناخوش اور تنگدل ہُوا۔ اور کہا
یہ دن بڑا سخت ہے ○
٧٨ - اور اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس بے اختیار دوڑے
آئے۔ اور پہلے سے وہ بُرے کام کیا کرتے تھے
لوطؑ بولا اے قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں تمہارے
لئے زیادہ پاک ہیں سو اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں
میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی شائستہ آدمی نہیں ہے؟ ○
٧٩ - بولے تجھے تو معلوم ہے کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کچھ
حق نہیں اور جو ہم چاہتے ہیں تُو جانتا ہے ○

## ف

حضرت لوطؑ کی قوم خلاف وضع فطرت کی عادی تھی۔ اُن کی جنسیت اس حد تک پہنچ چکی تھی۔ کہ ہر وقت اُن کی نظر انہیں شہوانی مشاغل کی جانب رہتی۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جب فرشتے بطور مہمان کے آئے، تو انہیں خوبصورت دیکھ کر خباثتِ نفس میں جوش پیدا ہوا۔ بھاگتے اور لپکتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے۔ حضرت ابراہیمؑ ان کی بدمعاشی سے ڈرے کہ کہیں یہ میرے مہمانوں کو ذلیل نہ کریں۔ چنانچہ انہیں نصیحت فرمائی کہ دیکھو! یہ عورتیں موجود ہیں۔ جو فطرت نے تسکینِ نفس کے لئے پیدا کی ہیں۔ ان کو چھوڑ کر تم ذلیل فعل پر کیوں مرتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ آپ کی ان بیٹیوں (یعنی عورتوں) سے ہمیں رغبت نہیں۔ اور آپ اس سے خوب آگاہ ہیں۔ ہم تو جس خاص ارادے سے آئے ہیں۔ اس کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت لوطؑ کی قوم پہلی قوم ہے جس کی وجہ سے یہ برائی دُنیا میں پھیلی۔ اور آج بھی یہ مرض تہذیب و شائستگی کے زمانے میں موجود ہے۔ یہ مرض قوم میں اُس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب حُسنِ اخلاق مُردہ ہو جائے اور قوم میں شہوانی ماحول پیدا کر دیا جائے ۔

انسان بالطبع تنوع پسند ہے۔ اس لئے جب جائز مواقع کا سوال اُٹھ جائے۔ تو پھر تسکینِ نفس کے لئے عجیب عجیب طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ اس بدنفسی سے قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ ذہنی پستی اور مردانہ جذبات ختم ہو جاتے ہیں ۔

## حلِ لغات

ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا ۔ محاورہ ہے۔ یعنی تنگ دل ہُوا ۔
عَصِيبٌ ۔ دُشوار گزار، مشکل ۔
يُهْرَعُونَ ۔ لپکتے ہوئے ۔
هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي ۔ اشارہ عام عورتوں کی جانب ہے۔ شفقت کے اظہار کے لئے بیٹیاں کہا ہے۔ یعنی یہ بیچاری عورتیں جو میری بیٹیاں ہیں۔ تمہارے طرز عمل کی شاکی ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٨٠- قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي
إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ○
٨١- قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن
يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ
مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ
أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا
مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ
أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ○
٨٢- فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا
سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا
حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ○
٨٣- مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ
مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ○

٨٠ - بولا۔ کاش کہ تمہارے مقابلہ میں مجھے قوت
ہوتی، یا میں کسی محکم آسرے میں جا بیٹھتا ○ ف۱
٨١ - فرشتے بولے اے لوط ہم تیرے رب کے بھیجے
ہیں یہ تجھ تک پہنچ نہ سکیں گے۔ سو کچھ رات گئے تو
اپنے اہل لے کر چل جا۔ اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ
کر نہ دیکھے مگر تیری عورت کہ اس پر وہی مصیبت
آئی ہو جو ان پر آئے گی۔ ان کے وعدہ کا وقت صبح ہے
کیا صبح نزدیک نہیں؟ ○ ف۲
٨٢ - پھر جب ہمارا حکم آیا۔ ہم نے وہ بستی
اُلٹ دی۔ اور ان پر کھنگر کی پتھریاں
تہ بہ تہ برسائیں ○
٨٣ - جو کہ تیرے رب کے پاس نشان کردہ تھیں ف۳
اور وہ بستی ظالموں (اہل مکہ) سے کچھ دور نہیں ○

ف۱ حضرت لوط کا قوت طلب کرنا اس کے صاف صاف معنی یہ ہیں کہ اس مرض کو سختی کے ساتھ روکنے کی کوشش کرنا چاہیے، کیونکہ یہ نہایت خوفناک بداخلاقی ہے۔

ف۲ حضرت لوط کی عورت نے دعوت کو قبول نہ کیا اور کفر و فسق میں قوم کا ساتھ دیا۔ اس لیے ضرور تھا کہ جلد اور ضروری اس کو بھی معذبین میں شامل کر لیا جائے۔

حضرت لوط چونکہ پیغمبر تھے، انہوں نے اس برائی کے خلاف تو قوم کو بالخصوص تلقین کی۔ مگر ان کی دعوت و تبلیغ میں بھی تفصیلی ہدایات موجود تھیں۔ جس میں توحید سے لے کر اعمال تک تمام دوسری جزئیات شامل تھیں۔ آپ کی بیوی نے آپ کی دعوت کا انکار کیا۔ اس طرح وہ اس تمام فسق و جحود کا موجب بنی جو قوم کر رہی تھی۔ اور اس لئے عذاب میں اس کا شمول ضروری ٹھیرا۔ ورنہ خلاف وضع فطرت کے فعل میں کوئی عورت ساتھ نہیں دے سکتی۔ یہ اس کی اصولی فطرت کے خلاف ہے جس سے تعلق ہو سکتا ہے۔

## ناپاک اور خبیث النفس لوگ

ف۳ اس بستی کو جہاں یہ ناپاک لوگ رہتے تھے اللہ کے عذاب نے آگھیرا۔ اور اسے الٹ دیا گیا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹ گئے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ جب قوم میں شہوانی خیالات اس درجہ راسخ ہو جائیں کہ اُٹھتے بیٹھتے انہیں سوا اس کے اور کوئی مشغلہ ہی پسند نہ ہو۔ جس کا مقصد محض فحش اور گندا ہو۔ جو فطرت کے ضوابط اور مستقیم اصولوں کو پس پشت ڈال دے، جو محض خواہشوں کی باتوں کا مضحکہ اڑائے۔ جو اس درجہ ذلیل ہو جائے کہ نفس کی خواہشیں اس پر غالب آجائیں۔ اس قوم کا ہلاک ہو جانا ہی بہتر ہے۔

بَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ مِّن ظَهْرِهَا

ہر پیغمبر توحید کے ساتھ کچھ مخصوص تعلیمات بھی پیش کرتا ہے جن کا تعلق قوم کے ان اخلاقی و معاشی نقائص سے ہوتا ہے جو زیادہ اُبھرے ہوئے اور نمایاں ہوتے ہیں۔

سوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸۴- وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ○

۸۵- وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○

۸۶- بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ○

۸۷- قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ

۸۴- اور مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔ بولا اے قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اور ماپ تول میں کمی نہ کرو، میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور مجھے تمہاری نسبت گھیرنے والے دن کے عذاب کا خوف ہے ○ ف

۸۵- اور اے قوم انصاف سے ماپ تول پورا رکھو۔ اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو ○

۸۶- اللہ کا دیا جو بچے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر مومن ہو، اور میں تمہارا نگہبان نہیں ○

۸۷- بولے اے شعیبؑ، کیا تیری نماز نے

ف

حضرت شعیبؑ کی قوم تجارت سے شغف رکھنے والی قوم تھی۔ مگر کم تولنے کی بدعادت میں مبتلا تھی۔ اس لئے حضرت شعیبؑ نے انہیں اس بُرے فعل سے روکا، اور کہا، کہ اللہ کی عبادت کے ساتھ معاملات میں بھی منصف اور عادل بننے کی کوشش کرو۔ کیونکہ مذہب کا تعلق صرف عقائد ہی سے نہیں، بلکہ اس کو معاملات میں بھی اصلاحی ہدایات پیش کرنا لازم ہے۔ وہ عقیدے اور عبادتیں جو برائیوں سے نہیں روکتیں، تمہیں بتاؤ، ان کی کیا قیمت ہے؟ مذہب زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَأْمُرُكَ أَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا
مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ
الرَّشِيْدُ ○

تجھے یہ سکھلایا، کہ ہم اُن کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے بڑے پوجتے تھے یا یہ کہ ہم اپنے مالوں میں جو چاہیں نہ کریں۔ تُو تو بڑا بُردبار نیک ہے ○ ف۱

۸۸۔ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ
رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ
اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ
اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ
وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○

۸۸۔ کہا اے قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب سے حجت پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے نیک روزی دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں، میں آپ کروں میرا ارادہ تو صرف اصلاح کا ہے جہاں تک مجھ سے ہو سکے اور میری توفیق اللہ ہی سے ہے میں نے اسی پر بھروسا کیا، اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ ف۲

۸۹۔ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ
يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ

۸۹۔ اور اے قوم میری مخالفت تمہارے حق میں اس کا باعث نہ ہو کہ تم پر ویسی مصیبت آئے جیسی قوم

## اکلِ حلال

ف۱ حضرت شعیب نے جب توحید کی طرف قوم کو بلایا، خدا پرستی کی تلقین کی اور کہا کہ عقیدہ توحید عام اعمال میں بھی نظر آنا چاہیے پورا تول کر دو، اور پورا ناپ کرو۔ تو انہوں نے ازراہ بدبختی کہا۔ واہ یہ کیا توحید و عبادت ہے کہ ہم اپنے آبائی عقائد کو ترک کر دیں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے کل مال و دولت میں تمہارے معترضات کو مان لیں۔ ہم جیسا چاہیں گے کریں گے۔ اس کے بعد یہ کہہ کر حضرت شعیب کی کچھ چاپلوسی کی ہے، اگر تم نہایت بُردبار اور نیک ہو، یہ تجارت اور بزنس کے داؤں گھات ہیں، تم کیا جانو۔ یہ کیا ہیں۔ اسلئے ان جھمیلوں کی مخالفت نہ کرو۔ اور دخل در معقولات سے باز آجاؤ۔ حضرت شعیب نے اکل حلال کی تلقین کی کیونکہ اکل حلال ہی سے صحیح مذہبی روح باقی رہتی ہے۔ دل میں جذبات پاکیزہ رہتے ہیں دین کے لئے دلوں میں جوش اور حمیت رہتی ہے۔ لقمہ کی پاکیزگی اعمال کی پاکیزگی کا یہ ایک بہترین وسیلہ ہے۔ یہی اصل روح ہے عبادت کی جان ہے اور دین کا اساس۔ مگر قوم نے اس کی مخالفت کی۔ اور حلم کمانے کی ٹھان لی۔ اس لئے کہ اکل حلال میں مشکلات ہیں۔ کرشٹ اور ناجائز طریقوں سے مال حاصل کرنے کا موقع نہیں رہتا۔ نفسانی آسائشیں فراوانی سے میسر نہیں ہوتیں۔ یہ لوگ چونکہ عشرت کے عادی تھے۔ راحت طلب اور ہوائے نفس کے تابع تھے۔ اس لئے شعیب کی دعوت قبول کرنے سے محروم رہے۔

ف۲ قوم کے اعتراضات کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، درست ہے۔ دلائل کی بنا پر کہہ رہا ہوں۔ وہ تجارت یقیناً کامیاب ہے جو صداقت اور دیانتداری پر مبنی ہو۔ میری نیکی سے تم یہ توقع نہ رکھو کہ میں ان برائیوں کو نہیں دیکھتا۔ اور تمہارا ان میں ساتھ دوں گا۔ میں تو اصلاح چاہتا ہوں۔ مجھے تمہاری مخالفت کی پروا نہیں، کیونکہ میرا تعلق خدائے برتر سے ہے۔

حلِ لغات:۔ شقاقی۔ میری عداوت۔ شق سے مشتق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نُوحٍ اَوْ قَوْمَ هُودٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۗ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ ○

کو یا قوم ہود یا قوم صالح پر آئی تھی۔ اور قوم لوط تم سے بہت دور نہیں ○

۹۰ - وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا اِلَيْهِ ۚ اِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَّدُودٌ ○

۹۰ - اور اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کی طرف توبہ کرو۔ بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے ○

۹۱ - قَالُوا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ○

۹۱ - بولے اے شعیب جو تو کہتا ہے ہم اس میں کی بہت باتیں نہیں سمجھتے اور تجھے ہم اپنے درمیان ناتواں دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کرتے اور تو ہم پر غالب نہیں ہے ف۱ ○

۹۲ - قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۖ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ اِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○

۹۲ - بولا اے قوم کیا میری برادری خدا کی نسبت تمہارے نزدیک زیادہ زبردست ہے۔ اور خدا کو تم نے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔ تمہارے کام میرے رب کے قابو میں ہیں ○

۹۳ - وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

۹۳ - اور اے قوم! تم اپنی جگہ میں کام کئے جاؤ

ف ۱

جب قومیں جذبۂ دنیاداری سے مات کھا جاتی ہیں اور جب حصولِ دنیا ہی نصب العین قرار پاتا ہے۔ جب ہوائے نفس کے بادل قلب و دماغ پر چھا جاتے ہیں۔ اور دن رات حصولِ زر کا خیال دامنگیر ہو۔ جب دُنیا مقصود ٹھہرے اور دین دوسرے درجے کی چیز رہ جائے تو اس وقت پند و نصیحت بیکار ہے۔ پھر اخلاق و عقائد کے دلائل میں اثر انداز نہیں ہوتے۔ اور نہ طبیعتیں قبولِ حق کے لئے آمادہ ہوتی ہیں۔

حضرت شعیبؑ کی قوم دنیاداری کے ان درجات کو طے کر چکی تھی۔ زر طلبی اور ہوسِ زراندوزی زندگی کا شعار قرار پا چکا تھا۔ انہیں صداقت و سچائی کی راہوں میں کامیابی انہیں مشکل نظر آتی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ دیانتداری کو حرزِ جاں رکھتے ہوئے کیونکر تجارت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کاروبار تو جھوٹ اور فریب کے سوا چل نہیں سکتے۔ اس لئے انہوں نے صاف صاف کہہ دیا۔ یہ فلسفۂ دینداری ہماری عقل سے بالا ہے اور جب دیکھا

حضرت شعیبؑ کی کوششیں برابر جاری ہیں۔ اور وہ سب کو پاکبازی اور عدل و انصاف کی دعوت دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور مایوس نہیں ہوئے۔ تو انہوں نے دھمکی دی کہ دیکھئے۔ آپ ہم میں کمزور ہیں۔ آپ کا مار ڈالنا ہمارے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ ہمیں ان عزیزوں کا خیال ہے۔ جو ہمارے بھی عزیز ہیں اور آپ کے بھی اور جو آپ کے ہم عقیدہ نہیں۔ ورنہ کبھی آپ کا کام تمام کر دیا ہوتا۔

## حلِ لغات

وَدُوْدٌ ۔ وُدّ سے مشتق ہے۔ یعنی منبعِ محبت۔

رَهْطٌ ۔ گروہ و جماعت مرداں۔ واحد پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

ظِهْرِيًّا ۔ ظہر سے جانب۔ یعنی پس پشت ڈالا ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِنِّيْ عَامِلٌ - سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ
يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ
كَاذِبٌ - وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ
رَقِيْبٌ ○
٩٤ - وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا
وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا
وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○
٩٥ - كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا - اَلَا بُعْدًا
لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ○
٩٦ - وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ
سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○
٩٧ - اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا

میں اپنی جگہ کام کرتا ہوں۔ آئندہ کو تمہیں معلوم ہو جائے گا
کہ رسوائی کا عذاب کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے
اور تاکتے رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ
تاکتا ہوں ○ ف۱
۹۴ - اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے اپنی رحمت سے
شعیب اور اس کے ایماندار ساتھیوں کو بچا لیا
اور ایک چنگھاڑ ظالموں پر آئی۔ سو صبح
کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○
۹۵ - گویا وہاں کبھی نہ بسے تھے۔ سنتا ہے پھٹکار پڑی
مدین پر جیسے ثمود پر پھٹکار پڑی تھی ○
۹۶ - اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور واضح
سند کے ساتھ ○
۹۷ - فرعون اور اس کی جماعت کی طرف بھیجا۔ سو وہ لوگ

**ف۱**

حضرت شعیبؑ نے دھمکی کو صبر و عزیمت کے ساتھ سنا اور کہا تمہیں میرے عزیزوں کا تو خیال ہے۔ مگر اللہ کا خیال نہیں۔ جس کی جانب سے میں مبعوث ہو کر آیا ہوں۔ تم اس کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ تمہیں اس بات کی فکر نہیں کرو۔ تمہیں کیا کہے گا تم جو چاہو کرتے رہو۔ میں ہرگز تمہارے طرزِ عمل سے خائف نہیں۔ تم عنقریب جان لو گے۔ کہ جھوٹا کون ہے۔ اور سچا کون۔ کس پر اللہ کی رحمتیں ہیں۔ اور کون ذلیل اور کون عذاب کا مستحق ہے۔

چنانچہ اللہ کا عذاب آیا۔ اور انکار کرنے والے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔

اللّٰھم اغفر لکاتبہ
ولمن سعیٰ فیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ أَمْرُ فِرْعَوْنَ
بِرَشِيدٍ ۝
۹۸- يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَوْرَدَهُمُ
النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝
۹۹- وَأُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝
۱۰۰- ذٰلِكَ مِنْ أَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ
عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝
۱۰۱- وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ
فَمَآ أَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ
وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝

فرعون کے حکم پر چلے۔ اور فرعون کا حکم
اچھا نہ تھا ۝ ف۱
۹۸ - فرعون قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے ہوگا
پھر انہیں آگ جا اتارے گا اور بُرا گھاٹ ہے جس پر جا اترے
۹۹ - اور اس دُنیا میں اور قیامت کے دن اُن کے پیچھے لعنت
لگی۔ بُرا انعام ہے جو ملا ۝
۱۰۰ - یہ بستیوں کی بعض خبریں ہیں جو ہم تجھے سناتے ہیں
بعض بستیاں قائم ہیں اور بعض اُجڑ گئیں ۝
۱۰۱ - اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا، لیکن وہ اپنی جانوں
پر خود ظلم کر گئے۔ سو جب تیرے رب کا حکم آیا ان کے
معبود جنہیں وُہ اللہ کے سوا پکارتے تھے اُن کے
کچھ کام نہ آئے۔ اور اُن کے لئے سوائے ہلاکت
کے کچھ نہ بڑھایا ۝ ف۲

## جہنم کی سرداری

ف۱ موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون کو کبر و غرور سے روکا اور ارکانِ حکومت کے ساتھ بہتر سلوک روا رکھنے کی تلقین کی اور کہا کہ بنی اسرائیل پر ظلم نہ کرو۔ انہیں آزادی و حریت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے دو۔ تو اُس کے قیادت پسند مغرور نفس نے اس جائز اور درست مطالبے کو تسلیم نہ کیا جادوگروں کو بلایا۔ موسیٰ علیہ السلام کو ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کی۔ بنی اسرائیل پر اور سختیاں شروع کر دیں۔ محض اس بنا پر کہ طبیعت میں سیادت اور بالادستی کا جنون تھا۔ کبر و غرور کے بام بلند سے نیچے آنا گوارا نہ تھا۔ یہ کسی طرح پسند نہ تھا کہ بنی اسرائیل اور فرعون ایک دین کے حلقہ بگوش ہو جائیں، اور قبطی اور اسرائیلی دونوں ایک صف میں کھڑے ہو جائیں؛ اس طرح سے اس کے جذبہ قیادت و سیادت کو صدمہ پہنچتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو جو سزا تجویز کی۔ وہ اس کی نفسیات کے عین مطابق ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ یعنی قیامت کے دن بھی اس کی شان قیادت کی لاج رکھی جائے گی۔ اپنی قوم کو جہنم میں لے جائے گا۔ اور آگے آگے ہوگا۔ جس طرح دُنیا میں اُس نے قوم کو قلزم میں غرق کر دیا تھا۔ اس طرح آخرت میں بھی قوم کو جہنم میں لے جانے کے لئے پیش پیش ہوگا۔

ف۲

ان آیات میں موسیٰ کے قصے کے درمیان بطور تنوع اللہ تعالیٰ نے چند دوسرے قصے اجمالاً ذکر فرمایا ہے۔ کہ قوموں کی داستانِ کفر و معصیت جو بیان کی گئی ہے۔ ان کا تعلق امورِ غیب سے ہے۔ جن کی انبیاء کے سوا اور کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ ارشاد فرمایا۔ کہ ان قوموں پر جو عذاب آیا ہے۔ وہ ان کی اپنی نافرمانی کی وجہ سے ہے۔ معاذ اللہ ظالم نہیں۔ جب عذاب آگیا۔ تو پھر ان کے خود ساختہ خدا انہیں عذاب سے نہ

(باقی بر صفحہ ۵۵۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۰۲- وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝

۱۰۳- اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝

۱۰۴- وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝

۱۰۵- يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِىٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝

۱۰۶- فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝

۱۰۷- خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

۱۰۲- اور تیرے رب کی ایسی ہی پکڑ ہے جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے۔ بے شک اُس کی گرفت سخت دکھ دینے والی (ہوتی) ہے ○

۱۰۳- جو کوئی عذاب آخرت سے ڈرتا ہے اُس کے لئے اس بات میں نشانی ہے۔ وہ ایک دن ہے جس میں سب آدمی جمع ہوں گے اور وہ دن ہے جس میں سب لوگ حاضر کئے جائیں گے ○

۱۰۴- اور ہم نے اُس دن کو ایک معین وقت تک کے لئے مؤخر کر رکھا ہے ○

۱۰۵- جب وہ دن آئے گا کوئی بے اذن خدا نہ بولے گا، سو کوئی اُن میں بدبخت ہوگا اور کوئی نیک بخت ○

۱۰۶- سو جو بدبخت ہیں آگ میں جائیں گے۔ اُن کو وہاں چلانا ہے اور دھاڑنا ہے ○

۱۰۷- جب تک آسمان و زمین قائم ہے اسی آگ میں

(بقیہ حاشیہ)

بھاگے۔ یہ کہا کہ یہ بات اللہ کے نظام میں داخل ہے کہ جب شہروں اور بستیوں میں کفر و معصیت پھیل جائے۔ اور دل مردہ ہو جائیں۔ تو اس وقت خدا کا غضب حرکت میں آتا ہے۔ اور انھیں دنیا سے مٹا دیا جاتا ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ واقعات عبرت و نصیحت کے لئے ہیں تاکہ طبیعتوں میں گداز اور تاثر پیدا ہو۔

## حلِ لغات

اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ۔ جہنم میں عطیے تعبیر ہے۔ بطور تہکم و تزئین کے وعدہ نار کو اعانت قرار دیا ہے۔

حَصِیْدٌ۔ کٹا ہوا۔ تباہ شدہ۔

تَتْبِیْبٍ۔ ہلاکت، تباب سے ہے۔

یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ۔ قیامت، جس دن سب خدا کے حضور میں کھڑے کئے جائیں گے۔

زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ۔ آگ میں جو آواز پیدا ہوگی۔ اُس کو زفیر و شہیق سے تعبیر کیا ہے۔ نہ تھمنے کی آگ جلے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝

رہیں گے مگر جو تیرا رب چاہے بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے ۝

۱۰۸- وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً
غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝

۱۰۸- اور جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے جب تک زمین آسمان ہے، وہاں رہیں گے۔ مگر جو چاہے تیرا رب (اس کی) بے انتہا بخشش ہے ۝ ف ۱

۱۰۹- فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ
مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ
مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ
غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝

۱۰۹- تو (اے محمد) ان کی نسبت جن کو یہ لوگ پوجتے ہیں شک میں نہ ہو جیسے پہلے ان کے باپ دادا پوجتے تھے ویسے ہی یہ پوجتے ہیں اور ہم ان کا حصہ بغیر گھٹائے ان کو پورا دیں گے ۝

۱۱۰- وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ
فِيْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ

۱۱۰- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف ہوا اور اگر ایک لفظ نہ ہوتا جو تیرے رب سے پہلے نکل چکا ہے تو ان کے درمیان ابھی فیصلہ ہو جاتا اور یہ

## رحمتِ الٰہی کی فراوانیاں

ف دُنیا میں ہمیشہ دو گروہ رہے ہیں۔ ایک وہ جنہیں سعادت ازل سے ہو وافر ملا ہے اور دوسرا وہ جن کے حصہ میں محرومی و شقاوت کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

دونوں گروہوں کے لئے حیاتِ اُخروی میں اعمال کے موافق دو مقام تجویز فرمائے ہیں۔

ایک مقام غضب جس کا نام جہنم یا دوزخ ہے۔ اور ایک مقام رحمت و عفو، جو جنت یا فردوس کے نام سے مشہور ہے۔ ان آیات میں اس حقیقت کی تشریح مذکور ہے۔

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ۔ عربی محاورہ ہے جس سے مراد دوام و تابید ہوتی ہے۔ جیسے مَا جَنَّ اللَّيْلُ۔ مَا نَاحَ الْحَمَامُ۔ مَا سَالَ سَيْلٌ۔ مَا طَفَا حَجَرٌ۔ وغیرہ فقرات جن میں مقصد دوام ہوتا ہے۔

عذاب کی آیت میں اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ کہنا اور اس کے بعد فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ کہنا۔ اور ثواب کی آیت میں استثناء کے بعد عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ کہنا یعنی غیر منقطع انعام۔ اس سے اشارہ کیا ہے کہ رحمت کو ترجیح ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا دائرہ عفو و رحمت بہت وسیع ہے۔ اس کی ازلی رحمت جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کو آن میں سرد کر سکتی ہے۔ اس کا مقصد اصلاح و ہدایت کے لئے ہے تعذیب کے لئے ہرگز نہیں۔

اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ کا استثناء آیتِ تعذیب میں وصولِ رحمت کے لئے ہے۔

اور آیتِ تبشیر میں تائید حضرت و جنت کے لئے جیسے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ میں یہ منشاء نہیں کہ حضور علیہ السلام بھول سکتے ہیں۔ بلکہ عدم نسیان کی تاکید مقصود ہے۔ یعنی خدا ہی چاہے تو نسیان و سہو عالم میں پیدا ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ آیتِ بشارت میں بھی بالکل یہی انداز بیان ہے۔ یعنی سعادت مند لوگ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ اور سوا اللہ کے اور کوئی قوت نہیں جو انہیں جنت کی نعمتوں سے محروم کر سکے گی۔

www.KitaboSunnat.com



لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○
۱۱۱- وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ
اَعْمَالَهُمْ ۚ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○
۱۱۲- فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ
مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ○
۱۱۳- وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا
تُنْصَرُوْنَ ○
۱۱۴- وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ
زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ اِنَّ الْحَسَنٰتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى

لوگوں کو اس میں (یعنی قرآن میں) ایک شبہ ہے ○
۱۱۱- اور بیشک جب وقت آیا تیرا رب سب کو ان کے عمل کا پورا بدلہ دیگا۔ کہ وہ ان کے کاموں سے خبردار ہے ○
۱۱۲- پس تو اور اسے محمدؐ مع اپنے تائب ساتھیوں کے جیسا حکم ہوا سیدھا رہ۔ اور سرکشی نہ کرو، وہ تمہارا کام دیکھتا ہے ○ ف۱
۱۱۳- اور تم ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ نہ پکڑے۔ اور سوائے اللہ کے کوئی تمہارا دوست نہیں ہے۔ پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے ○
۱۱۴- اور دن کی دونوں طرفوں میں ف۲ اور کچھ رات گئے نماز پڑھا کر۔ کہ نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ ذکر کرنے والوں کے لئے

ف۱

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۔ میں تمام اسلامی تعلیم آجاتی ہے اس میں اشارہ ہے کہ فرائض دینی کو عزم و استقلال کے ساتھ ادا کرو، خدائی منشاء کے مطابق تمہارا ہر قدم اٹھے۔ مخالفت و عناد سے خوف و ہراس درست نہیں۔ مرد مومن وہ ہے جو عقائد کو جب عقل و دانش کے معیار پر پرکھ لے۔ تو پھر اس کے پائے ثبات میں کہیں لغزش پیدا نہ ہو۔ یہ چھوٹا سا جملہ سورۂ ہود کی جان ہے جس میں جدوجہد کا ایک عالم پنہاں ہے اسی لئے حضورؐ فرمایا کرتے تھے۔ شَيَّبَتْنِيْ هُوْد۔ کہ سورۂ ہود میں بیان کئے فرائض کی تکمیل کے فکر نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔ اللہ اللہ! وہ مخاطب کی ہر ساعت خدمت دین میں صرف ہوتی ہے۔ اسے اپنی ذمہ داریوں کا کس قدر احساس ہے۔

ف۲ طَرَفَيِ النَّهَارِ ۔ سے غرض صبح اور شام کے اوقات ہیں۔ بات یہ تھی کہ مجوسی طلوع و غروب کے وقت سورج کو قبلہ مان کر عبادت کرتے۔ اس آیت میں نماز کے اوقات ایسے تجویز کئے کہ سورج پرستی کے لئے کوئی موقع ہی نہ رہے۔ اسلام اس لحاظ سے نہایت مکمل مذہب ہے۔ کہ اس میں ہر ممکن احتیاط موجود ہے تاکہ نظام دینی میں کہیں شائبۂ شرک نہیں۔

حضرت حسن فرماتے ہیں۔ طرفین سے فجر و عصر مراد ہے حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک صبح و مغرب۔ علامہ ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ کے مسلک کی تائید فرمائی ہے۔

علامہ رازی نے حضرت حسنؓ کے قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ میں مغرب و عشاء دونوں داخل ہیں۔

اس کے بعد فرمایا ہے کہ نماز میں حصول تقرب کی بہترین صورتیں ہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص نماز کو قائم کرے گا۔ اور روح صلوٰۃ کو سمجھنے کی کوشش کریگا۔ تو نماز اس کے دل میں پاکیزگی کے جذبات پیدا کر دے گی۔ اسے نیک بنا دے گی۔ اور وہ گناہ جو اس نے جہالت کی وجہ سے کئے ہیں۔ نیکیوں کے تلے دب جائیں گے۔

نماز بہترین وظیفۂ طہارت ہے۔ اور نماز کی بہترین روحانی زینت۔ اس لئے گناہوں کا جوش کم ہو جانا طبعی بات ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ ۝

۱۱۵- وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

۱۱۶- فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

۱۱۷- وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝

۱۱۸- وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ ۝

۱۱۹- اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ

نصیحت ہے ۝

۱۱۵ - اور صبر کر، اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ۝

۱۱۶ - تو جو اُمتیں پہلے ہو گزری ہیں اُن میں ایسے صاحب شعور کیوں نہ ہوئے کہ زمین میں فساد کرنے سے لوگوں کو منع کرتے مگر تھوڑے سے جنہیں ہم نے اُن میں سے بچا لیا۔ اور ظالموں نے اُسی کی پیروی کی جس میں آسودگی پائی، اور وہ گنہگار تھے ۝

۱۱۷ - اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کرے اور وہاں کے لوگ نیک ہوں ۝ ۔

۱۱۸ - اور اگر تیرا رب چاہتا، تو سب لوگوں کو ایک راہ پر کر دیتا۔ اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے ف ۝

۱۱۹ - مگر جس پر تیرے رب کا رحم ہوا اور خدا نے

## قانونِ اختلافِ طبائع

ف یعنی اختلاف رائے ناگزیر ہے۔ جب تک دل و دماغ دُنیا میں رہیں گے۔ اختلاف باقی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیئت تکوینی نے کچھ ایسا سامان پیدا کر دیا ہے۔ کہ اختلاف رائے سے کلی احتراز مشکل ہے۔ اس آیت میں اسی حقیقت کی جانب اشارہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ حضور ان اختلافات سے گھبرا نہ جائیں اور آپ کا جی تھوڑا نہ ہو۔ بتایا یہ ہے کہ ایمان و کفر میں اختلاف قدرتی بات ہے۔ آپ استقلال ہمت کے ساتھ اپنا فرض ادا کرتے رہیں ۔

آیت کا مقصد یہ نہیں کہ اللہ نے بعض لوگوں کو عمداً جہنم کے لئے پیدا کیا ہے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ اللہ کی مشیئت تکوینی میں جیسے ہدایت کے لئے سروسامان بہم پہنچائے گئے ہیں۔ اسی طرح گمراہی کے لئے بھی آسانیاں موجود ہیں۔ اور اس میں انسانوں اور جنوں میں کوئی تخصیص نہیں۔ دونوں میں ایسے لوگ موجود رہیں گے جو جہنم کے مستحق قرار پائیں گے ۔

کَلِمَةُ اللّٰهِ سے مراد ہے۔ اللہ کا حسب تقاضائے اختلافِ طبائع، آیت میں اس قسم کے واضح قرائن موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ منشاء کا مقصد یہ نہیں کہ لوگ گمراہی اور ضلالت کو قبول کریں۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ لوگ گمراہی قبول کریں گے ۔

مثلاً اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (مگر جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے) ایک قرینہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو ظلِ رحمت میں آجائیں۔ اللہ اُن سے خوش ہے ۔

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ۔ دُوسرا قرینہ ہے۔ حضرت مجاہد و عکرمہ کہتے ہیں کہ ذٰلک کا مشار الیہ رحمت ہے یعنی اللہ نے لوگوں کو پیدا ہی رحمت کے لئے کیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ شقاوت کو اپنے لئے پسند کریں۔ پھر خود طلب یہ حقیقت ہے کہ اگر آیت کا یہی مفہوم ہو جو اصحاب الحاد سمجھتے ہیں۔ تو پھر رحمت و شفقت ہی کا سرے سے بے سود ہے۔ جب یہ طے ہے کہ لوگ جہنم میں جائیں تو پھر کیوں رسول بھیجے گئے۔ کیوں کتابیں نازل کیں۔ غرض قرآن کی کیا ضرورت تھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝

١٢٠- وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

١٢١- وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ۝

١٢٢- وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ۝

١٢٣- وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ

انہیں اسی لئے پیدا کیا ہے (کہ اختلاف کریں) اور تیرے رب کی بات پوری ہوئی کہ البتہ میں سب جن اور آدمیوں سے دوزخ کو بھر دوں گا ۝

١٢٠- اور رسولوں کی خبروں میں سے وہ سب باتیں جو تیرے دل کو قائم کریں، ہم تجھے سناتے ہیں اور اس (سورۂ ہود) میں تیرے پاس حق آ گیا ہے اور مومنین کے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہے ۝

١٢١- اور نہ ماننے والوں سے کہہ دے کہ اپنی جگہ میں کام کرتے رہو، ہم بھی کام کرتے ہیں ۝

١٢٢- اور راہ تکتے رہو۔ ہم بھی راہ تکتے ہیں ف ۝

١٢٣- اور زمین اور آسمانوں کی پوشیدہ بات خدا کے پاس ہے اور سارا کام اسی کی طرف جاتا ہے تو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسا رکھ۔ اور تیرا رب

ف یعنی کفار کو ڈھیل دے دی ہے۔ کہ وہ سب کچھ کر دیکھیں۔ ہر سرکشی اور تمرد کو آزما دیکھیں۔ ایک وقت آئے گا۔ جب کہ علم حق و صداقت بلند ہو گا۔ اور اہل ہوا و ہوس حیران ہو کر دیکھیں گے کہ نتیجہ کیسا ہو گا؟ اور کامیابی کا معیار صرف اللہ ہے جو سب چیزوں کی کے اختیار میں ہیں وہی اسرار

غیب سے آگاہ ہے۔ وہ اپنی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے اس لئے تیرا حق نواز کا فرض ہے کہ وہ تائید الٰہی کا صمیم قلب سے منتظر رہے۔ اور مایوس نہ ہو، کیونکہ خدا تمام حالات کو جانتا ہے اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

## سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا (۱۱۱) رُكُوْعَاتُهَا (۱۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۱ - الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝

۲ - اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ۝

۳ - نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ
بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ
وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الْغٰفِلِيْنَ ۝

۴ - اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ
رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

اُن کے کاموں سے غافل نہیں ۝

## سُورۂ یوسف

مکی ــــ آیتیں ۱۱۱ ــــ رکوع ۱۲

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱ - الٓرٰ - یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں ۝

۲ - ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے
شاید تم سمجھو ۝

۳ - ہم تجھے اچھا قصہ سناتے ہیں، اس لیے
کہ ہم نے یہ قرآن تیری طرف بذریعہ وحی کے بھیجا ہے
اور بے شک اس سے پہلے تو بے خبروں
میں تھا ۝ ف ۱

۴ - جب یوسفؑ نے اپنے باپ کو کہا اے ابا
میں نے گیارہ ستاروں، اور سورج،

## بہترین واقعہ!

ف ۱ سورۂ یوسف کا نزول اس وقت ہوا۔ جب حضورؐ کو چھوڑ رہے تھے۔ اور مدینہ کی جانب ہجرت کا ارادہ تھا، غرض یہ ہے کہ جس طرح برادران یوسفؑ نے جمال ظاہری کو رشک و حسد کی آنکھوں سے دیکھا۔ اور بھائی کو کنوئیں میں پھینک دیا۔ اسی طرح یہ برادران قوم حضورؐ کے جمال باطنی کی تجلیات کو برداشت نہ کر سکے۔ اور حضورؐ غار ثور میں پناہ گزین ہوئے۔ پھر جس طرح یوسفؑ ارض مصر میں حکومت ملنے کے بعد تک پہنچے۔ اسی طرح حضورؐ کو مدینہ کے لوگوں نے آنکھوں پر بٹھایا۔ اس سورہ کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی ہجرت یوسفؑ کی سی ہجرت ہے۔ انشاء اللہ آپ مدینے میں یوسفؑ کی طرح اقتدار حاصل کریں گے اور یہی برادران یوسفؑ آپ سے عفو و کرم کے طالب ہوں گے۔

اس سورت میں نفسیات قرآن کی بعض مخفی کیفیتیں بھی تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ حسد و حقد کا انجام، محبت کاذب و صادق میں امتیاز، حسینت کی جانب میلان بشری یہ سب چیزیں نہایت عمدگی سے بیان کی ہیں۔ درمیان میں بہت سے حقائق و معارف آگئے ہیں۔ موقع بہ موقع ان کے متعلق تشریحات کی جائیں گی۔

## حلِ لغات

اَحْسَنَ الْقَصَصِ۔ بہترین واقعہ، بہترین اظہار۔ قصہ کے معنے کہانی یا افسانہ کے نہیں۔ بلکہ خبر دینے یا حقیقت کے ہیں۔ کیونکہ قرآن فرضی خبریں نہیں بیان کرتا۔ اس کا مقصد تو واقعات و حقائق کو بیان کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ
سٰجِدِيْنَ ۝
5- قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى
اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝
6- وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ
مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ
يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ
مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ع
7- لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ
اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝

اور چاند کو دیکھا، کہ مجھے سجدہ کرتے
ہیں ۝ ف۱
5- کہا بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں کے روبرو بیان
نہ کرنا، کہ وہ تیرے لئے کوئی فریب بنائیں گے۔ البتہ
شیطان انسان کا صریح دشمن ہے ۝ ف۲
6- اور اسی طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ کریگا اور تجھے
خواب کی تعبیر سکھلائے گا۔ اور اپنی نعمت
تجھ پر، اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا
جیسے اس نے پہلے تیرے باپ دادا،
ابراہیم و اسحاق پر اسے پورا کیا۔ بے شک
تیرا رب خبردار ہے حکمتوں والا ۝ ف۳
7- البتہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے ذکر میں
سائلین کے لئے نشانیاں ہیں ۝

## خواب کی حقیقت!

ف۱ بعض خواب قابل تعبیر ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق مستقبل کے حالات سے ہوتا ہے۔ اور بعض اضغاث احلام یعنی خوابہائے پریشان۔ جن کی تعبیر بوجہ اختلاف احوال معقول و غیر معقول نہیں ہے۔ خواب کیوں تعبیر طلب ہوتا ہے۔ اور کیوں اس کا تعلق آئندہ واقعات سے ہوتا ہے؟ قرآن کی رو سے اس کا کوئی جواب نہیں۔ البتہ مذہب نے اس حقیقت کو تجربہ سے معلوم کر لیا ہے کہ روح انسانی لطیف اور نورانی جوہر ہے اور روح کا تعلق عالم ارواح سے ہے۔ جب روح کو کسی قدر تجرد اور علیحدگی کا موقع ملتا ہے۔ وہ عالم ارواح کی جانب پرواز کرتی ہے تو اپنے ساتھ بیش بہا معارف و معلومات لاتی ہے۔ خواب کی پوری پوری حقیقت اب تک معلوم نہیں ہو سکی۔ بہر حال آئندہ معلومات کی پیش بینی کی کامل نظیر ہے۔ آیت کا مقصد یہ ہے۔ کہ حضرت یوسف نے دیکھا کہ

گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ اور چاند سورج بھی جھکے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں تعجب ہوا۔ اور انہوں نے اپنے والد سے استصواب کیا۔

ف۲ شفیق باپ نے بتایا، کہ تعبیر اچھی ہے۔ اپنے بھائیوں سے ذکر نہ کرنا، کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ کیونکہ اس طرح ان کے دل میں حسد و رشک کی آگ جل اٹھے گی۔

اس آیت میں انسان کی اس فطرت کی طرف اشارہ ہے کہ انسان بالطبع دوسروں کے عروج کو نہیں دیکھ سکتا۔ ایک باپ کی اولاد ہیں۔ بھائی بھائی ہیں مگر یہ منظور نہیں کہ یوسف کسی بات میں سبقت لے جائے۔

ف۳ سچے خواب نبوت کا ایک حصہ ہیں۔ کیونکہ قلب جس قدر پاک اور مصفا ہوگا۔ اسی قدر صحف عالم کے انکشاف کی اس میں استعداد زیادہ ہوگی۔ انبیاء جو کچھ بذریعہ خواب دیکھتے ہیں۔ وہ کامل حق اور حقیقت ہوتی ہے۔ اسی طرح ان میں ملکہ بھی ہوتا ہے کہ خواب کی صحیح صحیح تعبیر معلوم کر لیں۔ (باقی آگے)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۸ - اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ
اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ
اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ۝
۹ - اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا
يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا
مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝
۱۰ - قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا
يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ
الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝
۱۱ - قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا
عَلٰي يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ
لَنٰصِحُوْنَ ۝

۸ - جب بولے کہ البتہ یوسف اور اس کا بھائی (بنیمین) ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارا ہے حالانکہ ہم زبردست جماعت ہیں، بیشک ہمارا باپ صریح خطا میں ہے ۝

۹ - یوسف کو قتل کرو یا کسی زمین میں پھینک دو تب باپ کی توجہ خالص تمہاری طرف ہوگی، اور تم اس کے بعد بھلے لوگ ہو رہنا ۝

۱۰ - ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف کو قتل نہ کرو۔ اور اگر تم کو کرنا ہی ہے تو اسے تاریک کنوئیں میں ڈال دو، کہ کوئی راہ گیر اُسے اٹھا لے ۝

۱۱ - بولے، اے باپ! تیرا کیا حال ہے کہ یوسف کی نسبت تو ہمارا اعتبار نہیں کرتا۔ اور ہم اس کے خیر خواہ ہیں ۝ ف۱

حضرت یعقوب نے یوسف علیہ السلام کو خوشخبری دی کہ تمہیں علم التعبیر سے بہرہ ور کیا جائے گا۔ تم خواب کی صحیح تعبیر بتا سکو گے۔ نیز تم پر اللہ کا فضل ہوگا۔ اور تم ابراہیم و اسحٰق کی مسند پر بیٹھو گے ۔

فن تعبیر وجدان صحیح اور ذوق سلیم پر موقوف ہے، علمی طور پر اس کی جزئیات مدون نہیں ۔

## یوسف کیوں باپ کو پیارے تھے!

ف۱ اب یوسف علیہ السلام کے خلاف سازشیں شروع ہوتی ہیں۔ بھائی طے کرتے ہیں کہ یوسف کو تاریک کنوئیں میں ڈال دیا جائے، اور کہہ دیا جائے کہ اس کو بھیڑیئے نے کھا لیا ہے تاکہ ہم یوسف کی جگہ لے لیں اور باپ ہم سے زیادہ محبت کرنے لگے ۔

بات یہ تھی کہ حضرت یوسف کو خلعت نبوت ملنے والا تھا، وہ بچے ہونہار اور سعادتمند صابر اور صاحب تمیز تھے۔ باپ کو بالطبع ان سے زیادہ اُنس تھا۔ اور یہ محبت دوسروں کو ناگوار تھی۔ قرآن حکیم سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ لوگ بھی انبیاء تھے بلکہ حضرت یعقوب کی بدگمانی اور ان کے دوسرے افعال سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء نہ تھے۔ کیونکہ انبیاء کا دل اس نوع کے جذبات سے پاک ہوتا ہے ۔

## حل لغات

سٰجِدِيْنَ - خواب میں چاند اور سورج جھک جھک گئے تھے اس لئے انہیں انسان فرض کر لیا گیا۔ اور ساجدین کہا گیا۔ ورنہ ساجدۃ ہونا چاہئے تھا ۔

تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ - باتوں کی تہہ تو یہ لفظ عام ہے۔ مگر مراد یہاں تعبیر رؤیا ہے ۔

ضَلٰلٍ - گمراہی، مغلوب ہونا، گم ہونا، ہلاک ہونا، ضلال کا لفظ عربی میں دو سری معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ لغزش کھانے کے لئے گناہ کبیرہ تک سب کو ضلال کہا جاتا ہے۔

ف اس کے جہاں یہ استعمال ہو، وہ معنی لینا چاہئے، اور کن معنوں میں یہاں استعمال ہوا ہے۔ یہاں مغلوب ہونے کے معنی ہیں۔ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ دل بیچ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۲- اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ
یَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○
۱۳- قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا
بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ
وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ○
۱۴- قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ
اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○
۱۵- فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ
غَیٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○
۱۶ وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ○
۱۷- قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا
نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ

۱۲- اُسے کل ہمارے ساتھ بھیج کہ کچھ چرائے اور
کھیلے۔ اور ہم اُس کے محافظ ہیں ○ ف۱
۱۳- بولا مجھے اس سے غم ہوتا ہے کہ تم اُسے
لے جاؤ، اور ڈرتا ہوں کہ اُسے بھیڑیا کھا جائے
اور تم اُس سے غافل رہو ○
۱۴- بولے اگر اُسے بھیڑیا کھا جائے اور
ہم قوی جماعت ہیں تو تو ہم زیاں کار ہوئے ○
۱۵- پھر جب اُسے لے گئے اور اس امر پر اتفاق کیا
کہ اُسے تاریک کنوئیں میں ڈال دیں، اور ہم نے
یوسفؑ کو وحی بھیجی کہ تو اُن کے اس کام کو اُن سے کبھی نہیں
خبردار کرے گا۔ اور وہ نہ جانیں گے ○ ف۲
۱۶- اور اندھیرا ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے آئے ○
۱۷- کہا اے باپ ہم آپس میں آگے نکلنے کو دوڑنے لگے اور یوسف کو اسباب

### ف۱

یَرْتَعْ وَ یَلْعَبْ۔ سے معلوم ہوا، کہ کھیل کو ممنوع نہیں
بلکہ جائز و مستحسن ہے۔ کھیل وہ ممنوع ہے۔ جس میں محض وقت
ضائع ہوتا ہے۔ جسم انسانی یا فکر انسانی کو اس سے کوئی تقویت
نہ ملے۔ وہ کھیل یا ورزش جس سے طبیعت میں انشراح و نشاط
پیدا ہو۔ درست ہے۔
قرآن کا مقصد جب کسی واقعہ کو بطور عبرت پیش کرنا ہوتا
ہے تو وہ غیر ضروری تفصیلات کو جو آرائش افسانہ کے قبیل
سے ہیں، ترک کر دیتا ہے۔ اور صرف وہ حصہ ذکر کرتا ہے
جو اصل مقصود ہے۔

### ف۲

خدا کا قانون ہے کہ جب دنیا کی اعانت کے سلسلے منقطع
ہو جائیں۔ آپس کا رشتہ ٹوٹ جائے، اور یاس کے بادل
اُمنڈ آئیں۔ اُس وقت وہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے جب
یوسفؑ کے بھائیوں کا خون سفید ہو گیا۔ اُن کے دلوں میں
شفقت و اخوت کے سوتے خشک ہو گئے۔ اور وہ
ظالمانہ سلوک پر مستعد ہو گئے۔ تو اس وقت اللہ کی
رحمت جوش میں آئی۔ اس کا اُسوائے کرم موجزن ہوا
اور یوسفؑ کو تاریک کنوئیں میں سلامتی و کامیابی کی
خوشخبریاں سنائی دینے لگیں۔ اللہ نے کہا۔ فکر نہ کرو،
ایک وقت آئے گا۔ کہ تم انھیں شرمندہ کرو گے،
اور انھیں معلوم نہیں ہوگا۔ کہ تم یوسفؑ ہو۔

## حلِ لغات

یَرْتَعْ۔ آزادی سے کھانا پینا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ
اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا
صٰدِقِيْنَ ○
۱۸- وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ
فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○
۱۹- وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ
فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا
غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○
۲۰- وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ
مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ

کے پاس یوسف کو بٹھا دیا۔ سو اسے بھیڑیا کھا گیا
اور تُو تو ہماری بات باور نہ کرے گا، اگرچہ ہم
سچے ہوں ○
۱۸- اور اس کے کُرتے پر جھوٹا لہو لگا لائے،
یعقوب بولا، ہرگز نہیں بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے
ایک حیلہ بنا لیا ہے۔ اب صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ
تم کہتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں ○ ف۱
۱۹- اور ایک قافلہ آ گیا، انہوں نے اپنا سقا (ماشکی) بھیجا
اُس نے اپنا ڈول ڈالا، بولا کیا خوشی کی بات ہے یہ تو
لڑکا ہے، اور اہل قافلہ نے اُسے بطور پونجی چھپا لیا
اور اللہ جانتا تھا جو وہ کرتے تھے ○
۲۰- اور انہوں نے اُسے بقیمت ناقص چند گنتی
کی پاؤلیوں پر بیچ دیا۔ اور اس سے

ف۱ جب برادرانِ یوسف رات کے وقت دھاڑیں مارتے ہوئے لوٹے۔ تو کہنے لگے کہ ابا! آپ مانیں یا نہ مانیں۔ یوسف کو بھیڑیئے نے کھا لیا ہے۔ اور ثبوت میں یوسف کا خون میں تربتر قمیص پیش کر دیا جس میں جھوٹ موٹ خون لگا لیا گیا تھا۔ حضرت یعقوب نے فراستِ پیغمبری سے پہچان لیا۔ کہ یہ جھوٹ ہے۔ اس لئے ان سے کہہ دیا۔ کہ یہ محض فریب ہے تم نے یہ قصہ میرے سامنے سرخرو ہونے کے لئے بنا لیا ہے۔ اس میں کوئی صداقت نہیں۔

اس کے بعد اس مصیبت عظمیٰ پر اپنے صبر کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ ان مواقع پر صبر ہی بہترین ہے۔ اللہ ہماری مدد کرے گا۔

## حلِ لُغات

سَیَّارَۃٌ۔ گھومنے پھرنے والے سیاح

وَارِدَھُمْ۔ وارد وہ ہوتا ہے جو قافلے کے آگے آگے چلتا ہے۔ تاکہ پانی اور گھاس وغیرہ کی دیکھ بھال کرے۔ اور ٹھہرنے کے لئے اچھی جگہ تلاش کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۞

۲۱- وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ
لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى
اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ
كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ؗ
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞
۲۲- وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ
عِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى
الْمُحْسِنِيْنَ ۞
۲۳- وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ
بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ

بیزار تھے ۞
۲۱ - اور جس مصری نے اُسے خریدا، اپنی عورت
سے کہا، اس کو عزت سے رکھ، شاید ہمارے
کام آئے۔ یا ہم اُسے بیٹا بنالیں، اور
اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جگہ دی،
اور تاکہ ہم اسے باتوں کی تاویل سکھلائیں،
اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔ لیکن
اکثر آدمی نہیں جانتے ۞ ف
۲۲ - اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا ہم نے حکم
اور علم دیا۔ اور اسی طرح ہم نیکوں کو جزا دیا
کرتے ہیں ۞
۲۳ - اور جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اُس کو
اُس کے نفس سے پھسلایا۔ اور دروازے بند

## یوسف علیہ السلام مصر میں!

ف یہاں سے پھر اصل قصہ کا آغاز ہوتا ہے ۔
حضرت یوسف کو جب بھائی کنوئیں میں ڈال کر چلے گئے
تو وہاں سے ایک قافلہ گزرا۔ اور پانی کی تلاش میں وہ اُس
کنوئیں پر ٹھہر گیا۔ کنوئیں میں ڈول ڈالا۔ تو معلوم ہوا کہ اس
میں ایک خوش طلعت لڑکا موجود ہے۔ وہ سارے حضرت کے
پاس آئے۔ کہنے لگے۔ زہے قسمت! ہمیں ایک نہایت
حسین لڑکا مل گیا ہے۔ اس کے بعد یوسف کو قیمتی سرمایہ
سمجھ کر چھپا لیا۔ اور مصر میں نہایت سستے داموں یعنی چند
درہموں کے عوض بیچ ڈالا۔ کیونکہ وہ اس کی حقیقی قدر و قیمت سے
آگاہ نہ تھے ۔
خریدار عزیز مصر تھا۔ گھر لے جا کر بیوی کو تاکید کر دی کہ اسے عزت
و آرام سے رکھیو۔ عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے۔ یا ہم اسے
بیٹا ہی بنالیں ۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کے لئے میدان
صاف کر دیا۔ اور انہیں تمکن فی الارض کے لئے موقع دیا،
یعنی سرزمین مصر میں جگہ دی ۔
غور کیجئے قسمت اپنے کام کس درجہ منظم طریق پر انجام
دیتی ہے۔ یوسف جب کنعان میں ہیں شفیق والد ہر وقت نگاہ
میں رکھتے ہیں۔ ایک لمحہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے
ایک خواب بھائیوں کے دل میں حسد و رشک کے جذبات پیدا
کر دیتا ہے۔ بھائی جنگل میں خود والد ایک کنوئیں اور تاریک کنوئیں
میں پھینک دیتے ہیں کہ ہلاک ہو جائے۔ خدائے علیم دیکھ
رہے ہیں۔ ایک قافلہ کو بھیج دیتے ہیں۔ اور انہیں عزیز مصر
کے گھر پہنچا دیتا ہے ۔
کس قدر عبرت کا مقام ہے کہ یوسف، خاندان نبوت کا چشم و
چراغ، غلاموں کی طرح بکتا ہے۔ اور کس قدر تعجب کا مقام ہے
کہ یہی غلامی آقائی کی تمہید بن جاتی ہے ۔
اللہ نے الارادوں کی تکمیل کیلئے حیرت انگیز طریق اختیار کئے ہیں

دیکھئے حضرت یوسف کو کن کن طریقوں سے مصر کی وزارت ملتی ہے ۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ○

۲۴- وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ○

۲۵- وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ

کر لئے۔ اور کہا جلد آ۔ یوسف بولا، اللہ کی پناہ۔ وہ میرا آقا ہے، اس نے میرا اچھا ٹھکانا کیا۔ البتہ ظالم لوگ بھلائی نہیں پاتے ○ ف۱

۲۴- اور عورت نے اس کے ساتھ ارادہ کیا۔ اور اگر یوسف اپنے رب کی طرف کے برہان نہ دیکھتا تو وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا۔ یوں ہی ہوا۔ تاکہ ہم اس سے بدی اور بے حیائی کو ہٹائیں، کہ وہ ہمارے منتخب بندوں میں تھا ○ ف۲

۲۵- اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے اور عورت نے یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا، اور عورت کا شوہر دروازے کے پاس دونوں کو مل گیا۔ عورت بولی، جس نے تیری عورت کے ساتھ بدی کا ارادہ کیا، اس کی اور کیا سزا ہے مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کا عذاب

## عفت نفس کی بہترین مثال!

ف۱ جب یوسف جوان ہو گئے۔ تو عزیز مصر کی عورت نے اظہار عشق و محبت شروع کر دیا۔ اور ایک دن موقع پاکر مکان کے دروازے بند کر دیئے۔ اور عورت ہی کہ یوسف معروف عیش ہوں۔ آپ نے کمال پاکبازی سے جواب دیا۔ کہ یہ کیونکر ممکن ہے۔ عزیز مصر نے تو مجھ پر احسان کئے ہیں۔ اور میں انہیں دکھ دوں۔ یہ ظلم مجھ سے نہ ہو سکے گا۔

یہ اس وقت کے تمدن کا صحیح نقشہ ہے۔ کہ امراء کی عورتیں عام طور پر عصمت فروشی ہوتی تھیں۔ اور شہوات نفسانی میں اس درجہ غلو تھا۔ کہ اپنے غلاموں سے بھی پرہیز نہیں تھا۔ آج کل بھی اونچے طبقوں میں یہی کیفیت ہے۔ کیونکہ دولت کی فراوانی کے ساتھ دینی ضبط اور کنٹرول نہیں۔ جس سے نفس کی شورشوں کو روکا جا سکے۔

حضرت یوسف کا ضبط نفس دیکھئے۔ گناہ کی پوری طاقت کیساتھ عورت عمل دے رہی ہے۔ خود جوان ہیں۔ عزیز مصر کی حسین و عزیز عورت بلا رہی ہے۔ مکان بند ہیں، پوری خلوت ہے مگر یوسف خدا سے پناہ مانگتے ہوئے صاف بچ جاتے ہیں۔ اور زبان حال سے گویا ہوتے ہیں ؎

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں
جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے

ف۲ هَمَّتْ بِهِ پر دراصل وقف ہے۔ اور هَمَّ بِهَا پر نہیں۔ مقصد یہ ہے۔ کہ عزیز مصر کی بیوی نے تو پورا پورا بدی کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر یوسف متوجہ نہیں ہوئے کیونکہ وہ برہان حق کو بصیرت کی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے موجودہ قرأت صحیح نہیں۔ اور فرض بعضت هَمَّ بِهَا کے معنی تسلیم بھی کئے ہیں۔ جو طبعی بات ہے انبیاء قوت رجولیت سے تو بہر حال دوسرے لوگوں سے زیادہ بہرہ مند ہوتے ہیں کیونکہ ان کی قوتیں بے لوث ہستی ہیں۔ اور حظ نہیں ہوتیں مگر اس قوت کا استعمال کبھی ناجائز طریق پر نہیں ہوتا۔ دباقی ص۲۹۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلِيْمٌ ○

۲۶ - قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ
فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○
۲۷ - وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○
۲۸ - فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ
كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ○
۲۹ - يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ
كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ○

دیا جائے ○

۲۶ - یوسف بولا۔ اسی نے مجھ سے یہ خواہش کی تھی کہ میں اپنے نفس کی نگہداشت نہ رکھوں، اور عورت کے لوگوں میں سے ایک گواہ نے یوں گواہی دی کہ اگر اس کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی اور وہ جھوٹا ہے ○

۲۷ - اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی اور وہ سچا ہے ○

۲۸ - پھر جب عورت کے شوہر نے اس کا کرتہ پیچھے پھٹا دیکھا، تو بولا۔ بے شک تم عورتوں کا فریب ہے البتہ تمہارا فریب بڑا ہے ○ ف

۲۹ - اے یوسف۔ اس بات سے درگزر کر، اور اے عورت۔ اپنے گناہ کی معافی مانگ تو ہی خطاکاروں میں ہے ○

آیت کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ اس دعوت معصیت پر حضرت یوسف کا طبعی حد تک متاثر ہونا لازم تھا مگر برہان نبوت نے انہیں بچا لیا۔ اور حقیقت میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف نے باوجود تقاضا کشاکش کے جذبات پر فتح حاصل کر لی۔ یہی اصل عفت ہے۔ کہ تقاضے بشری مجبور کرے اور نفس نبوی آگا روک کر کھڑا ہو جائے۔

وہ شخص جس کے دل میں گناہ کی تحریک ہی پیدا نہ ہو۔ وہ اگر بچ جائے تو کمال نہیں۔ کمال یہ ہے کہ باوجود نہایت خواہش نفس کے انسان عفیف رہے۔

ف

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ۔ عزیز مصر کا مقولہ ہے۔ کہ تمہارے چرتر بہت خطرناک ہیں۔ اور وہ بھی اس زمانے کی عورتوں کے لئے۔ عام عورتوں کے باب میں یہ صحیح نہیں۔ اسلام نے عورتوں کو عفیف قرار دیا ہے۔ اور ان کی عزت کی ہے۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ عورتیں عموماً مردوں سے زیادہ عفیف ہوتی ہیں۔ گناہ کی تحریک مردوں کی جانب سے ہوتی ہے۔ اگر مرد خود پاکباز رہیں۔ اور عورتوں کی بہتر تربیت کریں۔ تو پھر اس نوع کے خطرات باقی نہیں رہتے۔

## حلِ لُغات

كَيْدَكُنَّ = چرتر، مکر، فن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۰- وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۚ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

۳۰- اور شہر کی عورتوں نے آپس میں کہا، عزیز کی عورت اپنے غلام کو بدی پر پھسلاتی ہے اور اُس کی محبت میں فریفتہ ہو گئی ہے، ہم اسے صریح گمراہی میں دیکھتے ہیں ○

۳۱- فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ○

۳۱- پھر جب عزیز کی عورت نے عورتوں کے مکر کو سُنا تو اُن کی طرف بلاوا بھیجا اور اُن کے لئے محفل جمائی اور اُن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دی اور یوسف سے کہا اُن کے سامنے نکل آ۔ پس جب عورتوں نے اُسے دیکھا۔ تو اُسے بڑا جانا۔ اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے۔ اور کہا، حاشا للہ یہ انسان نہیں۔ یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے ○ ف

۳۲- قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ

۳۲- عزیز کی عورت نے کہا، یہی ہے وہ جس کی بابت

## ازدیادِ محبت

ف خوشبو اور محبت ہزار پردوں میں ہو، چھپی نہیں رہتی، خاتونِ مصر کے عشق کا دُور دُور چرچا ہو گیا۔ گھروں میں عورتیں طعنے دینے لگیں کہ اسے بھی کیا محبت ہوا اپنے غلام سے ہو۔ اور وہ نا ہو۔ یہ صریح گمراہی اور ضلالت ہے ●

بات یہ ہے کہ جب تک واردات محبت سے کوئی شخص آگاہ نہیں ہوتا۔ وہ دوسروں کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ انہیں کیا معلوم یوسف میں کیا جادو ہے۔ جو عزیز مصر ایسی شریف خاتون عورت کو اُس سے بے پروا ہو کر باولی ہو رہی ہے ●

جب امرأۃ العزیز کو معلوم ہوا کہ کچھ عورتیں میرے یوسف پر طعنہ زن ہیں۔ اور میری محبت پر حرف گیر۔ تو اس نے ایک لمبی طعام کا انتظام کیا۔ عورتیں آ آ کر مسندوں پر بیٹھ گئیں۔ چھریاں ہاتھ میں لیں اور کھانے پینے میں مصروف ہو گئیں۔ اور حضرت یوسف کو حکم ہوا۔ کہ اس محفل طرب وہاں میں داخل ہوں اور اپنے جلوۂ پاک سے انہیں مسحور کر دیں۔ انہیں بتاویں کہ عزیزۂ مصر کا عشق کسی معمولی شخصیت کے ساتھ نہیں ●

حضرت یوسف ہزاروں ہزار تقدس اسی مجلس نازمیں اچانک داخل ہوئے۔ عورتوں نے دیکھا کہ حُسن قاہری کے ساتھ حُسن باطنی کی بھی کمی نہیں۔ اور جبین تقدس سے پاکبازی کی تیز کرنیں نکل رہی ہیں۔ تو بے اختیار بول اُٹھیں۔ سُبحان اللہ یہ انسان نہیں، کوئی پاک سیرت اور بزرگ فرشتہ ہے۔ ہاتھ بے خودی میں کاٹ لیے۔ نازک نازک اُنگلیاں زخمی ہو گئیں۔ عزیزہ مصر کو موقع مل گیا۔ اُس نے چمک کر کہا۔ یہی ہے وہ مردِ مقدس، جس پر میں سو جان سے عاشق ہوں۔ اور اسی کے بارہ میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔ میں نے بہتیری کوشش کی کہ کسی طرح اسے اپنی طرف مائل کروں۔ مگر یہ بچا رہا۔ بدوست۔ اب کی میں اسے مجبور کر دوں گی۔ اور اگر یہ وہ کام نہ کریگا جو میں اس سے کہتی ہوں۔ تو جیل میں بھجوا دوں گی ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِيهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ
نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَئِنْ لَّمْ
يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا
مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ○
۳۳- قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا
يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ
عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ
اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ○
۳۴- فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ
عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○
۳۵- ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ
لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ○ ع ۱۲

تم نے مجھے ملامت کی، بیشک اُسے پھسلایا تھا کہ
اپنا نفس میرے حوالہ کرے سو اُس نے آپ کو بچایا اور البتہ
اگر میرا کہا نہ مانے گا، تو قید میں جائے گا، اور
ذلیل ہوگا ○
۳۳- بولا اے رب جس بات کی طرف مجھے بلاتی ہیں
اس سے قیدخانہ مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر
تُو ان کا فریب مجھ سے دفع نہ کرے تو میں ان کی طرف
مائل ہوجاؤں گا اور جاہلوں میں ہوں گا ○
۳۴- سو اُس کے رب نے اُس کی دعا قبول کی۔ پھر
اُس سے ان کا فریب ہٹایا۔ البتہ وہ
سنتا جانتا ہے ○ ف۱
۳۵- پھر لوگوں کو نشانیاں دیکھنے کے بعد یوں سوجھا
کہ اُسے ایک وقت تک قید رکھیں ○

### ف۱

حضرت یوسفؑ نے عزیزہ مصر کو تو جواب دیا۔ کہ میں جیل میں جانا پسند کرتا ہوں۔ مگر یہ دعوت معصیت قبول نہیں! اور ان عورتوں کے متعلق جو دیدہ حیرت بن کر یوسف کو تک رہی تھیں۔ اور چاہتی تھیں کہ کسی طرح ہماری کوئی ادا اُسے پسند آجائے۔ یہ دعا مانگی۔ کہ اللہ ان نازک مواقع پر تو ہی ہے جو اپنے بندوں کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ جب چاروں طرف سے معصیت کے جال بچھ رہے ہیں۔ تو تو ہی ہے جو بچنے کی توفیق مرحمت فرماتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مقام پر حضرت یوسف کا دعا کرنا اور برائی سے متأثر نہ ہونا انتہا درجے کی خداپرستی ہے ●

غور کرو۔ خوش جمال عورتوں کا پرا جما بیٹھا ہے۔ اور عشق و محبت کے تیر برسائے جا رہے ہیں۔ آتش نفس کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ مگر وہ اللہ کا بندہ پیکر جلالت بن رہا ہے کہ خدایا اس معصیت سے بچا۔ اس ہنگامہ سے بچے

کمال۔ اور عاصمۃ اللہ کی جانب رجوع ہے۔ خدا کا خوف دل پر غالب ہے ●

۵۶۹ و ۵۷۰

## حلِّ لغات

شَغَفَهَا۔ غلاف قلب میں محبت سما گئی ● ابوعبیدہ: محبت نے دل پھونک دیا ● جوہری: بادلا کر دیا ● نحاس: دل کے ساتھ محبت چپک گئی ● دل کے پردوں کو چاک کر گئی ● نسبین: مختلف معانی ہیں۔ غرض ایک ہے یعنی غلبہ عشق و جنون ●

مُتَّكَاً۔ مسند۔ بعض نے تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا ہے۔ جس کے معنے ترنج کے ہیں ●

اَكْبَرْنَهٗ۔ مفسرین نے مختلف معانی کئے ہیں۔ جو مدو رکھتے ہیں۔ مداصل اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ انہوں نے خلاف توقع حضرت یوسف کو نہایت قابل احترام پایا ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۶ - وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

۳۶ - اور اُس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے۔ اُن میں کا ایک بولا، میں نے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹی اُٹھائے ہوں، اُس میں سے پرندے کھاتے ہیں، ہم تجھے نیک آدمی دیکھتے ہیں تو ہمیں اس کی تعبیر بتلا ○

۳۷ - قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○

۳۷ - بولا، جو کھانا تمہیں ہر روز ملتا ہے کبھی وہ تمہارے پاس آنے نہ پائے گا کہ اُس کے آنے سے پہلے میں اس کی تعبیر تمہیں بتلاؤں گا، یہ وہ علم ہے جو میرے ربّ نے مجھے سکھلایا۔ میں نے اُن کا دین چھوڑ دیا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے منکر ہیں ○ ف۱

۳۸ - وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

۳۸ - اور میں اپنے باپ دادوں ابراہیم اور اسحاق

## مُسلمان قیدی کے فرائض دینی

ف۱

اللہ کے نیک بندے جہاں کہیں ہوں اپنے فرائض تبلیغ سے غافل نہیں رہتے۔ اور اپنے کردار و عمل کو یہ ثابت کرتے رہتے ہیں کہ ہم نیکی کے داعی اور بھلائی کے منادی ہیں ●

حضرت یوسفؑ جیل میں بھیجے گئے۔ کیونکہ اُنھوں نے عزیزِ مصر کی محبت کو ٹھکرا دیا تھا اور ہوائے نفس کی مخالفت کی تھی۔ اُن کے ساتھ دو قیدی تھے۔ اُنھوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شراب کو نچوڑ رہا ہے۔ اور دوسرے کے سر پر روٹیاں ہیں۔ جنہیں پرندے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ حضرت یوسفؑ کو نیک و صالح سمجھ کر تعبیر دریافت کی۔ حضرت یوسفؑ نے کہا۔ کہ میں ضرور تعبیر بتلاؤں گا۔ پہلے چند گزارشات پیش کیجئے۔ اس کے بعد اُن کا پورا وعظ مذکور ہے۔ جس میں اُنھوں نے نہایت خوبی کے ساتھ مسئلہ توحید کو بیان کیا۔ اور ان کی اس عقیدت سے جائز فائدہ اُٹھایا۔ پوچھا۔ کہ بتاؤ۔ تم بہت سے خداؤں کو پسند کرتے ہو۔ یا ایک مالک کو جو سب پر حاکم ہو؟ غرض یہ تھی۔ کہ یہ لوگ ایمان کی نعمت سے بہرہ ور ہو جائیں۔ قرآن چونکہ کامل دستور اصل ہے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ وہ بتاتے کہ قیدیوں کے لئے کیا طریق کار ہو۔ وہ قید کے دن کس طرح کاٹیں ●

اُسوۂ یوسفؑ اسیرانِ بلا کے لئے درسِ حکمت ہے۔ مسلم قیدی کے فرائض میں ہے۔ کہ وہ وہاں بھی نیک اور صالح رہے۔ اور لوگ اس کے نیک عمل سے برابر استفادہ کرتے رہیں۔ جیل کی چار دیواری میں بھی وہ اس امر خود دار ہو کہ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ کی تبلیغ کرے اور سوائے (دیانی یوسفؑ)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ
اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى
النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا یَشْكُرُوْنَ ۝

اور یعقوب کے دین کا متبع ہو گیا ہوں۔ ہمارا
کام نہیں کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں،
یہ ہم پر اور سب لوگوں پر اللہ کا فضل
ہے۔ لیکن اکثر لوگ ناشکر
ہیں ۝

۳۹۔ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ
مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ ۝

۳۹۔ اے قید خانہ کے میرے دو رفیقو، بھلا کیا
چند جدا جدا رب بہتر ہیں، یا اکیلا زبردست
اللہ بہتر ہے ۝

۴۰۔ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً
سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ
اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا
اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ

۴۰۔ اس کے سوا جس چیز کو تم پوجتے ہو صرف چند
نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے
ہیں، اللہ نے ان کے بارہ میں کوئی سند نازل نہیں
کی، حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے، اس نے فرمایا ہے
کہ صرف اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا دین ہے

اللہ کے اور کسی سے نہ ڈرے۔
جو یہ ہے کہ کے تحت
کو انسان برداشت کر لیتا ہے مگر معیت
و ابتلا کی آزمائش کڑی ہوتی ہے
حضرت یوسف نے قصر شاہی میں
رہ کر عفاف و عصمت کا ثبوت دیا
اور جیل کی بند کوٹھڑی میں بھی تبلیغ
جاری رکھی۔

## حلِ لغات

اَسْمَآءً۔ یعنے خالی نام۔ جس میں
کوئی حقیقت نہ ہو۔
الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔ قائم رہنے
والا دین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
۴۱ - يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا
فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ
فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ
قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ○
۴۲ - وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا
اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰهُ
الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ
فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ○
۴۳ - وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ
عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○
۴۱ - اے قید خانہ کے میرے دو رفیقو! تم میں سے
ایک تو اپنے مالک کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی
پر چڑھایا جائے گا اور اس کے سر میں سے پرندے کھائیں گے
وہ کام فیصل ہو گیا جس میں تم دو فتویٰ چاہتے تھے ○
۴۲ - اور جس کی نسبت یوسف کو گمان تھا وہ ان دونوں
میں سے بچے گا اس سے کہا اپنے مالک کے پاس میرا ذکر
کرنا سو شیطان نے اسے اپنے مالک کے پاس ان کا ذکر کرنا
بھلا دیا پھر وہ قید خانہ میں کئی برس رہا ○ ف۱
ع ۱۵
۴۳ - اور بادشاہ نے کہا میں خواب میں سات موٹی
گائیں دیکھتا ہوں، ان کو سات دبلی کھا
رہی ہیں۔ اور سات ہری بالیں ہیں،
اور دوسری سوکھی۔ اے درباریو!

## ذریعہ حضوری

ف۱ حضرت یوسفؑ نے دونوں خواب دیکھنے
والوں کو تعبیر بتلائی۔ ایک سے کہا۔ تو ساقی گری کے
عہدہ کو سنبھالے گا۔ اور دوسرے سے کہا۔ تو
سولی دیا جائے گا۔ اور پرندے تیرا گوشت نوچ
نوچ کے کھائیں گے۔ جس کے متعلق انہیں خیال
تھا کہ یہ فرعون مصر کا ساقی ہو گا۔ اس سے کہا
کہ مجھے یاد رکھیو۔ اور موقع پا کر بادشاہ سے میرا
ذکر کیجیو۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ وہ رہا ہو کر
حضرت یوسفؑ کے عہد کو بھول گیا۔ اور اس
طرح مدت تک آپ کو جیل میں رہنا پڑا۔
بعض لوگوں نے فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ کو
حضرت یوسفؑ کی جانب منسوب کیا ہے یعنی یہ
مقام نبوت کے منافی ہے۔ کہ آپ پیغمبر ہو کر
مصائب سے گھبرا جائیں۔ اور ایک مخلوق کی
اعانت کے طالب ہوں۔ اس بھول کی یہ سزا
تھی۔ کہ آپ کو مدت تک جیل میں رہنا پڑا
مگر یہ صحیح نہیں۔ جیل میں رہنا کوئی محبوب شغل
نہیں۔ حضرت یوسفؑ نے اگر رہائی کے لئے
کوشش کی۔ تو یہ بالکل جائز اور درست بات تھی
اس میں بے صبری کی کوئی بات نہیں۔

## حلِ لغات

بَقَرٰت۔ بیل، گائیں۔
عِجَاف۔ جمع عجفاء۔ دبلی پتلی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ
لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ○

میرے خواب کی مجھے تعبیر دو، اگر تم خواب
کی تعبیر دیتے ہو ○ ف۱

۴۴۔ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ
بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ○

۴۴۔ بولے۔ یہ تو پریشان خواب ہیں۔ اور ہم
اُڑتے خیالوں کی تعبیر نہیں جانتے ○

۴۵۔ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ
بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ
فَاَرْسِلُوْنِ ○

۴۵۔ اور جوان دونوں میں سے بچ گیا تھا اُن
اور اُسے مدت کے بعد یاد آیا۔ میں تمہیں اس کی تعبیر
بتاؤں گا مجھے جانے دو ○

۴۶۔ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا
فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ
خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ
اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ
یَعْلَمُوْنَ ○

۴۶۔ اچھا کہا۔ اے یوسف اے سچے آدمی سات
موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دُبلی کھاتی ہیں
اور سات سبز بالیں ہیں، اور دوسری
سوکھی، اس بارہ میں ہمیں فتویٰ دے
کہ میں لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں شاید
اُن کو معلوم ہو ○

ف۱

اللہ کی مدد اور نصرت کے عجیب ڈھنگ
ہیں۔ ساقی گو بھول گیا۔ مگر اللہ کو اپنے بندے
کی بے چارگی یاد تھی۔ بادشاہ نے عجیب و
غریب خواب دیکھا۔ اور مصاحبین سے کہا
خواب کی تعبیر بتاؤ۔ اگر تمہیں علم ہے اُنہوں
نے کہا۔ یہ خیالات پریشان ہیں۔ اور اصل
بات یہ ہے۔ کہ ہم اس فن کے ماہر بھی
نہیں۔ اس وقت ساقی کو یاد آیا۔ کہ جیل کی
کوٹھڑی میں ایک عالم تعبیر بند ہے اس
کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس نے
بادشاہ سے اجازت چاہی اور کہا، مجھے
جیل میں جانے کی اجازت مرحمت ہو،
میں انشاء اللہ تعبیر بتلا سکوں گا۔ چنانچہ
اُس کو اجازت مل گئی ٭

یہ یاد رہے کہ شراب ابتدا سے حرام
ہے۔ یہاں صرف ایک واقعہ کا اظہار
ہے۔ کہ بادشاہ وقت شراب کا عادی
تھا۔ حلت و حرمت سے قطعی بحث
نہیں ٭

## حلِ لغات

اَضْغَاثٌ۔ جمع ضغث۔ خشک و تر
گھاس کا ملا ہوا گٹھہ ٭ اَحْلَامٌ جمع حُلم
یعنے خواب۔ پس مجموع۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
یعنے خواہائے پریشان کہ جن کی تعبیر درست
نہ ہو۔ بجہت اختلاط احوال متخیل و غیر متخیل ٭
اُمَّةٌ۔ جماعت، پیروان انبیاء، ملت،
امام، پیشوا ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۷ - قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ○

۴۸ - ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ○

۴۹ - ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ○

۵۰ - وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ

۴۷ - کہا تم سات برس پے درپے کھیتی کرو گے سو جس قدر تم کاٹو اُس کو اُس کی بالوں میں رہنے دو - مگر تھوڑا نکال لو، جو تمہارے کھانے کے کام آئے ○

۴۸ - پھر اس کے بعد سات برس سختی کے آئیں گے وہ اُس سب کو کھا جائیں گے جو تم نے اُن برسوں کے لئے رکھا ہے مگر تھوڑا سا جو تم بچا رکھو ○

۴۹ - پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگ بارش پائیں گے - اور (انگور) نچوڑیں گے ○ ف

۵۰ - اور بادشاہ نے کہا میرے پاس اُسے لے آؤ - سو جب یوسف کے پاس قاصد آیا، یوسف نے کہا اپنے مالک کے پاس چلا جا اور اُس سے

## تعبیر کا ایک اصول

ف حضرت یوسف نے خوابوں کی جو تعبیریں بتائی ہیں - ان کو اصل خواب کی ہیئت کے ساتھ گہرا تعلق ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ ان خوابوں کی یہی تعبیریں ہو سکتی ہیں - مثلاً جو شراب نچوڑ رہا ہے وہ ساقی ہے - جس کے سر پر سے پرندے روٹیاں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں - وہ سُولی دیا جائے گا اور پرندوں کا طعمہ بنے گا - اسی طرح بادشاہ کا خواب جو قحط کی پیشگوئی ہے - کس قدر واضح ہے اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ تعبیر کا علم گو وجدانی ہے لیکن یہ مسلّم ہے کہ خواب کی کیفیت اور تعبیر میں ایک ربط ہونا چاہئے - یہ ربط جس قدر صحیح ہو گا، اسی قدر صحت کا گمان غالب ہو گا - یہ ایک اصول ہے جس سے فنِ تعبیر پر قدرے روشنی پڑتی ہے اور بھی بہت سی چیزیں ہیں - جن کا لحاظ رکھا جاتا ہے - اور وہ تعبیر میں مدد دیتی ہیں - مثلاً خواب دیکھنے والے کے رجحانات - اس کا عمل صحت اور عام حالات - کیونکہ ان چیزوں کی رعایت کے بغیر صحیح نتیجہ پر پہنچنا قطعی درست نہیں ہوتا ●

## حلِ لغات

یُغَاثُ - غیث سے ہے جس کے معنے بادل کے ہیں ●

الرَّسُولُ - ایلچی، قاصد ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ○

پوچھ کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ میرا رب اُن کے فریب جانتا ہے ○

۵۱ - قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

۵۱ - بادشاہ نے کہا۔ اے عورتو! تمہارا کیا حال تھا۔ جب تم نے یوسفؑ کو پھسلایا تھا! بولیں، حاشا للہ۔ ہمیں اُس کی کوئی بُرائی معلوم نہیں۔ عزیز کی عورت نے کہا۔ اب حق ظاہر ہو گیا۔ میں نے خود اس کے نفس کو پھسلایا تھا۔ اور وُہ سچوں میں ہے ○ ف ۱

۵۲ - ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ○

۵۲ - یہ اس لئے تاکہ وہ معلوم کر سکے کہ میں نے اس کی غیبت میں اُس کی خیانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کا فریب چلنے نہیں دیتا ○

ف ۱ چونکہ جب رہائی کا مژدہ لے کر حضرت یوسفؑ کے پاس پہنچا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں اس طرح جیل سے باہر آنے کے لئے تیار نہیں۔ سب سے پہلے میرے جرم کی تحقیقات ہو۔ اگر میں بے قصور ثابت ہو جاؤں۔ تو پھر مجھے اس نوازش خسروانہ کے قبول کرنے میں دریغ نہ ہوگا۔ ورنہ میں یہ نہیں کہلانا چاہتا کہ مجرم ہوں۔ اور سزا کے دن پورے کر کے جیل سے رہائی حاصل کی ہے۔

بادشاہ نے عورتوں کو بُلایا۔ اور پوچھا۔ بتاؤ۔ کیا تم یوسفؑ میں کوئی عیب پاتی ہو۔ اور کیا تم نے یوسفؑ کو مائل کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہو انہوں نے بالاتفاق اقرار کیا۔ کہ یوسفؑ بے عیب ہے۔ ہماری شرارت تھی۔ کہ ہم نے اُسے ورغلانا چاہا۔ اور اُسے ایک عام انسان سمجھ کر اپنے دام تزویر میں پھنسانا چاہا۔ عزیزہ مصر نے جب دیکھا۔ کہ حالات منکشف ہو گئے اور میری عصمت کا بھانڈا پھوٹ کر رہے گا۔ تو اس نے از خود اقرار کر لیا۔ کہ میں مجرم ہوں۔ اور میرا یوسفؑ بے قصور ہے۔

اس عجیب طریق سے پورے دربار میں یوسفؑ کی پاکدامنی اور حیرت انگیز عفت کا اظہار ہو گیا۔ اور یہی حضرت یوسفؑ چاہتے تھے۔

غرض یہ ہے کہ اگر نفس گناہ سے آلودہ نہ ہو تو تہمتیں اور سزائیں عارضی ہوتی ہیں۔ ایک وقت آتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو سُرخرو کر دیتے ہیں۔ اور تمام وہ لوگ جو اس کی تذلیل میں حصہ لیتے ہیں۔ نادم ہوتے ہیں اور خود ذلیل ہوتے ہیں۔ تہمتوں کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ اور حقیقت پوری شان و شوکت سے جلوہ گر ہوتی ہے۔

## حلِّ لُغات

مَا خَطْبُكُنَّ ۔ خطب کے معنے حالت و کیفیت کے ہیں۔ کہ رائج نزاع۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ